History
of
Rome
Abriged by Dr. Goldsmith
translated
by
Munshi Shiopershad and
revised by Mr Stewart
of the Dihli College
1845

تواریخ
روم

ڈاکٹر گولڈسمتھ کے خلاصہ سے منشی شیو پرشاد نے باصلاح
سٹیوارڈ صاحب کے اُردو مین
ترجمہ کیا

دہلی اُردو اخبار پریس مکان مولوی محمد باقر صاحب واقع گذر
اعتقاد خان مین باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے
چھاپہ ہوا
سنہ ۱۸۴۵ع

تواریخ روم

پہلا باب

رومیوں کی نسل کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ اہل روم اس بات کے بہت مشتاق تھے کہ سب لوگ انکو
دیوتاؤں کی اولاد خیال کریں اور اس رو سے اپنی نسل حقیقی کی کمینگی پر
پردہ پوشی کریں × ای نیس بیٹا وینس اور انکیسیز کا ملک ٹرائے
کی غارت سے بچکر بہت سی سہمات اور خوف و خطر کے بعد ملک اٹلی میں
پہنچا جہاں لاٹنس لاٹن کے بادشاہ نے اسکے ساتھ بہت سا سلوک
کرکے اپنی بیٹی لیونیا سے شادی کر دی × ٹرنس رٹولی کے بادشاہ
نے ای نیس کا پہلے مقابلہ کیا اسلیئے کہ وہ خود بڑی مدت سے لیونیا کے
ساتھ شادی کرنیکا دعوا رکھتا تھا × غرض انمیں ایک لڑائی واقع
ہوئی ای نیس نے فتح پائی اور ٹرنس مارا گیا × اس سبب سے ای نیس
نے اپنی زوجہ کے نام پر ایک شہر بنایا اور اسکا نام لیونیم رکھا چند روز
بعد میزنٹیس سے جو ایک حاکم اس ملک کے چھوٹے حاکموں میں سے تھا
ایک جنگ کی اور شکست کھا کر اسمیں چار سال کی فرمانروائی کے
بعد مارا گیا × نیومیٹر جو تیرھواں بادشاہ ای نیس
کی نسل میں سے تھا اپنے باپ کے وصیت نامہ کی موافق سلطنت پر
قابض ہوا اور اسکا بھائی ای مولیس اس خزانہ کا جو ٹرائے سے لایا
گیا تھا مالک ہوا × چونکہ دولت اکثر حق و انصاف پر غالب آتی ہے ایمولیس
نے اپنے بھائی کو تخت پر سے اتارنے کیلئے بہت سا روپیہ خرچ کیا اور

فوراً مملکت پر متصرف ہوا × وہ فقط اس ظلم و تعدی ہی پر راضی ہوا
بلکہ خون بھی کیا × اول اسکے بیٹوں کو مار ڈالا اور ریاسلویا کو جو بھائی
کی صرف ایک ہی بیٹی تہی اسواسطے ویسٹل جلنے اعابدہ کے عہدہ پر مقرر کیا
کہ اس حالت میں اسکی شادی نہوگی اور میری حکومت میں کوئی خلل انداز
نہو × لیکن اسلیئے تمام ہوشیاری کے پیش بینی انجام کار بیفایدہ
ہوئی × ریاسلویا بیچ مندر دیوتا مارز کے شہر کے متصل کسی رسم دینی
کے ادا کرنیکے لیئے طلب ہوئی × جہاں یہہ مندر تہا وہاں ایک چشمہ اس
صحرائے پاک کے بیچ میں سے بہتا تہا اور یہہ لڑکی جو جاکے واسطے پانی لینیکو
وہاں گئی تہی اس جگہہ ایک شخص نے جو دیوتا مارز کی صورت بنا کر اور
اسکی سی پوشاک پہنکے کہڑا تہا لڑکی کو پکڑ کر اپنا مقصد حاصل کیا × بعضے
یہہ کہتے ہیں کہ اس لڑکی نے پہلے ہی سے اپنا کوئی عاشق وہاں کہڑا کر رکھا
تہا × جب وہ اپنا حمل آگے کو مخفی نکر سکی تب دیوتا مارز کو اس حرکت
نالائق کا ملزم کیا × بسبب اس مندر اور صحرائے پاک اور موجود ہونے
دیوتا مارز کا اس مقام میں جو اسی کے واسطے مخصوص تہا یہہ حرکت بیجا
لوگوں کو اس دہوکے سے چنداں بد معلوم نہوئی اگرچہ خوب ثابت نہیں
ہے کہ یہہ خطا بیجا اس سے قصداً ظہور میں آئی یا اسپر کسی نے زبردستی
کی یا اسکا عاشق جو کوئی ہو سو ہو مگر تحقیق یہہ ہے کہ بر وقت معینہ میں
اسکے دو لڑکے تولد ہوئے اسی امولیس نے انکو فوراً غارت کرنیکا حکم
دیا × انکی ماکو جیتا گڑوا دیا اسلیئے کہ یہہ سزا ایسی عابداؤں کے
لیئے مقرر تہی جو اپنی عصمت کو خراب کرتی تہیں اور ان توامان لڑکوں کو

پہلا باب

دریا ٹائبر میں پہنکوا دیا × ایسا ہوا کہ جسوقت یہہ حکم شدید عمل میں آیا
تہا اسوقت پانی دریاء مذکور کے کناروں پر سے ہمیشہ کی نسبت اتنا کم
ہوگیا تہا کہ جس جگہہ سے دونو لڑکے ڈالے گئے تہے وہاں تہوڑے پانی
کے ہونے سے ڈوب نہ سکے × بعضے یہہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ایک
ٹپنگوڑے میں رکہکر دریا میں ڈال دیا تہا یہہ ٹپنگوڑا پانی کے ہٹ جانے سے
تہوڑی دیر بہکر کنارہ پر آلگا اس اثنا میں ایک مادہ گرگ پانی پینی کو
پہاڑ پر سے نیچے اتری تہی لڑکوں کی آواز سنکر وہاں گئی اور ایک انجیر کے
درخت کے تلے انہیں دودہ پلایا اور اپنے بچے سمجہ کے چاٹنے اور پیار کرنے
لگی اور لڑکے بہی ماں جانکے اسکی چہاتی پینے لگے آخرالامر فاسٹولس بادشاہ
کا گڈریا اس واردات کو دیکہکر نہایت متعجب ہوا اور انکو اپنے گہر
لیجاکر اپنی جورو لارنشیا کے حوالہ کیا تاکہ انکی پرورش کرے اسنے انکی
اپنے بچوں کی موافق پالا × لاکن بعضے یہہ خیال کرتے ہیں کہ اسس عورت
کی زندگانی بد کے سبب گڈریوں نے ہنسی کے لیئے اسکا نام لوپا یعنے بہیڑیا
رکہا اغلب ہے کہ اس داستان عجایب کا یہی باعث ہوگا ×
عالم طفولیت ہی میں ان دونو یعنے رومیولس اور ریمس جنکی حفاظت
میں قدرت الہی نمودار ہوئی تہی آثار نیک بختی اور اقبالمندی کے
دکہلانے لگے اور اسطرح کی علامتوں سے صاف واضح ہوا کہ کسی کمینہ
کی اولاد نہیں جیسا کہ بعضوں کو گمان ہوا تہا × غرض گڈریوں کی مانند اوقات
بسر کرتے اور گذران کیلیئے محنت کرنے لگے اور اپنے رہنے کے واسطے
جہونپڑے بنائے × آخرش اس پیشہ سے بہت تنگ اور ناخوش ہوکے

ریوٹا۔ون کو چرانا چھوڑ دیا اور سیر و شکار کی طرف متوجہ ہوئے × جب جنگلی حیوانون کے شکار کرنے سے بہی راضی نہوئے تب اپنے ملک کے چورون کی طرف ارادہ کیا جنسے اکثر مال مسروقہ چھین لیتے اور گڈریوں میں بانٹ دیتے × چونکہ اب انکے یار ہر روز زیادہ ہوتے جاتے تھے تو تھوڑے ہی عرصہ میں بہت سے ہوگئے اور گروہوں میں جمع ہوکر کہیل و تماشے کرنے لگے × ایک دن سیر کرتے کرتے دونو گرفتار ہوئے ر ومیولس کسی طرح بھاگ گیا مگر ریمس کو حضور میں لیجا کے ایسے الزام دیا کہ یہہ نیومیٹر کی جایداد اور ملک کو لوٹتا ہے اسلیئے اسکے بادشاہ نے نیومیٹر کے پاس بہیجدیا تا کہ اپنے نقصان کا عوض لیوے × فاسٹولس بہت سے وار داتوں کے باعث ہمیشہ یہہ شک کرتا تہا کہ یہ وہی لڑکے ہیں جنکو امیولس نے دریا ٹائبر میں پہنکوا دیا تہا آخرش تمام ماجرا رومیولس سے ظاہر کیا × نیومیٹر نے بھی یہی حال ریمس سے کہدیا اسوقت سے انہون نے بجز غارت کرنے ظالم کے کسی چیز کا خیال نکیا × اسکو ہر ایک جانب سے گھیر لیا اور اسی پریشانی میں اسکو پکڑ کر مار ڈالا اور نیومیٹر نے جو چالیس برس کے عرصہ سے سلطنت پر سے موقوف ہوا تہا ان دونو لڑکوں سے یہہ کہا کہ تم میرے نواسے ہو اور تمہارا حال تربیت اور تعلیم کا مجھے سب معلوم ہے اور آپ تخت پر رونق افروز ہوا × ان دونو بہائیوں نے سلطنت الّبا کی نیومیٹر کو چھوڑ کر اسی مقام پر جہان وے ڈالے گئے اور بچ رہے تہے ایک شہر بنانے کا ارادہ کیا × چونکہ دونو کو فرمانروائی کی خواہش دامنگیر ہوئی

پہلا باب

تو انمیں نفاق پیدا ہوا جسکا انجام خونریزی ہوا — سن و سال میں برابر
ہونے کے سبب فوقیت اور فضیلت کوئی نہ رکھتا تہا اسیلئے بالشباہ نے
انہیں یہہ نصیحت دی کہ پرندوں کے آڑنے سے اس مقدمہ میں فال
لینی چاہیئے تاکہ دریافت ہو کہ دیوتا کسکو اس شہر کی حکومت دیتے
ہیں اور عکس کے تئیں دوسریکا مطیع کرتے ہیں — اس
نصیحت کی بموجب ہرایک انمیں سے علیحدہ علیحدہ پہاڑوں پر گیا
— ریمس کو چھہ گدہ دکہائی دیئے اور تہوڑی دیر بعد رومیولس
کو بارہ — اس مقدمہ میں دو گروہ جمع ہوئے ایک نے یہہ بیان
کیا کہ ریمس کا حق ہے کیونکہ اسنے گدہوں کو پہلے دیکہا تہا اور
دوسرے نے یہہ کہا کہ رومیولس مستحق ہے اسلیئے کہ گدہ دوچند دیکہے
تہے — آخرش طرفین سے فتح کا دعوا ہوا کسواسیطے کہ ایک کی
فال پہلے آئی تہی اور دوسرے کی تعداد میں زیادہ تہی — اس
بات سے انکے بیچ میں لڑائی پڑی اور اسمیں ریمس مارا گیا —
بعضوں کا یہہ قول ہے کہ بہائی نے اسکو مار ڈالا تہا اسواسیطے کہ
وہ حقارت سے شہر کی دیوار کو پہلانگ گیا تہا —

رومیولس نے آپ تنہا حاکم ہوکر اٹہارہ برسکی عمر میں اس شہر کی
نیو ڈالی جسکی تقدیر میں یہہ تہا کہ ایک روز تمام دنیا پر حکم رانی
کرنے پالٹین پہاڑ پر جہاں یہہ مبارک فال لی تہی ایک شہر تعمیر
کروایا اور اسکا نام اپنی نام پر روم رکہا — یہہ شہر ابتدا میں
قریب بشکل مربع کی تہا اسمیں فقط ایک ہزار گہر تہے — ۱۵۹

میل کے گرد میں تھا اور قرب وجوار میں اٹھہ میل تک حکم پرکیتنا روں
تھا اسکے باشندوں کو زیادہ کرنیکی ترکیب یہہ تھی کہ وہ تمام گنہگار
غلاموں ایسے لوگوں کو جو نئی باتوں کے خواہش مند تھے جا بے پناہ ملتی
ایسے ایسے لوگ وہاں آن بسے اور اس کی نئی رعیت کو زیادہ کیا۔

دوسرا باب

روم کے بننے سے رومیولس کی موت تک

شہر روم کی بنیاد ڈالی نہ گئی تھی کہ اسکے باشندوں نے قانون
اور بندوبست کے بنانے کا خیال کیا۔ رومیولس نے انکو از
راہ جوانمردی کے اجازت دی کہ جسکو چاہیں بادشاہ بناویں
انہوں نے از روے احسانمندی کے بالاتفاق ہوکر آپنے ہی کو
پسند کیا۔ اسلیئے وہ پیشواے مذہب حاکم اعلی روم اور جرنیل
فوج کا مقرر ہوا۔ واسطے حفاظت اسکی ذات کے یہہ صلاح
ٹھہری کہ جہاں کہیں وہ تشریف لیجا ویے بارہ چوبدار ایک ایک
تبر لکڑیوں میں لپٹے ہوئے ہاتھہ میں لیکر اس کی جلو میں آگے آگے
چلیں تاکہ وے آئین کی تعمیل کیا کریں اور نئی رعیت بادشاہ کی
حکومت کا رعب مانے۔ ایک سنیٹ یعنے اجماع تنسو
پیروں کی بادشاہ کے صلاح کاروں کی مقرر ہوئی جس میں ایسے
شخص متعین ہوئے جو بسبب درازی عمر اور دانائی اور دلاوری کے
انکا حق تھا کہ اپنے ہم جنسوں پر حکومت رکھیں اور بادشاہ کو
اجماع مذکور کا اول رکن مقرر کر کے اسکو اختیار شہر کا درصورتیکہ لڑائی

نہ چاہیے دیا گیا تھا۔ رعایا تیسرا گروہ اس بندوبست کا
ٹھہرا انہوں نے اُن آئینوں پر حکم دینے کا ذمہ کیا جنکو بادشاہ
یا اجماع مذکور جاری کرتے۔ تمام امور ملکی صلح یا لڑائی یا مجسٹریٹوں
اور یا بادشاہ کے مقرر کرنے کے انکی رضامندی سے ہوتے تھے
۔ اس نے بادشاہ کا خیال پہلے مذہب کے طرف متوجہ ہوا انکی عبادت
کا درست طریق نامعلوم ہے لیکن اُس زمانہ میں انکے مذہب کی
اکثر باتیں فال گوؤں کے قول پر منحصر تہیں یہ شخص پرندوں کے اڑنے
سے اور حیوانوں کی انتڑیاں دیکھنے سے حال اور استقبال کا بیان
کرتے تھے اور لوگ بہت مانتے تہے۔ رومیولس نے حکم
قطعی دیا کہ بدوں انکی صلاح کے کوئی شخص کسی عہدہ پر سرافراز
نہووے اور نہ دشمن کے ساتھ لڑنے کو جاوے۔
جوروں کو اپنے خاوندوں سے علیحدہ ہونیکی کسی بہانہ پر اجازت نتھی
مگر خاوندوں کو طلاق دینیکا اور کبھی کبھی جان سے بھی مار ڈالنیکا اختیار
ملا تھا۔ قوانین درمیان والدین اور اطفال کے اس سے بھی زیادہ
سخت تھے باپ اپنی اولاد پر دونو دولت اور جان کا بالکل
اختیار رکھتا تھا یہانتک کہ انکو مثل ایک درجہ غلام اور مرتبہ میں بیچ
سکتا تھا اور قید کر سکتا۔ رومیولس نے اپنے رعایا کے انتظام
دینے کے بعد شریعت کی رو سے حکم دیا انکی تعداد کی تحقیقات
ہووے۔ تمام لوگ تین ہزار پیادہ اور تین سو سوار سے زیادہ
فوج نکے لائق شمار میں نہ آئے۔ انکو برابر تین فریقوں میں تقسیم کیا اور

ہرایک فرقہ کو ایک ایک حصہ شہر کا دیا ۔ ہر ایک تو اُن فرقوں میں
سے دس دس کیوری یا جماعت کی قربانی چڑھانے کیلیے معین کیا
اور دو دو بڑے بڑے رئیس جو دُو وامورری کہلاتے تھے منصف کیے ۔
اِس نظم و نسق کے باعث ہر ایک دن اِس نئی شہر کی طاقت
زیادہ ہوئی تمام گرد نواح کے شہروں سے ہجوم لوگو کے جمع ہوے
اب اِسکی پائداری کیے واسطے صرف عورتیں ہی درکار تھیں
۔ اِس احتیاج میں رومیولس نے بصلاح اجماع امرا کے اہل
سبائنیز کی قوم میں جو اِسکے ہمسایہ تھے ایلچی روانہ کیے کہ ہم سے
رشتہ داری کریں اور اگر یہ بات ظہور میں آوے تو ہم میں اور
تم میں کمال اتحاد ہو جائیگا ۔ سبائینز والوں نے جو اسوقت اِٹلی میں
نہایت جنگی لوگ تھے اسبات کو بڑی حقارت سے انکار کیا ۔
رومیولس نے اسلیئے ایک ضیافت بنام دیوتا نپچون کے اپنے ہمسا
یے کے تمام گاؤں میں مشہور کی اور اسکے لیئے بڑی تیاریاں کیں ۔
بیشتر اِن ضیافتوں سے بہت سی قربانیاں ہوا کرتی تھیں اور بعد ازاں
تماشے پہلوانوں اور پٹے بازوں اور رتھ ہانکنے والوں کے ہوتے تھے رومیولس
کی امید کے موافق سبائین والے سب سے پہلے معہ اپنی اپنی
جوروں اور بیٹیوں کے تماشہ دیکھنے کو آئے ۔ اِس اثنا میں کھیل
و تماشے شروع ہوئے جبکہ تمام بیگانہ تماشہ بین تماشوں کے دیکھنے میں
مستغرق تھے تب یکایک تہوڑے سے رومی جو ابن دست بشمشیر
انمیں گھس آئے جوان اور خوبصورت عورتوں کو بزور پکڑ کر لیے چلے گئے

رومیوں کی نسل کے بیان میں

انکے والدین نے اس حرکت بیجا کی جو مہمان نوازی کے خلاف تھی بہت سی فریاد بیفایدہ کی اُن عورتوں اور لڑکیوں نے بھی اوّل اُن زبردستوں کا مقابلہ کیا اور کہنا نہ مانا مگر کچھہ حاصل نہوا آخر کو استقلال اور پیار سے رومیوں کو وہ مطلب حاصل ہوا جس سے پیشتر بسبب شرم اور خوف کے محروم رہی تھی اس روسے اہل روم بجای ناپسند خاطر ہونیکے جلد انکے بڑے عزیز اور پیارے ہوگئی —

آخر الامر ایک لڑائی خونیں واقع ہوئی — اہل سیبائنیز کا تساہل اور پست ہمتی دیکھکے سب سے پہلی شہر سینیا این ٹمنی اور کرسٹومیم کے باشندوں نے اس ہتک اور بیحرمتی کا بدلا لینا چاہا — لیکن اُن لوگوں نے علیحدہ علیحدہ لڑنے سے شکست پائی رومیولس نے اس فتح سے انپر کچھہ ظلم نکیا بجای انکے شہر غارت کرنیکے یا گروہوں کو گھٹانیکے انمیں صرف رومیوں کی نو آبادیاں مقرر کیں تاکہ مفاصلہ کی تاخت و تاراج روکنی کی سرحد کے کام آویں — پیچھے سب سے ٹاسٹیس کیورس کے بادشاہ زبردست نے جو ایک شہر سیبائین کا تھا اپنے ملک کی بیعزتی کا بدلہ لینا چاہا — وہ رومیوں کے ملک میں لے کر دگی پچیس ہزار آدمیوں کے داخل ہوا اور اپنی فوج کی کثرت پر راضی نہوکر دغا اور فریب بھی کام میں لایا ٹارپیا بیٹی حاکم کوہ کیپی ٹولائن کی جب شہر کے باہر پانی لینکو جاتی تھی گرفتار ہوئی — ٹاشیس نے اس سے کہا کہ اگر تو ایک دروازہ شہر کا میری فوج کو کھولدے تو میں تجھسے بہت سا سلوک کرونگا —

دوسرا باب

غرض اسکا انعام یہہ ٹہرا کہ جو کچھہ انکے سپاہیون کے بازوں پر ہے سو اسکو دیے لڑکی کی مراد انکے بازو بند تہے — انہوں نے یا تو غلطی سے کہ انکی مراد کو نہ سمجھے تہے یا اسکو بے ایمانی کے باعث سزا دینی چاہتے تہے بر وقت داخل ہونیکے شہر میں اپنی سپریں اسپر اسلحہ پہینکیں کہ وہیں دب کر مر گئی — آخر شہر سیبا بینز والے کو ہ کیپی تولاین پر قابض ہوئے تہوڑے روز بعد ایک لڑائی عام واقع ہوئی اور کئی روز تک رہی اور کوئی طرف غالب نہوئی اور طرفین سے کوئی نہ دبا غرض بیچ کہائی کوہستان کیپی تولاین اور کوئیری نل کی لڑائی اخیر درمیان رومیوں اور اہل سیبا بینز کے ہوئی — یہاں لڑائی بہت پہیل گئی اور خونریزی بہی بڑی ہوئی تب یکایک خیال طرفین کا میدان جنگ سے اور طرف متوجہ ہوا دیکہتے کیا ہیں کہ وے عورتیں جو رومی سیبا بینز والوں سے بجبر چہین کر لیگئی تہے بال کہولے اور اپنی لوٹنا اور زیور سے بیخبر مجاہدین میں تذر آن کہیں اور رو رو کے ایک ایک نے اپنی اپنے خاوند او باپ کی منت اور سماجت کی کہ اس لڑائی سے باز آؤ اسبات پر جانیں لے گویا خوہش دلی سے اپنی اپنے ہتیار پہینک دیئے — تب ایک صلح اس شرط پر ٹہری کہ رومیولس اور ٹاشیئس باہم برابر اختیار اور حقوق رکہکے روم میں سلطنت کریں اور انکے اہل سیبا بینز اجماع امرا میں شریک ہوویں اور نام شہر کا جیسا پہلے تہا ویسا ہی رہے لیکن باشندی کیور ٹیز کے جو خاص دار الخلافہ سیبا بینز کا تہا کیورٹیز کہلائی جایں جبکہ اسطرح دونو قومیں باہم متفق ہوئیں تب یہہ ٹہرا کہ جو اہل سیبا بینز شہر روم میں رہنا چاہیں انکو وہاں

رہنے کی اجازت ہوے اور جسقدر باشندے روم کے حقوق رکھتے ہیں
اسیقدر وے بھی حاصل کریں — پانچ برس کے بعد ٹاشئیس کو لیونیا
والوں نے مارڈالا اسواسطے کہ اُسنے انکے نوکروں کی حمایت کی تھی
جنہوں نے انکو لوٹ لیا تھا اور انکی ایلچیوں کو ہلاک کیا تھا اِس حادثہ
سے رومیولس پھر اکیلا بادشاہ روم کا رہا —
ایسی ایسی فتوحات کے سبب سے رومیولس مغرور ہو گیا —
ان حدود سے جو از روے دانائی کے اسکے اختیار پر مقرر ہوئی تھیں
راضی نہو کر اب حکومت متسلط اختیار کی اور اُن قوانین کے خلاف
کرنے لگا جنکی بموجب خود پہلے کام کرتا تھا — اجماع امرا اسکے
ایسے طریق سے بہت ناخوش ہوے کسواسطے کہ انہوں نے اپنی
نئیں اسکے احکام کے جاری کرنیمیں فقط وسیلہ سمجھا تھا —
ہمکو یہہ معلوم نہیں کہ کونسی تدبیر سے اس ظالم بادشاہ سے مخلصی
پائی بعضے کہتے ہیں کہ وہ اجماع امرا کے بیچ میں مارا گیا تھا اور بعضے
یہہ کہ جسوقت اپنی فوج کی موجودات لے رہا تھا غایب ہو گیا
مگر تحقیق یہہ ہے کہ اجماع امرا نے اِس راز کے فاحش نہونے اور نعش کے
گم ہو جانے سے لوگوں کو یہہ سمجھایا کہ وہ آسمان پر گیا تھا غرض جس شہر
کے تئیں بادشاہ کر کر نہ یہہ سکتے تھے اسکو ایک دیوتا کی مانند تصور کر کے
پرستش کرنے لگے — رومیولس نے سینتیس ۳۷ سال سلطنت کی اور
بعد وفات کے ایک تبخانہ اسکے نام پر بنا اور اسکا نام کیوری نس رکھا

تیسرا باب

رومیولس کی موت سے نوما پومپلیس کی موت تک جو دوسرا بادشاہ روم کا تھا

رومیولس کے مرنے سے اسکے جانشین کو پسند کرنے میں لوگوں کی رائے میں
اختلاف پڑا یعنی کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ — سیبائینز والے
چاہتے تھے کہ ہماری ہی قوم میں سے ایک بادشاہ مقرر ہووے مگر اہل
روم غیر شخص کے تخت پر بیٹھنے سے پہلے ناراض تھے — اس پریشانی
اور اضطرابی میں اجماع امرا نے بجائے بادشاہ کے حکومت پانچ پانچ
روز کیلئے باری باری خود اختیار کی اور اس عرصہ میں سب طرح کی بزرگی
اور عزت اور حقوق بادشاہی حاصل کئے — اس نئی وضع کی حکومت
ایک سال تک جاری رہی لیکن عوام الناس نے دریافت کیا کہ
اس طور کی بے اختیاری سے ہمپر حاکم زیادہ ہوئے ہیں اس وضع کی
حکومت کے تبدیل کرنے میں کوشش بلیغ کی — آخرش جب اجماع
امرا ایک بادشاہ کے مقرر کرنے میں لاچار ہوئے تب انہوں نے سیبائینز
والوں میں سے نوما پومپلیس کو بادشاہ بنایا سب لوگ انکی اس
پسند سے راضی ہوگئے — نوما پومپلیس جو اسوقت چالیس
برس کا تھا مدت سے خدا پرستی اور منصفی اور پرہیزگاری اور نیک
چلنی کے لئے مشہور ہوا تھا — وہ سب علوم اور حکمت جو سیبائینز والوں میں
رائج تھے جانتا تھا اور ہمیشہ کیورینز کے اندر اپنے گھر میں رہتا تھا دو

تیسرا باب

موروثی پر قانع اور بڑے مراتب اور بزرگی سے نفرت رکھتا تھا۔ اسیلئے منزلت بادشاہی کو بخوشی اختیار نہ کیا تب لوگوں کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ گویا سلطنت انکو مل گئی تھی۔
مثل نوما پومپلیس کی انکو ایسا دوسرا بادشاہ لائق نہ ملا اسی وقت میں جبکہ انکی حکومت چھوٹے چھوٹے اضلاع تقسیم سے بنی ہوئی تھی جو تھوڑے روز سے مطیع فرمان ہوگئے تھے اور آپسمیں کم اتفاق رکھتے تھے ایسے ایک حاکم کا ہونا درکار تھا جو اپنی آئین اور نصیحت سے انکی تند مزاجوں کو ملایم کرے اور اپنے نمونہ سے انکو شوق مذہب اور ہر ایک نیکی پر مایل رکھے۔ نوما نے اسیلئے اپنی ساری اوقات رعایا کو ذوق و شوق خدا پرستی اور دیوتاؤں کے تعظیم و تکریم کروانیمیں بسر کی۔ بہت سے نئے مندر نواے منصب پاک اور ضیافتیں نفیس مقرر کیں اور اسکی اطوار زندگی کی پاکیزگی نے لوگوں کو اسباب کا جلد راغب کیا یہاں تک کہ انکو یقین ہوگیا کہ وہ دیبی اجیرا سے راہ و رسم رکھتا ہی۔
اسکی صلاح سے ایک مندر دیوتا جینس کے نام کا بنوایا یہہ مکان صلح کیوقت بند اور لڑائی کے وقت کھلا رہتا تھا۔ اسنے چار لڑکیاں اماں اسمیں مقرر کیں اور بہت سی حقوق اور فواید انکو بخشے۔ کشت کاری کی ترغیب دینے کی خاطر وہ زمین جو رومیولس نے لڑائی کر کے جیتی تھیں درمیان غریب رعایا کے تقسیم کیں اور تقویم درست کیا اور فرق اور تمیز رومیولس اور سبایئن والوں میں انکے بسبب تقسیم کرنیکے لوگوں کو بموجب اپنی اپنے پیشہ

کے موقوف کر دیئے اور انکو باہم رہنیکا حکم دیا — اسّی برس کی عمر میں
انتقال کیا اور تینتالیس[۴۳] برس با امن سلطنت کی بروقت رحلت کرنیکے
اسنے یہہ حکم دیا کہ میری نعش کو خلاف دستور زمانہ کے ایک پتہر کے صندوق
میں مدفون کریں اور میری آداب دین کی کتابوں کو جو بارہ[۱۲] لاطن اور بارہ[۱۲]
یونانی زبان مین ہیں ایک دوسرے صندوق میں رکہکر میری پہلو کے برابر
گاڑ دیویں —

چوتہا باب

نیوما کی موت سے ٹلس ہاسٹلیس کی موت تلک جو تیسرا بادشاہ روم کا تہا

بروقت انتقال نیوما کے حکومت ملک کی پہر اجماع امرا کے ہاتہہ لگی —
اور اسیطریق پر جاری رہی جبتک کہ لوگوں نے ٹلس ہاسٹلیس کو باد شاہ
مقرر کیا اسبات کو اجماع امرا اور جتنی رغبت تہی سبہوں نے منظور کیا
یہہ بادشاہ ایک اشراف رومی امیر کا پوتا تہا جسنے سبائن والوں کی لڑائی
میں پہلے اپنی تئیں نامور اور مشہور کیا تہا ہر ایک طور میں نیوما کے
بالعکس تہا جنگ وجدل میں مصروف رہتا اور مہمات عظمی کو اسقدر
چاہتا کہ بانی سلطنت کا بہی اسکے سامنے شرمندہ تہا پس وہ صرف
ایک بہانہ اپنے لشکر کو میدان کارزار میں لیجانے کیواسطے ڈہونڈا
کرتا تہا — پہلے پہل ایلبن والوں سے کام پڑا —
افواج ہر دو جانب کی مستعد ہوئیں کہ دیکہیں کون جیتی غرض پانچ میل
کے فاصلہ پر روم کے باہر ایک ایک کے مقابل ہوئیں —
افواج جانبین تہوڑی دیر تک منتظر حکم کے رہیں اور واسطے دہیل

[illegible] ۸۳

مگر انکے بڑا بہلا کہتی تہیں ثبت ایکبار گی جرنیل نے اس لڑائی کا انفصال اسطور پر موقوف رکہا کہ اسنی طرفین کے بیچ میں کہڑا ہوکر یہہ کہا کہ ایک ایک بہادر طرفین کی فوج میں سے نکل کر باہم لڑے اور جسکی طرف کا بہادر شکست پاوے وہ فتحیاب کا مطیع ہووی — یہہ بات بادشاہ روم کے مزاج تیز کو پسند آئی اور اسکے آدمیوں نے بہی بخوشی قبول کی ہر ایک متنفس اس امید میں تہا کہ کاش مجہی کو پسند کریں — اسوقت طرفین کے لشکروں میں تین تین توامان بہائی تہی رومیوں کیطرف کے ہوریشیائی کہلاتے تہے اور البین کے کیوریشیائی یہہ چہہ شخص شجاعت و طاقت اور چالاکی اور بہادری میں بہت مشہور تہے انہیں پر انصرام لڑائی کا چہوڑا گیا — آخر الامر مجاہدین لڑائی میں مصروف ہوئے اور ہر ایک اپنے اپنے بچاؤ سے بیخبر ہوکر حریف کی ہلاکت کا خواہاں ہوا — تماشہ بین انکی زد و کوب سے بشن سان عالم سکتہ میں کہڑی تہے اور چاہتے تہے کہ اسمیں شریک ہوویں کہ انکا یک نصیب نے لڑائی کا فیصلہ کر دیا — فتح جو بے تصفیہ ہو رہی تہی رومیوں کے برخلاف ظاہر ہوئی انکی دو بہادر مارے گئے اور تینوں کیوریشیائی مجروح باقی تیسرے رومی کا تعاقب کرنے لگے جو اسطرح سے بہاگتا تہا گویا پناہ چاہتا ہے — غرض جلد معلوم ہوا کہ اسکا بہاگنا صرف اسواسطے تہا کہ حریفوں کو ایکدوسرے سے علیحدہ کرے کیونکہ وہ خوب جانتا تہا کہ جبتک وہ مجتمع رہینگے تینوں کا ساتہہ مقابلہ کرنا دشوار ہوگا وہ اسلیئے بہاگتے بہاگتے ٹہر گیا اور اسکو جو اسکے متصل پیچہی لگا چلا آتا تہا مار ڈالا تب دوسرا بہائی جو مقتول کی امداد کو آتا تہا وہ بہی وہاں ہی رہا —

صرف ایک باقی رہگیا اور اسکا مغلوب کرنا کچھہ مشکل نتہا کیونکہ تہک گیا تہا اور زخموں سے لاچار تہا۔ غرض وہ اب گنتی کی موت مارا گیا اور اب فتح آپین کی رومیوں کی قرار واقعی ہوگئی۔ لیکن کیا تعجب کی بات ہے کہ جس شخص نے اپنی ولایت کے تئیں صبح کیوقت بچایا تہا رات نہوئی کہ اپنی ہمشیرہ کو مار ڈالا۔ جس وقت میدان جنگ سے فتح پاکر پہرا تہا اپنے سبب مار ےجانے عاشق کے کہ جس سے شادی ٹہری تہی رو تے ہوے دیکہا اسیاتے غضب میں آکے اسے بہی مار ڈالا۔ اس حرکت سے اجماع امرا بہت ناراض ہوے اور صاحب مجسٹریٹ نے اسکے اوپر فتوا جاری کیا۔ مگر وہ رعایا کے پاس مرافعہ کرنیکے سبب بچ گیا۔ ٹاسٹس ہسٹیلس بعد سلطنت ۳۲ سال کے مرگیا بعضی کہتے ہیں کہ بجلی سے اور بعضوں کو یہہ احتمال قوی ہے کہ کسی سازش کے سبب مارا گیا تہا۔

پانچواں باب

ٹیلس ہاسٹلیس کی موت سے انیکس مارشس کی موت تلک جو چوتہا بادشاہ روم کا تہا

سن ۱۱۵ شہر

بعد گذرنے کچہہ ایک عرصہ کے ٹاسٹلیس کی وفات پر جیسے کہ پہلی سلطنت مین واقع ہوا تہا انیکس مارشس نیوما کے نبیرہ کو لوگوں نے بادشاہ نبایا جسکو سب سے پیچہے اجماع امرا نے بہی قبول کیا۔ چونکہ یہہ بادشاہ نیوما کی نسل سے تہا تو اسنے ہر ایک امر میں نیوما کی پیروی کرنی چاہی۔ اسنے دین رسمیات پاک مقرر کئیں جو پیشتر از وقوع لڑائی کے عمل میں آئیں اور اپنی رعیت کو فضائلش کی کہ بہ نسبت توجہ

کرنے طرف فنون جنگ کے اپنا خیال جانب کشت کاری کے زیادہ
تر مایل رکہیں — ان قوانین اور رسوم کو ہمسایہ کے حاکموں نے زیادہ
تر علامات کم ہمتی کی بہ نسبت دانائی کے خیال کیا — اسیلئے لاطن
والوں نے اسکے ملک پر تاخت و تاراج کرنی شروع کی مگر فتحمندی انکی
بنصفی کیطرف اقبال مکے ساتھہ تہی انکس مارشس نے انہیں مغلوب کیا
اور انکے شہروں کو برباد اور باشندوں کو پکڑ کر روم میں لے گیا. اور
چند انکے غلاموں میں سے اپنے ملک میں ملا کر اپنی سلطنت زیادہ کی —
اور سرکشی دی آئی فیدی نیس اور وولشائی کی دبا دیں اور سبائنز
والوں پر ایکدوسری فتح حاصل کی — لیکن اسکی فتوحات
دشمن کے اوپر کہاں لگا کیا وآن کاموں سے کہ اپنی ولایت میں نکالا یا تہا
اسنے عبادتخانے بنوای شہر کی فصیل اور قیدخانے تعمیر کئے اور ایک لنگر
گاہ دریا ٹائبر کے دہانہ پر بنوائی اور اسکا نام اسٹیار کہا جس سے تجارت
اس دریا کی اور گردنواح کے نمک کی کہانوں کی اسکی رعایا پر قایم
رہی — اسطرح اپنی رعیت کو متمول اور تونگر کر کے شہر کو خوبصورت
بنا کر چوبیس برس کی حکومت کے بعد اس جہان فانی سے رحلت کی

چھٹا باب

انکس مارشس کی موت سے ٹارکنیوی نیسر پرسکس روم کے پانچویں بادشاہ کی موت تلک

ٹشینس ٹارکنیوی نیس پرسکس جسکا اصل نام کوکومن تہا بادشاہ

چھٹا باب

مرحوم کے بیٹوں کا محافظ مقرر ہوا تھا اسیے سبب اپنی شہر مالو وہ ٹارکیوی نامی
کے جہاز سے آیا تھا اتنا ہی نام ٹارکیوی پیس رکہا تھا — اسکا باپ ایک
سوداگر ملک کورنتھ کا تھا اور تجارت سے بڑی دولت جمع کی تھی اور
اپنے وطن میں کسی فساد کے وقوع میں آنے سے اطلی کے اندر آکر رہا تھا
— اسکے بیٹے لوکومن نے اپنی مال و دولت موروثی پر قابض ہوکر شہر ٹار
کوی نائی میں ایک بڑے گھرانے کی عورت تنیسے شادی کی — چونکہ اس مقام
کے امیر و امرا اسکی پیدائش اور پیشہ اور ملک کو حقیر جانتے تھے اسلیئے
اپنی جورو کی ترغیب سے روم میں جا بسا جہاں آدمی لیاقت و ہنر کے
وسیلے سے قدر و منزلت کو پہنچتا تھا — مورخ یوں بیان کرتے ہیں کہ جب
روم کی طرف جاتا تھا اور شہر کے دروازوں کے متصل پہنچا تب عقاب
نے ہوا سے اترکر اسکی ٹوپی اتار لی اور تہوڑی دیر تک غل مچاتا ہوا
گرد اسکے رتھ کے گہومکر ٹوپی پہر سر پر رکہدی — اس بات کی اسکی
زوجہ ٹاناکویل نے جو فال کہنے میں کچھ مہارت رکھتی تہی یہ تعبیر دی
کہ وہ ایک روز تاج پہنے گا — شاید اس امر سے اسکو خیال بادشاہی
کا پیدا ہوا — چونکہ انکس نے رحلت کی اور اختیار سلطنت کا
بدستور امرا کو سپرد ہوا تو ٹارکوین نے حتی المقدور اپنی تدابیر سے بادشاہ
مرحوم کے بیٹوں کو ایک طرف کرنیکی اور آپ انکی جا میں بادشاہ
ہونیکی کوشش بلیغ کی اس خاطر بادشاہ کے مقرر ہونیکے دن
پر تدبیر فطرت آمیز کرکی ان دونو لڑکوں کو کہیں شہر بدر کردیا یعنی شہر
سے باہر نکلوا دیا غرض اپنی محبت اور دوستی جتا کے انہیں دولت

کی جو انہیں صرف کی تہی اور امور سلطنت سے واقف ہونیکے دلیل لا لا کے
اپنی تئیں بطور بادشاہ کی پیش کیا — اس گفت و گو کا کسی نے انکار
نکیا اور اسنے جیسا خیال کیا تہا ویسا ہی ظہور میں آیا لوگوں نے
اسیکو بالاتفاق بادشاہ مقرر کیا — اگرچہ ٹارکوین نے
یونہی مملکت کو فطرت اور فراست سے حاصل کیا تہا تسپر بہی از راہ
انصاف کے حکومت کی — ابتدائی حکمرانی میں اپنی دوستوں کے عوض
خدمت میں یہہ سلوک کیا کہ درمیان اجماع امرا کے مسولہ کان دولت
بڑہادی جسمیں اب تین سو اراکین جمع ہو گئے — لیکن لاطن والوں کی
تاخت و تاراج کرنے سے اسکے امن و امان کی تدابیر میں خلل عظیم واقع
ہوا اسنے اخیر فتح حاصل کی انہوں نے لاچار ہوکر صلح کر لی — تب اپنی
فوجکو طرف سابنیہ والوں کی لے گیا ان لوگ یہہ زور پکڑکے دریا ٹائبر
سے عبور کر آئی لیکن ٹارکوین نے بزور انپر حملہ کر کے انکی فوج کو ہزیمت دی
وہی لوگ جو تلوار کے منہہ سے بچگئے تہی دریا مذکور سے پار ہونیمیں ڈوب
کے مر گئی انکی نعشیں اور سلاح روم کے نیچے بہکر پہنچی اس باعث سے
پیش از پہنچنے قاصدوں کے اہل روم فتح کی خبر سے مطلع ہو گئے —
ان فتوحات کے بعد کئی ایک لڑائیوں میں لاطن والوں کو مار کے بہت
سے شہروں کا کسی قدر قبضہ کے آنے لئے —
ٹارکوین نے اسطرح اپنی دشمنوں کو مغلوب اور مطیع کر کے اپنی رعایا کو
بستی اور عیش میں چھوڑا — اسلیے شہر کی مکانات عالیشان واسطے
آرام شہر والوں اور آراستگی شہر کے تعمیر کروا ئی —

اسکے عہد میں فال گویوں کا بازار بہت گرم ہو گیا تھا یعنی بڑی بزرگی
اور شہرت حاصل کی تھی اسکی بڑی غرض یہہ تھی کہ لوگونکا توہم زیادہ
زیادہ ہوتا کہ میری زیادہ فرمانبردار ہو جاویں — اسکی جورو ٹاناکویل
اس فن میں بہت سا دعوا رکھتی تھی لیکن اکسیس نیوکس انمیں یکتای
عصر تھا — کسیوقت تارکوین نے اس فالگو کے ہنر کی آزمایش کیلئے
اس سے پوچھا کہ جو میں اپنے دلمیں خیال کر رہا ہوں ظہور میں آسکتا ہے یا نہیں
— نیوکس نے اپنی علم کے زور سے دریافت کرکے بدلیری جواب دیا
ہاں ہوسکتا ہے تب بادشاہ نے طنز کی راہ سے ہنسکر کہا کہ میں اس پتھر کو
استرے سے کاٹنا چاہتا ہوں — اسنے کہا کہ بادوق کاٹئے بادشاہ نے
فی الفور اسکے دو ٹکڑے کر ڈالے — اسوقت سے بدون صلاح
اور استرضای فالگویوں کے کوئی کام ہوتا تھا —
تارکوین بادشاہت کے پانے سے ہی فقط راضی نہوا بلکہ نمود بادشاہی
بھی حاصل کرنے چاہی — اسیلئے لدیا کے بادشاہوں کی مانند ایک طلائی
تاج اور ایک تخت عاج اور ایک عصا جسکے سر پر ایک ہما بیٹھا ہوا اور
پوشاک برنگ نافرمانی اختیار کیں — شاید بباعث ازدیاد نمود سلطانی
کے حسد بادشاہ مرحوم کے بیٹوں کی جو سینتیس برس تک اسکی حکومت
کی متابعت کرتے تھے برانگیختہ ہوئی — اور سرویس ٹلس اپنے داماد
کو اپنے بعد تخت نشین کرنیکے باعث انکا کینہ اور بھی زیادہ ہوا —
جو کچھ ہو یا نہ ہو غرض انکی اتنی مدت تک بدلہ نہ لینیکا باعث معلوم
نہیں آخر الامر انہوں نے اسکے مار ڈالنیکا ارادہ کیا اسیلئے دو جلاد

اس مطلب کے واسطے نوکر رکھے جنہوں نے اس بہانہ سے کہ ہم ایک
مقدمہ کی داد کیلئے آئے ہیں سامنے جا کر ایک ایسا تبر سر پر مارا کہ وہیں
جاں بحق تسلیم ہوگیا۔ لیکن لشکروں نے جو بادشاہ کے پاس حاضر
تھے ان قاتلوں کو جیسے کہ بھاگا چاہتے تھے گرفتار کر کے تہ تیغ کیا مگر
دونو شاہزادے جو اس امر کے محرک و مرتکب ہوئے تھے بسلامت
بھاگ گئے۔ اسطرح تو بشن ٹارکونیس مارا گیا اسکا لقب پرسکس
اسلئے رکھا گیا تھا کہ اسمیں اور ٹارکونیس ثانی میں جسکا ذکر آگے آویگا
فرق معلوم ہووے۔ اسکی اسی برس کی عمر تھی اور اسنے تیتیس برس سلطنت کی

ساتواں باب

ٹارکوئنس پرسکس کی موت سے سروئیس ٹلیس کی موت تلک جو چھٹا بادشاہ روم کا تھا

ٹارکوین کے قتل ہونے کی خبر سے تمام رعیت نالہ و فریاد اور غضب سے
بھر گئی اور باشندے ہر ایک طرف سے محلسرای کے پاس دوڑے تاکہ
حقیقت حال دریافت کریں یا اسکے قاتلوں سے عوض لیویں۔ اس ہنگامہ
میں ٹنیکویل بادشاہ مرحوم کی بیوہ نے خیال کیا کہ درصورت مفسدین
تخت نشین ہو جاینگے تو بالضرور مجکو بڑا خطرہ عاید ہوگا تب وہ اسبات کی
آرزومند تھی کہ میرا داماد تخت سلطنت پر رونق افروز ہووے
بجلدی اپنے غم کو اور بادشاہ کی موت کو مخفی رکھا۔ اپنے محل کی کھڑکی
میں سے لوگوں کی تسلی اسطرح کی کہ بادشاہ مرا نہیں ہے بلکہ ایسا ایک صدمہ
اسکے پہنچا ہے کہ بیہوش ہوگیا ہے اب ہوش میں آجاویگا اور تا توقف صحت

تھے ممالک کا اختیار اپنے داماد سیرویس ٹلیس کو دیا ہو ۔ الغرض سرویس
بموجب فرمان داد کے محل سے بادشاہی پہنے ہوئے ہمراہ لکٹروں کے برآمد
ہوکر امور ملک کے بند و بست میں معروف ہوا اور یہہ بہانہ ظاہر کیا کہ
جو کام میں کرتا ہوں سو بموجب ہدایت بادشاہ کے کرتا ہوں ۔ اسکا یہہ
بہانہ تھوڑے روز تک جاری رہا جبتک تھوڑے سے امیر و امرا اپنی خیرخواہ
کرلی آخرکار جب بادشاہ کا مرنا ثابت ہوا تب سرویس نے موافق تقرر حکم
اجماع امرا کے بدون لوگوں کی منظوری حاصل کرنے کے تاج سر پر دھرا ۔
سرویس ایک لونڈی کا بیٹا تھا جو لطن کے شہروں کی لوٹ میں سے پکڑی
آئی تھی اور حالت غلامی میں یہہ لڑکا پیدا ہوا تھا ۔ جب یہہ لڑکا پنگوڑے
میں لیٹا ہوا تھا راوی یوں بیان کرتا ہے کہ تب ایک شعلہ روشنی کا اسکے سر کے
گرد پھرا اس شگون کی تنیکویل نے یہہ تعبیر دی کہ وہ آیندہ کو ایک بڑا
امیر ہوگا ۔ بروقت تاج پہننے اسکا مطلب خاص یہہ
تھا کہ اجماع امرا کا اختیار لوگوں کے اختیار کم کرنے سے زیادہ کرے
چونکہ عوام الناس اسکے ارادوں کو دریافت نکرسکے اسلیے اختیار
کل محصول لگانیکا جسطرح مناسب جانے اسکو بخشا ۔ بموجب اسکے حکم دیا
کہ سو سو آدمی خراج دویں اور رعایا میں سے بیچ امور سلطنت کے سو سو
آدمی بھی اپنی منظوری یا غیر منظوری دیا کریں ۔ پیشتر یہہ دستور تھا کہ
ہر ایک باشندہ اپنی رای جدی جدی دیتا تھا اور غریب لوگ
ہمیشہ متمول لوگوں پر غالب آتے تھے مگر اجماع امرا میں سرویس کی قوانین
کی بموجب تعداد منظوری انکی اسقدر زیادہ ہوگئی تھی کہ اگر تمام رعایا کو

ایک جگہہ کرتے تب بہی انکی منظوری سے زیادہ نہوتے اسی جہت سے
جبکہ اختلاف رای درمیان اجماع امرا اور لوگوں کے ہوتا تو اجماع مذکور
غالب رہتے تہے ۔ رعایا کو انکی دولت حیثیت دریافت کرنیکے لئے ایک
اور قانون بنایا اور اسکا نام لسٹرم رکہا ۔ اس قانون کے مطابق تمام
باشندے کیمپس مارشس مکانمیں سربسر مسلح و مستعد ایکدفعہ پانچ برس میں
جمع ہوا کرتے تہے اور وہان اپنی عیال و اطفال اور دولت کا حساب موبمو
دیا کرتے ۔ اس بادشاہ نے ایک سلطنت دراز کے بعد جو بیچ
درستی امور اپنی اور بیگانہ ملکوں کے صرف ہوی تہی یہہ امید کی کہ
باقی ایام اپنی حکمرانیکے با امن و آمان تمام ہوں گے ۔ اپنی مملکت کا بخوبی
بندوبست کرکے اسنے یہہ خیال کیا کہ حکومت ملک کی ترک کرکے گوشہ
نشینی اختیار کرے اسکا یہہ ارادہ عمدہ نہ بن پڑا ۔
شروع بادشاہت میں اپنی تخت کے بچانیکے واسطے ہر ایک طرح کی
خبرداری کی اسیلیے ٹارکوین کے دو پوتوں سے اپنی دو بیٹیوں کی شادی
کردی اور چونکہ خوب جانتا تہا کہ میری لڑکیوں کے مزاج مختلف ہیں اور
علی ہذالقیاس ان لڑکوں کے جنسے انکی شادی کرنیکا ارادہ تہا انکی جہت
سے اس لڑکی کو جو غریب اور سلیم الطبع تہی اس لڑکے سے منسوب
کیا جو دلیر اور خشمگیں تہا اور اس لڑکی کو جو بدمغز اور سرکش تہی اس
لڑکے کے عقد میں منعقد کیا جو اپنی دلہن کے مزاج کے برعکس تہا اس حکمت
عملی سے یہہ خیال کیا تہا کہ انمیں سلوک اور پیار رہیگا ۔ مگر اسکا
نتیجہ اور ہی طرح ظہور میں آیا ۔ وہ شخص جو خشمگیں اور تندمزاج تہا

بیوی کی غیرت اور حلیم الطبع سے جلدی ناراض اور ناخوش ہوا اور
اپنی بہائی کی جورو ٹلیا کو چاہنے لگا اور وہ بہی اسسے رغبت کرنے لگی۔
چونکہ انکی خواہشوں کی کچھہ قید تہی اسلیئے انہوں نے جلد ارادہ کیا کہ
جو چیز ہماری شادی میں سدراہ ہو اسکو دفع کریں — لوشس نے اپنی
جورو کو مار ڈالا اور ٹلیا نے اپنے خاوند کو تب آپمیں شادی کرلی —
گناہ سے گناہ پیدا ہوتا ہے ایسی حرکت قبیح کے بعد بادشاہ کی جان کا قصد
کیا — اسکی مخالفت میں ایک جماعت مفسدوں کی اُٹھی کہ اسکا حق
تخت نشینی کا نہیں ہے اور لوشس نے تاج کا دعوا کیا کہ میں وارث
حقیقی ٹارکوین کا ہوں — آخرالامر جب دریافت کیا کہ اجماع امرا میرے
مطالب دلی میں حامی ہیں تب تمام تمغہ سلطانی پہنکر اجماع امرا کے مقام
میں داخل ہوا اور تخت پر بیٹھکر لوگوں سے کہنے لگا کہ بادشاہ ایک کمینہ کی
اولاد ہے اور اسکا حق تاج و تخت کو نہیں پہنچ سکتا ہے — جس وقت یہہ
کہہ رہا تہا تب سرولیس ہمراہ چند مصاحبوں کے داخل ہوا اور دیکہا
کہ تخت پر دست اندازی کی ہے تو خود اسکو تخت پر سے نیچے گرانیکا قصد
کیا چونکہ تارکوین جوان اور طاقتدار تہا تو اسنے بڈہے بادشاہ کو تخت
کی سیڑہیوں پر سے نیچے پہینکہ دیا اسکے دوست جو اس مقصد کیلیے پہلے ہی
سے سمجہائے گئے تہے سرولیس کے جو محلیں جانیکا ارادہ رکہتا تہا
پیچہے ہو لیئے غرض اس بڈہے بادشاہ کو راستہ ہی میں مار ڈالا
اور اسکی نعش کو کچل کر اور زخمی کرکے کوچہ میں ڈالدیا تاکہ سب
لوگ اسے دیکہیں — اس اثنا میں ٹلیا جو اسکی موت کی بہت

سی خواہاں تھی اپنے خاوند کے کام سے مطلع ہوکر حکم دیا کہ میری رتھ
کو اجماع امرا میں لے چلیں تاکہ سب سے پہلے میں اپنے شوہر کو بادشاہ
بنا ہوا دیکھوں — لیکن جب اسکا رتھ بان جہاں بوڑھی بادشاہ کی نعش
خون آلودہ پڑی ہوئی تھی پہنچا اور اسکو دیکھکر نہایت متحیر ہوا اور چاہا کہ
رتھ کو پھیر کر دوسری طرف سے لیجاوے تب اُس بانو نے تلیا ایسی خشم آلود
ہوئی کہ ایک پیڑہی اسکے سر پر ماری اور حکم دیا کہ بلا تامل رتھ نعش پر
کے اوپر سے لیجاوے — سروئیس ٹلیس جو نہایت بڑا منصف اور نیک بادشاہ
تھا اسطرح سے مارا گیا اسنے چوالیس برس فرمانروائی بخوبی کی —

اٹھواں باب

سروئیس ٹلیس کی موت سے ٹارکوئی نس سوپربس کی جلاوطنی تلک جو شالواں اور اخیر بادشاہ روم کا تھا

سن ۲۲۰ شہر لوشیس ٹارکوئی نس بعد ازاں سوپربس یعنی متکبر مقلب ہوا تھا یہ
خون کرنیکے باعث تخت پر متصرف ہوا اور اپنے مرتبہ کو اسی طور کے
ساتھ بچایا جس سے اسکو حاصل کیا تھا — غرض اجماع امرا اور لوگوں
کی منظوری کی پرواہ نکر کے اور دعوئی تاج کا عندیہ میں اپنا حق موروثی
سمجھکر بادشاہ مرحوم کی نعش کے تکفین و تجہیز کا انکار کیا اس بہانہ
سے کہ وہ ایک غاصب تھا — تمام نیکبخت لوگ اسکے جلوس اور
نشستنی کو بحقارت اور خوف دیکھتے تھے اور اسکے ظلم سے اور بھی
انکی نفرت زیادہ ہوئی — اس [illegible] سے بجولی آگاہ ہوکر الیسے
شخصوں کو جو سروئیس کے دوست اور طرفدار تھے مروا ڈالا اور

آپنے ظلم و ستم کے سبب اندیشناک ہوکر اسنے پہرے کو جو اپنی حفاظت
میں رکھتا تھا زیادہ کیا — اپنی دانائی سے لوگوں کو ہمیشہ
لڑائی اور اور کاموں میں مصروف رکھا تاکہ انکا خیال اپنی طرف سے
ہٹا رہے — چنانچہ پہلے پہل سیباین والوں پر فوج کشی کی کیونکہ
انہوں نے اسکی اطاعت کرنیکا انکار کیا تھا اور فوراً انکو اپنا مطیع
کیا — اور اپنی بیٹے سیکسٹس کو یہہ سکھلایا کہ تو مکر سے یہہ ظاہر کرکے وہاں
پناہ لیجو کہ مجھسے باپ نے بدسلوکی کی ہے — سیکسٹس نے جھوٹی جھوٹی
فریادوں اور ساختہ گریہ و زاری سے سیباینز کا ترحم حاصل کیا یہاں
تک کہ انکا گورنر مقرر ہوا اور بعد ازاں انکی فوجکا جرنیل نامزد —
اوّل تو ہر ایک لڑائیمیں فتحیاب ہوتا رہا آخرش جب دریافت کیا کہ
تمام رعایا میرا بہت اعتبار کرتی ہے تب ایک قاصد معتبر اپنے باپ
کے پاس واسطے صلاح کے روانہ کیا — ٹارکوین نے کچھ جواب نہ دیا
مگر قاصد کو باغمیں لیجاکر اسکے سامنے بڑے بڑے درخت کو کنارے
کاٹ ڈالے — سیکسٹس نے اس جواب کے مضمون سے فوراً مطلع ہوکر
بڑے بڑے رئیسوں کو ایک ایک کرکے قتل کر ڈالا اور انکی اسباب
اور جائداد کو ضبط کرکے لوگونمیں تقسیم کیا — اس تقسیم کے افسوں
سے لوگ ایسے اندھے ہو گئے کہ انکو اپنی غارت کی جو آفت قریب تھی
کچھ خبر نہ ہوئی آخرکار انہوں نے اپنے تئیں بے سروپا اور بیدست و
کسی مجادلہ کے ٹارکوین کے بس میں پڑا پایا — لیکن جبتک وہ
باہر لڑائیوں میں مصروف رہا تب تلک لوگوں کو سست اور بیکار

شہید میں نہ تہا — کیپی ٹول کا بنانا اختیار کیا جسکی بنیاد سلطنت سابق میں ڈالی گئی تہی اور ایسی ایک واردات واقع ہوئی کہ جسکی بدولت لوگ اسکا ارادہ جلد عمل میں آیا وہ واردات یہہ تہی ایک عورت عجیب لوبنی پہنے ہوے روم میں آئی اور بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوکر عرض کی کہ نو کتابیں جو میں نے تصنیف کی ہیں بیچتی ہوں — بادشاہ بیچنے والی کی لیاقت سے بیخبر تہا اور جانتا تہا کہ وہ حقیقت میں ایک اُن عورتوں میں سے جنکی فال ہمیشہ سچی ہوا کرتی ہے اسیلیے ٹارکوین نے اُن کتابوں کے خرید نیکا انکار کیا — اسبات پر وہ چلی گئی اور تین کتابیں انمیں سے جلاکر پہر آئی اور اتنی ہی قیمت باقی چہہ کتابوں کی مانگی — بادشاہ نے پہر اسکو مکارہ سمجہکر انکار کیا وہ پہر چلی گئی اور تین اور جلا ڈالیں اور تین بچی ہوئی لیکر اسکے پاس پہر آئی اور وہی قیمت چاہی — ٹارکوین نے اسکے ایسے رویہ سے متعجب ہوکر فالگوئیوں سے اسبات میں صلاح چاہی انہوں نے اسکو واسطے نخرید نے اُن کتابوں کے بہت سی سرزنش کی اور حکم دیا کہ جس قیمت سے لیے باقی تینوں آویں خرید لیوے — مورخ یوں کہتا ہے کہ عورت کتابیں دیکر اور اسے اسطرح نصیحت کرکے کہ جو کچہہ انمیں لکہا ہوا ہے اسکو بخوبی غور کرے بادشاہ کے حضور سے غایب ہوگئی اور اس کے پیچہے کبہی نہیں ظاہر ہوئی — اغلب یہہ ہے کہ یہہ حیلہ ٹارکوین نے خود لوگوں کے فریب دینے کے واسطے ایجاد کیا تہا تاکہ جو چیز گورنمنٹ کرنے کو چاہے اسکا حوالہ اُن کتابوں میں سے دیلوے — الغرض یہہ بات کسی طرح پر ہو پہلے دولتی اور دانا شخص اُنکی حفاظت کیلیے اور

بعد ازانکہ چند روز بلنت کو اِن دستاویزوں کے معتبر کرا — اُن کتابوں کو
ایک پتھر کے صندوق میں رکھا اور انکے رکھنے کے واسطے ایک تہ خانہ اُس
مکان کا جسکی بنا نیکا قصد تھا تجویز ہوا — چار برس تک لوگ کپی ٹول
کے بنانے میں مصروف رہے آخرش اب نئے کاموں کی خواہش کرنے لگے —
تارکوین نے اسلیے انکی خواہشوں کو راضی کرنیکے واسطے رطیولی پر اِس
جزوی بہانہ سے فوج کشی کی کہ جن مفسدوں کو جلا وطن کیا تھا انکو وہاں
کے لوگوں نے پناہ دی تھی اسنے انکی دار الخلافہ آرڈیا کو جو سولہ میل
کے قریب روم سے تھا محاصرہ کیا — جسوقت کہ فوج روبرو شہر
مذکور کے پڑی ہوئی تھی اس وقت بادشاہ کا بیٹا سیکسٹس ہمراہ —
کالی طینس ایک امیر روم کے اور چند اور شخصوں کے ساتھہ ایک
خیمہ میں مے نوشی کر رہا تھا اِس عرصہ میں درباب اپنی اپنی بیویوں
کے گفت وگو ہوئی انمیں سے ہر ایک متنفس نے اپنی اپنی بیوی کی خوبصورتی
اور نیکبختی کا تذکرہ کیا — کالی طینس نے واسطے انفصال اِس بحث
کے کہا کہ اس وقت چلکر سبکی بیویوں کو دیکھا چاہئے کہ کسکی جورو بدرجہ
اتم حسین ہے اور کون بہت محنت میں مصروف چونکہ نشہ انکے دماغ
میں چڑھ گیا تھا تو یہہ بات تمام محفل کو بہت پسند آئی سب کے سب
اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کے روم کیطرف حالانکہ شب بہت گذر
گئی تھی نشتابی روانہ ہوے — انہوں نے وہاں لوکریشیا کالی طینس
کی جورو کو خلاف اپنی عمر کی عورتوں کے خورش و خورم اپنی
سہیلیوں میں چرخہ کاتتے اور ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ کام بتلاتے ہوئے

پایا — اسکی خوبصورتی اور خوش خلقی سے استقبال کر کے ان
سب لوگوں کو ایسا خوش کیا کہ انہوں نے بالاتفاق اسکو اور عورتوں پر ترجیح
دی مگر سیکسٹس تارکوین کے سینہ میں ایسا ایک شعلہ عشق زبان کا بھڑکا
کہ اسے اپنا مطلب حاصل کرنیکے سوا کوئی چیز راضی نکر سکی —
اس مطلب کیلئے وہ چند روز بعد اسکو خفیہ دیکھنے کو کمپو سے گیا اور جیسے
کہ اسکی پہلے اجابت اور خاطرداری ہوئی تھی اب بھی ویسی ہی
عمل میں آئی — چونکہ اسکے ارادوں کیطرف سے اُس عورت کو کچھ شک
نتھا تو لوکریشیا نے اسکے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور حکم دیا کہ ایک
کمرہ اسکی شب خوابی کے واسطے آراستہ کیا جاوے — جسوقت کہ
آدھی رات گئی سیکسٹس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہہ وقت حصولِ
مدعا ہے — اسلیئے اسکی خوابگاہ میں جاکر اُس کے پلنگ کے
پاس برہنہ تلوار لئے ہوے آیا اور اپنا ہاتھ اسکی چھاتی پر رکھکر
دھمکایا کہ اگر تو مواصلت سے انکار کریگی تو فوراً مار ڈالونگا —
لوکریشیا سوتی ہوئی چونک پڑی اور باوجود سر پر قضا دیکھنے کے
اس کی خواہش کو تب بھی نامنظور کیا لیکن سیکسٹس نے اسکو کہا کہ اگر
تو نہ مانیگی تو میں فوراً تجھے مار ڈالونگا اور ایک غلام کو مار کر تیرے
پلنگ پر ڈال دونگا اور تب مشہور کرونگا کہ اِن دونوں کو زنا کا
میں میں نے پایا تھا سو اسلئے دونوں کو مار ڈالا ہے — غرض بدنامی کے خو
سے وہ مطلب حاصل ہوا جو موت کی وحشت سے نہ بر آیا تھا آخر
اقرار مواصلت کا کیا دوسرے روز وہ نہایت خوش و خورم اپنی کم

اس عرصہ میں لوکریشیا کو اپنا زندہ رہنا گوارا نہ تھا بلکہ اسکا یہہ ارادہ ہوا کہ اپنے تئیں ہلاک کر ڈالے
اگرچہ اس حرکت بد میں اسکی طرف سے کچھہ خطا واقع نہیں ہوئی تھی اسیواسطے کالی طینس اور اپنے باپ کو اپنے حال
اور اس بیعزتی سے جو تمام انکے خاندان کو لاحق ہوئی تھی آگاہ کیا
— بموجب اسکی طلب کے وے وہانسے اپنے ساتھہ ویلریس کو جو اسکے
باپ کا رشتہ دار تھا اور جولیس بروٹس کو جو ایک دیوانہ مشہور تھا
اور راہ میں اتفاقاً قاصد سے ملاقی ہوا تھا اور اسکے باپ کو ٹارکوین
نے مروا ڈالا تھا ہمراہ لیکر روانہ ہوئے — انکے پہنچنے سے لوکریشیا کو
زیادہ تر رنج ہوا انہوں نے اسکو نہایت مغموم اور رنجور حالتمیں پایا
ہر چند اسکی بہت سی تشفی اور تسلی کی مگر کچھہ فایدہ نہوا —
لوکریشیا نے کہا کہ جب عصمت جاتی رہی تو پھر کوئی ایسی شئے نہیں ہے
کہ جسکے لئے زندگانی کرنی بھلی معلوم ہو — تب کالی طینس کیطرف متوجہ
ہوکر کہا کہ تم مجھہ عورت کو جسکا دامان عصمت بیگانہ شخص سے چھوا گیا
اپنے سامنے دیکھتے ہو اور اگرچہ غیر شخص نے میرا تنک ستر کیا ہے
تو بھی محبت جو مجھکو تم سے تھی اسمیں کچھہ تفاوت واقع نہیں ہوا ہے —
سیکسٹس ٹارکوین دوستی کے بہانہ سے آج رات کو اس عزت اور
عصمت پر ننگ لایا تھا جسکو صرف موت ہی دوبارہ حاصل کر سکتی ہے
لیکن اگر تم دل مردوں کا سا رکھتے ہو تو میری بیعزتی کا بدلہ لو اور
متاخرین کے تئیں آگاہ کردو کہ اس عورت کیلئے جسنے اپنی عفت و عصمت
کھوئی ہو سوای مرجانے کے اور کوئی بات تشفی بخش نہیں ہے —
یہہ کہکر اوسنے ایک خنجر اپنی پوشاک میں سے نکال کر فی الفور اپنی چھاتی

میں مارا اور بدوں آہ کرنیکے مرگئی۔ سیپوریس اور کالی ٹینس نے غم
اور افسوس اور غصے میں مبتلا ہوکر بہت ماتم کرنا شروع کیا۔ مگر بروٹس نے
خنجر کو اسکی چھاتی میں سے خون ٹپکتا ہوا نکال کر آسمان کیطرف اوٹھایا
اور کہا کہ ای دیوتاؤں تم گواہ رہیو کہ میں اس لحظہ سے اقرار کرتا ہوں
کہ لوکریشیا کی ہتک عزت کا بدلا لونگا اسی وقت سے ٹارکوین اور اسکے
عیاش خاندان کا دشمن جانی رہونگا اب سے آئندہ کو جبتک میں جیتا
رہونگا اپنی حیات کو بیچ رفع کرنے ظلم کے اور واسطے بہبودگی اور آزادی
اپنی عزیز ملک کے صرف کرونگا۔ تمام سننے والا اس نئی اور عجیب واردات
سے نہایت متحیر ہوئی کیونکہ جس شخص کو اتبک وی دیوانہ سمجھتے تھے
اب دوست روم اور منصفی کا اصلی حالت میں ظاہر ہوا۔ اسنے
تب حاضرین سے کہا اب گریہ وزاری کرنی لاحاصل ہے بلکہ لازم
یہہ ہے کہ بدلہ لینا چاہئے اور خنجر انکو دیکر ویسی ہی قسم دلوائی جیسی آپ
اس امر میں کہائی تہی۔ جونیس بروٹس بیٹا رکس جونیس
کا تہا جسکو ٹارکوین سوپربس نے مارڈالا تہا۔ اس جونیس بروٹس نے
اپنی باپ سے تعلیم خوب پائی تہی اور قدرت ایزدی سے نہایت تیز
فہم اور نیک بخت تہا لیکن چونکہ یہہ جانتا تہا کہ میری باپ اور میرے
بڑی بہائی کو ٹارکوین نے مارڈالا ہی تو کسی بہانہ سے بطور دیوانوں
کے بنتا تہا اس اندیشہ سے کہ مبادا مجکو بہی مارڈالی اس سبب سے
لوگ اسکو بروٹس یعنی بے عقل کہتی تہے۔ ٹارکوین نے اسکی بے
عقلی کو بواتنی جانکر بے حقیقت سمجہا اور اسکا مال و منال ضبط کرکے

اپنی گدی میں اسکو ایک دیوانہ کی مانند صرف اِس خیال سے رکھا کہ میرے
لڑکے باقی اِس سے کہیلا کریں گے — برولُس اب فقط اپنی خاندان
کے عوض لینے کا قابو ڈہونڈہتا تہا — اسنے حکم دیا کہ نعش لوکریشیا کی
لاویں اور اسکو بازار میں رکہکر اِس دیدار ترسناک سے باشندوں
کو بہڑکایا تب ایک حکم اجماع امرا سے اس مضمون کا حاصل کیا کہ
تارکوین اور اسکا کنبا ہمیشہ کیواسطے روم سے جلا وطن کیا جاوے
اور جو شخص کہ انکی مراجعت کے لئے سعی یا درخواست کریے تو وہ
مارا جاوےگا اسطرح یہہ بادشاہ کہ جسنے پچیس[۲۵] برس سلطنت کی ملک
سے بے تجبر نکالا گیا اور معہ اپنے کنبے کے شہر سیرا میں جو اتروریا میں ہے
پناہ لی — اِس اثنا میں شاہی فوج نے دشمن سے صلح کرلی اور پریتو کواٹس
کو لوگوں کا مخلصی دینے والا مشہور کیا — بادشاہت روم کی اسطرح تارکوین
کے ساتہہ دو سو چوالیس[۲۴۴] برس کے بعد آخر ہوئی —

نواں باب سلطنت جمہور میں

تارکوین کی جلا وطنی سے پہلی ڈکٹیٹر کے مقرر ہونی تک ملک کا حال

سنہ ۲۴۴ شہر

بادشاہی حکومت کے غارت ہونے پر سلطنت جمہور اسکی جا میں
مقرر ہوئی — لیکن اجماع امرا نے بہت سا اختیار اپنی لئے رکھا اور
اپنی گروہ کو بادشاہ معزول کے تعلقے آراستہ کیا — لوگوں نے
اجماع امرا میں سے بجای بادشاہ کے دو حاکم ہر سال مقرر کئے اور
انکا نام کنسل رکہکر انہیں اختیار بادشاہی معہ حقوق اور ویسی ہی
علامات شاہی کے عنایت کیا — برولُس آزادکنندہ اپنے ملک

کا اور کالی طینس شوہر لوکریشیا کا پہلے کنسل روم میں مقرر ہوئے — لیکن
یہہ نئی وضع حکومت کی جو لوگوں کو بہت پسندیدہ تہی اغلب ہے
کہ ابتدا ہی میں موقوف ہو لی — کیونکہ ایک گروہ لوگوں کا بیچ طرفداری
تارکوین کے جمع ہوا تہا — تہوڑے سے جوان شخصوں نے جو بڑی بڑی
خاندان کے تہے اور بادشاہ کے پاس تعلیم و تربیت پائی تہی اور اسکے
عیش و عشرت میں شریک رہے تہے بادشاہت دوبارہ مقرر کرنے
کا ارادہ کیا — یہہ گروہ ہر روز بہت زیادہ ہونے لگا اور بڑا عجب یہہ
تہا کہ بروٹس کے دو بیٹے اور ایکوئی لائی برادر زادے کالی طینس کے
انمیں شریک تہے — تارکوین نے اِن سازشوں سے جو اسکے حق میں
ہوئی تہیں مطلع ہوکر ایلچی روانہ کیے بقاصد تخت و تاج حاصل کرنے کیلئے
روم کو روانہ کی مگر حقیقت میں اسکا ارادہ یہہ تہا کہ سرکشی اور نزاع
کے عزم کو تقویت دلوی — اس سازش کو ایک غلام نے جو اچانک
اس کرہ میں جہاں مفسدین جمع ہوئے تہے ظاہر کی — بہت ہی کم
جای ایسی رنج دینوالی ہوسکتی ہیں جیسی کہ بروٹس کی حالت تہی
اسلئے کہ وہ انکی حیات و ممات کا منصف قرار دیا گیا تہا —
انصاف متقضی اسکا تہا کہ انپر فتوی قتل جاری کرتا لیکن محبت
پدری یہہ چاہتی تہی کہ اپنی بیٹوں کو بچا دیتا — اُن لڑکوں نے اپنی
واسطے کچہہ بہی عذر خواہی نکی مگر باعث معتمد ہونے اپنی خطا کے خاموشی
اور رنج میں فتوی کے منتظر تہے — تمام منصف جو وہاں موجود تہے اس
فتوی سے نہایت متحیر اور مغموم ہوئے کالی طینس رو دیا اور ویلیرئس نے

نواں باب

بڑا ترس کہایا۔ مگر بروٹس نے ذرہ بھی غم نکیا اور ایسی آواز کے ساتھہ
کہ جس سے اسکا ارادہ دلگیر معلوم ہوتا تہا تند رو ہو کر اپنی بیٹوں کو فرمایا
کہ اپنی گناہ کے عذر میں کیا کہتی ہو۔ اسبات کو اسنے تین مرتبہ کہا اور انسے
کچھہ جواب نہ پایا تب جلاد کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ اب تو اپنا کام کر۔
یہہ حکم دیکر بہرہ بردباری اپنی جا بیٹہا نہ تو رحم پدری نہ التجا جو
لوگوں کی شکل سی نمودار تہی اور نہ بیٹوں کی گریہ وزاری جو باب قتل
ہونے کو واسطے تیار ہو رہی تہی اسکے ارادہ کو مبدل کر سکتی تہیں۔
بروٹس نے عام کی نیکی کے سوا دوسری چیز کا خیال نکر کے اپنی بیٹوں
پر فتوا قتل کا دیا اور بسبب اپنی عہدہ کے تعمیل فتویٰ کی بچشم خود دیکہی
انکے قتل کرنیکے بعد اپنی سخت بیرحمی کے برعکس اپنی مضبوطی دل کو جسکو
ہرچند اسنے اپنی خدمت کی ضرورت کے باعث لحاظ نکیا تہا رو
نسکہا۔ تارکوین کی امیدیں اس سرکشی کے ہونے سے جو اسکے حق
میں بنی تہی اسطور باطل ہو کر اب بیگانہ لوگوں کی اعانت سے اپنی پہلے
تخت شاہی کو حاصل کرنیکا ارادہ کیا۔ اسنے ویی آئی والوں سے
مدد پائی اور ایک بڑی فوج اپنی ہمراہ لیکر روم کی طرف متوجہ ہوا
سن ۲۴۴ کنسل بہی تیاری جنگ میں اسکا مقابلہ کرنیکو غافل نتہے۔ ویلریس پیادوں
کی سپاہ پر حکم کرتا تہا اور بروٹس سواروں پر وہ اس سے مقابلہ کرنیکو
روم کی حدود دریگا۔ تارکوین کے بیٹے ایرنز نے جو اپنے باپ کیطرف
سے سواروں کا علم رہتا تہا بروٹس کو دور سے دیکھکر اسکی مار ڈالنے
کے قصد سے پیشتر از دونو فوج کے لڑنے سے لڑائی کا انفصال کرنکیا

ارادہ کیا اور اپنے گھوڑے کو ایڑ مار کر غصہ میں اسکے پاس گیا —
بروٹس نے اسکو نزدیک آتے دیکھکر اور اسے صفوں سے علیحدہ پاکر اس
غضب اور غصہ کے ساتھہ اس سے لڑا کہ دونو ایکدوسرے کو ملا کر ڈالنے
کے فقط مشتاق اور اپنی بچاو سے بیخبر تھے آخرش دونو اکھٹے میدان جنگ
میں مردہ گر پڑے — ایک لڑائی خونریز ہر دو جانب سے برابر کشت و خون
کے ساتھہ وقوع میں آئی لیکن رومی میدان جنگ پر قابض ہوے اور
فتح کا دعوی کیا ویلرلیس پبلیکولا نام سے روم کو پھر آیا —
اس اثنا میں ٹارکوین نے اس شکست سے کسی نوع پراسان خاطر ہوکر
اپنی قصد کیواسطے پورسینا بادشاہ اٹروریا کے پاس رجوع کی تاکہ وہ
خود اسکے طرف سے لڑے — یہہ بادشاہ جو شجاعت اور تدابیر جنگ
میں بہت مشہور تھا ایک بڑی فوج لیکر روم کیطرف متوجہ ہوا اور شہر کا
محاصرہ کیا تمام لوگ اسکے نام اور اسکی فوج سے ڈر گئے —
حصار شہر کا بڑی سختی کے ساتھہ عمل میں آیا اور ایک غضبناک حملہ
جانب مذکورہ پر ہوا کنسلوں نے اسکا مقابلہ بیفایدہ کیا اور زخمی ہوکر میدان
لڑائی میں سے اٹھائے گئے رومی گھبراکر بھاگے دشمن نے دریا کے پل تک انکا
تعاقب کیا جسپر سے ظفریاب اور منہزم سراسیمگی میں شہر کے اندر داخل
ہوا چاہتے تھے اب کوئی جای امید کی نرہی تھی مگر جب ہورتیس کوکلیز نے
جو بطور پہرہ کی وہان مقرر کیا گیا تھا دشمن کا مقابلہ کیا اور دو اور شخص کسکو
مدد پاکر تھوڑی دیر تلک دشمن کی تاخت کو روکے رہا آخرش یہاں تک
کہ پل اسکے پیچھے ٹوٹ گیا — جب اسنے دریافت کیا کہ پل پر سے آمد و رفت

نہیں ہے تب وہ دریاے تایبر میں غوطہ کہاکر اپنی دوستوں میں فتحیاب
ہوکے چلا آیا وہاں اسکی بڑی تعریف ہوئی۔ تسپر بہی پورسنا نے
شہر کو لینے کا ارادہ کیا اگرچہ یہ ایک تاخت رومیوں نے اسکی پانسو
آدمی مارے گئے تو بہی اسنے شہر کو نہایت تنگ کیا یہانتک کہ اسکو
ہر طرف سے مسدود کرکے قحط سے لینے کا قصد کیا۔ اس محاصرہ کی
تکلیف سے لوگ نہایت حیران اور مجبور ہوئے اور شہر کو دشمن کے
حوالہ کر دینے پر تمام مستعد معلوم ہوتے تہے ایک بہادر نے جسکے سبب سے شہر پہلے
بہی بچ رہا تہا بڑی بہادری کا ایک کام کیا کہ دوبارہ امن و آزادی
ملک کی مقرر کی۔ میوشیس ایک جوان جو بڑی شجاعت
کا تہا دشمن سے اپنی ملک کو چہڑانے کیواسطے مستعد ہوا اس مطلب کیلئے
اپنے دریا کے ایک باشندے کے لباس میں بہیس بدلکر دشمن کے
کیمپ میں اس ارادہ سے داخل ہوا کہ بادشاہ کو جان سے ہلاک کرے یا آپ
مارا جاوے۔ اس ارادہ سے اُس جگہہ گیا جہاں پورسنا اپنے منشی کے
ساتہہ سپاہ کی تنخواہ تقسیم کر رہا تہا منشی کو بادشاہ سمجھکر ایک خنجر مارا
اور فوراً گرفتار ہوا۔ پورسنا نے اس سے پوچہا کہ تو کون ہے اور
اس حرکت ناشایستہ کے کرنیکا کیا باعث ہے میوشیس نے نڈر اپنے
ملک اور اپنے ارادہ سے اسکو مطلع کیا اور اسیوقت اپنا داہنا
ہاتہہ آگ میں جو متصل ایک قربانگاہ میں جل رہی تہی گہسیڑ کر کہا
کہ تم دیکہو کہ میں کیسی سخت سزا سے جو مجہپر نازل کر سکتے ہو کچہہ پرواہ
نہیں کرتا ہوں ۔ ایک رومی آدمی فقط یکا م دلیری ہی کا

نواں باب

کرنا نہیں جانتا ہے بلکہ تکلیف کا اٹھانا بھی بطور مردوں کے جانتا ہے اور میں ہی فقط ایک شخص نہیں ہوں جس سے تمہیں اندیشناک رہنا چاہئے تین سو ہزار رومی مانند میری تمہارے مارنے کے واسطے موجود ہیں پس اسیلئے لازم ہے کہ مستعد اور خبردار رہو — پورسینا نے اسکی اس بے باکی سے نہایت متحیر ہو کے اسکی بہت سی خاطرداری کر کے صحیح و سلامت روم کو روانہ کیا اور شرایط صلح کی پیش کیں — ان شرطونکو انہوں نے جلد ہی قبول کیا اور شرطیں کسیطرح ناگوار یا بیعزتی کی نہ تھیں بجز اسکے کہ دس جوان لڑکے اور دس نابالغ لڑکیاں عمدہ عمدہ خاندان کی بطور یرغمال کے چاہی گئی تہیں — لیکن ایسے نازک وقت میں عورتوں نے بھی اپنی شجاعت ظاہر کی چنانچہ کلیلیا ایک عورت جو اسی یرغمال میں تہی اپنی پہرے والوں کی نظر بچا کر بھاگی اور اپنی ساتہیوں کو راہ بتا کر اور گہوڑی پر سوار ہو کے دریائے ٹائیبر سے باوجود اسکے کہ اسیر دشمنوں سے برچھیاں پڑتی تہیں عبور کر کے کنسل کے حضور میں حاضر ہوئی — کنسل نے ڈر کر اسکو اولٹا بہیجدیا اسبات پر پورسینا نے اسکو ہی فقط رہائی ندی بلکہ یہہ اجازت دی کہ ان دس جوان لڑکوں میں سے جسے چاہئے اسے اپنے ساتھ لیجا — اسنے موافق حیا اور شرم رومی بالکرہ کے ایسے شخص پسند کئے کہ جو چودہ برس کی عمر سے کم تہے اور کہا کہ یہ لوگ محنت اور مشقت کی سختی اٹہانے کے لایق نہیں ہیں — مارکوین جلد بوسیلہ اپنی داماد

مِنِلیس کے اپنی غرض کیلئے ایکمرتبہ پہر لاطن والوں کو برانگیختہ کر کے ایک معقول اسیوقت میں پایا جبکہ رعایا کے اجماع امرا کی رائے کے خلاف اڈا ہی اپنی قرضہ کے تکرار کر رہی ہے — وہی اسبات کی تجت

کہ اگر ہمارا قرض بروقت مراجعت کے لڑائی سے ادا کیا جاوے تو ہم لڑائی
میں جاوینگے پس کنہوں نے اپنی اختیار کو کافی اور کارگر بنا کر لوگوں کو یہہ
بات پیش کی کہ ایک حاکم ایسے کم عرصہ کے لیے مقرر کیا جاوے کہ سب رومیوں اور
بہی قانون پر کل اختیار رکہے — اس بات کو رعایا نے جلد سے قبول کیا اور
اپنا اختیار اس لحاظ سے چہوڑ دیا کہ اسوقت سے حکام کی حکومت کم ہو جاویگی
— اسیواسطے لارشیس دوسری کنسل کو اس عہدہ پر مقرر کیا جسکا نام ڈکٹیٹر
تہا اسطرح یہ لوگ جو بادشاہ کے نام سے گہبراتے ہی ایک حاکم کی اطاعت
جسکو بادشاہ سے بہی بڑا اختیار دیا گیا تہا قبول کی — یہاں سے واضح
ہوتا ہے کہ بسبب چیزوں کے نام بدل جانے کے جو پہلے ناپسندیدہ معلوم ہوئی
ہوں بعض اوقات آدمی دہوکا کہاتے ہیں اور کوئی طور عملداری کا
جو مطابق خواہش رعایا کے ہو انکو بہت ہی کم ناگوار معلوم ہوتا ہے —

دسواں باب

ڈکٹیٹر یعنی حاکم مدار المہام کے مقرر ہونے سے نری بیوں کے متعین ہونے تک

سنہ ۲۵۵

لارشیس ڈکٹیٹر مقرر ہو کر اپنی خدمات مفوضہ کی تعمیل کرنے لگا لکڑیا
چوبدار اسکی جلوہ میں متعین ہوئے اسنے جبکہ تمام علامات بادشاہت
قدیمہ کی وہاں موجود تہیں تخت پر جلوس فرمایا اور حکم دیا کہ فوج موافق
دستور بادشاہان روم کے جمع کی جاوے — لوگوں نے اس حاکم کیطرف جسکو اختیار
کل دیا گیا تہا بخوف دیکہا اور چپ چاپ اسکے حکم کے بموجب جمع ہوئے — تب وہ دشمن کا مقابلہ کرنیکو روانہ
ہوا اور اپنی فوج سے ... بعت کر کے چہہ مہینی بعد اپنی ڈکٹیٹری کے عہدہ سے بہ نیکنامی دست بردار ہوا —

لیکن اگر چند دور تلک لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی تب بھی اسکی
فرمانبرداری سے آزاد ہونیکا ارادہ کیا اور چونکہ انکی فریاد رسی نہیں ہو سکتی
تھی تو انہون نے اُن لوگون سے جو انپر رحم و ترس کہاتے تھے بہاگنا چاہا۔ لیکن
اسلیئے انکے رنج و تکالیف جون کی تون رہیں انہون نے اس شہر کو جہا
انکو کچھ پناہ کی امید تہی چھوڑنا چاہا اور اسکی حدود دبیرون پر ایک نیا
مقام بنانیکا قصد کیا — ونی اسیواسطے بسر کردگی ایک شخص کے
اپنی گروہ میں سے جسکا نام سنی سنیس ملیوس تہا ہو سیر یعنے کوہ سیسیر پر جو
روم سے ڈیڑہ کوس تہا چلے گئے — بر وقت اطلاع اس انحراف
کے تمام شہر آسیب و آشوب سے بہر گیا — اُن شخصون نے جو لوگونکی
خیرخواہی میں تہے شہر سے بہاگ کر انمیں شریک ہونیکا قصد کیا —
اجاع امرا اسبات سے نہایت مضطرب تہی بعضوں کی یہہ رای تہی کہ انکو
بزور لشکر لایا چاہیئے بعضے یہہ کہتے تہے کہ انہیں نرمی سے سمجہانا چاہیئے کیونکہ
ایسے دشمنوں پر فتح پانی موجب بدنامی کا ہے — آخرالامر یہہ تدبیر
ٹہری کہ ایک ایلچی انکے پاس روانہ کیا جاوے تاکہ انکی منت کر کے
سمجہاویں کہ شہر میں اکر اپنی تکلیفات ظاہر کریں اور اسی اثنا میں
یہہ بہی اقرار کیا کہ جو کچھ اُنسے سرزد ہوا ہے اسکی باز پرس نہیں کیجاویگی
اس پیغام نے فایدہ نہ دیا تب منی نیس اگریپا کی رای جو ایک نہایت
دانا اور اچھا شخص اجاع امرا میں سے تہا یہہ تہی کہ لوگوں کی خواہش اور
التماس مدعائیں پوری کیجاویں — اسیواسطے یہہ ٹہرا کہ انسے عہد و پیمان
کریں اور ایسی توقع بہبودگی کی انکو دلاسا کریں کہ جسکے سبب پہر آویں —

دستہ کمشنرعایا کے پاس روانہ ہوئی — سپاہیوں نے کمشنروں کی ہردل عزیزی
اور مراتب لائقہ کے باعث بخوبی استقبال کیا اور گفت و شنود شروع ہوئی
انہوں نے ہر طرح سے انکو سمجھایا مینی نیس اور لوشس جونیس نے جو سپاہ
کیطرف سے وکیل تھے اپنی رنج و تکلیف کو بڑی فصاحت کے ساتھہ بمبالغہ
بیان کیا — گفت و گو بڑے عرصہ تک جاری رہی جب مینی نیس اگریپا جو پیشتر
خود رعایا کے گروہ میں سے ایک سیانا آدمی تھا جانتا تھا کہ کس قسم کی تقریر
سے لوگ خوش اور راضی ہونگے اسیلئے انکو اس مشہور کہانی سے جو لیوی نے
اپنی تاریخ میں بڑی خوبی سے بیان کی ہے سمجھایا کہ زمانہ پیشین میں بدن کے
ہر ایک عضو نے اپنی اپنی لی جہگڑا کیا اور علیحدہ علیحدہ رائے رکھکر شکم
کے خلاف بالاتفاق سرکشی کرنی چاہی — انہوں نے آپسمیں کہا معلوم
نہیں کہ کسواسطے ہمیں صبح سے شام تک اسکی خدمت کرنی چاہیئے جبکہ وہ
آرام میں پڑا رہتا ہے اور ہماری محنت سے پرورش پاکر فربہ ہوتا ہے یہہ
سمجھکر ان سب نے اسکی مدد سے کنارہ کشی کی — پیروں نے یہہ اقرار کیا کہ ہم
اب آیندہ کو اسے نہ لیجاوینگے ہاتوں نے کہا کہ ہم اسکو کہانا نہ کہلاوینگے اور دانتوں
نے یہہ ذمہ کیا کہ ہم اسکی غذا کو نہیں چباوینگے غرض یہہ ارادہ باندہکر تھوڑے
روز تلک اسطور اپنی ارادہ اور بات پر مصمم رہے لیکن انہیں فوراً دریافت
ہوا کہ اس وسیلے سے شکم کو کچھہ اذیت اور تکلیف نہ پہنچی بلکہ انہیں کو
مضرت عاید ہوئی آخرش تھوڑے سے عرصہ تک بیچ اس حالت ضعف اور
نقاہت کے رہے مگر جب وقت گذر گیا تب دریافت کیا کہ اپنی طاقت کام
کرنیکی اور ہمت سرکشی پر شکم ہی کے باعث تہی —

اس کہانی کے نتیجہ نے

جو عیاں تہا فی الفور لوگوں کے دل پر اثر کیا — حاصل کلام تب بالاتفاق نکلا ایک جلاوطنی کر انگیز یا ہمکو شہر میں لیجاوینگے جبکہ اسکے ساتہہ جانیکی تیاری کر رہے تہے تب لوشنس جونیس نے انکو روکا اور کہا کہ اگرچہ ہمپر اجماع امرا کی مہربانیوں کا شکر واجب ہے مگر کوئی بات اپنے واسطے آئندہ کی حفاظت کے لئے امرا موصوفین کے غصہ اور عتاب سے مقرر نہیں کی پس لازم یہہ ہے کہ لوگوں کی محافظت کی خاطر چند شخص ہمارے گروہ میں سے سال بسال مقرر کئے جاویں تاکہ لوگوں کے رنج دالم کا تدارک رکہیں اور انکے مقدمات میں وکالت کیا کریں — لوشنس جونیس کی رائے میں لوگ متفق اسکی بات کی بہت سی تعریف کی مگر کمشنروں کو اسبات کے اقرار کرنیکا اختیار نتہا انہوں نے اسلئے قاصد روم کو اجماع امرا کے پاس اس مقدمہ کی صلاح لینیکو روانہ کئے امرا اندکورین نے آپس کے نفاق اور باہر کی فریادوں سے حیران ہوکر بہرصورت صلح اور امن حاصل کرنیکا قصد کیا بحسب ضرورت بالاتفاق ان لئے افسروں کا مقرر کرنا قبول کیا اور انکا نام ٹری بیونز لوگوں کا رکہا — پہلے ٹربیونز لوگوں کے پانچ تہے اور بعدازاں دس ہوگئے — انکو ہمیشہ لوگ اپنے گروہ میں سے مقرر کیا کرتے تہے اول انکی نشستگاہ اجماع امرا کی کچہری کی ڈیوڑہی میں معین ہوئی جب کبہی اندر بلائے جاتے ہر ایک حکم کی تحقیقات کرتے یا تو اسکو لفظ ویٹو سے جسکے معنی یہہ ہیں کہ ہم اسکو ممتنع کرتے ہیں رد کرتے یا سب لکہنے حرف ٹی کے جس سے انکا اقرار ثابت ہوتا تہا قبول کرتے — جب یہہ نیا عہدہ مقرر ہوا تب اسکی طرفین میں سلوک اور اتفاق ظہور میں آیا اور لوگ پہاڑ کے دلوتاؤں

کے نام سے قربانی و نیاز کر کر بخوشی خاطر روم میں اُولٹیہ آئی —

گیارہواں باب

ٹری بیونز کے مقرر ہونے سے دسورا ای یعنی دس حاکم کی تعین ہونے تلک

سن شہر ۲۶۰ — پچھلی نفاق کے باعث زراعت کی کسی نے خبر نہ لی اسلیئے ایک قحط موسم آیندہ میں واقع ہوا اجماع امرا نے حتی المقدور تکلیف کا علاج کیا لیکن لوگوں نے تکلیف سے تنگ ہو کر اور خواہشمند اسبات کے کر اپنی سوای الزام کسی اور پر ڈالیں یہہ کہا کہ تمام یہہ مصیبت اور تکلیف اسلئے واقع ہوی ہیں کہ امیروں نے اپنی نقصان کے واسطے جو باعث طمع کے واقع ہوئے ہیں تمام غلہ خرید لیا تہا کہ اسکو گراں بیچنے سے اپنی قرض کا عوض حاصل ہوگا یہہ اظہار لوگوں کا تہا — مگر زیادتی غلہ کی آمدنی سے تہوری دقت کیواسطے انکی تشفی ہوی — ایک بڑا جہاز دلکا غلہ سے بہرا ہوا جزیرہ سسلی سے آیا جسکے باعث الکاعزم اور ارادی پہر زیادہ ہو گئی —

لیکن لوگ کوری اولانس پر بہت خفہ ہوئے اسنے کہا کے جبتک اجماع امرا کی شکایات کا تدارک نہو وی تب تک یہہ غلہ تقسیم نکیا جاہیے — اسبات کی جوابدہی کیواسطے ٹری بیونز نے اسکو روبرو لوگوں کے طلب کیا جب روز معین مدد بکاری کا آیا تب تمام لوگ بامید قوی اور ایک بڑا ہجوم ملک کی نواحی سے فورم میں جمع ہوئے — کوری اولانس بڑی بیباکی کے ساتہہ لوگوں کے سامنے حاضر ہوا — بسبب اسکی حسین صورت اور دلکش تقریر کے اور شفاعت ان شخصوں کے

جنکو اپنے دشمن سے بچایا تھا تمام ناظرین اور سننے والے اسکی پینچ گرد —
لیکن چونکہ وہ اُن الزاموں کا جواب جو اسپر لگائے گئے تھے اسطرح پر نہ دے
سکا کہ لوگونکو شافی معلوم ہوتا اور بباعث اس نئے الزام سے کہ اسنے اپنے غنیم
کی لوٹ میں خیانت کی تھی تبری بیونز نے فی الفور لوگوں کی منظوری لی اور اسکو
ہمیشہ کیلئے جلا وطن کیا — اس فتوے نے جو اجماع امرا کے بڑے
حامی پر صادر ہوا تھا امرا مذکورینکو بڑا غم اور خوف ہوا — مگر کوری اولانس
خود اس آشوب میں بفکر اور بیغم معلوم ہوتا تھا — تب وہ بڑی بڑی اجماع
امرا اور روم کے معزز باشندوں کے ہمراہ اپنی بیوی اور بچوں اور اپنی
ماں ویٹوریا سے رخصت ہونیکو گھر آیا — اور سبکو خدا کے سپرد کرکے
بدون نوکروں اور روپئے کے شہر سے روانہ ہوا اور ٹلس ایٹ ایس کے
پاس جو وولشائی والوں میں ایک شخص ذی اقتدار تھا پناہ لی اس شخص نے
اسے اپنی حمایت میں رکھکے اسکے طرفداری کی — اسکی پہلی تدبیر
یہہ تھی کہ کسیطرح سے وولشائی والوں کو اسبات پر تحریک دے کہ
وہ رومیوں سے اپنا عہدہ و پیمان توڑ ڈالیں اس مطلب کیواسطے ٹلس
نے بہت سے لوگ بہانہ اسکے کہ وہاں تماشے اور کھیل ہونے ہیں جاکر
دیکھیں روانہ کئے اجماع مذکور کو خفیہ اسطرح اطلاع دی کہ یہ اجنبی لوگ
شہر کے جلانیکا ارادہ رکھتے ہیں — غرض اسکی یہہ تدبیر بن پڑی کیونکہ
اجماع امرا نے فوراً حکم صادر کیا کہ جو لوگ غیر ملک کے ہیں آفتاب کے غروب
ہونے سے پہلے روم میں سے نکل جاویں —
کا نام روم میں سے جہاں مقدمات کی تجویز و تحقیقات ہوتی

جاتی تھی۔ اپنے حکم کو ٹلس نے اپنے ہموطنوں سے کہا کہ اس حکم کا صادر کرنا عہد نامہ
کا توڑنا ہے اور انکی منظوری سے اسنے ایک ایلچی روم کو واسطے شکایات
کرنے فسخ عہد کے روانہ کیا اور اُن ملکوں کی درخواست کی جو وولشای کے
متعلق تھے اور نیز بزبردستی چھین لیے تھے اور کہا کہ درصورتیکہ انکار کرینگے تو
لڑائی ہوگی اجماع امرا نے اس پیغام کو بحقارت انکار کیا۔
الغرض لڑائی طرفین میں شروع ہوئی کوریولانس اور ٹلس فوج وولشای
کے جرنیل مقرر ہوئے اور روم کے ملکوں پر فوج کشی کی رعایا کی زمینوں کو
ویران کر دیا مگر اجماع امرا کی املاک پر دست اندازی نکی۔
اس اثنا میں درمیان روم کے لئے فوج کی بھرتی با ہستگی ہونے لگی دو کنسل
جواب لوگوں نے دوبارہ مقرر کئے تھے فنون جنگ کو کم جانتے تھے اور اس
جرنیل کا مقابلہ کرنے سے ڈرتے تھے جو ایسے میدان جنگ میں نہایت کار
آزمودہ اور بہادر تھا۔ انکے مددگاروں نے بھی بہت مدد بھیجی اسلئے
وے اس سے نہایت خایف تھے پس کوریولانس نے انکے شہر ایک
بعد دوسرے کے لینے شروع کئے۔ ہر ایک مہم میں نصیب خوش اسکے
ساتھ تھا اور ایسی بڑی بڑی فتوحات حاصل کی تھیں کہ وولشای والے
اپنے شہروں کی بحفاظت چھوڑکر اسکے ساتھ میدان کارزار میں شریک
ہوتے تھے۔ یہانتک کہ سپاہی ٹلس کی ہمراہ کے اسکی پاس چلے
آئے اور اسکی سوا دوسرے جرنیل کی متابعت قبول نکی۔ اسطرح
اپنے تئیں میدان جنگ میں بے مقابلہ اور لسرکردگی ایک بڑی فوج جرار
کے پاکر روم کے نزدیک اس ارادہ سے آیا کہ اسکا محاصرہ کرے۔

تری پوتر اور دشواری

اجماع امرا اور لوگوں نے بالاتفاق ایلچی اسکے پاس روانہ کی اور کہا کہ
اگر وہ اپنی فوج یہاں سے الٹی لیجاوے تو ہم اسکو پھر شہر میں بلا لینگے ۔
کوریولانس نے اس پیغام کو روبرو اپنے خاص افسروں کے پایا اور
بسختی انکی بات کو انکار کیا۔ دوسری دفعہ ایلچی اسکے پاس اپنے پیغام
کے ساتھ اب روانہ کی کہ اسکو اپنے وطن سے کوئی چیز لینی مناسب نہیں ہے
مگر سوای اس چیز کے جلاوطنیاں رومیوں کو گوارا ہو — چونکہ کوریولانس
نہایت سنگدل تھا اسلیئے اپنی درخواست میں پھر بھی ہٹ کرتا رہا اور صرف
تیس روز کی مہلت انہیں بخشی کہ اس عرصہ میں اسکی تدبیر کریں۔
اس احتیاج میں انسے کچھ نہ بن آیا بجز اسکے کہ ایک اور گروہ معزز ایلچیوں کا
بہ نسبت پہلوں کے جیسے پادریوں اور فالگوتھر روانہ کیا — یہ لوگ
اپنی اپنی پوشاک پہنکر سنجیدگی اور غمناکی سے شہر سے باہر نکلے اور غنیم
کے کمپو میں داخل ہوئے لیکن یہہ سب بیفایدہ تھا اسلیئے کہ انہوں نے
اسکو اپنی بات پر مصر اور سخت مزاج پایا۔ جبکہ لوگوں نے انکو نامراد رجعت
کرتے ہوی دیکھا تب دریافت کیا کہ اب ریاست جمہوریہ پر نوبت پہنچی ہے
تمام مرد و زن اور لڑکے بالے مندروں میں جمع ہوئے اور رو رو کر بتاؤں کے
آگے گریہ و زاری کرکے دست بدعا ہوئے کہ ہمارا ملک محفوظ رہے —
غرض بجز غم و الم کے کسی چیز کی آواز نہ آتی تھی اور لوگ رنج اور خوف سے
ڈر گئے تھے — آخرکار معلوم ہوا کہ جو چیز اجماع امرا کے توسل یا پادریوں کے
قول و قسم سے حاصل نہیں ہو سکتی ہے سو ایک جورو کے گریہ و تضرع سے
اور ایک ما کے احکام سے دستیاب ہو سکے گی — سب لوگوں نے

بلکہ امرانڈ کورنے بہی ایسی وکالت کو پسند کر کے روانہ کرنیکا حکم دیا —
وڑہ رہا کوری اولانس کی مانے اس کام کے اختیار کرنمیں پہلے تہوڑا سا
تامل کیا اسلیے کہ وہ یہہ جانتی تہی کہ بیٹا میرا نہایت ہٹی اور سخت مزاج ہے
اور یہہ بہی ڈرتی تہی کہ مبادا میرا کہنا نہ مانے آخرالامر رسالت کو
قبول کیا اور شہر کی بہت سی دیرینہ عورتوں بالخصوص ولمینا کوری اولانس
کی بیوی اور اسکے دو لڑکوں کے ساتہہ روم سے روانہ ہوئی —
کوری اولانس نے دور سے عورتوں کے اس ماتمزدہ گروہ کو دیکہکر
انکی خواہش کے انکار کرنیکا قصد کیا اور اپنے افسروں اور سرداروں کو
اسمیں بلایا تاکہ وے اسکے ارادہ کے گواہ رہویں مگر جب اسکو خبر
پہنچی کہ اسکی ماں اور اسکی بیوی آئیں ہیں تب وہ فوراً محکمہ میں سے انکی ملاقات کے لیے
گویا بہر آیا — اور عورتوں کی گریہ وزاری سے اور ملاقات کے باعث
انکو مکالمہ کی طاقت طاق ہو گئی حالانکہ اسقدر زشت خو اور سخت رو تہا
مگر اسنے بہی رو دیا — کوری اولانس اب باعث محبت دلی کے نہایت
بیقرار تہا جب اسکی ماں نے دیکہا کہ اسکے دلمیں کچہہ اثر پیدا ہوا ہے تب
اسنے رونے سے زیادہ اپنی نصیحت آمیز فصاحت سے اسکو سمجہایا۔
اسکی جورو اور بچے اس سے چمٹ گئے اور اس سے حمایت اور رحم چاہا
اور اسکی ساتہیوں نے بہی واویلا مچایا اور اپنے ملک کی تکلیف
کے طرف سے اسکی بہت سی منت کی کوری اولانس تہوڑی دیر تک
تو خاموش کہڑا رہا اور بپاس عزت اور غرض کے نہایت متحیر تہا
آخرش حالت سکتہ سے ہوش میں آنکر اپنی ماں کو جو اسکے قدموں پر پڑی

ہوئی تہی اتہایا اور کہا کہ ای آماتو فی روم کو تو بچایا مگر اپنا بیٹا کہو دیا —
تب انہوں نے حکم صادر کیا کہ فوج الٹی پہر چلی اور افسروں سے یہہ بہانہ کیا کہ شہر
نہایت مضبوط ہے اسکا لینا دشوار ہے مارسیس نے جو ملسے کوری اولانس
پر حسد کرتا تہا اسکے چلن اور تقریر سی اپنے ہموطنوں کو مطلع کیا
پر وقت انکی مراجعت کے لوگوں کے ہنگامہ میں کوری اولانس مارا گیا
اور بہت سی پشیمانی اور ندامت کے بعد اسکو باعزت مدفون کیا —
دولت ای کی فوج کے الٹا پہر جانے سے روم میں بڑی خوشی ہوئی لیکن
رومی فوراً سپیوریس کیشیس کی دغا اور فریب سی پہر مغموم ہوئی اسلئے
کہ اسنے لوگوں کے وسیلہ سے حاکم مسلط ہونا چاہا تہا بہت سی تقصیرات
اور خطایات ملکی انتظام کے تبدیل کرنیکی باعث اسپر ثابت ہوئیں
اسکو انہی لوگوں نے تارپین پہاڑ پر سے سرنگوں گرا دیا غرض اور خواہش کو
اسنے اپنی سعی سے زیادہ کیا تہا — دوسرے سال دو کنسل سال گذشتہ
کے مینلیس اور فبیس کو ٹری بیونز نے لوگوں کے سامنے طلب کیا —
انگریری رین لیعنی قوانین دشتی چند روز پہلے اسواسطے پیش ہوئی تہیں کہ
زمین ریاست جمہور کی لوگوں میں برابر تقسیم کیجاوے اس مطلب کے واسطے
لوگوں نے درخواست کی اسکو وی عمل میں نہ لائے اسلیئے ملزم ٹہرے
چونکہ یہہ آئین ایک بخشش تہی اسلیئے اجماع امرائے اسے لوگوں کے تئیں
ذہنی مناسب خیال نکی — کنسلوں نے اسی جہت بہت سی ذلیل
اور عدوں کے آخر شہر میں ڈکٹیٹر کے پاس رجوع کی اسی عہدہ پر انہوں
نے کوانٹیس سن سنیٹس کو مقرر کیا اس شخص نے جمہوری دلوں سے تمام

گیارہواں باب

ہم خیالات بلند نظری کے ترک کرکے گوشہ گزینی اختیار کی تھی اور کشت کاری
میں مصروف رہتا تھا جہاں اجماع امرا کے ایلچیوں نے اسکو گوانزی لیاکر
میں ہل باہتے پایا۔ وہ خلعت فاخرہ اور پوشاک شاہانہ سے جو وی اسکے
واسطے لائے تھے کچھ بھی خوش نہوا انہوں نے پیغام اجماع امرا کا اسکو دیا
وہ اپنی مدد کے چاہنے سے نہایت متعجب ہوا۔ وہ حقیقت میں بڑی بڑی
خدمات کی شان اور نمود سے گوانزی مددگی کو زیادہ تر پسند کرتا
تھا اور جو وقت کہ اسکو لیجانے لگے اسوقت جو اپنی ایشیا سے کہا
کہ اب کے سال ہماری کھیت بے بوئی رہینگے۔ تب اپنی بیوی سے
رخصت ہوکر روم کیطرف روانہ ہوا جہاں افواج طرفین ایکدوسرے
اتصال پڑی ہوئی تھیں۔ [illegible] اور ملک
کی بہبودگی کی کسیکی طرفداری نہ کی اور بجائے اعتبار انکی نزاع کے سبب
لوگوں نے عزت اور اعتماد حاصل کیا۔ اسنے [illegible] کرنے سے اور
مناسب وقت کی ضرورت کے باعث بڑی بوسٹر کو سمجھایا کہ اس آئین
کو تھوڑی روز کے واسطے معطل رکھیں کہ لوگ اس سے بہت ڈرتے
تھے اور فہرست جنگ میں داخل ہونے سے انکار نہیں کرتے اور
اسکی متابعت میں مستعد تھے۔ اسطور سے لوگوں میں وہ امن و امان
جسکو خود بھی بہت چاہتا تھا عود بارہ مقرر کرکے محبت جاہ و جلال کی
شانوں کو پھر ترک کیا تاکہ آرام سے اسکو اپنے کھیت میں
اسکا فائدہ اٹھاوے۔ سن سنیٹس کو چند ہی
نہیں روز اس خدمت کو چھوڑے ہو گئے تھے کہ اسکی مدد کی ملک

میں پہر حاجت ہوی۔ یبواتی والوں نے اگرچہ شکست کہائی تہی مگر تب
بہی لڑائی کرتے رہتے تہے اب لی تاخت وتاراج روم کے ملکومیں شروع
رکہی۔ کنسل می نیوشیس جو سن سنیس کے بعد مقرر ہوا تہا انکی مقابلہ
کو بہیجا گیا وہ حقیقت میں بڑا ڈرپوک تہا اور مغلوب ہونے ہمیں فتح
کا خواہاں تہا اسکی فوج دو پہاڑوں کی ایک گہاٹی میں گہر گئی
جہانسے نکلنے کا راہ بجز دشمن کی فوج میں سے تہا۔ اس جگہہ کوانکو آی
والوں نے بڑی ہوشیاری سے گہیر رکہا تہا رومیوں کی فوج اس جگہہ
میں ہر ایک طرف سے اسقدر گہر گئی تہی کہ قحط اور موت کے یا دشمن
کی اطاعت کرنے کی سوا کوئی چیز نظر نہ آتی تہی۔ چند سوار ہنگ کسی
وسیلہ سے دشمن کے کیمپ میں سے نکل کر اس مصیبت کی خبر پہلی روم
میں لائے۔ جب لوگ خبر وحشت اثر سے مطلع ہوی تب انکو
نہایت تفکر پیدا ہوا اجماع امرا نے پہلے ایک اور کنسل کے مقرر کرنیکا
خیال کیا غرض اسکی لیاقت اور ہوشیاری سے بہی کوئی چیز کارگر
ظہور میں نہ آئی تب انہوں نے بالاتفاق سن سنیس کو ڈکٹیٹر مقرر کرنا
چاہا۔ یہہ ہی ایک شخص باقی تہا کہ جسپر تمام اعتبار اور امید روم
کی منحصر تہی اجماع امرا کے ایلچیوں نے اسکو خوش وخرم سابق
دستور زراعت کے کام میں مصروف پایا۔ جو وقت اسنے علامات
کل حکومت کی کہ جبکہ ایلچی اسکے واسطے اجماع مذکور کی طرف سے لائے
بتہے دیکہیں نہایت متحیر ہوا بلکہ اسسے اور بہی بڑا تعجب یہہ ہوا کہ اجماع
امرا کے بہت سے رکن بہی اپنے ہمراہ لیجانیکو آئے تہے۔

گیارہواں باب

اِس بزرگی نے جسکی کچھ امید نتھی اسکے سادہ مزاج اور دیانت پر ذرہ بہی
اثر نکیا اب اُسنے کل اختیار پاکر اپنی سوار ولکا ایک رسالدار بنانا چاہا اسنے
اسیلئے ٹارکوہی سَنس کو جو اپنی مانند دولت کو کر موجب بیعزتی کا بہی ناپسند کرتا
تہا اِس خدمت پر مقرر کیا — الغرض اسطرح منہات اور ریاسیانی ایسے
ایک بڑیے ملک کی ایک گنوار پرجو ہل ہاتہو پایا تہا اور نہایت کم نام سپاہی
فوج میں سے تہا تفویض ہوئی — بروقت داخلہ ہونیکے شہر میں ڈکٹیٹر مذکور نے
نہایت بُردبار اور سنجیدہ شکل بنائی اور ان لوگونسے جو سلاح بندی کے
لایق تہے کہا کہ پانچ روز کا توشہ اور ہتیار ضروری ہمراہ لیکر کیمپس مارشس میں
جہاں لیٹیہرتی ہو اکرتی ہی جمع ہوویں — وہ بسرکردگی ان لوگوں کے تمام شب
بعجلت کوچ کرکے دن نکلنے سی پہلے دشمن کی مقابل ہوا — جب انکی متصل
پہنچا تب اسنے اپنی سپاہیوں کو حکم دیا کہ باواز بلند شور مچاویں تا کہ کنسل
کی فوج کو کمک آنیکی اطلاع ہو اور خاطر جمع ہوں — اسبالیسے ایکوای والے
نہایت متحیر ہوی کیونکہ دو درمیاں دشمنوںکے کہر گئے تہے اور جسوقت انہوں
نے سن سنٹس کو مورچہ بندی کرتے ہوی دیکہا جسسے انکا بہاگنا ناممکن ہوتا
وہ انکو اسطرح گہیرتا تہا جسطرح کہ انہوں نے کنسل کو گہیر رکہا تہا تب وے
نہایت سراسیمہ اور متحیر ہوگئے اِس سبب سی ایک لڑائی واقع ہوئی
لیکن ایکوای والوں نے ہر ایک طرف سی مغلوب ہوکر جہاں سے نہ تو
مقابلہ کرنیکی تاب تہی اور نہ بہاگ سکتے تہے اپنی ہتیار رکہدینے چاہے
تب انہوں نے کہا کہ جو کچھ شرائط ڈکٹیٹر پیش کرے ہمکو قبول ہیں ماسوا اسکے
انکو کسی نوع کی اذیت نہ پہنچائی جاسکے کہ وہ مرچہاں سیدہی اور ایک

ایک آڑی مانند پہانسی کی لکڑیوں کی کہڑی کروا کے انکو اسکی نیچی سے یعنی
جسکو کہتی ہیں کہ مانک متلے سی نکالا — مگر انکی جرنیلوں اور کپتانوں کو آڑای
کا اپنی فتح کی شان کیواسطے مقید کیا — دشمن کے کمپو کو اپنے سپاہیوں سے
خوب لٹوایا اور فوج مفوضہ کو اسکی لوٹ میں اجازت دی مگر آپ
اس میں سے کچہ نہ لیا — اسطرح رومی فوج کو ایسی خوف ناک غارت
سے خلاص کیا دشمن کو ہزیمت دی شہر کی فصیل بنوائی اور لوٹ میں
سے کچہ حصہ بہی حاصل نکر کے اپنی عہدہ سے چوده ۱۴ روز بعد دست بردار
ہوا — اجماع امرا نے اسے متمول کرنا چاہا لیکن اسنے انکی پیشکش کو قبول
نکیا بلکہ برضا و رغبت اپنی شہرت اور لیاقت کے ساتہہ اپنی کہیت اور
چہونپڑے کو چلا گیا — لیکن ہنگامہ لوگوں کا دشمن کو ہزیمت
دینے سے شہر میں کم نہوا — شور و غل انگریزین آئین کیواسطے تب بہی
بغضب جاری رہا جب سکشس ڈین ٹیس نے جو کچہری وکلا میں سے
ایک رکن عمر رسیده اور جہاندیده بلکہ حسین اور شجاع بہی تہا اپنی
تکلیفات اور لیاقت کا حال لوگونکی سامہنے بیان کیا —
اس بوڑہی سپاہی نے اپنی جوانی کے کاموںکی تعریف کر نیمیں کچہ تامل
نکیا حقیقت میں اسکی لیاقتوں نے اسکی خود نمائی کو خوب مدد دی تہی —
وه چالیس برس تک اپنی ولایت کیطرف سے لڑا تیس ۳۰ برس تلک ستیم
ایک مشہور رین اور بعد ازاں ترہی بیون رہا ایک سو بیس ۱۲۰ لڑائیاں
لڑا جنمیں بز در باز و بہت سے لوگوں کو قتل ہونے سے بچایا چوده ۱۴ سیوک
یعنی خلعت فاخره تین میورل آٹہہ طلائی کلاه تراشتی طوق ساتہہ

بڑہ ہزار ایک ہزار طلائی برچہیاں اور تیس شاہزادوں کو جنہوں نے دشمن کو ذوبرد ہو لڑائی میں مارنے سے حاصل کی تہے سوا اسکے پینتالیس زخم تمام چہرہ پر اور سامنے کہائے تہے — اسکی یہ عزتیں تہیں باوجود اس قدر و منزلت کے اسنی کچھ حصہ ان زمینوں کا جو دشمن سے جیتی تہیں نہ پایا اور مفلسی اور حقارت میں بسر کیا کرتا تہا اور وے لوگ جو لڑائی میں کبہی نہیں گئے اور ان انعاموں کے مستحق نہیں تہے خوشی و خورمی ان املاک پر قابض ہوگئے تہے — اس مقدمہ دشوار میں لوگوں کو بہت رحم آیا انہوں نے اسیواسطے چاہا کہ آئین مذکور مروج ہووے اور ایسے مستحق اور لایق شخص اسکی بخشش سے مایوس نہ ہویں — حالانکہ اجماع امرا کے بعضے اراکین نے اس امر کے خلاف کہا لیکن کچھ فایدہ نہوا اسلیے کہ غل و شور لوگوں کا اسقدر تہا کہ انکی آواز کسیکے گوش زد نہوتی تہی — اسلیے انکی باعث اور دلیل کو کسی نے نہ سُنا اور غضب اور خفگی بہنگی کے موافق برپا ہوئی جوان امیروں نے ہجوم میں گہسکر بانڈیاں قرعہ ڈالنے کی لوٹ ڈالیں اور جس کسی نے انکا ساتہہ دیا اسکو وہاں سے نکالدیا — اس حرکت ناشایستہ کیلیے تریبونز نے بعد ازاں انپر جرمانہ کیا مگر بالفعل انکی ارادہ سے آئین مذکورہ معطل رہی —

بارہواں باب

دیسمویرائی یعنی دس شخصوں کے مقرر ہونے لیکے انکی موقوف ہونے تک

سنہ ششہ ریاست جمہور روم کی ساتہہ برسوں سے ان جہگڑوں سے متزلزل ہو رہی

ہو رہی تھی آخرش یہ لوگ ہر ایک طرف بستی تھک گئے اور چند روز اپنے
دعوں سے دست بردار ہوئے — ہر ایک درجہ کے باشندوں نے اپنی مخبروں
کے انفصال کے خلاف فریاد کرنی شروع کی اور چاہا کہ قوانین لکھی
ہوئی سے ہمارا انتظام ہووے اور ظلم تعدی کی باز پرسہ ہو اور موافق
خطا اور تقصیر کے سزا دیجاوے — اسبات کو اجماع امرا اور لوگوں نے
باین امید قبول کیا کہ ایسی آئینوں سے وے جھگڑے جنسے اتنی مدت تلک
ملک میں فتنہ و فساد برپا ہوتا تھا موقوف ہو جاوینگے — اسلیئے یہ تجویز ٹھہری
کہ ایلچی ای تھنز اور یونان کے شہروں کیطرف اٹلی میں روانہ کیجاویں
تاکہ وہانسے ایسے آئین جو مناسب اور مفید ہوں روم میں لاویں —
اس مطلب کیواسطے اجماع امرا میں سے تین شخص پوستھیومس سلپیشس اور
منلیس مقرر ہوئے اور کشتیاں موافق شان رومیوں کی انکی لیجانیکے
لئے تیار رہوئیں — جبکہ یہ لوگ باہر گئے تھے تب ایک وبای غضبناک
نے شہر روم میں دست غارت کا دراز کرکے ویران کر دیا اور تمام لوگ
انکے پیچھے نہایت تفکرات میں ایسے آلودہ ہوئے کہ انکی مراجعت کا بھی
خیال کسیکو نرہا — ایکسال کے عرصہ میں جب وبا کم ہو گئی ایلچیوں
نے اپنی ملک کیطرف مراجعت کی اور یونان اور اٹلی کے بڑی بڑی
ملکوں سے اچھے اچھے آئین لائے اور انکی دس نقشہ بنائے اور دو انہیں اور
زیادہ کرکر انکا نام آئین ٹوایلو ٹیبلز یعنی بارہ قوانین رکھا —
جونہی ایلچی پھر کر آئے وہیں لڑ بھی ہونے لگے چاہا کہ تھوڑے سے شخص ان
نئے قوانین میکے درست کرنی اور ترمیم دینے کیواسطے مقرر کئے جاویں

تاکہ انکی تعمیل بخوبی کریں — بہت روز تلک آپسمیں یہہ تکرار رہی کہ
وے شخص لوگونمیں سے مقرر ہووین یا امیرونمیں سے آخرش یہہ صلاح ٹہری
کہ اجماع امرا میں سے دس بڑی بڑی شخص ایک برس کیلیے متعین اسطور پر
ہوں کہ انکی حکومت بادشاہوں اور کنسلوں کی موافق ہو اور انکی
سوا کسی اور پاس اپیل نہو اسصورتمیں از سر نو انتظام ملک کا مقرر
ہوا اور یہہ ایک بڑا خوف تہا کہ غیر ملک کے دستور اور رواج کے
قوانین سے بند وبست دوسری ملک کا ظہور میں آیا —
چونکہ اب ڈی سمواری یعنی دس شخص کو کل اختیار تفویض ہوا تو
انہوں نے آپسمیں یہہ عہد کیا کہ حکومت مملکت کی ہر ایک شخص ایک ایک
روز کرتا رہی — اول سال انہوں نے بڑی محنت کے ساتہہ ملک
کا نظم ونسق کیا جب انکا کام اور میعاد پوری ہوگئی تو لوگونکو یہہ
امید ہوئی کہ وے برضامندی اپنی عہدونسے دست بردار ہونگے
لیکن چونکہ حکومت میں بڑی بڑے فواید دیکہی تہے پس اسیواسطی اسنے
سے مستعفی نہوے اور یہہ بہانہ کیا کہ قوانین کی ترمیم میں کچہہ ایک کسر
باقی ہے اور اجماع امرا کی منت اور سماجت کی کہ ہمیں ہمارے عہدوں
پر تہوڑے سے روز کیواسطے اور رکہیں اسبات کو اجماع مذکور نے
بہی منظور کیا — لیکن انہوں نے فی الفور نقاب بردباری
کا دور کر کر اور اجماع امرا اور لوگوں کی استرضا سے فارغ ہونکے
اپنی خدمت مفوضہ کے خلاف کرنا شروع کیا — انکے ظلم وستم
سے بیصبری اور نارضامندی سپاہیونمیں اور رعیت نے لئے انکو

امور جور و تعدی کے ظہور میں آنے لگے — شہر بلحاظ ان شخصوں کے جنکو
کسی چیز کے کھونیکا اندیشہ تہا ایک جنگل کی مانند ہوگیا اور دہشت اندازی
ڈی سمورای کی صرف اسوقت موقوف ہوئی کہ جسوقت نئی رعیت پر بہی
ویسا ہی کرنا چاہتی تہے — بیچ اس حالت غلامی اور ضبطی اور آلسی بے
اعتباری کے کوئی شخص باشندونمیں سے ایسا نتہا کہ اپنے ملک کے آزاد
کرنے میں کوشش کرتا — ان ظالم بے موانع حکومت کرنے لگے انکی نگاہبانی
میں فقط لشکر ہی نتہے بلکہ انہوں نے اپنے نوکر اور خراج گذار اور بہی امیروں
کو بہی بجرائی میں شریک کرلیا تہا — ملک کی اس حالت
مغموم اور اندہیر میں ایکوائی اور دولشائی جو ہمیشہ کے دشمن رومیوں
کے تہے نئی نئی تاخت وتاراج کرنے لگے اور ملکی تنازع سے فواید پاکر روم
سے دس میل تک آن پہنچے — ڈی سمورای نے حکومت مالی اور
ملکی پر قابض ہوکر اپنی فوج کو تین حصونمیں تقسیم کیا ایک حصہ فوج کا زیر حکم
اپیئس کے شہر میں رکہا تاکہ باشندے ڈرتے رہیں اور باقی دو حصے اپنے
رفیقوں کے تفویض کرکر روانہ کئے ایک تو ایکوائی کے خلاف اور
دوسرا دولشائی کے — رومی سپاہیوں نے اب ایسی ایک
عادت پکڑی تہی کہ جن جرنیلوں کو ناپسند کرتے اسطرح انکو سزا دیتے
کہ آپ میدان جنگ سے شکست کہاکر بہاگ جاتے تہے —
وہی اسوقت اسی تدبیر کو عمل میں لائے یعنے جسوقت دشمن نزدیک آیا
اپنے کمپو کو چہوڑکر بہاگے — جیسکہ اس ہزیمت کی خبر سے لوگ روم
میں خوش ہوئے ایسے کسی فتح کی نوید سے شاد نہیں ہوتے تہے جرنیل

موافق دستور ہمیشگی کے اپنے لوگوں کی دغابازی کے باعث ملزم ہوئے
بعضے یہہ کہتے تہے کہ وے خدمت مفوضہ سے معزول ہو دیں اور بعضے یہہ کہ ایک
دوسرا لشکر کو فتح کے واسطے لیجاوے لیکن اُن شخصوں میں سے سکسٹس دنیٹیس نے
جو ایک تربیت ہوں تہا بکشادہ مزاجی اپنی رای ظاہر کی او جنرلیوں کو
بجسارت اسطور سے ملزم کیا کہ انکی قواعد اور بندوبست کمپو میں خوب نہیں
ہیں اور میدان جنگ کے لائق نہیں ہے اثنا میں ایسے لوگوں کا
مزاج اور خاصیت دریافت کرنیمیں غافل تہا — سب لوگوں نے خاصکر
دنیٹیس سے بدلہ لینا چاہا اور بہ بہانہ قدر و منزلت کرنیکے اسکو وکیل
مطلق اور سپرکردگی فوج کے جو روم سے لشکر کی مدد کیلئے روانہ ہوئی
تہی مقرر کیا — رومیوں میں یہہ خدمت وکالت کی بہت متبرک تہی
کیونکہ اسکو اختیار ایک جرنیل کا بادشاہانہ تعظیم اور ادب کے ساتہہ سپرد
ہوتا تہا — دنیٹیس کسی نوع کا شک نکر کے جلدی کمپو میں گیا جہاں
اسکا بظاہر بہت سا ادب اور استقبال ہوا — مگر جرنیلوں نے
بدلہ لینے کے وسیلے جلدی پائے — چونکہ حاکموں سے کہا تہا کہ یہہ جگہہ
جہاں اب پڑے ہیں اچھی نہیں ہے اسیواسطے اسکو ایک سو آدمیوں
پر مقرر کیا تاکہ اس سے ایک اچھی جگہہ کمپو ڈالنے کیواسطے دریافت کرے
— جو سپاہی اسکے نوکر تہے حقیقت میں جلاد تہے اور مدتسے دنیٹیس
کی کینہ آوری کے مددگار اور اب اسکی مار ڈالنے میں مصروف
ہوئے تہے باوجود اسکے کہ اسکی شہرت اور بہادری سے نہایت اندیشناک
تہے کیونکہ وہ رومی اکلیز مشہور تہا — ان ارادوں نے وہ

پہر اسکو ایک علیحدہ پہاڑ کی کہو میں لیگئے جہاں اسکو پیچھے سے انکر گہیرا
ڈی نیس نے بعد مدت کے مکر و فریب ڈی سمواری کے دریافت کی اور جہاں
تک بنا اپنی تئیں انسے بچانیکا ارادہ کیا آخرش اسنے اپنی پشت ایک پہاڑ
سے لگاکر ان ظالموں سے جو اسکے بہت متصل آئے بچایا — اگرچہ بہت
بوڑہا تہا تب بہی طاقت اپنی پہلی جوانی کی رکہتا تہا اور انمیں سے
پندرہ کو تہہ تیغ کیا اور تیئیس کو زخمی — انہوں نے اب اسکی اسنی
جرات انگیز شجاعت سے ڈر کر دور سے تیر اور برچہیاں مارنی شروع
کیں اسنے انکو اپنی سپر پر بڑی بہادری سے روکا — لڑائی اگرچہ نابرابر تہی
مگر تہوڑی دیر تک بلاشک ہوتی رہی آخر الامر اسکے قاتلوں نے جس پہاڑ
سے وہ لگا ہوا کہڑا تہا چڑہکر اوپر سے اسپر پتہر لڑہکا دئے اور مار ڈالا —
انکی یہہ تدبیر بن آئی بالاتفاق کوشش سے تہوڑے سپاہیوں کا کام تمام
کیا اسنے اپنی موت سے یہہ ظاہر کیا اسنے جو بہتری بار اپنی شجاعت کے
سبب فتح پائی تہی سو اپنے نصیب کی مدد سے کامیاب نہوا — ڈی سمواری
بہ بہانہ ایسے بہادر شخص کی ماتمداری میں شامل ہوئے اور اسکی نعش کو
جنگی عزت کے ساتہہ مدفون کیا مگر یہہ غم والم مکر آمیز انکی ظاہرا حقارت
کا باعث تہا اس باعث سے وہی اور بہی لوگوں کی نظر میں حقیر ہو گئے —
لیکن اب ایک امر زیادہ تر منفعت سے ظہور میں آیا بسبب جسکے لوگونکو
ایسی تقویت اور عزم حاصل ہوا کہ انہوں نے عاشنیہ اطاعت کا
اپنے دوش قبولیت سے پہینککر ملک میں پہر آزادی مقرر کی —
ایکروز ایسیس عدالت گاہ میں بیٹہا ہوا منصفی کرتا تہا ایک لڑکی پندرہ

بارہواں باب

برسکی عمر کی نہایت خوبصورت اپنی دایا کے ساتھہ مکتب سرکاری کیطرف سے گ
ذرتی تہی — اسکی خوبصورتی اور حیا نے اپیس کے دلمیں عشق پیدا کیا — دوسرے روز
وہ پھر اسی راستہ سے گذری اسنے جو اسکو پہلے دنسے بہی زیادہ تر حسین دیکھا
تو اسکو زیادہ عشق ہوا — اسنے اب اسلیے اپنی خواہش راضی
کرنیکا قصد کیا اور اسکے انجام کا کچھہ خیال نکرکے کسی وسیلے سے اپنے
تئیں اس لڑکی کے نام اور خاندان سے آگاہ کیا — اسکا نام ورجینیا
تہا — وہ ورجینیس ایک سنچورین کی بیٹی تہی جو اسوقت اپنی فوج
کے ساتھہ میدان جنگ میں تہا اسنے اپنی بیٹی کو آیسی لیس سے جو پہلے
ایک بڑی تیوون لوگوں کا تہا منسوب کیا تہا اور انمیں یہہ اقرار ہوا تہا
کہ بعد تمام ہونے میدان جنگ حال کے انکی شادی ہوگی — اپیس نے
چاہا کہ انکی شادی کے اقرار کو توڑکر آپ اس لڑکی سے شادی کرے
لیکن ٹوایلو ٹیبلز کے بموجب یہہ ممانعت تہی کہ کوئی امیر ملکی پلیبینز یعنی عوام
لوگوں میں شادی نکرنے پاوے اور وہ ان احکام کو منسوخ نہیں کرسکتا تہا
کیونکہ اسنے ہی خود انہیں بنایا تہا — پس اس واسطے خطا اور ظلم کے
سوا کہ جسکو اکثر اپنے عشق کے مطالب کیلیے عمل میں لاتا تہا کوئی چیز اسکے
مقصد کو حاصل نکرسکتی تہی — مگر جب اسنے دریافت کیا کہ اسکی
دایا رشوت سے نہیں مانتی ہے تو وہ نہایت بدتدبیر کام میں لایا —
چنانچہ کلاڈیس کو جو اسکا گماشتہ تہا اسطرح سمجہایا کہ تو جاکے کہہ کہ یہہ لڑکی
میری لونڈی ہے اور اسمقدمہ کو میری عدالت میں پیش کر لیو —
غرض کلاڈیس نے اسکی صلاح کے بموجب جیسا آپ تہا ویسا ہی ایک

ـب گروه مفرلولکا اپنے ساتھہ لیکر مکتب میں گیا جہاں ورجنیا اپنی سہیلیو
ں بیٹھی تھی اسکو بجبر گرفتار کرکر کہا کہ یہہ میری ایک لونڈی کی بیٹی ہے اسکو
ہہ کھینچ کر لیگیا ہرچند لوگوں نے جو اس ہنگامہ سے وہاں جمع ہو گئے تھے اسنر
مرنا جایز کی بہت سی ممانعت کی — آخرالامر جب انمیں رد و بدل ہو چکی
ب اس لڑکی کو روتے ہوے اپیس کی عدالت میں لیگیا اور اپنے دعوے کو
بخوبی بیان کیا — کلاڈیس نے کہا کہ یہہ میری ایک لونڈی کے یہاں پیدا
ہوی تھی جسنے ورجنیس کی بیوی کے ہاتھہ جو لے اولاد تھی اسکو بیچڈالا تھا
— اسنے کہا کہ اثبات کیلیے بہت سے معتبر گواہ موجود ہیں جبتک گواہ آوین
یہہ لونڈی میری ہی سپرد کی جاوے کیونکہ میں اسکا حقیقی مالک ہوں —
اپیس از راہ مکر کے اسکے دعوے سے بہت متعجب ہوا اور کہا کہ جس وقت اس
لڑکی کا باپ آویگا اس وقت میں اس مقدمہ کا تصفیہ کرونگا مگر
یہہ خلاف آئین ہے کہ بالفعل اسکو اسکے مالک کے حوالہ نکردوں —
اسنے اسیواسطے اسے کلاڈیس کی سپرد کردیا اور کہا جبتک ورجنیس
آوے اور اپنی ولدیت ثابت کرے اسکو اپنے پاس رکھے — اس فتوے
پر لوگوں نے خصوص عورتوں نے جو اس بیگناہ لڑکی کی حمایت کیلیے آئی تھین
بہت سی لعنت ملامت کی اور آئی سی لیش نے دلیری اس حکم کی جرأت
کرکے کلاڈیس کو ایسا مجبور کیا کہ اسنے ڈی سمورای کی عدالت میں جاکر
پناہ لی — چونکہ ان باتوں سے ایک سرکشی کا ڈر تھا تو اپیس نے
اس حرکت سے اندیشہ مند ہوکر مناسب جانا کہ ورجنیس کے آنے تک اسم
کو معطل رکھا اسوقت ورجنیس اپنی فوج کے ساتھہ گیارہ میل کے

قاصد بر روم سے تہا۔ دوسرا روز رولکاوی کیواسطے مقرر ہوا۔ اسی
اثنا میں اپیس نے اپنے جرنیلوں کو خفیہ چیٹھیاں اسمضمون کی روانہ کیں کہ ورجنیس کو
مقید رکھیں مبادا اسکی آنے سے شہر میں فساد برپا ہو۔ ان چیٹھیوں کو
ورجنیس کے دوستوں نے پکڑکر اسکو من وعن حقیقت حال اسکی بیٹی اور
ملک کی آزادی سے مطلع کیا۔ اسبات سے ورجنیس نے یہہ ظاہر کیا
کہ کوئی میرے رشتہ داروں میں سے مر گیا ہے سو مجکو جانا ضرور ہے
پس اس بہانہ سے وہ اپنی کمپو سے رخصت ہوکر روم کی طرف بہرا
ہوا غصہ اور انتقام میں روانہ ہوا۔ دوسرے روز اپنی بیٹی کو روتے
ہوی اپنی ساتھہ لیکر دونو بلباس ماتمی عدالت میں حاضر ہوا اپیس
اسکو دیکھکر نہایت متحیر ہو گیا۔ کلاڈیس مدعی نے اپنا دعوا ظاہر
کیا۔ ورجنیس نے اسکا جواب دیا کہ مینے ایک بیوی سے جوانیمیں شادی
کی تہی اس سے یہہ لڑکی پیدا ہوئی تہی اور میری جورو سب لوگوں نے حاملہ
دیکہا تہا اور یہہ بہی کہا کہ اگر مجکو کسی متبنہ بچہ کا خیال ہوتا تو میں بجای ایک لڑکی
لینے کی ایک لڑکا لیتا اور یہہ بہی سب جانتے ہیں کہ میری بیوی نے اسکو دودہ
پلایا ہی اور یہہ بڑا تعجب ہے کہ بعد پندرہ برس کی ایسا دعوا کہ جب ورجینیا
ایسی خوبصورت اور لایق شادی کے تہی ظہور میں آیا۔
جسوقت کہ اسکا باپ یہہ کہہ رہا تہا اسوقت سب لوگوں نے
ورجینیا کیطرف دیکہا جو نہایت مغموم کہڑی ہوئی کانپ رہی تہی
اسبات سے اور بہی اسکے باپ کی باتونکو تقویت ہوئی اور لوگونکا
رحم زیادہ ہوا۔ لوگوں نے اسکے مقدمہ کے ظلم سے ناراضی کچھہ کر

ہوکر اسطور سی غل مچایا کہ جسمیں انکا غصہ ظاہر ہوا — اپیس نے ڈر کر
انکو روکا کہ مبادا انکی گفت و گو سے کسی نوع کا خطرہ اور اندیشہ واقع
ہو کیونکہ اسمقدمہ کی حقیقت سی بخوبی واقف نہا — بہلا آسنے
کہا کہ میں بہ تیقن کہتا ہوں کہ میں خود کلاڈیس کی راستی کا گواہ
ہوں — بہت سی شخص اسی محفل کے جانتے ہیں کہ میں اسکی طرفسی کبہی
امر میں حامی ہوا تہا — مجکو ہمیشہ سی اطلاع تہی کہ وہ اس جوان لونڈی
پر حق رکہتا تہا مگر امور ملکی اور نزاع لوگوں کے سبب میں اسمقدمہ میں
دخل نہ دیا تہا — لیکن اب بموجب اختیار کے جو مجکو واسطی بہبودگی
اور بہلائی عوام الناس کے ملا ہی اسیواسطے حکم دیتا ہوں کہ ورجینا کا
کلاڈیس مدعی ہی — جاؤ لکٹرز لوگوں کو ہٹا کر جای کر دو کہ اسکا
مالک اپنی لونڈی کو لیجاوے — لکٹرز نے حسب الحکم چند
لوگوں کو جو ادہر ادہر عدالت کے کہڑے ہوے تہی ہٹا دیا اور
جینا کو پکڑ کر کلاڈیس کے حوالہ کیا لوگ ڈر کر ہٹ گی اور ورجینیس نے
دریافت کیا کہ اب کچہ نہیں ہو سکتا ہی اس فتوی پر صبر کر کے راضی ہوا
— مگر اپیس سی بانکساری اجازت چاہی کہ میں اپنی لڑکی سے کہ
جسکو میں اتنک اپنی شی تصور کیا تہا رخصت ہو کر اپنی خدمت مفوضہ
پر جاؤں — اپیس نے اسکی درخواست کو اسی شرط پر قبول کیا
کہ میری حضور اسی سی ملا کی لیوے — لیکن ورجینیس اسوقت ایک
قصد غضناک کا تصور کر رہا تہا — ہجوم لوگوں کا ایک طرف ہو گیا
ورجینیس نے بڑی دردانگیزی اور محبت پدری سے اپنی نیم مردہ بیٹی

کو بغل میں پکڑ کر تہوڑی دیر تک تو اسکا سر اپنی چہاتی سی لگائی رکہا
اور اسکے آنسوؤں کو پونچہا - اور اسکو نہایت محبت دلی سے پیار
کیا یہاں تلک کہ اسی حالت بحزیں اسکو دو کانوں کے پاس بازار میں
لے گیا اور ایک قصائی کا چہرا چہین کر کہا کہ ای میری پیاری یہہ تو
میری اختیار میں تہا سو میں تیری عزت اور حرمت کو بچاتا ہوں یہہ کہکر
وہ چہرا اسکی چہاتی میں گہسیڑ دیا — تب اسکو خون میں ٹپکتا ہوا لگا کر
آپس کیطرف اٹہایا اور کہا کہ ای ظالم پُر جفا و ای موذی اُس خون سی
میں تیری سر کو دوزخ کے دیوتاؤں کی نیاز کرونگا — یہہ کلام کہکر اپنی
بیٹی کے خون میں ڈوبا ہوا چہرا ہاتہہ میں دہمکی بتلاتا ہوا کہ جو کوئی میرا
مقابلہ کریگا تو اسکو مار ڈالونگا تب شہر میں گیا اور لوگوں کو ملک
کی آزادی حاصل کرنیکی واسطے لیکارا — لوگوں کی مہربانی سے تب
گہوڑی پر سوار ہوکر بسیدہا کمپو کیطرف گیا — اسنی فی الفور
اپنی دوستوں کے ہمراہ کمپو میں وہ چہرا ہاتہہ میں پکڑی ہوی پہنچکر فوج کو
تمام واردات سی جو وہاں گذری تہی من و عن مطلع کیا — اور اس
بے باک کام کے کرنیکی انسی اور تمام دیوتاؤں سی عفو چاہی اور
کہا کہ ایسا کام واسطی احتیاج وقت کے سرزد ہوا تہا —
فوج نے جو پہلی ہی سے اس امر کی نہایت مشتاق تہی جلدی سے باآواز
بلند اسکی تعریف کی وہاں سی کمپو اٹہا کر جرنیلوں کو وہیں چہوڑا
اور آپ پہاڑ ایونٹاین پر کہ جہاں پیشتر چالیس برس ہوسے جا رہے تہے
مقام پذیر ہوی — دوسری فوج جو سیبانیز کے مقابلہ کیلئے وہاں تہی

نہی اسیدیا رخنہ ہوکر بڑی بڑے ہجوم میں جمع ہوکر اُنکے شریک ہوگئے

اِس اثنا میں ایپیس نے حتی الامکان اس فساد کی دفع
کرنے میں بہت سی کوشش کی مگر جب دریافت کیا کہ ہجوم لوگونکا میرا
حکم نہیں مانتا ہے اور ویلرکیس اور ہورٹیشیس میرے دشمن جانی اس فساد
پر نہایت مستعد ہیں تب پہلے یہ ارادہ کیا کہ بھاگنے سے بچ جاوے مگر
اسکے رفیق اوپیس نے اسکو بہت سی تقویت دی اور اجماع امرا کو
جمع کرکے چاہا کہ اُن فراریوں کو سزا دیجاوے — اجماع مذکور جس شخص
کو کہ وہ چاہتا تھا اسکے بخشنے سے نہایت ناراض تھے انہوں نے دریافت
کیا کہ درصورتیکہ اس فوج غضبناک کا مقابلہ کریں خوف اور غمگینیاں
ملک میں واقع ہونگی پس اس واسطے انکے پاس ایلچی اس مضمون سے
روانہ کئے کہ پہلی سی وضع گورنمنٹ کی مقرر ہو جاویگی —
اس بات کو تمام لوگوں نے بخوشی قبول کیا فوج نے شہر میں گو کوئی
علامت اس شان سے شہر میں داخل ہونیکی انکی مرضی کے موافق
انکو نہیں حاصل ہوئی مراجعت کی — ایپیس اور اوپیس نے اپنی تئیں
آپ قیدخانہ میں مار ڈالا — باقی اور آٹھ ڈی سمورای خود بخود
جلاوطن ہوگئے اور کلاڈیئس ورجینیا کے مالک کاذب کو بھی شہر بدر
کر دیا — اس عرصہ میں ان خانگی فتنہ وفساد سے ملک میں
کم زوری اور نالیاقتی پیدا ہوئی اور دشمنوں میں تقویت اور بے باکی
لڑائیاں تب بھی ایکوای اور ولشائی کے ساتھ برقرار رہیں
اور چونکہ انہوں نے کچھ ایک فائدہ رومیوں پر سال تبال حاصل کیا

کیا تو آخر کار آگی بڑہکر روم کی دیواروں تلک تاخت و تاراج کی —
رومنیوں کی شجاعت ہی نہیں بلکہ انکی نیکیاں خصوص انکی منصفی بہی
ان خرخشوں سے کم ہوگئیں — اب لوگوں کے ٹربیونز
نہایت مفسد اور فتنہ انگیز ہوگئے انہوں نے دو آئین پیش کئے ایک یہہ
کہ اجماع امرا لوگوں کو امیرونمیں شادی کرنیکی اجازت دے اور دوسری
یہہ کہ انکو کنسل میں داخل ہونیکی بہی پروانگی ہو — صاحبان اجماع مذکور
ان باتوں سے نہایت ناخوش ہوے اور چاہا کہ بڑی تکلیف اٹہالی
قبول مگر ان آئینوں کو مروج کرنا قبول نہین — انہوں نے دریافت
کیا کہ مقابلہ کرنے سے صرف ملک میں نفاق اور جھگڑے پیدا ہونگے آخر
اس آئین کو جو شادی کے باب میں تہی بایں امید منظور کیا کہ اس سے
لوگ راضی ہوجاوینگے — اس بات سے صرف چند روز کیلئے انکی تسلی
ہوئی اسلئے کہ انہوں نے اپنی عادت معہودہ پہر اختیار کی ایک دشمن
کے ظاہر ہونیکے سبب انہوں نے فوج میں داخل ہونے سے انکار
کیا کنسلوں نے لاچار ہوکر ارباب اجماع کی جہاں بہت سی ردوبدل
کے بعد کلاڈیس نے ایک تدبیر جو لوگوں کو تکلیف حال میں موجب
رضامندی کا تہی پیش کی — وہ تدبیر یہہ تہی کہ چہہ یا آٹہہ گورنر
بجای کنسل کی مقرر کریں جسمیں نصف امیرونمیں سے ہوں —
اس تدبیر سے جو حقیقت میں لوگ چاہتے تہے تمام محفل بہت خوش
ہوئی اور اسبات پر انفصال پایا کہ کنسل اپنی عادت معہودہ
کے خلاف اجماع امرا کے جو ان ارکانوں کی رای پوچہا کریں —

سین شیم ۴۴۵

نوریں — بروقت جمع ہونی اجماع مذکور کے ایک لی ٹری بیونیزیں سے یہ
انکو خفی جمع ہونیکے سبب ملزم کیا اور لوگوں کے خلاف خوفناک ارادگی
خیالات سے بدنام — بالعکس اسکے کنسلوں نے اپنی بیگناہی ظاہر کی اور
اپنی دیانت داری ثابت کرنے کیلئے اجماع امرا کے ہر ایک رکن جولان کے
تئیں اپنی اپنی رای کے پیش کرنے کی واسطے اجازت دی — یہ لوگ
خاموش رہی مگر ایسی دیرینہ اصحاب اجماع امرا جو بہت ہر دل عزیز
مشہور تھے اسطرح کہنے لگی مناسب ہی کہ لوگوںکو اپنی مطلب حاصل کرنے کے
میں راضی کرو اور کہ ایسی حکومت کا کوئی مستحق نہیں ہے بجز انکی جو ا
حاصل کرنیمیں بڑی حامی ہیں اور کہ جبتک تمام لوگوںمیں ہمسری اور برابری
نہیں ہوگی تب تلک شہر آزاد نہیں ہو سکیگا — پھر کلاڈیس بہت
سا بڑا بھلا لوگوں کو کہکر بولا کہ میری رایمیں یہہ آتا ہی کہ آئین نہیں جاری
کیجاے — اسبات سے لوگوںمیں کچھ فساد پیدا ہوا آخر کار جینوشس نے
موافق پہلی تجویز کے کہا کہ چہ گورنر با حکومت کنسل ہر سال مقرر کیے
جاویں تین ۳ اجماع امرا میں سے اور تین لوگوںمیں سے اور جب کہ زمانہ
انکی خدمت کا آخر ہووے تب یہہ دریافت کیا جایگا کہ وی اپنی اسی
عہدہ پر بحال رہیں یا کنسل ہی اپنی خدمت سابقہ پر مقرر ہوویں اس
صلاح کو لوگوں نے بدل و جان قبول کیا مگر لوگ ایسے تلون مزاج تھے
کہ باوصف بہتیر لوگ عوام الناس میں سے عہدوں کے امیدوار تھے پر
تسپر بھی انہوں نے صرف ان امیروں کو جنہوں نے آئین پیش کیا تھا مقرر کیا
ان ہی حاکموں کا نام ناظمین افواج رکھا گیا یہ اشخاص اول صرف تین تھے

بعد ازاں چار ہوی پہر جب — وہ اختیار اور ثمی کنسلوں کو رکہتی تہی مگر
یہہ اختیار پہر ایک کم حکومت کی ارکانوں میں تقسیم ہوا تہا — پہلے جو لوگ
تہی یہہ ترتیب صرف تین مہینی تلک رہی کسواسطے کہ فالگویوں نے
انکی انتخاب ہونی کے مراسم میں کچہ خطا دریافت کی تہی —
ناظمین افواج معزول ہو گئے کنسل پہر اُس عہدہ پر بحال ہوئی اور خدمت
مفوضہ کے آسان کرنیکیلیے جسکو مشکل کر سکتی تہی ایک نیا عہدہ مقرر ہوا
یعنی سنسر یا محتسب ہر پانچویں برس مقرر کیئے — لوگ رعایا کی تعداد
اور انکی مالیت کا حساب لیا کرتی اور لوگوں کو اپنی اپنی فریق میں تقسیم
کرتی باشندوں کے اطوار اور اوقات زیست پر نظر رکہتی مدعیلی سے
سنسر ونکو بیحرمت کرتی درصورتیکہ قصور یا کوی تقصیر واقع ہولی تو سپہ سالار
کو معزول رکہتی اور عوام الناس کو اپنی فرقہ سی مراتب ادنی کے لوگوں
میں بدل ڈالتی تہی — پے پیریکس اور سمپرونیس دو امیروں میں سی پہلے
محتسب تہے ان امیروں میں سی ایک تین برس تلک کیواسطی محتسب
منتخب ہوتے تہے — اس نئی عہدہ کی سبب تہوڑی دنوں
تلک رعایا میں پہر امن و آمان رہا اور گری گیریس کنسل نے وِلسایی پر
فتح پائی اس سے عوام الناس کی زیادہ تر تسکینی اور خوشی ہوئی —
سن ۳۱۰ لیکن یہہ آسایش صرف چند ہی روز رہی کسواسطی کہ تہوڑی عرصہ بعد قحط
وغیرہ یا قحط کے سبب لاچار ہو گئے انہوں نے متمول لوگوں کے خلاف
فریاد والغیاث کرنی شروع کی اور جب دستور سابقہ کی بموجب
انکی کچہ تشفی خاطر نہوی تو نئی فساد پیدا ہوے — کنسلوں کو

کو غلہ جمع کرنے کی سبب ملزم کیا انہوں نے لوگوں کی فریاد کی کچھ پرواہ
نکر کے تکلیفات حال کے رفع کرنیکی بدل سعی و کوشش کی — اگرچہ
انہوں نے حتی الامکان وہ کام کیا جو چالاک مجسٹریٹوں سے بہم پہنچانی
اور تقسیم کرنے غلہ کے رعایا میں چاہا گیا تھا تب بھی سپیورئس میلیس نے
جو ایک سردار تونگر تھا تمام اناج ملک ٹسکنی کا خرید کر غریب و غربا
میں از راہ فیاضی کے تقسیم کیا — اس تمرد سردار نے نزاع ملکی کے
سبب مخفی خواہش سے حکومت کل حاصل کرنی چاہی تھی ہر روز مفلسوں
میں بہت سا اناج بانٹنا شروع کیا یہاں تک کہ ایسے شخص اسکے مکان پر
جمع ہوتے تھے کہ جنہوں نے محنت ترک کرکے کاہل وجودی اختیار کی تھی —
جب اسطور ایک بڑی جمعیت طرفداروں کی اکٹھی کی تب سے ہتیاروں کو
اپنے گھر میں جمع کر کے اور ایک سازش بنائی تاکہ اسکے باعث اختیار
کل حاصل ہوا اور بعضے تریبیونز کو رشوت دیکر اسواسطے اپنی طرف ملالیا
کہ ملک کی آزادی پر متصرف ہووے — مینوشئس نے جلدی اس سازش
کو دریافت کر کے جماعِ امرا کو مطلع کیا انہوں نے فی الفور ایک ڈکٹیٹر
کے مقرر کرنیکا ارادہ کیا کہ جو بدون اپیل کرنیکی لوگوں کے پاس اس سازش
کے رفع کرنیکا کل اختیار رکھے — سن سنیٹس جواب اسّی برس کا تھا
خوف آویزاں سے اپنے ملک کو چھڑانے کیلیے پھر مقرر ہو کر حکم نافذ کیا
کہ میلیس حاضر ہووے اسنے انکار کیا — تب رسالدار اہالا کو اسکی
گرفتاری کیلیے روانہ کیا جسوقت وہ اسے بازار میں ملا اسنے اسکی حکم کو نہ
مانا اسیوقت اہالا نے اسکو اسی جگہہ مار ڈالا — ڈکٹیٹر نے اپنے رسالدار کی

دلیری کی بہت سی تعریف کی اور پیلیس کے اسباب کو بکوا کر دیا اور
اسکو ذخیرہ کو فوجوں میں تقسیم کیا — تری بیونس رعایا کی پیلیس کے مرنے
سے نہایت خفا ہوئی اور چاہا کر اجماع امرا کو دوسری انتخاب میں جب
سن
کنسلوں کی جانے میں مقرر ہو ویں سزا دلویں اور یہہ بہی تاکید کی کہ انکی
شہر ناظمین افواج بر بیر سجال کی جاویں — اجماع امرا کی اسباتکو ناچار قبول
دوسرا
کیا — دوسری سال گورنمنت بدستور سابق مقرر ہوئی اور کنسل بہی
معین ہوئی — اہالیان ملک وی آئی کے مدتسی روم
کے دشمن تھے اور بسبب خانگی تفرقہ اور نزاع کی ہمیشہ اسکی نواح کی ملکوں کو
لوٹ لیتے تھے اور بہی ان رومی ایلچیوں کو جو انکی ظلم وستم سے فریاد کیلیے بہیجے
جاتی بعض سزر نش کرتے — اب اسیواسطے یہہ تجویز ٹہری کہ ویسے
جسطرح سے بنے شہر وی آئی کو غارت کریں غرض رومی اسکے سامہنے جانے
اور جنگ وجدل کی تیاری ایک مدت تک کیواسطے کی — یہہ جای
ایسی مضبوط تہی کہ دس برس تلک حصار جاری رہا اسوقت میں فوج
گرد اس شہر کے موسم سرما میں چمڑونکی خیموں میں کیمپ ڈالی پڑی رہتی اور
موسم گرمی میں تیاریاں حملہ کی کرتی — فتوحات مختلف حاصل ہوتی
تہیں اس حصار میں بہتری حکام مصروف تہی کبہی کبہی بہتری انکی دمدمہ
اور مورچال ویران کیجاتے اور انکی لوگ بہی شہریوں کی تاخت
سے ماری جاتے اور گاہ ہے گاہے انکو فوج وی آئی کی چوہار سے کمک لینے
جاتی دق کرتی تہی — الغرض ہمیشہ فوج کی پہنچنے سے اس حصار خونریز کے
لئے روم میں آبادی کم ہوگئی پس اسیواسطے ایک آئین ترتیب ہوئی

ہوئی کہ جو سپاہی لڑائیوں میں مارے گئے ہیں انکی جوروئیں کنواری شخص سے شادی
کرلیویں — فیورلس کیملیس کو ڈکٹیٹر مقرر کر کے کل اختیار اسی لڑائی
کا تفویض ہوا اس شخص نے بغیر فریب یا کسی درخواست کے رتبہ اول
ملک میں حاصل کیا اس سے چند روز پہلے محتسب کے عہدہ کا سرخیل مقرر
ہوا تھا اور بعد ازاں ناظم فوج ہو کر بہت سے فواید دشمن پر حاصل
کئے تھے — ایسی ایسی شجاعت اور لیاقت سے ان عہدوں میں اسکو بڑا
دانا اور لایق تکلیفات حال سے اپنے ملک کو خلاص کرنے کیلیے تصور کرتے
تھے — جب اس خدمت پر مقرر ہوا تب بہتیرے لوگ فتح کی معتمد ہو کر
اس کار آزمودہ سپہ سالار کے پاس جمع ہوئے — وہ یہہ خوب جانتا
تھا کہ شہر مذکور حملہ سے ہاتھہ نہیں لگیگا اسیلئے اسنے بڑی محنت سے ایک
سرنگ بیچوں بیچ قلعہ کے پہنچائی — فتح کے طرف سے متیقن ہو کے اور
شہر کو لوٹنے کی حمایت اور حفاظت پا کر اجماع امراکثیں مطلع کیا کہ جو
شخص شہر وی آئی کی لوٹ میں شامل ہوا چاہتے ہیں سو جلدی
فوج میں آویں — تب حکم کیا کہ اسطرح فصیل کے شگاف میں داخل
ہوویں اسکی فوج فی الفور شہر میں گھس گئی باشندے انکی اچانک داخل
ہونے سے نہایت متحیر اور پریشان خاطر ہو گئے کیونکہ ایک لحظہ اسکے
سے پہلے بڑے آرام اور امن میں تھے — اسطرح شہر وی آئی کا
ملک ٹرائی کی مانند دس برس کے حصار کے بعد فتح ہوا اسکی لوٹ
سے فتحیاب بہت متمول ہو گئے اس شہر کی فتح ہونے سے کیملیس نے
بڑی عزت حاصل کی اور بادشاہان روم کی مثال اپنے رتبہ میں

دی سمورای
چاندی کی گہوڑی لگامی تماشہ بیں اِس شان کو دیکہکر نہایت ناراض اور
ناخوش ہوئی کیلئے کہ ان گہوڑوں کو بہت متبرک سمجہتے تہے اور لیے
غرنیں انکو دیوتاؤں کیواسطی نہیں نہ کہ انکی جرنیلوں کے لیے —
کیمیلیس نے اپنی طالع نیک کی مدد سے ایک دوسری مہم میں فالشانی
بہر بزرگی اور نیکنامی حاصل کی — انکی فوج کو شکست دیکر انکا دار الخلافہ
شہر فالیرائی کا جس سے بڑا سخت مقابلہ درپیش ہوا تسخیر کیا —
بیان اس چہوٹے کرلینی کا اس صفحہ جریدہ میں لایق اطلاع کے نہوتا اگر ایک
واردات وہاں نہ واقع ہوتی کہ جس سی اعتبار رومی جرنیل کا نزدیک
متاخرین کے ایسا بڑا ہوا کہ اسکی تمام اور فتحونسی بہی ایسا نہوتا —
ایک معلم بچونکی جو رئیسوں کے لڑکوں کو پڑہایا کرتا تہا چاہا کہ انکو کیمیلیس کے
حوالہ کردی تاکہ اس وسیلہ سے باشندے جلدی اسکی مطیع ہوجاویں
جرنیل مذکور اس بدذات کی دغابازی سے نہایت متنفر ہوا کسواسطی
کہ اسکا فرض ان بیگناہوں کی حمایت کرنیکا تہا نہ انکو دغابازیسے پکڑوا
دینیکا اسنے تہوڑی دیر تک تو اس نمکحرام کیطرف قہر کی نظر سے دیکہا
آخرکار اس عمدہ رومی جرنیل نے کہا کہ ای کافر ملعون بہ بیشک اگر
شخص کی نذر بگڑ جو تیری مانند ہو اور اگرچہ ہم تمہاری شہر کے دشمن
ہیں مگر قدرت الہی کے دشمن نہیں جسکی باعث تمام لوگ آپسمیں
ایکدوسریسی نسبت رکہتی ہیں — جسقدر کہ ہم لڑائیمیں کام کرتے ہیں
اسیقدر صلح میں بہی کرتے ہیں ہم بیگناہونسی نہیں لڑتے ہیں مگر ایسی
شخصونسے جو ہم سے بدسلوکی کرتے ہیں کسواسطے کہ انکی تقصیر اور گناہ

گناہ تو نیکیاں ہیں اور تیری نیکیاں گناہ — ایسی کمینہ مکر و فریب کے
برعکس رومیوں کا فرض صرف شجاعت اور سلاح بندی ہے۔
یہہ کہکر حکم دیا کہ اسکو ننگا کر کر اسکی مشکیں باندہیں اسطرح اُسکو باندہکر
اسکے شاگردوں سے شہر میں خوب کوڑے لگوائے — کیمیلس کے اس فیاض
جوانمردانہ چلن نے شہریوں کے دل پر ایسا اثر کیا کہ اسکی فوج سے بہی
ایسا نہو سکتا شہر مذکور کے مجسٹریٹوں نے اجماع امرا کی اطاعت
قبول کی اور کیمیلس کو اجازت دی کہ جو شرایط مناسب جانے پیش
کرے اسنے صرف انسے اتنا روپیہ لیا کہ جس سے اسکی فوج راضی
ہو سکی اور انکو اپنی حمایت میں لیکر دوست اور مددگار روم کا
بنایا — حالانکہ کیمیلس نے بسبب اپنی جوانمردی اور نیکی کے
بہت سی تعظیم و تکریم ممالک بیگانہ میں حاصل کی لیکن فتنہ انگیز بیوفا
اپنی ولایت میں اسکا ادب اور توقیر نکرتے تھے بلکہ ہر روز نئے الزام
اُسپر لگاتے — انہوں نے اسکو یہہ الزام لگایا کہ سوا انکے جلا وطن
کے تابع ہونے کی روم سے دی آئی کو اسنے ایک حصہ اس شہر کی
لوٹ کا چہپا رکہا تہا خصوص دو برنجی دروازے اپنے واسطے رکہہ
تہے پس اسلیئے ایک روز مقرر کیا کہ لوگوں کے سامنے اسکی
روبکاری ہووے — کیمیلس نے لوگوں کو بہتیرے سببوں سے اپنے
خلاف برانگیختہ پاکر اور انکی نا اچہا سلوکی کو ناپسند کر کے روبکاری
کا انتظار نکیا بلکہ اپنی بیوی اور بچوں سے بغلگیر ہوکر روم سے روانہ
ہونیکا ارادہ کیا — شہر کے ایک دروازہ تلک گیا کوئی اسکو

سنا تہہ نہ گیا اور نہ کسی نے اسکا غم کیا۔ غرض اس جگہہ اپنا غصہ
نہ روک سکا کہ اپنا منہہ کیپی ٹول کیطرف پہیر کر اور ہاتہہ آسمان کی
جانب اٹہا کے تمام دیوتاؤں سے دعا مانگی کہ خدا کرے میرا ملک ایکروز
اپنی نا احسانمندی اور ظلم سے آگاہ ہووے۔ یہہ کہکر آرڈیا میں جو روم
سے تہوڑے فاصلہ پر تہا پناہ لی جہاں بعد ازاں دریافت کیا کہ ٹریبیونز
نے روم میں مجہپر ڈیڑہ سو دینار کا جرمانہ کیا ہے۔ ٹریبیونز اس جوانمرد
کی نکلنے سے نہایت خوش ہوے لیکن وے رومی اس بے منصفی سے
جلدی پشیمان ہوے اور اب اسکی مدد کی خواہاں ہوے کہ جسنے ملک
کو غارت ہونے سے صرف اپنی دانائی سے بچایا تہا۔ اسواسطے
کہ اب ایسی دشمن صعب نے منہہ دکہایا کہ رومیوں نے ابتک کسی ایسے
غنیم سے مقابلہ نکیا تہا نمودار ہوکر تیاریاں جنگ کی کرنے لگا۔ اہلِ
گال نے جو ایک جاہل اور دہقانی لوگ تہے دو تین برس پیشتر
کوہستان الپس کیطرف سے تاخت و تاراج کرنی شروع کی تہی اور
ملک اٹلی کی جوانب شمالی میں بستے تہے۔ یہ لوگ باعث شراب
لذیذ اور اس ملک کی آب و ہوا فرحت انگیز کے آئے تہے۔
جہاں کہیں گئے انہوں نے قدیمی باشندوں کو انکی ملکوں میں سے نکالدیا
کیونکہ وے نہایت شجاع تہے بڑی بڑی قد اور صورت مہیب اور اطوار بہیر
رکہتے تہے اور نقل مکان کرنیکو نہایت پسند کرتے۔ ان خانہ بدوش
وحشیوں کی ایک جمعیت نے تحت حکومت اپنے بادشاہ برینس کے
مشہور کلوسیم کو جو اس دریا کی متعلق تہا مسخر کیا۔ باشندے کلوسیم کے

کلوسیم کے انکی ہجوم اور ہیبتناک صورتونکو دیکھکر نہایت ڈر گئی اور رومیونسی مدد
چاہی تاکہ رومی اپنی وساطت سی ان مہیب دشمنوں سی انہیں چھوڑا دیں
جماع امرا کا مدتسی یہہ دستور تہا کہ جو شخص تکلیف میں ہوتا تہا تو اسکی مدد
میں دریغ نکرتی تہی انہوں نے اسلیئے بیستر اپنی ایلچی گال لوگوں کے پاس بہیجنے
چاہی کہ انکو اس مہم بیجا اور تاخت و تاراج نامناسب کرنی سی سمجھاویں
پس اس مطلب کے لئی تین شخص اجماع امرا کے فیبی آئی کی خاندان سی مقرر
ہوئی ایسے اشخاص جنکہ میدان جنگ کے لایق تہی انکی صلاح و مشورہ کے قابل تہے
بادشاہ برنیس نے بخوشی خاطر انکا اسطرح استقبال کیا کہ اسکی کچھ جہالت
ظہور میں نہ آئی اور پوچھا کہ کسواسطی یہاں آئی ہو ایلچیوں نے بموجب اپنی حکام
کی صلاح کی جواب دیا کہ انکی ہیں لڑائی کرنیکا دستور نہیں ہے مگر ان دلایل درست
سے کہ اگر کسی نوع کی تکلیف پہنچے اور کہا کہ کلوسیم کے باشندوں سی تمہارے
حق میں کونسا جرم یا تقصیر سرزد ہوئی ہے — برنیس نے درشتی سی جواب
دیا کہ حقوق بہادر شخصوں کی شمشیروں میں موجود ہیں اور کہ رومی جو اپنی ملک
فتح کرکر اپنی تصرف میں رکہتی ہیں انکا انپر کچھ حق نہیں ہی اور کہ ہم کلوسیم
کے لوگونسی اسواسطے خفہ ہیں کہ انہوں نے ہمکو ان زمینونمیں شریک نکیا جنکو
وی نہ تو بوتے ہیں اور نہ بساتی ہیں — رومی ایلچیوں نے جو ایسی گفت و گو سے
سخت کی سننی کی عادت نرکہتی تہی تہوڑی دیر تک تو اپنی غصہ کو چہپایا لیکن
شہر مسیجز میں داخل ہوئی اور اپنی نام مبرک سی فراموش ہوکر ایلچیو کا سا کام
نکیا بلکہ شہریوں کے سرخیل ہوکے محاصرہ کرنے والوں پر باہر نکلکر حملہ کیا
اتنی میں مجادلہ میں فبی سس امبسٹس نے ایک گال کو مار ڈالا مگر اسکو زرہ

بمبتر کی آتا رنیمیں بیتر اگیا۔ ایسی اطوار بیموجب اور نامناسب سی برینیس نے نہایت غضب میں آنکر ایک براول اجماع امرا کی پاس روانہ کیا اور جب کچھہ تسلی اپنی سوال کی نہ پائی تو حصار شہر مذکور سی اٹھا ڈالا اور اپنی فوج ظفر آب سمیت سیدہا روم کیطرف کوچ کیا۔ تمام ملک جنمیں گال والی گذری اہل کی امیدوں کے طرف سی مایوس ہو گئی انکی گروہوں اور مہیب خاصیتوں کو دیکھکر ڈر گئے اور انکی لڑائی کی خوفناک ارادوں اور تیاریوں سی متحیر ہوئے لیکن بیوحشی اور ظالم لوگ صرف روم کی دشمن تہے۔ انہوں نے اپنی کوچ میں کسیکو تکلیف ندی مگر رومیوں ہی سی صرف عوض لینا چاہا۔

تہوڑی عرصہ بعد ایک ہولناک لڑائی واقع ہوئی رومیوں نے دریای آلیا کے متصل شکست پائی انکی چالیس ہزار آدمی کے قریب مارے گئے۔

جب اہل روم مدد کی طرف سی مایوس ہوئے تو ہر یک ضرورت کے واسطے طیاری کرنے لگے۔ باشندے بہا لکی شہر وہیں جا جا چہپے یا ظفریاب کی غضب کے منتظر ہوکر شہر کے ساتہہ مرنے پر مستعد ہوئی۔ لیکن خاصکر اجماع امرا کی اصحاب دیرینہ اور بڑی بڑی یادری اس وقت باعث توہم مذہب کے بعوض خطا اور گناہ لوگوں کے اپنی جان دینے پر طیار ہوئے اور لباس دینی تکلفات کی پہنکر ہاتی دانت کی کرسیوں پر بازار میں جا بیٹہے۔

اس اثنا میں گال لوگ اپنی فتح سی خوش ہوکر دشمنوں کے کمپو کو لوٹنے لگے اگر وقت حاصل کرنے فتح کے اگر وی جلدی روم کو چلی جاتی تو کیسی ٹولن کو لے لیتی لیکن دو روز تلک میدان جنگ میں عیش و نشاط کیا کری اور مقتول دشمنوں کے بیچمیں نہایت خوش اور محظوظ رہی۔ تیسرے روز

بارہواں باب

تیسنیرو نیالس فتح آنتاان کے بعد برنیس اپنی تمام لشکر سمیت روبرو شہر کے
آیا — تب شہر کے دروازوں کو کہلا اور فصیلوں کو بے حفاظت دیکھکر
پہلے نہایت متعجب ہوا بلکہ اس جگہہ کی حالت بیجر کو ملاحظہ کرکر یہہ کہا کہ رومیوں
نے کچھہ فریب کیا ہی — غرض بڑی خبرداری سے شہر میں داخل ہوا اور اس عدالت
میں آنکر اجماع امرا کے بوڑہی بڑے آدمیونکو ایک محفل میں بالکل خاموش اور
بے جنبش اور بندر بیٹھے ہوئی دیکھا — یہ جاہل اور وحشی لوگ ان دیرینہ
لوگوں کی عمدہ پوشاک اور متوددت صورتوں کو دیکھکر ڈر گئے اور انکو اس
جگہہ کا دیوتا سمجھکر پرستش کرنی لگے آخرش ایک گال نے جو اوروں سے بڑا
دل چلا تھا لے پاپرس کی ڈاڑہی پر اپنا ہاتھہ رکھا اس بے ادبی کو رومی
برداشت نکر سکا اسنے اپنا عصا اٹھاکر اس وحشی گال کو وہیں مار ڈالا ۔
اسبات سے ایک اشارہ قتل عام کا ہوا لے پاپرس کو بہی مارا اور تمام مجلس کے
ارکان بہی بے رحمی اور بیفرق کے ساتھہ قتل ہوئی — ان غضبناک ظالموں
نے تین روز تک متواتر بے لحاظ فرقہ اور عمر کے سبکو تہہ تیغ کیا اور شہر
میں آگ لگاکر ہر ایک مکان کو مسمار کر دیا — تمام امیدیں رومیوں کی اب
کیپیٹول پر موقوف تہیں ہر ایک چیز اس قلعہ کے باہر بڑی اندیشہ اور خطرہ
میں تہی — برنیس نے پہلی بڑی دہمکی اور دہشت سے شہریوں کو طلب کیا
مگر کچھہ فایدہ نہوا تب تمام اپنی فوج کے ساتھہ اسکو تسخیر کیا — رومیوں
نے انکو بڑی بہادری سے ہٹا دیا کیونکہ وے اب ناامیدی کیطرف سے اس استقلال
اور شجاعت پر مستعد ہوئے ہے جسکو حالت بیہودگی میں [illegible] —
اس اثنا میں برنیس نے حصار بڑی محنت کے ساتھہ جاری رکہا — اور یہہ [illegible]

کی کہ اگر عہد و پیمان صلح کا ہو گا تو قلعہ داروں کو ہو کا مار دیگا مگر انہوں نے
اسکے ارادہ سے مطلع ہو کر اسکے کمپو میں روٹیاں حالانکہ بڑی احتیاج میں تہے
پہینکیں تاکہ اسکو یقین ہو کہ انکے پاس کہانیکو بہت سارا ہے — اسکی امید
جلد بر آئی اسلیئے کہ اسکے تہوڑے سپاہیوں نے اسکے پاس آکر کہا کہ ہم نے راہ اوپر
پہاڑ کی جس سے کیپیٹول تصرف میں آسکتا ہے دریافت کی ہے —
ایک جمعیت منتخب آدمیوں کی اسیواسطے رات کو اس خدمت خوفناک
روانہ ہوئی اور بڑی محنت اور مشکل سے اسکو بجالائی وے دیوار پر چڑھ
رہے تھے پہرہ والا سوتا تہا انکے کتوں نے بہی اندر سے کچھ اشارہ نکیا ہر ایک چیز
کیطرف سے فتح کا اب یقین تہا مگر سپاہ قلعہ کی بچا ایک بطخوں کی آواز
سے مندر جونو دیوتا کی تہیں بیدار ہو گئی — لوگوں نے اپنی تئیں بڑے خوف میں پایا
پر ایک شخص جو ہتیار جلدی ہاتہہ لگا لیکر ان حملہ کرنیوالوں کے مقابلہ کو گیا —
مینلیس جو ایک امیر تہا پہلے سب سے اپنی شجاعت اور بہادری کو کام لا
اور اوروں کو اپنے نمونہ سے تقویت دی — اور دلیری کر کے فصیل پر چڑہ گیا
اور دو گال کو ایک ہی حملہ کے ساتہہ فصیل پر سے سرنگوں دہکا دیدیا اور
لوگ بہی اسکی مدد کو آئے اور ایسی جلدی تمام دشمنوں کو دیواروں پر سے گرا
کہ زیادہ نہیں ہو سکتا ہے — تمام یے وحشی لوگ اسوقت سے آئندہ کو اپنی
امیدوں سے مایوس ہو گئے برنس نے چاہا کہ کوئی ایسا موقع ہو کہ حصار
اٹہا ڈالے — اسکے سپاہی اکثر گہیری ہوے لوگوں کی کلفت و گو کیا کرتے تہے
اور تمام رعیت نے قول و قرار صلح کے پہلے اسکے کہ انکی سرداروں سے مطلع
ہوں پیش کئے — آخر مشترک میدان اور افسروں نے طرفین سے یہہ اقرار کیا کہ

بارہواں باب

کہ اہل گال شہر اور حدود کو ایکہزار پونڈ یا بارہ من بیس سیر سونا لیکر جلدی
چہوڑ دیویں — یہہ اقرار طرفین سے تصدیق ہوا اور سونا لاکر آگے رکہا گیا
لیکن جسوقت سونا تلنے لگا تب گال لوگوں نے دغابازی سے ترازو کی ڈنڈی
پر لات ماری اسپر رومیوں نے فریاد کی برنس نے ازراہ طعن کے اپنا
پرتلہ تلوار سمیت پلڑے میں ڈالکر کہا کہ منہزم اور مغلوب کو اس حصہ کی
برداشت کرنی ضرور ہے — رومیوں نے اس جواب سے دریافت کیا کہ
ہم اسکے بسمیں ہیں اور اسکی شرائط کی خلاف تکرار کرنی بیفایدہ ہے
لیکن جسوقت کہ وے اس ردبدل میں مشغول تہے تب خبر آئی کہ انکا جہاں دیدہ
جرنیل کمیلس بڑی فوج لیے ہوے انکی مدد کیلیے آتا ہے اور روم کے دروازہ
تلک آن پہنچا ہے — حقیقت میں کمیلس فوراً آن موجود ہوا اور دشمن کے مکر و فریب
سے آگاہ ہوکر انکی تکرار کی جگہہ میں جاکے باعث قضیہ اور مباحثہ کا پوچہا انکے
نزاع سے مطلع ہوکر حکم دیا کہ سونے کو اُلٹا کیپی تول میں لیجاویں اور کہا کہ ہم
رومیوں میں اپنے ملک کیواسطے فدیہ دینیکا یہہ دستور ہے کہ ہم سونا نہیں
دیتے ہیں مگر لوہا میں فقط روم کیطرف سے دکتٹیر صلح کرنے کیلیے مقرر ہوا ہوں
اپنی تلوار کے زور سے صلح خریدونگا — اسبات پر لڑائی شروع ہوئی
گال والوں نے بالکل شکست پائی اس کُشت وخون سے تمام رومی ملکوں نے
اُن مہیب ظالموں سے نجات پائی — غرض کمیلس کی مدد سے روم نے دشمن
سے مخلصی حاصل کی — کیپی تول کے سوا اب جو تمام شہر ویران ہو گیا تو
بہتیرے اسکے پہلے باشندے ویئی میں جا بسے اور لوگوں کے ٹریبیونوں نے
بہی شہر کے غریب و غربا کو تاکیداً کہا کہ ویئی میں چلے جاویں سلئے کہ

وہاں مکان رہنے کے یا ڈگرا ور شہر پناہ کی مدد سے پناہ میں رہو گے۔
کیمیلس نے اسوقت انکو بہت سا دلاسا دیکر سمجہایا کہ تمہاری لائق یہ بات نہیں ہے کہ مکانات اپنے آبا و اجداد کے جہاں انہوں نے خدا تعالیٰ کی مدد سے بہت سی تقویت اور عزت حاصل کی ہے چہوڑیں پس لازم ہے کہ اس شہر کو جسکو فتح کیا تہا آباد کریں اور اسکی بجا نمیں صرف مدد طالع سعید کی درکار ہے۔ ایسی فہمائش کے کلمات سے دی اسباتکو مانکر برضامندی شہر کی مرمت کرنے لگے روم جلدی کہنڈرات سے پہر تعمیر ہونا شروع ہوا۔ ہمنے ابہی بیان کیا ہے کہ مینلیس کی بہادری سے کیپیٹول معہ روم بچا تہا۔ لوگ بہی اسباتکی کسی نوع سے نا آشنا نہ تہے۔ انہوں نے جہاں اسکی شجاعت ظاہر ہوئی تہی وہاں ایک مکان تعمیر کروا کر کچہہ روپیہ سرکار کیطرف سے اسکی پرورش کے واسطے مقرر کیا۔ لیکن اسنے کیمیلس ہی کی صرف ہمسری نکی بلکہ روم کا بادشاہ ہونا چاہا۔ اس خیال سے بڑی محنت کرکر اپنی تئیں لوگوں کا عزیز کیا اور انکا قرض ادا کرکے امیروں کو ملزم ٹہراکر اسکو لوگوں کا ظالم کہلایا۔ اجماع امرا اسکی باتوں اور ارادوں سے بیخبر نتہے اور انکو مینلیس کو مینلیس کی بلند نظری کے روکنے کیواسطے ڈکٹیٹر مقرر کیا۔ ڈکٹیٹر مذکور نے مینلیس سے کچہہ محاسبہ اسکی طریق اور چلن کا چاہا۔ لیکن چونکہ مینلیس لوگوں کا نہایت عزیز اور پیارا تہا اسی سبب سے ڈکٹیٹر کی حکومت اسپر کچہہ اثر نکر سکی اسنے لاچار ہو کر اپنی عہدہ کو چہوڑ دیا مینلیس کو بڑی شان و شوکت کے ساتہہ قیدخانہ سے شہر میں لے گئے۔ اسمیں اقبال سے وہ آدمی بہی مغرور اور عالی نظر ہو گیا۔ اب اسنے تقسیم زمین کا ذکر لوگوں میں

لوگوں نے مرنا شروع کیا اور اس بات پر اشارہ کیا کہ کچھ تفاوت ملک
و سلطنت میں نہو اس خیال سے ہمیشہ ایک بڑی جمعیت ان کمینہ شخصوں کی
ہمراہ لیکر نکلتا جو روپے کی طمع سے اسکے دوست اور آشنا بن گئے تھے
شہر میں اٹ فتنہ و فساد برپا ہوا اجماع امرا نے یہہ تدبیر کی کہ کیمیلیس کو اس مرد
کے مقابل کیا — کیمیلیس نے ناظم فوج کا مقرر ہو کر اپکر و ریشلیس کو جوابدہی
کیواسطے مقرر کیا — اسکی ہر و نکاری کیپی ٹول کے متصل ٹہری اور اسکو
الزام سرکشی اور بادشاہت چاہنے کا لگایا گیا تب اسنے اسطرف متوجہ
ہو کر انکو یاد دلوائی کہ کیسے کام میں اپنے ملک کیواسطے کئے تھے —
لوگوں نے بنظر رحم اور منصفی ایسے وقت میں کبھی تعمیل عقل کی کر لی ہے اسکی قتل کا
انکار کیا کیونکہ اسنے روبرو کیپی ٹول کے قتل ہونیکا عذر کیا تھا لیکن جب اسکو
وہاں سے لے گئی لائن کے باغمیں لائے جہاں سے کیپی ٹول دکھائی نہیں دیتا تھا
تب انہوں نے اسکو تارپین پہاڑ پر سے سرنگوں
پھینکدیا — یہہ جگہہ ایکمرتبہ اسکی شجاعت اور شان کی تماشہ گاہ تھی اب
اسکی سزا اور ذلت کی ہوگئی — اسکا گہر جہاں سازشیں خفیہ ہوتی تہیں
مسمار ہو گیا اور اسکی خاندان کو لقب مینلیس نام کا آیندہ کو اختیار
کرنے کی ممانعت ہوئی — اسطرح رومی درجہ بدرجہ فتنہ و فساد اور تو ہم
مذاہب کے شہر میں کرنے لگے اور کامیاب اور فتحیاب باہر ہوئے —
رومی اپنے اماموں کی اسقدر اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تھے
کہ اُنکے حکم سے جان دینے کو بھی مستعد اور راضی تھے چنانچہ کرٹیس کی
وضع اور روپے سے بخوبی ظاہر ہوگا — فورم یعنی عدالت گاہ کے متصل

تیرھواں باب

یک غار عمیق ہوگیا تھا اور فال گویوں نے کہا تھا کہ جبتک کوئی چیز عزیز اور بیش
قیمتی جو روم میں ہو اس غار میں نہیں پڑے گی تب تک نہ پُر نہ بند ہوگا یہہ دلاور
شخص اپنی گھوڑی اور زرہ بکتر سمیت اسمیں کود پڑا اور کہا حب الوطن اور
شجاعت سے کوئی چیز بیش قیمتی نہیں ہے مورخ یوں بیان کرتے ہیں کہ غار جلدی
بند ہو گیا اور کرٹیس نظر سے غایب ہوگیا۔

تیرھواں باب

سیمناٹس اور پیرس کی لڑائیوں سے پہلی پیونک لڑائی کے شروع تک جب رومی پہلے اٹلی سے باہر گئے تھے

سیبانین اٹروریا لاطن برینٹائی ایکوائی وولشائی والوں پر اہل
روم فتح پاکر بڑی بڑی نعرتوں کو چاہنے لگے — انہوں نے اسلئے سیمنائٹ
والوں پر جو سیبانین کی نسل سے ہے فوج کشی کی یہ لوگ اٹلی کے جنوب
میں رہتے تھے انکا ملک نیپلز کی سلطنت کا آج کے دن تک ایک بڑا حصہ
ہے ویلیریس کوروس اور کورنیلیس دو کنسل پہلے اس لڑائی کے
مہتمم مقرر ہوئے — ویلریس اپنے زمانہ میں سپہ سالار لاثانی تھا ایک واردات
عجیب سے اسکا لقب کوروس رکھا گیا تھا کہ ایکمرتبہ اس شخص نے
ایک گال کو کہ جسکا قد دیو کی مانند تھا دوبدو لڑائی میں ایک کوے سے
مدد پاکر مار ڈالا تھا اسکے ساتھی کورنیلیس کو حکم ہوا کہ دشمن کی پایہ تخت
سیمنیم پر فوج لیکر جاوے اور کوروس کیمپینین کی دار الخلافہ کیپوا کی
مدد کو بھیجا گیا — اس حکم کیواسطے اسکی برابر کوئی اور شخص لایق تھا

تہا — اگرچہ سندشت سے نہایت زبردست اور توانا نہ تہا تب بہی
اطوار نیک رکہتا تہا اگرچہ صورت میں نہایت مہیب تہا پہر بہی فوج میں نیک خصلت
اور سلیم الطبع باوجود دیگر ادنیٰ سپاہی اسکا دوست تہا لیکن اپنی اوپر بہروسہ کر
تاکید کام لیتا اور اپنی عزت اور مرتبہ کو ان تدابیر اور حکمت سے بچاتا جنکی باعث
انہیں حاصل کیا تہا — رومی پچہلی کمبختی اور مصیبت سے نہایت سخت اور
کار آزمودہ ہو گئے تہے اور ایسے جرنیل کی سرکردگی کے سبب مغلوب ہو سکتے
تہے — لیکن سمنائیٹ والے اسقدر بہادر تہے کہ رومیوں نے آجتک ایسے
کسی دشمن سے مقابلہ نکیا تہا لڑائی طرفین سے نہایت سخت ارادہ کے ساتہہ
جاری ہوئی — رومیونکا طالع غالب آیا آخرش سمنائیٹس یہ کہکر
بہاگے کہ ہم ایسے مہیب اور غضبناک رومیوں کا مقابلہ کرنیکے لائق نہیں ہیں —
کورنیلیس نے پہلے تو فتح نہ پائی کیونکہ اسطرح اپنی فوج کو غفلت سے کہائی میں لے
گیا تہا اگر ڈیشس اس پہاڑ پر جو دشمن کے اوپر تہا قابض نہوتا تو بالضرور
مارا جاتا دونو طرف سے سمنائیٹ والوں پر حملہ ہوا انہوں نے بڑی خونریزی کے
ساتہہ شکست پائی انکی تیس ہزار آدمی سے زیادہ میدان جنگ میں کام آئے
چند روز بعد اس فتح کے سپاہیوں نے جو کیپوا میں فتنہ و فساد کر رہے تہے
کوان شنس کو کہ ایک بڑا دلیر سپاہی تہا جبرا اپنا سرخیل مقرر کیا اور
اپنی جرنیل سے بہی زیادہ تر خفا ہو کر شہر سے آٹہہ میل کے فاصلہ پر آن پہنچے
ایسے خوفناک دشمنوں کے شہر کے دروازوں کے پاس آنے سے اجماع اہل
روم کے اصحاب بہت فکرمند اور اندیشناک ہو گئے انہوں نے ویلریس کو
ڈکٹیٹر نامزد کر کے ایک فوج کے ہمراہ دشمنوں کے مقابلہ پر جلد روانہ کیا

تیسران باب

فوجیں مقابل ایک دوسرے کی برابر باندہکر صف کہڑی ہوئیں ان فوجوں میں باپ
اور بیٹے ایکدوسرے کی دشمن جانی تہے — اگر کورونس کے سوا کوئی اور جرنیل اُس لڑائی کا
لڑائیمیں ہوتا تو شاید بڑی خونریزی ہوتی لیکن وہ اپنی حکومت میں کہ ان سپاہیوں پہ
رکہتا تہا معتمد ہوکر بجای دشمنی طریق میں انسے ملکے با اخلاص اور پیار کرتا
اپنے دوستان قدیم اور واقف کاران صمیم سے ملاقی ہوا — اسکی طریق
سے یہہ تدبیر بخوبی بن آئی — انکے وکیل کو اینسٹنس نے کہا چونکہ اپنی خدمت
کے باعث وہ اس عدول حکمی اور انحراف کے کرنیمیں مجبور تہے پس چاہئے کہ
تقصیر معاف ہووے اور آپ انکی سازش سے بیگناہ تہا اسلئے اسکی خطا
کیواسطے کچہہ معافی نچاہی — اس انحراف کو جس سے روم میں نہایت
خوف پیدا ہوا تہا ایک جرنیل نے صرف اپنی ہوشیاری اور بردباری
باز رکہا اُسکی بلند ہمتی دوستوں کے حق میں حلم تہا اور دشمنوں کی حق میں
نہایت عبرت انگیز ظاہر ہوئی — فوراً بعد ایک لڑائی درمیان رومیوں
اور لاطینی والوں کے واقع ہوئی — چونکہ انکی سلاح اور پوشاک اور زبان
ایک سی تہیں تو ایک قاعدہ انمیں فرق اور تمیز کیواسطے ضرور تہا
تاکہ لڑائیمیں حیرانی اور ابتری نہو — اسلئے احکام صادر ہوے کہ کوئی
سپاہی صف کو نچھوڑے اور اگر چھوڑیگا تو سزا پائیگا — بموجب احکام
مرقوم الصدر کے طرفین سے فوجیں صف باندہکر مستعد کہڑی رہیں جب تک
دشمن کے سواروں کی جرنیل نے اپنی صف سے نکلکر لڑائی کی استدعا کی کہ
رومی فوج کا جو سردار چاہے سو مجہسے دوبدو لڑلیوے — تہوڑی دیر تک
سب لوگ سکتہ کی حالتمیں کہڑے رہے اور کسی نے عدول حکمی نکی جبکہ ناگہ

کنسل مینلیس کے بیٹے نے شرم سے دلمیں جلکر دیکھا کہ تمام رومی ڈر گئے ہیں دشمن
پر دلیری سے نگی حملہ کیا — ہر دو طرف سپاہی تہوڑی عرصہ تک اس لڑائی
عجیب کو بیم اور امید کے ساتھہ دیکھنے لگے — ان دونو بہادروں نے اپنی
اپنی گہوڑے ایکدوسرے پر ڈالی میشس نے اپنی دشمن کے گہوڑے
کو گردن میں زخمی کیا لیکن مینلیس نے طالع سعید کی مدد سے میشس کے
کے گہوڑے کو مار ڈالا — لاطن والوں کا جرنیل زمین پر گر پڑا اور تہوڑی
دیر تک اپنی ترسپر سے بچایا مگر جب اُٹھا چاہتا تھا تب رومی جرنیل نے
اسقدر اسپر زد و کوب کی کہ وہ وہیں مر گیا اور اسکی زرہ اور سلاح اتار
کر بڑی شوکت اور خوشی سے اپنے باپ کے خیمہ میں آیا جہاں اسکا باپ لڑائی
کے احکام دیرہا تہا اور تیاریاں کرتا تہا — ہر چند اسکے ہمسر و ہمجولے اسکی
تعریف کی مگر اسے شک میں تہا کہ مجہہ سے باپ کسطرح پیش آتا ہی اس شش و
پنج میں آنکر اپنی باپ کے قدموں میں دشمن کی لوٹ کو رکہدیا اور اس بات
پر نہایت نازاں تہا کہ یہہ امر مجہسے بسبب شجاعت موروثی کے سرزد ہوا ہی —
افسوس وہ اپنی غلطی سے جلد ہی آگاہ ہوا جب اسکے باپ نے منہہ پہیر کر حکم
صادر کیا کہ اسکو سامنے فوج کے لیجاویں — جسوقت اسکو وہان لائے کنسل
نے چشم نم اور چیں بجبیں ہو کر یہہ کہا کہ اے ٹائٹس مینلیس تو نے نہ تو کنسل کے
مراتب کا خیال کیا اور نہ اپنے باپ کا حکم مانا تو نے قواعد جنگ کو توڑا
اور اوروں کو نمونہ عدول حکمی کا دکہایا تو نے مجکو اسقدر حیران اور مجبور کیا کہ
میں تجکو قتل کروں یا اپنی ملک کو برباد — مگر مجکو اس بات میں تامل اور
پاس [illegible] کرنا نہیں چاہئے اسلئے کہ ایکبار ادمیوں کا [illegible]

تیرھواں باب

بیٹہا اور میں جانتا ہوں کہ جس حالتمیں تیری ملک کو تیری موت سے فایدہ حاصل ہو تو تو مرنے سے انکار نکریگا — لیکن اسکی شکلیں بانده یہ اسکی موت ہمارے واسطے آیندہ کا نمونہ ہوگا — تمام فوج اس حکم شدید سے متحیر ہوگی تھوڑی دیر تک متوحش اور ششدر رہی مگر جب اپنی شجاع جوان کے سر کو تن سے جدا اور خون زمین پر بہتا ہوا دیکہا تب آہ و نالہ کر کے بددعا اور نفریں کرنے لگے — اسکی نعش کو کمیوس نے تیار کیگی اور دشمن کی لوٹ سے اسے آراستہ کر کے جنگی ماتمداری اور غم و الم کے ساتہہ مدفون کیا — اس اثنامیں

لڑائی بڑی غضب اور قہر کے ساتہہ شروع ہوئی چونکہ یہ دونو فوجیں اکثر لگی ایک سے سپہ سالار و نکی لڑتی رہی تہیں تو اس آپس کی لڑائی میں بڑی دشمنی اور دشمنی سے مقابل ہوئیں — لاطن والے خاص اپنی طاقت پر بہروسا رکہتے تہے اور روم والے اپنی دلاوری اور چالاکی پر — جس حالتمیں کہ ایسی فوجیں ہر طور سے برابر ہوں تو صرف اس فتح اور شکست میں دیوتاؤں کی پناہ اور مدد چاہتے تہے اور حقیقت یہہ ہے کہ انکی فال گویوں نے پہلے ہی سے کہہ رکہا تہا کہ جون سے طرف رومی فوج کی ہزیمت پاوے اسطرف کی کمیدان کو لازم ہے کہ اپنے ملک کیلئے اپنے تئیں قربان کرے اور اپنے دیوتاؤں کے نام پر اپنی جان دیوے — منلیس پہلوے راست پر حکم کرتا تہا اور دسیئس پہلوے چپ کی طرف ہر دو جانب سے ایسی لڑائی ہوئی کہ کبہی یہہ جیت تا تہا اور کبہی وہ کسواسطے کہ دونو بہادری میں برابر تہے تو بہی جسطرف کی ہزیمت پائی اس طرف دسیئس حکم راں تہا اسلیئے اپنے ملک کے بچانے کیواسطے مرنا چاہا اور اپنی فوج کی عوض اپنی جان دینے پر مستعد ہوا

ہوا — اسی ارادہ پر تیار ہو کر باآواز بلند منیلیس کو پکارا اور اسکی صلاح چاہی
(اسلئے کہ وہ ایک بڑا امام تھا) کہ کسطور اپنی تئیں قربان کروں اور کیا کلمات
اسوقت کہوں — اسکی صلاح کی موجب ایک بڑی لمبی قبا پہنی اور اپنے سر کو
ڈھانکر اوپر ایک نیزہ کے اپنے ہاتھ پھیلائے اسطرح بیٹھی اور دوزخی دیوتاؤں کے
نام پر روم کی سلامتی کیلئے مرنے پر مستعد ہوا — تب گھوڑے پر مسلح سوار ہو
دشمن کی فوج میں بغضب گھس گیا اور جسطرف کو گیا نہایت خوف اور
گھبراہٹ پیدا کی آخرش زخمی ہو کر گر پڑا — اس وقت رومی فوج نے اسکے
اسطرح مارے جانے سے فتح پانیکی امید قوی کی لاطن والے بھی از راہ توہم مذہب
کے اسکے ارادہ سے متحیر ہوے اور شکست فاحش انکے ظاہر ہونا شروع کیا رومیوں
نے انکو ہر ایکطرف سے مجبور کیا اور اسقدر کشت و خون ہوا کہ ایک چوتھا حصہ
بھی دشمن کی فوج میں سے اس شکست میں بمشکل بچا —
اسی وقت میں رومیوں نے سیناٹ والوں سے ایک مقابلہ میں بڑی سختی
اٹھائی اس سبب انکو صورت یاس کی نظر آنی لگی اور تھوڑی عرصہ تک پاس تھی کہ
دشمن کامیاب ہوے — اجماع امرائے اہل سیناٹ سے صلح کا انکار کیا لشکر کا حاکم
ونلا سیم کی کھاٹی میں لیگیا اور اسکے باہر کے راستوں پر قابض ہو کر دس سپاہی جلباس
شبانی روانہ کئے تاکہ وے اس راہ پر جاویں جہانسے روم والے کوچ کرتے ہوں
بموجب اسکی خواہشوں کے رومی جرنیل انکو ملا اور انہیں گڈری حقیقتاً سمجھکر پوچھا
کہ فوج سیناٹ کی کسطرف کو گئی ہے انہوں نے بظاہر بے پرواہی سے جواب
دیا کہ اپالیا کیطرف گئی ہیں اور اسے محاصرہ کر رہی ہیں جرنیل مذکور اسکو
قریب کا تصور کر کے لیوسیریا والی ریاست سے اس شہر کی مدد کیلئے بڑھ گیا جو

سپاہی میں سے تہلسب انکا فریب دریافت کیا کہ اسکی فوج کو ہر ایک طرف
انہوں نے تسخیر کر کی مسدود کر لیا ہے۔ یاشیس نے رومیوں کو بخوبی اپنی بس میں کر
اور انکو بجز انکی پوشاک کے بالکل ننگا کر کر جو یکے نیچے سی بچہ نکالا —
تب یہہ اقرار کیا کہ تمام ملک سیمنایٹ کے تم چھوڑ دو اور قول و قرار سابق
شرائط پر رہو — رومیوں نے ناچار اس شرط رنجش آمیز اور زبون
اطاعت کی اور بے سلاح اور آدھے ننگے اور دل بریاں اور چشم گریاں اپنی
گی ہوئی سکھ حاصل کرنیکی مشتاق کیپو کیطرف گئے — جس وقت فوج مذکور رزو
پہونچی تب تمام شہری متعجب ہو کر انکے اس بیعزتی کے ساتھ پہر آنے سے نہایت
مغموم ہوئے اور غضب اور غم کے سوا دوسرا کوئی چیز نظر نہ آئی اور تمام شہر
رونا اور پیٹنا شروع ہوا — یہہ تو فقط تہوڑی سی کمبختی تہی اسواسطے کہ
کی حرف شان اور نام آوری میں فرق آیا نہ اسکی مضبوطی اور طاقت میں —
و جدل سابق بدستور برسوں تک جاری رہی طاقت سیمنایٹ کی ہر روز
ہونے لگی اور رومیوں کی حکومت فتح پر فتح پانے سے زیادہ ہوتی جاتی تہی۔
لے پاپرس کر انتظام اور سپاہی میں بہت سی نفرتیں حاصل ہوئیں
فیبیس میکزمس نے بہی سیمنایٹ پر فتح پانے سے بڑی شان حاصل کی اور
جو ائی دیسیس کا بیٹا تہا جسنے چالیس برس گذری کہ اپنی تئیں اپنے
کے بچانے کیواسطے نثار کیا تہا اپنے باپ کے نمونہ کی پیروی کی یعنی دشمن
گہسکر اپنے ہم وطنیوں کو بچایا اور آپ مارا گیا — سیمنایٹ والے
تکلیف میں پڑے اور چونکہ اپنے تئیں بچا نہ سکتے تہے تو اسلیئے انہوں نے
ای پاپرس کے بادشاہ پاس مدد کے واسطے رجوع کی تاکہ وہ انکو اب

رومینوں اور پرہس کی پہلی لڑائی

بربادی کی نزدیکی سے رہائی دلوی — پرہس نے جو نہایت جری بلند نظر اور زبردست
بادشاہ تھا اور ہمیشہ سکندر کے نمونہ کی پیروی کرتا تھا انکی مدد کا اقرار کیا اور اس
وقت ایک فوج تین ہزار آدمی کی زیر حکم سینی اس کے جو ایک کار آزمودہ سپاہی تھا
اور فصیح دیموستھی نس کا شاگرد رشیدہ تھا روانہ کی — آپ بھی ہمراہ تین
ہزار سوار اور بیس ہزار پیادے اور بیس فیل دمان کہ جنھیں حکام اسوقت کے بڑا
اعتماد رکھتے تھے لیکر سمندر کیطرف جلد روانہ ہوا اسکی بڑی بیڑی میں سے
صرف تھوڑے ہی سے آدمی اسکے ساتھ اٹلی میں داخل ہونے کیواسطے کہ اسکے
بہتیرے جہاز ادہر اودہر پراگندہ ہو گئے تھے اور تھوڑے سے ایک طوفان میں
بالکل غارت ف بروقت وارد ہونیکے ٹارنٹم میں اسکی پہلی تدبیر یہ
تھی کہ جن لوگوں کی اعانت کیواسطے آیا تھا انکو قواعد جنگ میں درست کرے —
اسنے ایسی ابتری اور عیاشی شہر میں دیکھی کہ تمام باشندے ناچ اور رنگ میں
غرق تھے اور لڑائی کیطرف سے بالکل بیخبر اسیواسطے اسنے حکم دیا کہ انکے تمام
مکانات مثل حمام ناچ گھر اور ضیافت خانے بند کردیں اور انکو ایسے شغلوں
اور تماشوں سے کہ جنسے سپاہی لڑائی میں ناقابل ہوں ممانعت کی — اس
اثنا میں رومی ایسی ہوشیاری کام میں لائے کہ جس سے ایسے دشمن شدید
اور مہیب کا مقابلہ ہو سکتا اسیلئے اسکے مقابل میں کنسل لیوی نس کو ایک
بڑے لشکر کے ساتھ روانہ کیا — حالانکہ پرہس کی تمام فوج ابتک نہیں
پہنچی تھی تب بھی کنسل مذکور کے مقابل ہوا مگر پہلے اسنے ایک ایلچی انکو
روانہ کیا کہ اگر مجھکو اجازت ہو تو میں درمیان رومیوں اور ٹارنٹم کے
لوگوں میں ثالث ہوؤں — لیوی نس نے اسکا یہہ جواب دیا کہ نہ تو تجکو

اس امر میں ثالث سمجھا ہوں اور نہ دشمن جانتا ہوں تب ایلچی کو اپنی کیمپ میں
لے گیا اور کہا کہ جو کچھ یہاں سے بغور دیکھکر جاوے سو اپنے آقا سے ظاہر کریو —
آخر الامر دونو فوجوں نے مقابل ایکدوسرے کے وار پار دریای تیکیس کے کناروں پر
اپنی خیمے ایستادہ کیے — پورس اپنی کیمپ کے پڑاؤ کیواسطے ہمیشہ اچھی جگہہ پسند
کرتا تھا اور دشمن کا مقام دیکھنے میں نہایت ہی ہوشیار — ایکمرتبہ دریا کے کنارہ پر کھڑا
تھا تو ترکیب رومیوں کے کیمپ ڈالنے کی ملاحظہ کر کے کہا کہ یہ دہقانی لوگ کسی نوع
سے جاہل معلوم نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہہ دریافت ہوتا ہے کہ انکی لڑائی انکے ارادہ
کے موافق نظر آتی ہے — اسوقت ایک جمعیت مسلح اپنے سپاہیوں کی اوپر کنارہ
دریای مذکور کے متعین کی کہ اگر رومی پیشتر از پہنچنے سپہ کی تمام فوج کے دریای مذکور سے
عبور کریں تو انکا مقابلہ کریں — اسکی خواہش کے موافق ایسا ہی ظہور میں آیا
کہ کنسل مذکور نے اس غلبہ سے کہ جس سے اسکی نادانی ظاہر ہوئی حکم دیا کہ
جس جگہہ سے دریا پایاب ہو عبور کریں یہہ جمعیت پیشتر بھیجی ہوئی اسکے مقابلہ سے
مجبور ہو کر فوج قلب میں الٹی پھر آئی — پیرس نے دشمن کے ارادہ سے مطلع ہو کر
اسکے سواروں پر حملہ کرنا چاہا پیشتر اسکے کہ وہ اپنے پیادوں سے جو ایک میل کے
فاصلہ پر تھے مدد پاویں اسلیے ایک رسالہ چیدہ سواروں کا ان سے لڑنے کے
لیے لے گیا — رومی لشکر بمشکل تمام دریا سے گذرا کہ لڑائی عام ہو گئی گرچہ
والے یعنی یونانی باعتبار اپنی نیکنامی قدیم کے خوب لڑے اور رومی بامید
نیک شان اور نام آوری حاصل کرنیکے جنگ میں مصروف ہوئے
لوگوں نے پیشتر اسکے ایسی دو فوجیں باقاعدہ اور کارآزمودہ مقابل ایکدوسرے
کے کبھی نہیں دیکھی تھیں اور آجتک یہہ نہیں دریافت ہوا کہ لشکر

لشکر یونانیوں کا افضل تھا یا رومیوں کا — لڑائی دیر تک ہوتی رہی اور معلوم
ہوتا تھا کہ کبھی رومی ظفریاب ہونگے اور کبھی یونانی جیتیں گے رومیوں نے سات
مرتبہ دشمن کو ہٹا دیا اور اتنی ہی دفعہ انسے ہزیمت پائی لیکن آخر کار جب لڑائی کی
اسطرح مبہم اور مشتبہ تھی پرسس نے اپنے فیل دمان قلب جنگ میں بھیجے اور انکی
مدد سے فتح حاصل کی — رومیوں نے ایسے جانور بلند اور جسیم پہلے نہیں دیکھے تھے
اور انکی مہیب شکل کو دیکھکر اتنے ڈر گئے تھے جبتک کہ انکے ہودج سے جنمیں مسلح آدمی تھے
پرسس نے دیکھا کہ فتح مجھکو ملی تب تھیسلین کے رسالہ کو دشمن پر اس پراگندگی
میں حملہ کرنیکو روانہ کیا — رومیوں کی بڑی کشت و خون ہوئی انکے پندرہ ہزار
آدمی مارے پڑے اور اٹھارہ سو قید ہوئے — ظفریابوں کے حق میں بھی لڑائی
خوفناک ہوئی پرسس خود زخمی ہوا اور اسکے تیرہ ہزار آدمی کام آئے —
اسی عرصہ میں رات ہو گئی لڑائی دونوں جانب سے موقوف ہوئی پرسس نے
باواز بلند کہا کہ اگر ایسی ہی ایک اور لڑائی ہو تو میری تمام فوج غارت ہو جائیگی —
دوسرے روز جبکہ میدان کارزار کو دیکھتا پھرتا تھا تو رومیوں کی نعشوں کو ملاحظہ
کرکے بہت سی تعریف کی — اسلئے کہ تمام زخم انکے چہروں پر مانند گلوں کے کھلے
ہوئے تھے اور انکی صورتوں سے موت میں بھی شجاعت اور دلاوری ظاہر ہوتی تھی
انکی اس حالت کو دیکھکر ڈر گیا اور باواز بلند کہا کہ اگر رومی جیسے سپاہی میرے
پاس ہوتے یا میں انکا بادشاہ ہوتا تو تمام دنیا کو باسانی فتح کر لیتا —
بعد از فتح پرسس نے انکو اور تنگ کرنا نہ چاہا اور اس خیال میں تھا کہ انسے آشتی
کر لے اسلئے اپنے دوست سینیاس کو انکے پاس صلح کی خاطر بھیجا کیونکہ
اکثر اس شخص کی فصاحت اور بلاغت کے باعث انسے اتنے ملکات حاصل

کی تھی کہ اپنے ہتیاروں سے نہیں جیت نہ سکتا - ہرچند سنی نیا بمس نے رشوت د
سے ترغیب دی اور فہمایش بہی اور ظاہر اکرنے سے سمجہایا مگر رومیوں نے کس
نوع سے اسکا فریب نہ کہایا اور نہ اسکے دم میں آئے - آخر الامر ا
امیدوں سے مایوس ہوکر اپنے آقا کے پاس آکر رومیوں کی نیکی اور شوکت کی
بہت سی تعریف کرکے کہاکہ اجماع امرا تو مانند دیوتاؤں اور فرشتوں کی ہے او
انکا ایک خانہ ہے - اس امر سے پررس فی الفور مطلع ہواکہ جب ایک قا
سے اس مضمون کا آیاکہ فدیہ لیویں اور قیدیوں کا طرفین سے بدلہ کریں - اس
بزرگ کی سرداری میں فیبرشیس وہ بڑا اجماع مذکور میں سے تہا اور اپنے ہموطنیوں
مفلسی اور تکلیف کا ضرب المثل اور خوش اور راضی ہمیشہ رہتا تہا -
پررس نے اس شخص کا بڑی تپاک اور مہربانی سے استقبال کیا اور اسکی
اور نام آوری کی آزمایش کیلیے نہایت عمدہ پیشکش پیش کیں مگر اس بہادر
قبول نکیں - دوسرے روز اسکی مزاج کا اعتدال دریافت
چاہا ایک مست ہاتھی جو دیوارگیری کے پیچہے کہڑا کرواررکہا تہا اشارہ پا
اپنا سونڈہ ایلچی مذکور کے سر پر اٹہایا اور سوای اسکے اسیوقت اور بہی حا
اور فطرتیں اسکی ڈرانیکو عمل میں آئیں - لیکن فیبرشیس کسیطرح سے متحیر او
خاطر نہوا بلکہ بادشاہ کیطرف متوجہ ہوکر ہنسا اور کہاکہ مجکو خوف خو
کے روز کی اور اس روز کے حب رشوت اور فریب بینی کے کچھ رغبت نہ
ہیں - پررس اسکی شجاعت اور نیکی سے کہ جسکو ابتک دہقانی اور
سیہانا سمجہتا تہا نہایت محظوظ ہوا اور جس چیز میں کہ وہ خوش معلوم ہوتا تہا وہی
عنایت کی یعنی تمام رومی قیدیوں کو صرف باعتبار فیبرشیس کے اس ا

چھوڑ دیا کہ اگر اجماع افواج جنگ و جدل سے نہ باز آوینگی تو میں جس وقت مناسب
جانونگا انکو پہر واپس کر لونگا — افواج رومی اسوقت شکست پانے سے
بے بحال آئی اور سپنی شس اور ڈیشس دو کنسل سال آئندہ میں اسکی سپر جنیل
مقرر کئی گئے — ہاتہیوں کے خوف سے جو رومی بیشتر ڈرتی تہے سو اب وہ ڈر بہی
جاتا رہا اور دونو فوجیں برابر تعداد میں شہر اسکیولم کے نزدیک مقابل ہوئیں —
اس حالتمیں بہی بعد ایک سخت اور دراز لڑائی کے گریس والونکے قواعد غالب
آئی — رومی ہر ایک جانب سے خصوص ہاتہیوں سے تنگ ہوکر اور چہہ
ہزار آدمی میدان جنگمیں کشتہ چہوڑ کی اپنی کیمپ میں الٹے پہر آئی — لیکن دشمن اس
نصرت سے کچہہ سختی کرنے کی جگہہ نرکہتی تہے کیونکہ انکی طرف سے بہی مارے گئے تہے
جسوقت ایک سپاہی اس فتح کی مبارکبادی پیررس کو دے رہا تہا اسوقت
بادشاہ مذکور نے اس سے کہا کہ اگر ایسی ہی ایک اور فتح ہوگی تو میرا کام تمام ہے
اس جنگ سے میدان کارزار آخر ہوا — موسم آئندہ میں دونو جانب سے
لڑائی کی تیاریاں ہوئیں پیررس نے اپنی ولایت سے کمک و مدد پائی —
جس وقت افواج طرفین کی تہوڑے فاصلہ پر ایکدوسرے سے تہیں تب ایک چٹھی پیررس
کے حکیم کی رومی جرنیل لوڑیبی فبریشیس کے پاس اس مضمون کی آئی کہ ایک انعام برابر
لایق دو تو میں بادشاہ کو زہر دیکر مار ڈالوں اور اس صورت سے رومیوں
کو ایسے دشمن زبردست اور خطرناک سے خلاص کر دوں — فبریشیس نے اس
بد ذات کی غرض سے نہایت خفا ہوکر اپنے رفیق کنسل کو مطلع کیا کہ میں یہہ
چاہتا ہوں کہ پیررس اس امر ناشایستہ سے آگاہ ہو
— فی الفور چٹھی مذکور کو پیررس کے پاس روانہ کی اور اسکو ا

۲۷۸

تیرھواں باب

آگاہ کیا کہ دوست اور دشمن میں کچھ تمیز کیجیو — ظالم اور بدذات لوگوں کو تو سرفراز
اور معتمد اپنے عمر کار میں کیا ہے اور جو لوگ کہ جوانمرد اور بہادر ہیں انسے دشمنی
رکھتے ہو — پیرہس نے اب دریافت کیا کہ یہ لوگ کسی نوع سے جاہل اور
وحشی نہیں ہیں اور جوانمردی میں بھی ہم سے زیادہ ہیں جسقدر کہ اس حبشی کو
انکی دیانتداری سے متحیر ہو کر پایا اسیقدر اپنے حکیم کی بدذاتی اور نمک حرامی پر غضبناک
ہوا اور باواز بلند کہا کہ ای شجاع فبریشس آفتاب کو اسکی راہ سے پھیر دینا سہل
ہے مگر تجکو تیری عزت اور دیانتداری سے پھیرنا ناممکن ہے — تب اس
بات کی اپنے خدمتگاروں میں تلاش کی آخرش دریافت کرکے حکیم کو
حکم قتل کا دیا اور فی الفور تمام قیدیوں کو بغیر از فدیہ لینے کے روم کیطرف روانہ
کیا اور پھر درخواست صلح کی پیش کی — رومیوں نے اسیطرح انکار کیا
جسطور سے کہ صلح کی پہلی شرائط کو نامنظور کیا تھا —

دو برس بعد پیرہس نے اپنی فوج بھرتی کر کے ایک حصہ اسمیں کا لینٹولس کے
راہ روکنے کیلئے روانہ کیا اور قبل اسکے کہ اسکا رفیق کونسل اس سے شریک
ہووے آپ کیوریس ڈینٹیٹس کے مقابلہ کو آیا — اسکا قصد خاص یہہ تھا
کہ دشمن پر شب کو تاخت کرے لیکن طالع کی نحوست سے اپنے ساتھہ کی
روشنی گل ہو گئی آدمی راستہ بھول کر جنگل میں چلے گئے صبح ہوتے ہی
اسنے اپنی تئیں رومیوں کے کیمپ کے سامنے جو مستعد اور مسلح کھڑا ہوا تھا پایا
طرفین کی مقدمۃ الجیش میں لڑائی ہوئی رومی کامیاب ہوئے —
فوراً بعد ایک عام لڑائی ظاہر ہوئی جبکہ پیرہس نے دیکھا کہ اب شکست
ہوا چاہتی ہے تب اپنے ہاتھیوں کو پیش سامنے کیا — چونکہ انکی خوف بعدہ

سینائیس اور پرس کی پہلی پونک لڑائی.

بفائیدہ سے رومی اب خوب واقف ہوگئے تھے اور جانتے تھے کہ دیو آگ سے
ڈرتے ہیں تب اسیواسطے رال اور سن کے گولے بناکر جب وے قطاروں کے
نزدیک پہنچے انپر مارے — ہاتھی ان گولوں کے شعلوں سے غضبناک ہوگئے اور
سپاہیوں نے انکا اسے بہادری سے مقابلہ کیا کہ آگے نہ بڑھ سکے بلکہ اپنی فوج میں الٹے بھاگے
اور تمام صفوں کو توڑکر خوف اور گھبراہٹ پیدا کی — آخرش رومیوں کی
فتح ہوئی — پرس نے اپنے لشکر کو اس کشت وخون اور بھاگنے سے بچانے میں بہت
سعی کوشش بفائدہ کی اسکے فقط تئیس ہزار آدمی ہی نہیں مارے گئے بلکہ اسکا
کیمپ بھی لٹ گیا — چونکہ رومی ہمیشہ نئی چیز کے حاصل کرنے یا سیکھنے کے مشتاق رہتے تھے
تو انکو یہہ ایک نیا سبق حاصل ہوا وے پہلے اپنے خیمے بے ترتیب ایستادہ کیا کرتے
تھے مگر اس فتح کے بانی سے زمین کا ناپنا اور گرد دیکھ کے مورچال اور ناکہ بندی
بنانی سیکھیں غرض اس ترکیب سے بہتری اور فتوحات حاصل کیں —
پرس نے مایوس ہو کر اٹلی کو چھوڑ دینا چاہا اسلیئے کہ وہاں اسکے دشمن خشم آلود
اور مددگار بیوفا بہت سے تھے بموجب اسکے تمام ٹارنٹم کے باشندوں کو
بلاکر مطلع کیا کہ مجھکو یونان میں واسطے مدد کے طلب کیا ہے اور کہا کہ تم اب
باامن رہو اسی رات کو اپنا لشکر کشتیوں پر سوار کرکے اپنے ملک میں بے رنج و
بے خلل آ پہنچا بقیہ اور خستہ حال آدمیوں کو لیکر وارد ہوا اور ایک جمعیت سپاہ کی
ٹارنٹم میں فقط برای حفاظت چھوڑ دی اسطور سے لڑائی پرس کے ساتھ چھ برس
بعد آخر ہوئی — ٹارنٹم کے عیاش اور غریب باشندوں کو جو اس لڑائی
کے بانی ہوئے تھے سپاہ جو انکی حفاظت کے واسطے وہاں چھوڑی گئی تھی رومیوں سے
زیادہ تر دشمنی جانی رکھتی تھی اسلیئے کہ انپر بار بار سے حملہ کرتے تھے — درمیان اسکے

اور میلو کے جو پیرس کیطرف سے قلعہ میں حاکم تہا اسقدر دشمنی پیدا ہوئی کہ انہیں
قدیم دشمن رومیوں کی دہشت کے سوا کوئی چیز اسکو موقوف نکر سکتی تہی۔
اس تکلیف میں انہوں نے کارتہیج والوں سے اعانت چاہی ان لوگوں نے ایک
بڑی لشکر کے ساتھہ آنکر ٹارنٹم کی بندرگاہ کو مسدود کر دیا غرض ان بد نصیب
لوگوں کو جو اکثر تہہ اٹلی میں عیاشی اور اوضاع خوش کیواسطے مشہور تہے اب
تین حریف دشمنوں سے برسر مقابلہ کرنا پڑا۔ آخر الامر رومیوں نے کسی وسیلہ
سے اس قلعہ کی سپاہ کتیں اپنی طرف ملا لیا اور بعد ازاں باسہانی شہر مذکور
پر قابض ہوکے اسکی فصیل کو ڈہا ڈالا اور باشندوں کو آزادی اور پناہ بخشی

چودہواں باب

پہلی پیونک لڑائی کی ابتدا سے دوسری پیونک لڑائی کے آغاز تک جبکہ رومی سمندر پر نہایت صاحب طاقت اور صاحب حکومت ہوگئے

سن رومی تمام خانگی نزاع اور دعونکو دبا کر غیر ملکوں کو فتح کرنے پر مشتاق ہوئے
۲۶۴ قبل مسیح کارتہیج والے اسوقت سسیلی کا بہت سا ملک اپنے قبضہ میں رکہتے تہے اور
رومیونکی مانند صرف ایک قابو وہان کے باشندونکو ایذا پہنچانیکا
تہے تاکہ تمام اس جزیرہ پر حاکم ہو جاویں۔ آخر کار یہہ قابو انکو حاصل
ہوا۔ سرکیوز کے بادشاہ ہیرو نے جو ایک ضلع جزیرہ کا
اور ابتک کسی سے فتح نہوا تہا انسے خلاف میمرٹائین والوں کے جو تہوڑے
سے لوگ اسی ملک کے تہے مدد چاہی اور انہوں نے بہی انکی حمایت کیلئے افواج بری و بحری روانہ کی
میمرٹائین کے لوگوں نے اس خرابی آئندہ کے رفع کرنے کے واسطے رومیوں سے حمایت چاہی رومیوں نے میمرٹائین والوں کو

یہ خیال نکرکے اور انکو انفرا مدد کا ندیکر خود کارتہیج پر لڑائی اس دلیل سے ظاہر کی
کہ کارتہیج والوں نے زمانہ سابق میں رومیوں کے برخلاف اٹلی کے اضلاع جنوبی میں
مدد بہیجی تہی — اسطور جنگ و جدل درمیان دو طاقتور ملکوں کے ظاہر
ہوئی طرفین سے ایک دوسرے کی افزونی اور ترقی کو بہ صبر ملاحظہ نکر سکتے تہے —
کارتہیج ایک نو آبادی فنیشیا والوں کی اوپر کنارہ افریقا کے جہاں آج
تیونس ہے ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس پیشتر روم کے بنی تہی — چونکہ اسنے بحر
بڑی حکومت حاصل کی تہی تو اپنی سلطنت سمندر کے کناروں تلک پہیلائی
تہی اور اپنی تجارت اور بیڑوں میں بڑا اعتبار رکہتی تہے غرض ان دو بزرگ
ملکوں نے وہ لڑائی شروع کی جسکو اول پیونک لڑائی کہتے ہیں کارتہیج والے
زر و نعیم پر بہروسا رکہتے تہے جو جلد کم ہو جاتا ہے اور رومی استقلال اور حب الوطنی
اور اقبال اس کیواسطے نہایت مشہور تہے جنکے باعث شکست پانے سے بہی طاقت
حاصل ہو سکتی تہی — رومیوں کی بلند نظری کو صرف ایک بڑی مشکل یہہ تہی
کہ جہاز نرکہتے تہے بلکہ جہازونکا نام بہی نہ جانتے تہے مگر کارتہیج والے سمندر پر بالکل
حکم رکہتے تہے اور تمام سمندری شہر بہی انکے فرمان بردار تہے — ایسی ضرورت
میں جو قدرت کیطرف سے اکثر صادر ہوتی تہی بجز رومیونکے اور شخص نہیں سہہ
سکتے تہے لیکن وے اس سے کسی نوع اندیشہ نکرتے — اتفاقاً ایک جہاز
کارتہیج والونکا طوفان سے کنارہ پر آلگا تہا رومیونکو اس سے ایک نمونہ
حاصل ہوا — اسلیئے دریائی امور میں مصروف ہونے لگے باوجودیکہ کاریگر
یا ملاح نرکہتے تہے پہر بہی ہر ایک مشکل پر اپنے استقلال کے سبب غالب ہوئے
پہلے کنسل ڈیولیس اپنا نوتعمیر بیڑا لیکر سمندر میں گیا اور اگرچہ جہاز رانی کے

چودہواں باب

اہتمام میں دشمن سے کم تہا تسپر بہی اسنے دشمن پر بہی سمندری فتح حاصل کی
کارتہیج والوں کے پچاس جہاز غارت ہوئے اور حکومت سمندری جو کہ
بہت عزیز جانتے تہے جاتی رہی — لیکن فتح سسلی کی صرف کارتہیج وال
حکومت خود انکی ولایت میں کم کرنے سے حاصل ہو سکتی تہی — اسواسطے
اجماع امرا نے لڑائی افریقا میں شروع کی اور ریگیولس اور منلیس کو اس
کرنیکو تین سو جہاز کے ساتہہ روانہ کیا — ریگیولس کو اسوقت روم میں
شجاع اور کفایت شعاری کا نمونہ سمجھتے تہے — اسکی حب الوطنی
اعتدال سے زیادہ تہی وہ اپنے ملک کی اسقدر تائید کرتا تہا کہ تمام مطالب
اغراض مخفی کو اتنا بچاتا تہا — یہ دونو جرنیل ایسا بڑا بیڑا کہ جسمیں ایک
چالیس ہزار آدمی تہے اور اتبک ایسا بڑا بیڑا اٹلی کی بندرگاہ سے کبہی نہیں
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے — وہ کارتہیج والونسے کہ جن پاس بہی اسیقدر
اور سپاہ سمندری بہی کار آزمودہ تہی ملے — جہاز دونوں طرفوں سے تہوڑے
لڑائی شروع ہوئی کارتہیج والے ظفریاب معلوم ہوتے تہی لیکن جسوقت
رومیوں نے انپر زور حملہ کیا تب فرق درمیاں فوج دریاہے وار
شخصونکی جو نام اور عزت کیواسطے لڑتے تہی ظاہر ہوگیا — یعنے رو
ہوئے اور دشمن کے جہاز پراگندہ اور منتشر ہوگئے انکے تیس جہاز
ہوئے — نتیجہ اس فتح کا یہہ تہا کہ رومی فوراً افریقا کے کنار
ہوئے — شہر کلوپیا کا بیس ہزار آدمی سمیت مقید کرکے مس
اجماع امرا نے ان فتحوں کی خبر پاکے منلیس کو حکم دیا کہ اٹلی میں ا
تاکہ سسلی کی لڑائی کا انصرام کرے اور ریگیولس کو فرمایا کہ

آفریکا ہی میں رہے اور فتح اور جنگ سے باز نہ آوے —
ایک لڑائی پہر واقع ہوی جسمیں کارتہیج والوں نے پہر شکست کہائی اور انکے تہوڑے سپاہی چیدہ مارے گئے — اس ملی شکست سے اور بہی مایوس اور متحیر ہوگئے اور انکے اکثی شہر سے زیادہ رومیونکے مطیع ہوی — کارتہیج والوں نے اس تکلیف میں جب انکے پاس جرنیل اپنی ولایت میں میسر نہوے تب اپنے ایلچی لیسی ڈیمن میں زین طپس کے پاس روانہ کی تاکہ اپنی افواج کا حکم اختیار کرے چونکہ یہہ شخص نہایت کار آزمودہ جرنیل تہا تو اسنے انکی بات کو قبول کیا اسنے میجسٹریٹوں کو سپاہ کی بہرتی کیواسطے احکام صادر کی اور انکو اسطور پر متیقن کیا کہ انکی فوج نے ابتک جو دشمنوں سے شکست پائی ہے جرنیلوں کی تغافلی اور جہالت کے باعث ہوئی ہے اور فرمایا کہ اگر میرے حکم مانو تو باسانی فتح حاصل کرو —
تمام شہر میں از سر نو اس بیگانہ شخص کی صلاح سے جسپر بامید قوی بڑا اعتبار رکہا تہا جلدی دوبارہ استقلال اور خوشی اور جوش پیدا ہوئی اس جرنیل مذکور کی بہی یہی آرزو تہی کہ جو وہاں کے باشندوں نے ظاہر کی جسوقت کہ انکو اسطرح لڑائی کیواسطے مستعد اور کمربستہ پایا تب میدان جنگ میں بجوشی گیا — جرنیل مذکور نے بڑی دانائی سے اپنے لشکر کا بندوبست کیا سوارونکو دونو بازوں پر ایستادہ کیا اور ہاتہیونکو تہوڑے فاصلہ پر پیادوں کی صف سے متعین — تب سپاہ آگی رکہی اور اسطرح حکم دیا کہ جیسے ہی حملہ کرچکیں تب پیادونکی صف کے پیچہے ہٹ آویں — آخرکار افواج طرفین سے لڑائی میں مصروف ہوئیں اور بڑے سینہ زور مقابلہ کے بعد رومیوں کی شکست ہوئی انکے بہت سے آدمی مارے گئے اور ریگلوس پکڑا گیا —

چودہواں باب

اسکے بعد اور بہت سی تکلیفات اور مشکلات رومیوں کے لاحق حال ہوئیں
انکا بیڑا طوفان میں غارت ہوگیا اور انکی پایہ تخت اگریجنٹم کو سسلی میں کارتہیج
کے جرنیل کارتہلو نے لیلیا — رومیوں نے ایک نیا بیڑا تیار کیا وہ بہی موافق
پہلے بیڑے کی تباہ ہوگیا کسواسطے کہ انکے ملاح بحر شام کے کنارونسے ناواقف تھے
اپنے جہازونکو اونیز یا لو دار سیلونکے لیگئے بہت سے جہاز فی الفور طوفان سے ٹوٹ
پہوٹ کر مسمار ہوگئے — کارتہیج والے اسطرح ظفریاب ہوکر صلح کے خواہاں ہوئے اور چاہا کہ ریگولس جو ہم
رکہی ہیں انسے بہی بہتر شرطیں کی جیئے — انہوں نے اسیلیے یہہ خیال کیا کہ ریگولس چار برس سے پابجولان ہمارے
پاس مقید رہا ہے اس سے زیادہ اور کون شفیع اس امر میں ہوگا — بلکہ
چونکہ وہ بہی قیدخانہ میں رہنے سے حیران ہوگیا ہے تو اغلب ہے کہ اپنی ہموطنیونکو
لڑائی کے باز رکہنے میں فہمایش کریگا اسلیے کہ لڑائی کے باعث اتنی مدت
مقید رہا تہا — اسکو اسیواسطے اپنی ایلچیونکے ساتہہ اس قول و قسم
پر روانہ کیا کہ اگر عہد و پیمان صلح کے نہ ٹہہریں تو الٹا پہر آوے —
وہ بہی بخوبی جانتا تہا کہ اگر رومیوں سے آشتی نہوگی تو میری جان پر نوبت آویگی
غرض جب یہہ دیرینہ جرنیل ہمراہ ایلچیوں کے روم کے متصل پہنچا تب اسکے دوست
واقربا اس سے ملنے کو آئے اور اسکے آنے کی مبارکباد دی — شہر میں
بڑا شور و غل مچا مگر ریگولس نے ملول خاطر ہوکر شہر پناہ کے دروازہ میں
آنے سے انکار کیا — لوگوں نے اسکی منت اور سماجت لاحاصل کی کہ وہ
اپنے گہر کو آنکر دیکہے اور اسکے آنے سے جو خوشی ہوئی ہے اسمیں شریک ہووے
اسنے باستقلال کہا کہ میں ابتک کارتہیج والوں کی غلامی میں ہوں اور تمہاری اس
عزت اور توقیر کے لائق نہیں — اجماع امرا اپنی عادت معہودہ کی موافق

شہرپناہ کے باہر آئی تاکہ ایلچیوں کی عرض و معروض سُنیں ریگیولس نے جسطور
سے کہ کارتھیج کی کونسل سے احکام پائے تھے اپنی رسالت سے انہیں مطلع کیا
اور ایلچیوں نے بھی اسکی بات کی تائید کی — اجماع امرا بھی لڑائی سے جو
اٹھہ برس سے ہو رہی تھی لاچار ہو گئے تھے اور صلح کرنے سے کسی طور ناراض نہیں
اب صرف ریگیولس کی رای اسباب میں باقی تھی — جب اس سے
پوچھا تو اسنے کہا کہ لڑائی جاری رکھو تب تمام لوگ اس کلام سے متعجب ہوگئے
اس صلاح بے توقع سے اجماع امرا کو بھی بڑا رنج ہوا انہوں نے جتنا کہ اسپر رحم
کہایا اتنی ہی اسکی تعریف بھی کی کسواسطے کہ اس بہادر شخص نے اپنی غرض کا کچھہ
خیال نکیا اور اس مشورہ کیطرف سے اندیشہ ناک ہوا جسمیں اسکی فار
متصور تھی — لیکن اپنے قول و قرار کو توڑ کر اپنی تکلیف کی تشفی کی اور
پہر اسی جا کو جہاں مقید تھا روانہ ہوا — اجماع امرا اور اسکے
عزیزوں اور اقرباؤں نے اسکے ٹھہرنے کیلیے بہت سی منت اور سماجت کی
مگر اسنے کچھہ خیال نکیا — ہرچند اسکی بیوی اور بچوں نے اسکو دیکھنے کیواسطے
گریہ و زاری کی پہر بھی اپنا اقرار پورا کرنیمیں ہٹ کی حالانکہ خوب جانتا تھا کہ
وہاں جانے سے مجکو بڑی تکلیف ملے گی تب بھی اپنے کنبے والوں سے ملاقات
نکی اور اپنے دوستوں کی بے اجازت ایلچیوں کے ساتھہ کارتھیج کو روانہ ہوا
جسوقت کہ کارتھیج والوں نے اپنے ایلچیوں سے خبر پائی کہ ریگیولس نے بجاے
صلح کرنیکے اجماع امرا کو یہہ صلاح دی کہ لڑائی جاری رکھیں تب انکا غصہ
اور ناامیدی اسقدر حد سے زیادہ ہو گئی کہ کسی طرح انکا غضب رفع نہو سکتا
تھا — انہوں نے اسکو اسی چلن کو دیکھکر اسے سزا دینیکی تیاری کی —

[illegible]واں باب

اسکی پلکیں کاٹ کر پہر قید خانہ میں بہیجدیا۔ تہوڑی روز بعد اسکو وہانسے
نکال کر سورج کے سامہنے کہڑا کرکے بٹہلایا۔ آخرالامر جب ایسی ایسی تکلیف
اوز رنج دینے سے انکی تسلی نہوئی تب ایک لوہے کی میخو نکا تیار کرکے اسکو
اسمیں بند کیا اسی دردناک حالتمیں وہ مرگیا۔ اب افواج طرفین
کی دشمنی سلسلہ سے بہی زیادہ تر مستعد اور مسلح ہوئیں۔ آخرش رومیوں
نے اپنی استحکامی کے سبب فتح پر فتح حاصل کیں۔ کنسل فیسن ہوٹو نے
دشمنوں کے ایک بڑے بیڑے کو شکست دیکر انکو سمندری فتح کا طریق پہر بتلایا
لیوٹیٹس کیٹولس نے ایک ایسی بڑی ظفر پائی کہ کارتہیج والوں کی حکومت
سمندر پر بالکل جاتی رہی انکے ایک سے تیس جہاز تباہ ہو گئے۔
اس نقصان عظیم کے باعث انہوں نے پہر صلاح کی درخواست کی رومیوں
نے بہی مناسب جانکر اسمیں انکار نکیا مگر وہی شرائط جو رگیولس نے پیشتر
کارتہیج کے درواز پر کی تہیں پہر پیش کیں۔ وہ شرائط یہ تہیں کہ ایکہزار
طلائی ٹیلنٹ لڑائی کے مصارف کے ادا کرنے کیلئے اب دلویں اور دس
برس کے عرصہ میں دوہزار دو سَے پہر ادا کریں اور کہ سسلی کو معہ تمام
اسکے گرد نواح کے جزیروں کے جو انکے تصرف میں ہیں چہوڑ دیویں اور کہ رومیوں
کے مددگاروں اور دوستداروں سے کبہی نہ لڑیں یا کوئی جہاز جنگی دریا
سلطنت روم کے لیکر آویں اور یہہ کہ تمام قیدی اور وہ لوگ جو اپنی
فوج کو چہوڑ کر وہاں چلے گئے ہیں بغیر فدیہ لینے کے آزاد ہو جاویں۔
کارتہیج والوں نے لاچار ہوکر ان شرائط کو جلد سے منظور کر لیا۔
حاصل کلام اسطور سے یہہ پہلی پیونک لڑائی جو تیس برس بعد آخر ہوئی

ہوئی جسکے باعث ملک فوج اور روپیے سے خالی ہوگیا تہا۔

پندرہواں باب

پہلی پیونک لڑائی کے انجام سے دوسری پیونک لڑائی کے اتمام تک

سنہ ۱۴۰

جب لڑائی درمیان رومیوں اور کارتہیج والوں کے آخر ہوئی تب بڑا امن
واقع ہوا اور چہ برس بعد جانس کا مندر روم کے تیرے سے دوبارہ بند ہوا۔
رومی تمام ملکوں سے آشتی کرکے نوشت وخواند کیطرف متوجہ ہوئے اب شاعری کو
چاہنے لگے یہہ علم جسقدر کہ جلد عالم میں ترقی پاتا ہے اسیقدر جلدی موقوف بہی
ہوجاتا ہے۔ اتبک صرف ہزل اور تمسخر میں بہت خوش ہوا کرتے تہے
انکے کہیل اور تماشوں کا نام فیسن لی نائی تہا جنمیں بعضے رند وعیاش نقال
اپنی طرف سے ہزلیات ایجاد کرتے تہے اور تمسخر کی اور گستاخی انکی ہنسی کو
زیادہ کرتی تہی۔ انکی اس تصنیف پر شاعری ہجو اور مذمت کی قسم
کی زیادہ ہوئی اس قسم کی غزلیات اور شعروں میں امیروں کی ہجو ہوتی تہی
اور کمینہ اور لوچ لوگ انپر ٹہٹہا اور ظرافت کرتے تہے۔ بعد ازاں شاعری
تقلید اور نقل ملالت آگیں انہوں نے یونانیوں سے ماخوذ کی تہی پہلا رومی
نقال لیویس اندرونی کس یونانی پیدائش سے تہا۔

جس لطلے تصنیفات عمدہ ظہور میں آئیں اسی وقت اپنی شاعری سابقہ
کی اہانت کرنے لگے۔ اسوقت سے یونانی نمونہ یا دستور العمل کی تحصیل میں مصروف
ہوکر ہرچند نقلیات میں اپنے استادوں کی تو ہمسری نکر سکتے تہے تب بہی
اونہوں نے قسم کی شاعری میں سبقت لیگئے۔ واسوخت اور سرود چہوپایا

پہلی پونک لڑائی کا انجام — دوسری پونک لڑائی کا آغاز

اور تصانیف فصیحت آمیز رومی زبان میں بڑی خوبی کے بناتے ایجاد ہونے لیکن اور نقلیات اس بیہودہ قسم کے سوال و جواب کی فقط جسکا اوپر بیان ہوا ہے مستعمل نہ تہیں بلکہ ایک عمدہ قسم کی ظہور میں آئی —

جبکہ وہ اسطرح نوشت و خواند کے فنون میں مصروف تہے تب لڑائی کی تیاریاں کرنے سے بہی غافل تہے اتنے روز جو انہوں نے آرام اور چین پایا تہا سو اس سے نہی انکی طاقت اور عزم کم نہوگیا تہا بلکہ انکی شجاعت زیادہ ہو گئی تہی —

ایلیریا والوں پر پہلے فوج کشی کی — یہ لوگ رومی سوداگروں کو اکثر لوٹا کرتے تہے اسبات کی انکی ملکہ ٹیوٹا کے پاس فریاد کی اسنے بجائے دادرسی یا تشفی اور دلاسا دینے کے ایلچیوں کو جو فریاد لیکر گئے تہے مروا ڈالا — ایک لڑائی واقع ہوئی رومیوں نے فتح پائی ایلیریا کے بہتیرے شہر کنسلوں کی اطاعت میں آئے آخر ش انہیں صلح ہو گئی جسکے باعث بہت سے ملک ایلیریا کے روم کی سلطنت میں شامل ہو گئے اور باقی ملکوں کیواسطے ایک خراج سالیانہ ٹہرا اور انکو یہہ ممانعت ہوئی کہ دریا لیسس سے سوائے دو جہازوں بے سلاح کی باہر نہ جانے پاویں — بعد ازان گال والوں نے رومیوں کا غصہ بہڑکایا یہہ وقت جب کہ افواج کی کمربندی کہل گئی تہی خاص تاخت و تاراج کا تہا ان لوگوں نے کوہستان ایلپس کے پیچھے کی لشکر طلب کئے اور ایٹروریا میں داخل ہو کر تمام ملک کو آگ اور تلوار سے مسمار کر دیا اور تین روز کے فاصلہ پر روم سے آن پہنچے — ایک پیپیرا اور ریگیولس جو ایسے فنون جنگ میں خوب کامل تہے انکے مقابلے کو بہیجے گئے انہوں نے گال والوں کو گہیر لیا — ان لوگوں کے پاس دلاوری

کے سوای دوسری چیز بچاؤ کی نہتی دو گروہ ہوکر مقابل ہوئے چونکہ وہ جنگ
وجدل کے قواعد میں جاہل تہے تو ایسے دشمن مسلح کا جو فنون جنگ میں بہت
ہوشیار تہی مقابلہ نکر سکتے تہے — المختصر بڑی کشت خون ظہور میں آئی
انکے چالیس ہزار تو مارے پڑے اور دس ہزار مقید ہوی سنا ہیں لڑای کے
بعد ایک دوسری فتح مارسیلس نے حاصل کی یعنے انکے بادشاہ ورڈومارس
کو اپنے ہاتہہ سے مار ڈالا — آخرش انہوں نے لاچار ہوکر صلح چاہی جبکی
شرایط سے رومیوں کی سلطنت بہت بڑی ہوگئی — اسطرح رومیوں نے
فتح پاکر اپنے پہلے نقصان کو پہر درست کیا اور اب صرف ایک دشمن
لیوٹ چاہتی تہے کہ جسپر ایک نئی لڑای شروع کرتے — کارتہیج
والوں نے اس باعث سے صلح کی تہی کہ لڑای آگے کو جاری نرکہہ سکتے تہے
انہوں نے اب پہر موقع پاکر عہد صلح کا توڑ ڈالا اور شہر سیگنٹم سپین
والوں کا جو رومیوں کی دوستی میں تہا مسخر کیا باوجود اسکے کہ انکو فہمایش
ہوی تہی کہ اس حرکت سے باز آویں تب ہی اپنی حرکات ناجایز کو
بزور عمل میں لائیے — غرض ایلچی روم سے کارتہیج کو لفریاد سبات
کے روانہ ہوسے کہ تم نے شرایط صلح کی کسلئے توڑی ہیں اور تمہارے
جرنیل ہنیبال نے اس امر میں تمکو صلاح دی تہی اسکو ہمارے حوالہ کرو انہوں
نے اسبات کا انکار کیا دونو طرفیں دوسری مرتبہ لڑای کیواسطے تیار ہوئیں
کارتہیج والوں نے انصرام لڑای کا ہنیبال کی تفویض کیا — یہہ عجیب شخص
بڑے پن سے روم کا دشمن جانی ہوا تہا اسلئے کہ جب وہ بچہ تہا تب
اسکے باپ نے ایک قربانگاہ کے روبرو لاکر اسکو یہہ قسم دلوائی تہی

رومیوں سے کبھی نہیں دوستی کیجیو اور جبتک تو بادی نہ ہو ان سے مقابلہ کرنے سے باز نہ آئیو
جسوقت وہ اول میدان جنگ میں آیا اسکے چہرہ پر بڑی شوکت اور جلال معلوم ہوتا
تھا اور بڑے بڑے افسر اسکا ادب اور تعظیم کرتے تھے۔ اسکے جرنیل اور تمام
لشکر جو اسکے تحت حکم تھے اسے بہت پیار کرتے تھے۔ وہ اپنی مردانگی کے سبب
کسیطرح کے خوف و خطر سے ڈرتا تھا اور اپنے بچاؤ میں بھی ویسا ہی ہوشیار تھا
کسی ماندگی سے وہ ماندہ نہوتا اور نہ کسی آفت یا مصیبت سے عزم کم سردی
اور گرمی کو ایکسان سمجھتا غذا اتنی کھاتا کہ جس سے بھوک سیر ہوجاتی —
گھوڑے پر سوار خوب ہوتا تھا اور دوڑتا بھی جلد — اس بزرگ اور بہادر
جرنیل نے جو اسوقت میں نہایت کامل سپہ سالار تھا تمام سپین کا ملک زیر و زبر کردیا
اور مختلف قوموں اور متفرق زبانوں کے لوگوں کی ایک بڑی فوج بھرتی کرکے اسطور
اٹلی میں لڑائی شروع کی جسطرح کہ رومیوں نے زمانہ سابق میں کارتھیج کے ملک
میں لڑائی روا رکھی تھی۔ اسمطلب کیواسطے ہنیو کو بڑے لشکر کے ساتھ سپین کی
فتح کی نگاہبانی کیلیے متعین کر کے آپ پچاس ہزار پیادے اور نو ہزار سوار لیکر
کوہستان پیری نیز سے گذر کر گال کے ملک میں داخل ہوا — اس ملک کو جو نہایت
وسیع اور دہقانی تھا چھان مارا اور جو جو ملک اسکے دشمن تھے ڈر گئے —
وہانکے جنگلوں اور دریاؤں سے ذرہ بھی اندیشہ نکیا باوجود اسکے کہ دریا رون
نہایت تیز رواں تھا اور اسکے کناروں پر بھی دشمن بیشمار پڑے ہوے اور
دریا کا ڈیلٹا بہت سی ندیوں میں بہتا تھا اسپر ایسے مواقع پر کوچ کرنے سے
باز نہ آیا ان دریاؤں سے نڈر عبور کر کر دس روز میں کوہستان ایلپس کے
دامن میں پہنچا اور وہاں سے ایک نیا راہ اٹلی میں آنیکا دریافت کرنے لگا

کرنے لگا - اسنے یہہ مہم عین جاڑے میں اختیار کی تہی - سرما کے باعث نہ
خوف اور تکلیفات اس مہم میں زیادہ ہوئیں - ان بلند پہاڑوں کی
چوٹیاں برف سے ڈہک گئی تہیں وہاں کے باشندوں کی نہایت وحشتناک شکلیں
تہیں وے بڑے بڑے بالوں کے چمڑوں کی پوشاک پہنے تہے انکو دیکہکر لوگ
متحیر اور متعجب ہوتے تہے - مگر یہہ خوف وخطر کسیطور سے کارتہیج کے جرنیل
شجاعت پر غالب نہو سکے - کوہستان مذکور سے پندرہ روز میں گذر کر
اپنی نصف فوج لیکر اٹلی کے میدانوں میں وارد ہوا اسکی نصف فوج سردی
سے مرگئی تہی یا باشندوں سے ہلاک کی گئی - جسوقت یہہ خبر روم میں
کہ ہنیبال ایک بڑی فوج کے ساتہہ کوہستان الپس سے عبور کر رہا ہے تب
انہوں نے سیپیو کو اسکے مقابل میں روانہ کیا لیکن لڑائی میں بڑا نقصان
اٹہا پہر آیا - اس اثنا میں ہنیبال نے اسطرح فتحیاب ہوکر اپنی فوج کے
کرنیمیں بڑی ہوشیاری کی اسلیے حکم نافذ کیا کہ گال والوں کا مال و اسباب
نہ لوٹیں مگر رومیوں کا لوٹا جاوے اس سے سادہ لوح لوگ ایسے خوش ہوئے کہ بہت
انمیں سے اسکے ہمراہ ہوگئے - دوسری لڑائی اوپر کنارہ دریاے ٹریبیا
ظہور میں آئی - کارتہیج کے جرنیل نے رومیوں کی تندی اور تہوڑے سے کہ
لڑائی میں غالب آیا تہا مطلع ہوکر ایک ہزار سوار معہ ایک ایک پیادہ
سپاہی کے روانہ کی تاکہ دریاے مذکور سے عبور کر کر دشمنوں کے ملک
لوٹیں اور انکو لڑائی پر بہڑکاویں - رومیوں نے جلدی اس سپاہ کو
شکست دی - وے بظاہر ہزیمت پاکر دریا کیطرف چلے گئے سمپرونیس
نے انکا تعاقب کیا - جبکہ اسکی فوج سامنے کے کنارہ پہنچی اسوقت

کیا کو میں مغلوب ہوا ہوں اسلئے کہ میری آدمی بغل تک پانی میں پایاب اترنے سی تہک گئے تہے اور سرد پانی سے بالکل بے اختیار ہو گئے تہے — ایک بڑی شکست ظاہر ہوی چنانچہ چھبیس ہزار رومی مارے گئے یا دریا کو دوبارہ عبور نہیں ڈوب گئے ایک گروہ صرف دس ہزار کا بچا تہا سو وے اپنی تئیں ہر ایک جانب سے گہرا ہوا پا کر دشمن کی صفوں میں دیوانہ کی مانند گہس گئے اور بہت ٹوٹ پہوٹ کر آخر کار شہر پلیسنشیا میں پناہ لی — رومیوں نے تیسری شکست جہیل تہریسی پر پای جسکے متصل ایک سلسلہ پہاڑوں کا تہا انہیں سے راہ ایک کہاٹی میں کو جاتا تہا ان پہاڑوں میں ہنیبال نے اپنا لشکر ڈال رکہا تہا وہاں رومی جرنیل فلیمنیس انپر حملہ کرنے کیواسطے اپنی فوج لیگیا — یہہ جای کاتہیج والوں کے لئے ہر طرح سے مفید مطلب تہی اسلئے کہ ایک بخار دریا مذکور سے اسقدر اٹہا کہ رومی اپنے دشمنوں کو نہ دیکہہ سکے مگر ہنیبال کی فوج پہاڑوں پر سے انکو بخوبی دیکہتی تہی ان دونو جرنیلوں کے چلن اور رویہ سے جسقدر امید ہوی تہی اسیقدر ظہور میں آیا — بیشتر اسکے کہ رومی دشمنوں کو دیکہہ سکیں ہاری پڑی — پندرہ ہزار کی قریب رومی معہ فلیمنیس کے کہاٹی میں کام آی اور چہہ ہزار سے زیادہ نے اپنی تئیں لاچار ہو کر حوالہ کر دیا — جبکہ اس شکست عظیم کی خبر پانے سے لوگوں کی اضطرابی کم ہو گی تب اجماع امرا نے ایک ایسا کمیدان کہ جسکو کل اختیار ہوا اور جو اپنی اخیر امید کا ہو مقرر کرنیکا ارادہ کیا —

غرضکہ فیبیس میکزمس کو جو نہایت جری اور ہوشیار تہا مقرر کیا — اور اسکو یہہ صلاح دی کہ دشمن سے لڑنا نچاہئے کسواسطے کہ وہ اپنی ولایت سے فاصلہ پر ہے بلکہ اسکو جسطور بن سکے اسطرح حیران کرنا مناسب ہے — اسبات سے بخوبی

نجوبی مطلع ہوکر وہ ہمیشہ ایسی بلند جای پر کمپو ڈالتا کہ جہاں دشمن کے سوار بہی نہ
پہنچ سکتے تہے — جسطرف کو وہ جاتے وہ انکی حرکات و سکنات کی بہوشیاری
خبرداری کرکر ہر ایکطرف سے انکو حیران کرتا اور اُن پاس رسد نہ پہنچنے دیتا
ایسی ایسی تدبیروں سے فیبیس نے ایکدفعہ ہنیال کو پہاڑوںمیں گہیر لیا جہاں سے رسد
باعث مقام نکر سکا اور جہاں سے اپنی فوج کو بے خوف نکال نسکتا تہا —
اس احتیاج میں اُسے ایک فریب کے سوا اپنی بچاو کیلیے کچہہ نہ بن پڑا اُسنے حکم
کیا کہ تہوری سی لکڑیاں جلتی ہوئیں اور روشن مشعل دو ہزار بیلوں کے
سینگہوں پر باندہ کر دشمن کیطرف ہکا دیوین — انہوں نے اپنی سر اُٹہاتے
ہوے اور پہاڑوں کیطرف بہاگ کر تمام ہمسایہ کے جنگلوںمیں آگ لگادی
اور سنتری جو اُن پہاڑوں پر تعینات تہے ایسے شعلوں کے ہجوم کو دیکہکر گہبرا
گئے اور بہاگ نکلے اور خیال کیا کہ تمام فوج دشمن کی مسلح ہوکر ہمین گہیرنے
کو آئی ہے — اس فریب سے ہنیال اپنی فوج کو کہاٹی سے باہر لیگیا
اگرچہ اسکی بہیڑ میں بڑا نقصان ہوا تو بہی کہاٹیوں کی تنگ راہ سے نکل گیا
فیبیس نے لاچار ہوکر اپنا عہدہ چہوڑ دیا اسلیے کہ میعاد آخر ہو گئی تہی اسکی جاگہ
میں مینوشیس وارو مقرر ہوا — یہہ شخص فضلا لوگوں میں سے پیدا ہوا تہا مگر
اعتماد اور دولت کے سبب اسکی سفارش ہوئی تہی — اسکے ساتہہ
ایملیس پالس متعین کیا گیا یہہ اپنے رفیق سے خلاف سیرت رکہتا تہا
میدانِ جنگ میں نہایت آزمودہ کار اور ہوشیار تہا اور اپنی ساتہی کی استعداد
کو بہت ناپسند کرتا تہا — رومی استطاعت پاکر ایک لشکر نہایت شجاع
نوہزار آدمی کا میدانِ جنگ میں لائے اور ہنیال سے جو اسوقت کانو کینی

کے متصل کیمپ ڈالے پڑا تھا لڑنے پر مستعد ہوئی ہنیبال ہیر بینہ ایک طرف سے ایسی گرد
و غبار کی ہوا اٹھی ہوئی و عرصہ تلک چلی کہ دشمنوں کو اس سے بڑی اذیت پہنچی
اس حالتمیں اسنے چالیس ہزار پیادوں اور بیس ہزار سواروں سے رومیوں
کے آنیکا انتظار کیا کنسل بہی جسکی حسب دلخواہ جلدی آن پہنچی انہوں نے اپنے
اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرکے یہہ عہد کیا کہ باری باری سے ہر ایک ہر روز
انپر حکم کیا کرے۔ اول روز جب وہاں وارد ہوئے تہے تو ایمیلیس لڑائی سے
بالکل ناراض تہا — دوسرے روز وارو کی باری تہی اسنے بدون اسکی رضا
اپنے شریک کے لڑائی کا حکم دیا اور دریای انفیڈس سے جو دونو فوجوں کے
بیچ میں تہا عبور کرکے اپنے لشکر کو صف بندی میں آراستہ کر حکم لڑائی کا دیا
لڑائی پیادوں کی سپاہ میں شروع ہوئی سوار بہی بعد ازاں لڑنے لگے لیکن یہہ
رسالہ نیومیڈیا کے سواروں کا مقابلہ نکر سکا۔ تب پیادے انکی مدد کیواسطے آکر
آنے۔ اب لڑائی عام ہوگئی رومیوں نے دشمن کے قلب کو جہاں گال اور سپین والے
لڑ رہے تہے توڑنے میں کوشش بیفایدہ کی انکی اس حرکت کو ہنیبال نے دیکہکر اپنے
لشکر کی ایکطرف کو حکم دیا کہ دشمنوں کو راہ دیویں تاکہ رومی خود بخود
افریقا والوں کی سپاہ میں جنکو انکی بازوں پر تعین کیا تہا گہس جاویں اس
صورت میں رومی بہت سے مارے گئے اسلئے کہ افریقا والوں کے حملوں سے تہک
گئے تہے اور دشمن تازہ دم اور زور آور تہے — آخرالامر ہر ایک
طرف سے رومیوں کی فوج میں شکست پیدا ہوئی وارو کنسل کی نمود اور
سعی اب بیفایدہ تہیں مگر ایمیلیس نے ایک فلاخن انداز کے ہاتہہ سے
زخمی ہوکر اور اپنے رسالہ کو دشمن کے مقابل لیجا کے جہاں تک بنا دشمنوں کا سامنا

کیا — غرض جب گھوڑے پر سے پھسلکا تو اتر پڑا — اس مصیبت میں یہہ بات
واقع ہوئی کہ لینٹولس ٹربیون کی فوج میں سے گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن سے جو
اسکے تعاقب میں تہا بہاگا اور ایمیلیس کو ایک پتھر پر زخمی اور خون آلودہ بیٹھا
ہوا پایا وہ بیٹھا ہوا دشمنون کا انتظار کر رہا تہا — اس جوانمرد ٹربیون نے
باواز بلند ایمیلیس سے کہا کہ آج کی شکست سے تو بیگناہ ہے میرے اس گھوڑے پر
سوار ہو کر بھاگ جا — اس مرنے والے کنسل نے کہا کہ ای لینٹولس میں تیرا بہت سا شکر
گذار ہوں مگر اب کچھ باقی نہیں رہا ہے — اب تو جا اور اجماع امرا کو میں کہو کہ روم
کی خوب حفاظت کریں تاکہ دشمن نہ آسکیں — اور فیبیس سے کہیو کہ ایمیلیس جبتک زندہ
رہا تیری نصیحت کو نہیں بھولا اور اب مرتے وقت تک بھی اسے یاد رکہا — جس وقت
کہ وہ یہہ کہہ رہا تہا تب دشمن آن پہنچے لینٹولس نے بھاگ کر دور سے دیکہا کہ کنسل مذکور
کمزوری کے ساتھہ دشمنوں سے لڑتا لڑتا مر گیا — اس لڑائی میں رومیوں کے پچاس
ہزار آدمی مارے گئے اور اتنے ہی سرہنگ کام آئے کہ ہنیبال نے تین تھیل طلائی
انگوٹھیوں کے ان لوگوں کی اتار کر کارتھیج کو روانہ کی — اس ہیبتناک شکست کے بعد جب
سراسیمگی لوگوں کی کم ہو گئی تب اجماع امرا نے ایک ڈکٹیٹر مقرر کرنا چاہا تاکہ
سلطنت برقرار رہے تہوڑے عرصہ بعد وارو اپنی باقی فوج کو پیچھے چھوڑ کر روم میں پہنچا
چونکہ یہہ شخص اس کمبختی کا خاص سبب تہا تو یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اجماع امرا اسکی کم
بدالطواری اور شتابزدگی کے باعث اس سے بسختی پیش آئے — لیکن بالعکس اسکے وہ
کے روبرو اس سے ملنے کو گئے اور اجماع مذکور نے اسکا بڑا احسان مانا اسلئے کہ روم کی نجات
سے مایوس نہ ہوا تہا — فیبیس سپہ سالار اور مارسیلس شمشیر روم کہ نامزد تھے فوج
لیجانے کے واسطے مقرر ہوئے ہر چند ہنیبال نے بار دیگر شرائط صلح کی گفتگو پیش کیہ

مگر رومیوں نے صلح انکار کیا کہ اگر اٹلی کو چھوڑ دیوی تو ہم اُن شرطوں پر صلح
کرینگے جو کہ پیرس بادشاہ سے سابق میں ہوئی تہیں — چونکہ ہنیبال نے ایسی بڑی
فتح پائی سے اپنی لشکر کو آرام دینا چاہا اور روم کیطرف سیدا جانا ناممکن دیکھا
تو انکو کیپوا میں لیجا کر جاڑا بسر کیا — یہہ شہر مدت سے عیاشی کیلیے مشہور تہا اور شجاعت
سپاہ کو دشمن خیال کرتے تہے — اسکی تمام سپاہ جو نہایت سخت اور شجاع اور
جنگ آزمودہ تہی عیش و عشرت میں ڈوب گئی اور اس سبب سے بہت اوباش
ہوگئی تہی — اس شخص کو اب تک ظفریاب اور اقبال مند دیکھا تہا مگر
اب اسکے خلاف دیکھا جایگا کسواسطے کہ ایسی کمبختیوں میں پڑا کہ آخر کو انہیں میں
ہلاک ہوگیا — اسکی پہلی شکست مکان نولا کی محاصرہ پر ہوئی جہاں مارسیلس
نے ایک فتحمند تاخت کی تہی — بعد ازاں حصار کیپوا کا اٹہا کر رومیوں پر موجاں میں
حملہ کیا مگر بڑا نقصان اٹہا کر الٹا پہرا آیا — تب روم کا محاصرہ کرنا چاہا مگر ایک
بڑی فوج کو وہاں مستعد پاکر لاچار پہر گیا — چند سال بعد بہت سی لڑائیاں لڑا اسکے دشمن
مارسیلس نے اس سے لڑنیمیں کبہی تو فایدہ حاصل کیا اور کبہی نقصان لیکن انہیں کوئی
بافیصلہ لڑائی نہوئی — کارتہیج کی کونسل نے آخرش ہنیبال کے بہائی اسدروبال
کو خاص سپین کی فوج کے ساتھ اسکی کمک کو بہیجا — اسدروبال کے کوچ کی
خبر لیویس اور کنسل نیرو پاکر بڑی جلدی سے اسکا مقابلہ کرنیکو گئے اور اسکو ایسی ایک
جا میں گہیرا کہ جہاں اسکے رہنما فریب سے لیگئے تہے انہوں نے اسکی تمام فوج کو کاٹ
ڈالا — ہنیبال اس کمک کی مدت سے امید کر رہا تہا اور جس رات کہ اپنے بہائی کے پہنچنے
سے دلجمعی کی تہی اسی رات نیرو نے اسدروبال کا سر کٹوا کر اسکے بہائی کے
لشکر میں پہنکوا دیا — ہنیبال نے اب دریافت کیا کہ کارتہیج ویران ہوجائیگا اور آہ

آہ سرد بھر مار کر اپنے مصاحبوں سے کہا کہ نصیبہ مجھ سے برگشتہ ہو گیا ہے۔ اسی اثنا میں افواج رومیوں کی اور اور اضلاع میں فتحیاب ہوئیں۔ مارسیلس نے سسلی میں مشہور شہر سرکیوس کا جسکو آرکیمیڈیس ریاضیداں نے اپنی حکمت کی کلوں اور آگ سے بچا رکھا تھا تسخیر کیا۔ باشندے قتل کئے گئے انہیں آرکیمیڈیس کو بھی جو ایک مطالعہ میں مستغرق تھا ایک رومی سپاہی نے مار ڈالا جرنیل مارسیلس اسکے مرنے سے بہت غمگین ہوا۔ کیواسطے کہ اسوقت روم میں درمیان امیروں کے علم کا تھوڑا تھوڑا چرچا شروع ہوا تھا۔ مارسیلس نے حکم دیا کہ آرکیمیڈیس کی نعش با عزت دفن کریں اور اسکی یادگاری کیلئے ایک عمدہ مقبرہ تعمیر کروایا۔

ملک سپین میں اہل روم چند روز تلک تو فتح پانے سے شک میں رہے مگر بسرکردگی سپیو افریکانس کے ظفریاب ہوئے اس شخص نے اس ولایت کے واسطے اسیوقت میں پروکنسل کے عہدہ کی درخواست کی جب کہ ہر ایک متنفس اسکی خواہش کے برخلاف تھا۔ اس وقت سپیو چوبیس برس کا تھا اور تمام لیاقتیں بڑی جرنیل کی سی رکھتا تھا اسکی شجاعت نرمی کے ساتھ تھی صلح کے امور میں ہنیبال سے بزرگ تر تھا اور لڑائی میں ہمسر۔

چونکہ اسکا باپ سپین میں مارا گیا تھا تو اس دیار پر حملہ کرنیکا دعوا موروثی کیا۔ وہاں بسختی بڑی بڑی فتح حاصل کیں مگر جتنی نصرتیں کہ اپنی جوانمردی اور نرمی اور مروت سے حاصل کی تھیں اتنی تلوار کے زور سے نہ پائیں۔

وہ ایک فوج کے ساتھ سپین کی فتح کیواسطے انتیس ۲۹ برس کی عمر میں کنسل مقرر ہو کر روانہ ہوا۔ قبل اسکے لوگوں نے خیال کیا تھا کہ وہ اٹلی میں ہنیبال سے لڑیگا اور وہاں سے اسکو نکالدیگا لیکن ایک ایسی تدبیر عمل میں لایا

کہ جس سے افریکا میں یہ اسیوقت کے کہ جب کارتہیج والے ایک فوج روم کے مقابل
رکہتے تہے تاکہ اپنی دار الخلافت کیواسطے ڈرتے رہویں لڑائی جاری ہو۔
افریکا میں سپیو بہت روز تلک بیکار رہا انہونے اسکا مقابلہ کیا مگر شکست پاکر مارا
گیا۔ بسفیکس جو نومیڈیا کا غاصب تہا ایک بڑی فوج اسکے مقابل لیگیا۔
پہلے تو رومی جرنیل نے لڑنے سے انکار کیا لیکن قابو پاکر دشمن کے ڈیرے اور خیموں میں
آگ لگا دی اور اس گہبراہٹ میں انپر حملہ کرکے چالیس ہزار آدمی مار ڈالتے
اور چہ ہزار مقید کئے۔ کارتہیج والے بار بار شکست پانے سے ڈر گئے اور سپیو کی
شوکت اور دبدبہ سے ہراساں خاطر ہوکر چاہا کہ ہنیبال اٹلی سے آدمی اور روپیہ لیکر
اپنی ولایت میں لڑے۔ اسیواسطے ڈیپوٹی یا ایلچی اس حکم کے ساتھ اسکے
پاس بہیجکر کہا کہ رومی جرنیل کا جو تب کارتہیج کا محاصرہ کر رہا تہا مقابلہ کر
۔ اس بات سے ہنیبال نہایت غمگین اور نا امید ہوا ایک ادنی سپاہی کی
مانند اپنے دیوانہ وار ملک کے احکام کی متابعت قبول کی اور اٹلی سے روتا ہوا
پندرہ برس بعد رخصت ہوا۔ جب لپٹس میں جو افریکا میں ہے پہنچا تب
ایڈرومیٹم کیطرف روانہ ہوا آخرش زاما میں جو پانچ روز کے فاصلہ پر کارتہیج
سے تہا وارد ہوا۔ اسیوقت سپیو بہی اپنی فوج میں مسینسا کے چہ ہزار
سواروں سے شامل کرکے اس سے لڑنیکو چلا اور دشمن کو اسطرح آگاہ کیا کہ
اسکے آلاسی نہیں ڈرتا ہے جاسوسوں کو جو اسکے کمپو کو دیکہنے کیلئے گئے تہے الٹا
روانہ کیا اور انکو مطلع کیا کہ جو کچھ تم نے میرے کمپو میں دیکہا ہے سو ہنیبال
کو من و عن آگاہ کرو۔ ہنیبال نے اپنے تئیں کمتر پاکر صلح کرنے پر ارادہ
کیا اور صلح کی شرایط پیش کرنیکے واسطے سپیو سے ملاقات کرنی چاہی

رومی جرنیل نے بھی قبول کیا۔ لیکن بڑی گفت وگو کے بعد دونو جانب سے
نارضامندی ظاہر ہوئی تب اپنے اپنے کیمپ میں آنکر لڑائی کی تیاری لوکا الفصا
تلوار کے زور سے کرنے لگے۔ اگر ہم لڑائی کے باہمی جرنیلوں یا افواج یا ملکوں یا
سلطنتوں کیطرف جو ایسمیں لڑتے تھے ملاحظہ کریں تو ظاہر ہے کہ ایسی مشہور لڑائی
کبھی نہیں ہوئی۔ ہنیبال کی سپاہ کا انتظام اور ترتیب اسوقت انتظام سابق
سے بہتر تھا۔ کارتھیج والوں کیطرف سے لڑائی ہاتھیوں سے شروع ہوئی یہ حیوان
رومیوں کی چیخوں سے ڈرکر اور فلاخن اندازوں اور تیراندازوں سے مجروح ہوکے
اپنے فیل بانوں پر پھرے اور فوج کے دو پہلوں میں جہاں سوار متعین تھے بڑی گھبراہٹ
پیدا کی۔ اسطرح سواروں کی مدد سے جنپر انکی بڑی طاقت اور امید منحصر تھی
مایوس ہوکے دونو جانب کے پیادوں میں لڑائی ہونے لگی چونکہ رومی بہت
زبردست اور توانا تھے تو کارتھیج والے بھاگ نکلے۔ اس اثنا میں سیپیو
نے جو سواروں کی تعاقب میں تھا اسپر حملہ کرکے انکو بالکل شکست دی۔ بیس ہزار تو
انکے مقید ہوئے اور بیس ہزار مارے گئے۔ ہنیبال نے حتی الامکان انکے
روکنے اور دلاسا دینے میں بہت سی کوشش کی مگر آخرش ایک چھوٹی سی
جمعیت سواروں کی لیکر ایڈرومیٹم کو بھاگ گیا غرض نصیبہ نے اسکی استعداد اور
شجاعت اور تجربہ کو درہم برہم کردیا۔ اس فتح سے صلح ہوگئی
ہنیبال کی صلاح سے کارتھیج والوں نے اُن شرطوں کی جو رومیوں نے حریفوں
کی مانند نہیں بلکہ بادشاہوں کی طرح پیش کی تھیں اطاعت قبول کی۔ اس
صلح سے کارتھیج والوں نے لاچار ہوکر سسیلی اور تمام جزایر بحر شام کے چھوڑ
دیے۔ انکو یہ حکم تھا کہ پچاس سال کے عرصہ میں دس ہزار ٹیلنٹس نام سکہ ادا

کریں اور اپنے جہازوں اور ہاتھیوں کے عوض میں یرغمال بالضمانت جنگ دلویں
اور جو ملک کہ میسینا سے چھین لیے تھے انکو واپس کریں اور یہہ بھی شرط تھی کہ
رومیوں کی بے اجازت افریقا میں لڑائی نکریں اسطرح دوسری پیونک لڑائی
ستره برس بعد آخر ہوئی —

سولہواں باب

دوسری پیونک لڑائی کے آخر ہونے سے تیسری پیونک لڑائی کے انجام تک جسمیں کارتھیج بالکل غارت ہوگیا

جسوقت کہ رومی ہنیبال سے لڑ رہے تھے اسیوقت فیلپ یا فیلقوس میسیڈون
یعنے مقدونیہ کے بادشاہ سے بھی بعض جنگ و جدل ہو رہے تھے یہہ بادشاہ
ایتھنس والوں کی رنج و زاری کرنے سے برانگیختہ ہوا تھا جنہوں نے ایرانیوں کی
حکومت کا مقابلہ کیا تھا مگر اب اپنے تئیں بچا نسکتے تھے — باشندے رودس کے
بھی پرگیمس کے بادشاہ اٹیلس کے ساتھہ فیلپ کے خلاف شامل ہوئے —
اسنے کنسل گالبا سے کتنی ہی بار شکست پائی تھی — اسنے ایتھنس کا محاصرہ کیا
مگر رومیوں نے اسکو اسقدر تنگ کیا کہ اسنے حصار اٹھا لیا — تب تھرمیپلی
کی راہ کا قبضہ کر نا چاہا لیکن کوانٹس فلمینس نے اسکو وہانسے بھی مار پیٹ کر نکال
دیا — تب تھسلی میں پناہ لینے کا قصد کیا وہاں بھی بڑے نقصان کے ساتھہ ہزیمت
پاکر لاچار اکیہ ارٹیلیس دیکر صلح کر لی — فیلپ سے صلح کرنیکے باعث رومیون
نے اپنی جوانمردی یونانکو آزاد کرنے میں ظاہر کی بعد ازان شام کے بادشاہ
اینٹیوکس نے رومیوں کی اطاعت قبول کی طرفین کے بہت سے جواب و سوال

سوال کے بعد ایک لڑائی پانچ سال پیچھے تمام ہوئی مقدونیہ کی جنگ کے اسپیر فوج کشی
ہوئی — بہت سی بد معاملی اور غلطیوں کے بعد اُس نے تمام مکانات جو فرنگستان
اور ایشیا میں رومیوں کی اتحاد میں تھے چھوڑ دینے سے صلح کرنی چاہی —
مگر اب وہ وقت گذر گیا تھا کیونکہ اسواسطے کہ سپیو نے اپنی حکومت کو زیادہ پاکر
اس سے فایدہ حاصل کرنا چاہا — انیٹی اکس اسطرح مقابلہ پڑا تھوڑی عرصہ
تک تو دشمن سے بچا رہا آخر سن شہر میگنیشیا کے متصل گھر گیا غرض لاچار ہو کر
ستر ہزار پیادوں اور بارہ ہزار سواروں سے مقابل ہوا — حالانکہ سپیو اپنی سپاہ
کو جو اسکی سپاہ سے کم تھی مگر شجاعت اور قواعد جنگ میں بہتر ہرا دیکر لڑائی پر مشغول ہوا
تھوڑے بعد انیٹی اکس نے بڑی شکست پائی اسلئے کہ اسکی گاڑیں جو آری اور
درانتیوں سے مسلح تھیں اسکی فوج میں الٹی ہٹائی گئیں اس سبب سے اسکی بالکل
شکست ظاہر ہوئی — آخر الامر نہایت لاچار ہو کر رومیوں سے اُن ہی شرطوں
پر صلح حاصل کی وہی شرطیں لیے تھیں کہ پندرہ ہزار ٹیلنٹس ادا کرے اور تمام
مکانات فرنگستان اور ایشیا کے کوہ تارس تک چھوڑ دیوے اور بیس اوّل
بطور اپنی وفاداری کی ضمانت کے بھیجے اور یہ کہ ہنیبال رومیوں کے جانی دشمن
کو جو اسکے دربار میں چھپا ہے حوالہ کر دے — اس عرصہ میں ہنیبال نے ان
شرطوں سے اپنی غارت دریافت کر کے اپنی بچانے میں بہت سی کوشش کی —
یہ بہادر جرنیل مدت سے اپنی نا احسانمند ملک سے جلاوطن ہو کر آوارہ پھرتا تھا
اسنے انیٹی اکس کے پاس پناہ لی اور بادشاہ نے بھی پہلے اسکی بہت سی خاطر
داری کر کے اپنے بیڑے کا میر بحر مقرر کیا اس خدمت میں اسنے اپنی بیالا کی
بہت سی دانائی اور فطرت ظاہر کی — اس بادشاہ کی قدر دانی پر

دوستی ہونیکے لڑائی ہوتی رہی یہہ تمام لڑائی کے آخر تک

فریفتہ ہو گیا تھا کہ اسنے ایسی تدبیریں اور حکمتیں بنائیں کہ جنکو بادشاہ نہ تو سمجھہ سکتا تھا
اور نہ ایسی دانائی اور استعداد رکھتا تھا کہ انہیں عمل میں لاتا — غرض وہاں
امن اور پناہ نہ پاکر ہنیبال جا بجا چندروز تک تو ایسے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں پھرا
کیا جو نہ تو کچھہ حکومت رکھتے تھے اور نہ اسکو پناہ دیسکتے لاچار بیتھینیا کے بادشاہ
پروسیس کے پاس پناہ لی — اسوقت رومیوں نے ایسے عزم کیساتھ جو انکی شان
کے لایق تھا جرنیل فلیمینیس کو اس بادشاہ کے پاس روانہ کیا تاکہ ہنیبال
کو پکڑوا دے بادشاہ مذکور نے رومیونکی طاقت اور غصہ سے ڈر کر چاہا کہ اگر میں اسکو
انکے حوالہ کر دونگا تو ان سے دوستی ہو جائیگی اسلیے ایک مضبوط پہرا ہنیبال کے
اوپر تعینات کیا — اس غریب بوڑھے جرنیل نے ہر ایک ملک سے نہایت تنگ
ہوکے اور کسیطرح پناہ نہ پاکر مرنا چاہا — اسیواسطے اپنے ایک نوکر سے زہر ہلاہل
منگاکر پی لیا اور نذر مرگ ہوگیا — اسکے تھوڑی دیر بعد مقدونیہ کی دوسری
لڑائی پرسیس فیلپ کے بیٹے کے ساتھہ ظاہر ہوئی جسنے لاچار ہوکر رومیوں سے
سنہ ۱۷۲ صلح چاہی — پرسیس نے تاج حاصل کرنیکے امید میں اپنے بھائی ڈیمیٹریس
کو مار ڈالا اور اپنے باپ کے مرنے پر خیالی فتوحات کی امیدوں سے خوش ہوکر
روم پر لڑائی شروع کی — اس لڑائی کے عرصہ میں جو تین سال تک جاری
رہی اسنے اکثر ایسے قابو کئے کہ جنسے رومیوں کی فوج کو کاٹ ڈالے لیکن یہہ
نہ جانتا تھا کہ کسطرح انکی تندہی اور شتابزدگی سے فایدہ حاصل کرے صلح
کی بیفایدہ گفت وگو میں اپنا وقت صرف کیا — آخرکار ایمیلیس نے اسے
شکست فاحش دی — جزیرہ کریٹ میں پناہ کیلیے بھاگ گیا لیکن کسی
نے اسکی حمایت نکی تب لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ کر دیا اور رومی جرنیل کی

جرنیل کی شان کی رونق کا بڑا باعث ہوا۔ اس زمانہ میں نیومیڈیا کے بادشاہ
میسنسا نے ایک ملک پر جو کارتھیج والوں کے متعلق تھا تاخت کی اسکو وہاں سے
نکال دینیکا قصد کیا۔ اس بات سے انمیں لڑائی واقع ہوئی رومیوں نے انکے
اس طور کو دیکھکے معلوم کیا کہ وہی عہد شکنی کرتے ہیں اپنے ایلچی فریاد کرنیکو وہاں
روانہ کئے۔ ایلچیوں نے شہر کو پچاس برس کی صلح کے سبب نہایت زرخیز
وآباداں پاکر اس جہت سے اسکو لوٹنا چاہا یا اس اندیشہ سے کہ مبادا وہ بڑی طاقت
پکڑی لڑائی کے درپے ہوے غرض لڑائی فوراً اسپر شروع ہوئی اور کارتھیج کی بالکل
غارت کرنے کیلئے کنسل روانہ ہوے۔ کمبخت کارتھیج والوں نے جلد دریافت
کیا کہ ظفریاب رومی اپنی درخواست سے کسی نوع باز نہ آوینگے ہر ایک چیز جو انکے پاس
تھی پیش کی اور انکی اطاعت کرنی چاہی لیکن انہوں نے احکام اسمضمون کے دئے
کہ شہر مذکور کو چھوڑ دیویں تاکہ وہ مسمار کیا جاوے۔ اس حکم کے
تئیں انہوں نے بڑی رنج والم کے ساتھہ قبول کیا اور عاجزی کی کہ ہمکو چند روز
کی مہلت عنایت ہووے رونا پیٹنا شروع کیا لیکن کنسلوں کو بہرا و سنگدل
پاکر بڑی غمگین ارادہ کے ساتھہ وہاں سے روانہ ہوے اور تکلیفات کی
برداشت کرنے کی تیاریاں کرکے اپنے ملک کے واسطے لڑنے پر مستعد ہوے
حاصل کلام طلائی اور سیمی ظروف کو جو انکی عیش و نشاط میں کام آتے
تھے ملاکر سلاح جنگ تیار کئے۔ عورتوں نے بھی اپنے زیور اتار دئے یہاں
تک کہ اپنے سر کے بال کاٹ کر تیراندازوں کی کمانوں کے چلے بنائے۔ اسدربال جو
جو رومیوں سے لڑنے کے سبب تھوڑے عرصے مقید ہوا تھا اب قیدخانہ سے
آزاد کرکے اپنی فوج کا سردار بنایا اور اسقدر مضبوط تیاریاں عمل میں لائے

کہ جسوقت کنسل شہر کے روبرو آیا تاکہ اسے بآسانی فتح کر لیں تب انکا ایسا
مقابلہ شدید ہوا کہ انکے آدمیوں کے عزم اور ارادے سست پڑ گئے۔ بہت سی جنگ
و جدل شہر کی فصیل کے سامنے ہوئیں مگر حملہ کرنیوالوں نے نقصان اٹھایا اور حصار
شہر کا اٹھ گیا ہوتا اگر سیپیو ایمیلیانس جسکو سیپیو افریکانس نے متبنے کیا تھا اسکے
حصار پر حکم نہ رکھتا اسنے اپنی سپاہ کی فتح کیطرف سے بہت سی خاطرجمع کی اور انہیں شکست
پانے سے بچایا۔ مگر اسکی تمام بے تدبیریں اور حکمتیں بیفایدہ ہو جاتیں اگر وہ فارنیس
کارتھیج والوں کے رسالدار کو ترغیب دیکر اپنی طرف نہ ملا لیتا۔ کم بخت شہریوں
نے جلد ہی دریافت کیا کہ دشمن نزدیک آن پہنچے ہیں دیوار جو بندرگاہ تک تھی
جلد ہی مسمار ہو گئی فورم جو ایک بڑا بازار شہر میں تھا وہ بھی فتحیابوں کے تصرف
میں آیا جہاں صرف مکانات ڈھئے ہوئے اور مردوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے
اور سینکڑوں زخمی اس کشت و خون سے باہر نکلنے کو کوشش کر رہے ہیں اور اپنی
اور اپنے وطن کی ویرانی کو دیکھکر روتے تھے۔ فی الفور قلعہ بھی انکے قبضہ میں آ گیا۔
ایک بتخانہ کے سوا جہاں تہوڑے سے شخص جو نہایت بہادر تھے رومی فوج میں سے بھاگ
کر جا چھپے تھے تمام چیزیں اب انکی مطیع اور مسخر ہو گئی تھیں۔ ان شخصوں نے
رحم کیطرف سے مایوس ہو کر اپنے تئیں حالت تباہ میں دیکھ کے اس مکان میں
آگ لگا دی اور آپ بھی جل کر وہیں مر گئے۔ یہہ شہر جو دنیا کے نہایت
عمدہ شہروں میں سے ایک مقبول اور دولت اور وسعت کے لئے مشہور تھا سوا
[illegible] برس سے زیادہ روم کا مقابلہ کرنے کے بعد اسطرح خاک میں ملگیا۔
کارتھیج کی نصرت کے بعد اور بھی بہتیرے ملک سر ہوئے۔ اسی سال کورنتھ
جو نہایت عمدہ اور متمول شہر یونان کا تھا مفتوح ہوا اور مسمار کیا گیا۔

گیا۔ سیپیو نے نومنشیا کا جو نہایت مضبوط شہر سپین میں تہا محاصرہ کیا باشندوں
نے اِس اندیشہ سے کہ مبادا دشمن کے ہاتھہ پڑیں آگ لگادی اور ایک متنفس نہی نہ بچا
آخرش ملک سپین کا روم کے علاقہ میں آگیا اور اسوقت سے ہر سال دو حاکم وہاں
فرمانروائی کرنے لگے۔

۱۷
ستر ہواں باب
کارتہیج کی غارت سے گریکائی کی سرکشی کے انجام تک

اب جو رومیوں کا کوئی دشمن نہ رہا تو ایشیا کی فتح اور لوٹ کے سبب عیاشی
میں بڑہی اور اسی جہت سے انمیں لالچ اور کم ہمتی پیدا ہوگئی۔ وہاں دو شخص گریکائی
نام تہے جنہوں نے اول یہہ خرابی امیروں میں دیکہی اور آئین لسینیا کی پیش کرنے
سے انسے دبانا چاہا اس آئین سے یہہ مروج تہا کہ ملک میں کوئی شخص زمین پانسو
بیگہے سے زیادہ نہ رکہے۔ اِن دونوں میں طبیرلیس گریکس بڑا بہائی نہایت خوبصورت اور
صاحب ہنر تہا۔ حالانکہ سیپیو کا پوتا تہا مگر اس سے خواص خلاف رکہتا تہا وہ
جتنا بلند ہمتی اور اختیار کو چاہتا تہا اتنا شان اور نمود کا خواہاں نہ تہا جسقدر
مظلوموں پر رحم اور ترس کرتا تہا اسیقدر ظالموں کا دشمن جانی تہا لیکن اسکے
بدنصیب خواہش خمسہ نے عقل کے خلاف ایسے ایسے کام نیکی کے کئے کہ جن کے
باعث وہ احاطہ فرض سے باہر ہوگیا۔ بڑے گریکس کا تو اسطرح کا مزاج تہا
کہ اجلاف لوگوں کو اپنی تدابیر میں حامی پایا۔ آئین مرقومہ الصدر اگرچہ
پہلے پہل خوب مروج نہ ہوئی مگر دولتمند لوگ اسے اسقدر ناپسند کرتے تہے کہ انہوں
نے لوگوں کو یہہ فہمایش کی تہی کہ اس آئین کے سایل کا یہہ ارادہ ہے کہ گورنمنت
میں فتنہ و فساد برپا کرکے تمام کاروبار میں خلل ڈالیں۔ مگر گریکس نے جو بڑا فقیہ

اسوقت میں تھا باسانی لوگونکے دل سے جو ایسی خرابیونسے نہایت برانگیختہ ہوئے تہے اس خواہش اور اثر کو موقوف کروایا اور آخر کار آئین مذکور جاری ہوئی ۔
پرگیمس کے بادشاہ اٹیلس کے مرنے سے گریکس نے ارزل لوگوں کو متمول شخصوں کی غرضوں کے برخلاف راضی کرنیکا نیا قابو پایا ۔ اس بادشاہ نے اپنی وصیت نامہ میں رومیوں کو اپنے مال و متاع کا وارث مقرر کیا تھا اسلئے کہ میرا روپیہ لوگوں میں تقسیم کریں تاکہ کشت کاری کے اوزار زمین جوتنی کے جو آئین سابق کے بموجب انکو دی گئی تہی تیار کریں ۔ اسبات نے پہلے سے زیادہ ترخلل پیدا کیا اس سبب سے اجماع امرا جمع ہوئے تاکہ ایسی تدبیر عمل میں لاویں کہ جس سے یہہ زر خطیر اپنے ہی تصرف میں رہے کیونکہ دولت کو ریاست جمہور کی سلامتی سے زیادہ تر عزیز سمجھتے تہے ایکے اپنے متعلقین انکی ہمراہی میں تھے کہ فراغت اور آرام کیلئے آزادی ترک کر ڈالی تہی اسلئے اجماع امرا نے انکو حکم دیا کہ تیار او مسلح ہوکر لوگوں کو جو ایسے مقابلہ کی توقع نرکہتی ہوں اور گریکس کے کہنی سے کیپی ٹول میں اب آئے ہوں ڈرا دیویں ۔ اس حالتمیں یہہ واقع ہوا کہ ایکطرف تو نوکر چاکر امیروں کے غل و شور کرتے تہے اور دوسری طرف وے لوگ جو آئین مذکور کے ہوا خواہ تہے غرض گریکس نے دریافت کیا کہ میری بات کوئی نہیں سنتا ہی تب اپنی کلام کی شنوائی کیلئے بیفائدہ عرض کی آخر الامر اپنا ہاتھہ اپنے سر پر اٹھایا تاکہ یہہ معلوم ہو کہ میری جان خطرہ میں ہے اس ایما سے اجماع امرا کے طرفداروں نے یہہ سمجھا کہ وہ تاج چاہتا ہے ۔ اس باعث سے تمام لوگونمیں شور و غوغا پڑ گیا اجماع امرا کے بعضے خراب لوگوں نے چاہا کہ کنسل بزور شمشیر ریاست جمہور کو بچاوے لیکن اس عقلمند حاکم نے

حاکم نے اسبات سے انکار کیا سپیو نسیکا جو گریکس کا رشتہ دار تہا فی الفور
اٹھہ کھڑا ہوا اور اس جھگڑے کیلئے تیار ہو کر کہا کہ جو شخص آئین مذکور کے خواہاں
ہیں میرے ہمراہ چلیں — اس مکالمہ سے ایک بڑا گروہ اجماع امرا کے ارکان
اور انکے منیوں کا سو نیز اور خدم کے لیکر اسکے ہمراہ ہوا اور سیدہا گیا تو ان کو
ان دو شخصوں کو مارتا اور ہٹاتا روانہ ہوا جنہوں نے انکا مقابلہ کیا طبریس گریکس نے
اس ہجوم سے معلوم کیا کہ میری مارنے کیواسطے آئے ہیں بہاگنے کا قصد کیا اسلیئے
اپنی پوشاک کو پہینکدیا تاکہ جلدی سے لوگوں میں بہاگ جاوے مگر وہ گر گیا
پر جو اسکا دوست تہری بیونسز میں سے تہا گر پڑا چونکہ یہہ شخص مخالفوں کیطرف
تہا اسلیئے ایکسچیر کی کا ٹکڑا اسپر ایسا مارا کہ وہیں مر گیا اور تین سو سے زیادہ
اسکے سامعین اور ہمراہی اس ہنگامہ میں مارے گئے۔ اسی عوض سے اجماع
امرا فقط راضی نہوئے بلکہ ان شخصوں سے بدلہ لینا چاہا جو اسکے امر کے حامی معلوم
ہوتے تہے بہتیرے انمیں کے قتل کیے گئے اور بہتیرے جلاوطن یہانتک کہ تمام
لوگوں کو اسکے فریب اور خطاؤں کے لیئے ناپسند کروانیکو بہڑکایا —
جسوقت کہ طبیریس گریکس مارا گیا اسوقت اسکا بہائی کیئس گریکس
اکیس برس کا تہا چونکہ بہت چہوٹا تہا تو دولتمندوں کیطرف سے
کچہ اندیشہ نکرتا تہا پہلے کوئی ایسا کام نکیا کہ جس سے وے خفا ہوتے اور اسلیئے
گوشہ گزینی اختیار کر کے بے معلوم اور گمنام اوقات بسر کرتا تہا۔ لیکن
جب اسطور پر دل عزیزی کو ترک کر دیا تہا تب اسنے تنہائی میں فصاحت
کی تحصیل میں جو خاص وسیلہ پر دل عزیزی اور محبت کے حاصل کرنیکا تہا
مصروف ہوا آخرش ملک کی خدمت گزاری میں اپنی بڑی لیاقت جتائی

کرنے فوج کے کیوسٹرشپ کے عہدہ کی جو سارڈینیا مین تہا بخوبی خدمت کی اور
تا معافی اس خدمت پر مقرر رہا - سب لوگ اسکی شجاعت اور مروت اور
پرہیزگاری اور بردباری کی تعریف کرتے تہے - نومیڈیا کے بادشاہ نے روم کو
بطور ایک پیشکش کی اناج بہیجا اور اپنے ایلچیوں سے کہا کہ انسے کہو کہ یہہ گرکس کی
نیکی کے باعث بہیجا گیا ہے - اس پیشکش کی اجماع امرا نے نہایت حقارت کی
اور ایلچیوں کو جاہل دہقانی سمجہکر خفت اور اہانت کے ساتہہ نکالدیا -
اس عزت سے گرکس اسقدر خفا ہوا کہ اپنی فوج سے جلدی آیا اور اسکی خواری
کی جس سے اسکی نمود اور نام آوری کو بٹا لگا تہا فریاد کی اور لوگوں کے ٹربیون
ہونیکے واسطے اپنی تئیں پیش کیا - یہہ جوان شخص اب تک کسی شمار مین نہ تہا اب
اپنے بہائی سے بہی زیادہ تر دشمن قوی ظاہر ہوا باوجودیکہ اجماع امرا نے آئین
میں اسکا بہت سا مقابلہ کیا تب بہی بہتیرے لوگوں نے اسکی طرف ہوکر اسے
ٹربیون مقرر کیا اب ایسی زندگانی کاٹنی شروع کی جو پیشتر بہائی نے کی تہی
- پہلے پہل پبلیس کی جو بہائی کا جانی دشمن تہا لوگوں کے سامہنے روبکاری کی مگر
اس شخص نے روبکاری کا انتظار نکرکے خود بخود جلا وطنی اختیار کی - گرکس نے
پہر ایک فرمان حاصل کرکے شہر لیشیم کے باشندونکو آزادی بخشی اور بعد ازاں
تمام اُن لوگوں کو آزاد کیا جو کوہستان ایلپس کے اسطرف رہتے تہے - اس سے
پیچہے قیمت غلہ کی نرخ کے مطابق مقرر کی اور تہوڑا سا اسمیں سے ہر مہینے لوگونمیں
تقسیم کیا - تب اجماع امرا کی گذشتہ خرابیوں کی تحقیقات کی کہ رشوت
لینے دست اندازی اور عہدے بیچنے کے سبب کتنا گنہگار ثابت ہوئی اور
انکی بڑی نا کردکاری تحقیق ہوئی اسلیئے ایک آئین اس مضمون کی بنی کہ اجماع

اجماع امرا کے مرتشی مجسٹریٹوں سے حکومت چہین کر سرہنگوں کی تفویض کی اس سبب سے تنسیق اور تنظیم میں بڑی تبدیلی واقع ہوئی - غرض ایسے ایسے وسیلوں سے گریکس صرف ہر دل عزیز ہی نہیں ہوا بلکہ بڑا صاحب حکومت ہو گیا یہانتک کہ ارکان اجماع امرا کے اسپر شک کرنے لگے - مگر اسنے فوراً دریافت کیا کہ لوگوں کے مزاج میں نہ تو ایمان ہے اور نہ استقلال - وے اس سے علیحدہ ہو کر دروسس کیطرف جسکو اجماع مذکور نے اسکے مقابل میں مقرر کیا تہا ہو گئے - یہہ محض مغایدہ تہا کہ اسنے آئین لیسنیا کی الکاحق ثابت کرنے کیلئے جاری کرنی چاہی اور بہتیرے باشندے اٹلی کے مختلف شہروں سے اپنی اعانت کیواسطے طلب کئے اجماع امرا نے حکم صادر کیا کہ وے سب لوگ روم سے نکل جاویں بلکہ ایک بیگانہ شخص کو جسکو گریکس نے اپنی رفاقت میں رکہا تہا مقید کیا اس بیعزتی پر یہہ اور بڑی بیعزتی ہوئی کہ اسنے اپنے تئیں تیسری دفعہ ٹرییبون کے عہدہ کیلئے پیش کیا تہا مگر اسکی درخواست قبول نہوئی - یہہ خیال کیا گیا تہا کہ اہلکاروں نے حالانکہ بطرفداری سے مقرر ہوئے تہے رشوت پاکر اسکی درخواست کو انکار کیا تہا - اب یہہ ظاہر تہا کہ گریکس کو مار ڈالینگے - کنسل اوپیمس نے اجماع امرا اور سرہنگوں کی حفاظت اور غلاموں کی حمایت سے راضی ہو کر ایک گروہ کنیڈیا والوں کا جو روم کی سرکار کا نوکر تہی طلب کیا اور ہمراہ لیگیا اسطور محفوظ او معتمد اپنی سپاہ کی طرف پر ہو کر گریکس کو جہاں کہیں ملا چہیڑنا شروع کیا اور جہاں تک بنا اُس سے لڑنا چاہا کہ کسی جہگڑے میں اُسے مار ڈالے - گریکس نے حتی الامکان کنسل کے ارادہ سے آگاہ ہو کر اُس سے کسی نوع کا نزاع نکیا بلکہ اپنی بچاؤ کیلئے کسی قسم کا ہتیار بہی نرکہتا تہا -

لیکن اسکا دوست فلیکس جو بڑا خیر خواہ تری بیوں تھا آمادہ قاتل تھا اسنے گروہ
سے گروہ کا مقابلہ کرنا چاہا اس مطلب کیواسطے بہتیری اپنے ہموطنیوں کو بہ بہانہ
نوکری کے روم میں بلایا۔ جب وقت جھگڑے کے انفصال کا پہنچا تب طرفین کے
گروہ علے الصباح کیپی ٹول میں داخل ہوئے جسوقت کہ اس جا میں قونسل قربانی
عادت معہودہ کی بموجب تیار کر رہا تھا تب ایک لکٹھلے جانور کشتہ کی انتڑیاں
اٹھاتی تا کہ لوگ ایکطرف ہوجاویں اور باواز بلند فلوکیس اور اسکے ادمیو
کہا کہ ای فتنہ انگیز لوگوں نیک اور دیانتدار آدمیوں کے لیے راہ دو۔ ایسا تیسے
وہ گروہ جسکے طرف اسنے مخاطب ہوکر کہا تھا اسقدر غضبناک ہوا کہ اسکو
وہیں اپنی لکڑیوں کے اوزاروں سے جو انکے ہاتھوں میں تھے مار ڈالا۔ اس خون سے
لوگوں میں بڑا خلل واقع ہوا۔ گریکس نے دریافت کیا کہ اس امر کا نتیجہ خوب
نہیں ہے تب اپنی آدمیوں کو بسرزنش حکم دیا کوئی دشمنوں کا سامنا نکرے
اور تب اپنی ہمراہیوں کو پہاڑ ایونٹاین پر لیگیا۔ اسی جگہہ میں دریافت کیا
کہ ایک اشتہار کنسلوں نے اسمضمون کا جاری کیا ہے کہ جو کوئی اسکا یا فلیکس
کا سر لاویگا اس سر کے بوجھ برابر سونا انعام میں پاویگا۔ اسنے فلیکس کے
چھوٹے بیٹے کو جو ایک بچہ تھا صلح کے لیے روانہ کیا مگر کچھ فایدہ نہوا۔ مجلس امرا
اور کنسلوں نے اپنی بزرگ سپاہ پر معتمد اور آگاہ ہوکر اور صلح کا انکار کرکے
اسکے قتل پر ارادہ کرکے کہا کہ جو شخص اسکی رفاقت جلد سے چھوڑ دینگے سو
معاف کیے جاوینگے۔ ایسا تیسے لوگ درجہ بدرجہ اس سے کنارہ کشی کر
چلے اسکی ساتھ اب تھوڑے سے آدمی رہگئے۔ اس اثنا میں لوپیمیس جو
اسکے خونکا پیاسا تھا اپنی لشکر کو کوہ ایونٹاین پر لیجاکر بڑے غضب سے

سے اس انبوہ پر گرا۔ ایک مہیب خونریزی اس گروہ کی جو مقابلہ کرنا
نہ چاہتا تھا وقوع میں آئی اور شہری تین ہزار سے زیادہ اس جگہہ میں مارے
پڑے۔ فلیکس بھاگ کر ایک ٹوٹے سے جھونپڑے میں پناہ لی مگر دریافت
ہو کر اپنے بیٹے کے ساتھ مارا گیا۔ گریکس پہلے ڈائنا کے مندر میں چھپا اور
اپنے تئیں اپنے ہاتھ سے مارنا چاہا مگر پومپونیس اور لوسینس اسکے وفادار
دوستوں نے منع کیا اور سمجھایا کہ بھاگ جانا مناسب ہے۔ اسنے اپنے
اپنے دوستوں اور ایک یونانی غلام فیلوکریٹس کے ساتھ ایک پل پر
جو شہر کی طرف سے تھا گذر کر بھاگنے کا قصد کیا۔ لیکن اسکے پیچھا کرنے والے بھی ا
دبائے ہوئے چلے آتے تھے جس وقت کہ پل کے پاس پہنچا لاچار ہو کر دشمنوں کا مقابلہ
کیا۔ اسکے دونوں دوست اسکے بچانے میں مارے گئے، وہ مجبور ہو کر اپنے غلام مذکور
کے ساتھ ایک جنگل میں پار دریائے تائبر کے جو مدلیے دیوی فیوریا کے
نام پر نیاز تھا بھاگ کر چھپا۔ اس جگہہ میں وہ ہر ایک طرف سے گھر گیا اور
کوئی راہ بھاگنے کی نہ پاکر اپنے غلام سے بزور کہا کہ تو میرے تئیں مار ڈال۔
غلام نے فوراً اسے مار ڈالا اور اپنے تئیں بھی ہلاک کر کے آقائے عزیز کی
نعش پر گر پڑا۔ دشمن بھی آن پہنچے اور گریکس کا سر کاٹ کر تھوڑی دیر تک فتح
کی نشانی کے موافق ایک نیزہ پر رکھا۔ بعد ازاں سپٹی میوس نے سر
کو گھر میں لا کر اسمیں سے مغز نکالا اور اسمیں سیسہ بھرا تاکہ اسکا وزن زیادہ
ہو اس حیلہ سازی سے سترہ پونڈ برابر سونا کنسل سے اسکے عوض میں پایا
کیئس گریکس اسطرح مرا۔ تمام مورخ اسکو سرکشی کا ملزم کرتے ہیں لیکن ہم
اسکی سیرت اور اطوار سے معلوم کرتے ہیں کہ خلل جو رعایا کے امن میں واقع

ہوا ایسکے حریفوں کے باعث ہوا تہا نہ کہ اسکی طرف سے اسلیئے اسوقت کے ہنگامہ اور فساد کو گریکائی کی سرکشی کے بجای لازم ہے کہ اسے یہہ کہوں کہ اجماع امرانے گریکائی پر فتنہ و فساد برپا کیا تہا اسواسطے کہ گریکائی نے صرف وہ آئین جسکو اجماع امرانے منظور کیا تہا جاری کرنی چاہی تہی اور انکی اس امر میں ایسے شخصوں نے مدد کی تہی کہ جنہوں نے کبہی نہیں اب تک حکومت کے خلاف دخل دیا تہا اور جنکی مدد اور دخل سے ملک کے نظم و نسق میں بڑا نقصان ظہور میں آیا تہا — لیکن یہہ تحقیق کرنا ناممکن ہے کہ آیا گریکائی بلند نظری کے سبب آئین مذکور کے جاری کرنے پر انگیختہ ہوئے تہے یا حب الوطنی کے باعث مگر یہہ ظاہر ہے کہ وہ حق اور انصاف کیطرف تہے اور اجماع امرا ظلم اور بد ابتدا سے نیکی کے خواہاں تہے — القصہ یہہ موروثی نسل جسنے اپنی نیکی اور فوج سے پررس اور ہنیبال کو شکست اور ہزیمت دی تہی اب مبتذل ہو گئی تہی — وہ اب فقط اپنی عیاشی کے سبب اور لوگوں سے زیادہ مشہور تہے اور ریاست جمہوریہ اس حکومت سے حکمرانی کرتے تہے جو اپنی دولت سے اور اپنے نوکروں کی حمایت کے باعث حاصل کی تہی — جو لوگ کہ گنہگار اور پست ہمت تہے طمع اور خود مطلبی سے انکی طرف ہو گئے تہے اور جو اشخاص آزاد اور خود سر ہو نہیں جرأت رکہتے تہے سو نہایت بدنام مشہور تہے — غرض اس وقت سلطنت نہایت بد اور معیوب امیروں کے اختیار میں آگئی تہی اور جو بیشتر لوگوں کے حامی اور مددگار تہے اب متمول ہو گئے اور اجماع امرا کی اغراض سے علیحدہ نہو کر انکی ظلم اور ستم میں شریک ہوئی جسکے سبب اب فقط درمیان پیٹریشین یعنے امرا اور پلی بین یعنے ادنیٰ اں کے جو برائے نام امیر وغریب تہے

تے نہیں تھا بلکہ دو میاں دولتمندوں اور غریبوں کے تھا۔ ان وسیلوں سے سلطنت کے
چھوٹے چھوٹے عہدہ دار شہر کی آزادی کیطرف سے نہایت مایوس اور لاچار
ہو کے ایک حاکم کی تلاش کرنے لگے اور اگر تھوڑا سا بھی مقابلہ اور ممانعت کا شک
واقع ہوتا تو امیر و امرا نہایت ڈر جاتے اور ان معتمد اور نامتدار لوگوں نے جو
اختیار کل رکھتے تھے اور ہر وقت موقوف ہونے خوف و خطر کے ایسے اختیار
کو نہیں چھین سکتے تھے زیادہ تر اندیشہ ناک ہوتے۔ غرض ہر ایک جانب
نے آپس میں اتفاق کر کے آزادی ترک کی اجماع امرا کے خوف سے ڈکٹیٹر پہلے
مقرر ہوا اور لوگوں کی ناپسندی نے اسے عہدہ پہ مستقیم کیا۔ کوئی چیز
ایسی خطرناک نہ تھی جیسی کہ گورنمنٹ روم کی اسوقت تھی اور جسنے اگسٹس
کی حمایت میں پناہ پائی تھی۔

اٹھارہواں باب

گرکس کی سرکشی سے سلا کی ہمیشگی کی ڈکٹیٹر شپ تک جو ریاست جمہور کی غارت کا پہلا باعث تھا

باوجودیکہ رومی اپنے وطن میں ایسی خرابیوں میں مبتلا تھے تب بھی غیر ملکوں
کے ساتھ مقابلہ کرنے میں سرسبز و کامیاب ہوئے۔ درمیان اوّل اور دوسری فتح
او نصرت کے ایک یہہ تھی کہ نیومیڈیا کے بادشاہ نے بالکل شکست پائی تھی
وہ میسی نسا کا جسنے رومیوں کے ساتھ ہو کر ہنی بال کو ہزیمت دی تھی پوتا تھا
اور دو شاہزادوں کے ساتھ جو سلطنت کے وارث چھوڑے گئے تھے تعلیم و تربیت
پائی تھی مگر دونوں شاہزادوں سے عقل اور دانائی میں زیادہ تھا اور لوگوں سے
مدد پاکر جسمال بڑے بھائی کو مار ڈالا اور دوسرے سال چھوٹے بھائی پر چڑھ آیا

ارادہ کیا تہا مگر وہ رومیوں کے پاس حمایت اور مدد کیلیے بہاگ گیا۔
جوگرتہا نے اجماع امرا کی طمع اور رائے سفلی سے بخوبی مطلع ہوکے اپنے ایلچی بہت سی
پیشکش کے ساتھہ روم کو روانہ کئے اور اپنی مراد حاصل کی اجماع مذکور نے حکم
صادر کیا کہ جو سلطنت کہ اسنے قتل اور غصب سے خاص اپنی کی ہے سوا اسکے
نصف پر قابض رہے دس کمشنر روانہ کئے تاکہ ملک کے دو حصے کرکے
آدہی اسے دیویں اور آدہی ایڈہربال کو۔ کمشنروں میں سے گرگیس کا دشمن
ایک اوپیمیس بہی رہا جسنے اس نمونہ کی تعمیل کی جو اجماع امرا نے اختیار کیا
تہا اسلیے رشوت پاکر نہایت زرخیز اور آباد اضلاع سلطنت کے اس غاصب
کے نام مقرر کئے۔ لیکن جوگرتہا نے تمام ملک کا آپ ہی قبضہ کرنا چاہا اور اپنی
بلند نظری کو رونق دینے کیواسطے ایسے حملے اور تاخت عمل میں لایا کہ جنسے انتقام
اور زبردستی ظہور میں آئی۔ جب یہہ تدبیر نہ بن آئی تب اسنے نقاب
لحاظ کا دور کیا اور ایڈہربال کو اپنی دار الخلافت سرتا میں گہیر کے گرفتار کیا
اور ہلاک کر ڈالا۔ اہل روم جو اتبک کچہہ ایک جوانمردی رکہتے تہے
انکی اس دغابازی کی بالاتفاق ہوکر فریاد کی اور ایک حکم اسمضمون کا
حاصل کیا کہ جوگرتہا ہمارے سامنے بلایا جاوے اور تمام ان شخص کو جنہوں
نے رشوت لی تہی بتلادے۔ جوگرتہا نے فی الفور رومیوں کی اطاعت قبول
کرنی چاہی لیکن لوگوں کو کسی نوع کی تسکین نہوئی اسکو حکم ہوا کہ شہر میں
سے چلا جاوے اور اسی اثنا میں البائنس کنسل کو ایک فوج کے ساتہہ
اسکے تعاقب میں روانہ کیا اس کنسل نے اپنے بہائی کو جو کسیطرح سے اس حکم کے
لایق نہ تہا حکم فوج کا دیا رومیون کی لاچار ہوکر اسے لڑائی بے فائدہ کی فوج

اٹھارہواں باب

ج ہار ہی جانیکے ڈر سے لاچار اسکی مطیع ہوکے جوئے تلے سے نکلی۔
سل کے قایم مقام میٹیلس نے اس حالت میں نومیڈیا میں پہنچکر دریافت کیا کہ
یسے کہ جنکا اعتبار نہین اور فوج ایسی کہ جسمیں قواعد اور بندوبست نہیں اور
شمن خبردار اور فطرت اور حیلہ سازی میں ہوشیار ہے۔ غرض اپنی توجہ
ور دیانتداری سے جو رشوت کے نام سے دور بہاگتی تہی تہوڑے روز میں
ار و بار روم کے درست کئے اور فوج کا اعتبار اور اقتدار حاصل کیا۔ دو برس
کے عرصہ میں جوگرتہا نے بہتری لڑائیوں میں شکست پائی یہانتک کہ اپنی سلطنت
ین سے بہی نکالا گیا آخرش مجبور ہوکے صلح کرنی چاہی۔ میٹیلس کی اسطرح فتح
یطرف سے خاطر جمع تہی کہ ناگاہ کیس ماریس اپنے لفٹین کی دغابازی اور
حیلہ سازی سے اسکی تمام امیدیں سرسبز نہوئیں۔ اسواسطے کہ اسکے لفٹین نے اسکی
فتحکا آپ ہی فایدہ حاصل کرنا چاہتا تہا۔ کیس ماریس ایک گاؤں ارپینم
کے متصل پیدا ہوا تہا اسکے والدین نہایت غریب تہے اور محنت اور مشقت سے
اپنی اوقات بسر کرتے تہے۔ چونکہ اپنے ماں باپ کی محنت اور مزدوری میں
تربیت پائی تہی تو اسکے اطوار و اوضاع ایسے خراب تہے جیسے اسکا چہرہ
خوفناک تہا۔ قد و قامت میں بہت بڑا قوت بدن میں لاثانی اور شجاعت
میں نادر تہا۔ جب میٹیلس نے لاچار ہوکر اپنی حکومت کے جاری رکہنے کیواسطے
درخواست کی تب ماریس نے جسکی بلند نظری بیحد تہی اپنے واسطے اس
کے حاصل کرنیکا ارادہ کیا اور لڑائی کو تمام کرکے [illegible]
اسمطلب کیلئے اپنے خفیہ نویسوں اور جاسوسوں سے روم میں میٹیلس کو بدنام
کرایا اور لوگوں کو اسپر بہڑکایا اور رخصت حاصل کرکے اور روم میں پہنچکے

امیروں کی امید اور غرض کے بالعکس کنسل مقرر ہوا - اسنے لڑائی کے انصرام
کرنیمیں بڑی شہرت حاصل کر کے ماریس سیطرح اس حکومت کے لایق ظاہر ہوا -
کیونکہ چالاکی اُسکی شجاعت کے برابر تہی اور ان شہروں پر جو جوگرتہا نومیڈیا
میں رکہتا تہا جلد قابض ہوا - اس کمبخت بادشاہ نے اپنے تئیں مقابلہ کرنے سے ناقابل
پاکر ناچار ماریٹانیا کے بادشاہ باکس کے پاس جو اسکا سسرا تہا مدد اور کمک
کیلیے رجوع کی - فوراً بعد لڑائی واقع ہوئی نومیڈیا والوں نے رومیوں کے کمپو پر
مار کر تہوڑا سا فایدہ حاصل کیا - مگر یہہ فتح کچہہ پایدار نہیں تہی اسلیے کہ ماریس نے
انکو دو بڑی شکست دیں ایمیں افریکا والوں کے تیس ہزار سے زیادہ مارے گئے
باکس نے رومیوں کے مقابلہ کی تاب نلاکر اپنے رشتہ دار کے تاج اور مملکت کے بچانے
واسطے اپنی حکومت کے کہونیکا خیال کیا بلکہ یہہ چاہا کہ جن شرطوں پر صلح ہو سکے حاصل
کیا جائے اسلیے اپنے ایلچی پناہ اور حمایت کیلیے روم کو روانہ کیے اجماع امرا نے
اپنی ہمیشگی کی مدمعنی کے ساتہہ ایلچیوں کی عرض معروض کو سُنا اور انکی
ہی فقط قبول نکی بلکہ انسے دوستی کر کے تقصیر معاف کی - تہوڑے عرصہ بعد
اسنے دریافت کیا کہ جوگرتہا کو رومیوں کے حوالہ کرنے سے انکی مہربانی ہی نہیں حاصل
ہوگی بلکہ انکا غضب بہی کم ہو جائیگا - پہلے تو باکس نے ازراہ شیخی کے اس امر میں
بہت سی اضطرابی کی لیکن کنسل سلا سے دو چار ملاقات کرنیکے سبب اسنے
بیوفائی اور بیمروتی کا اقبال کیا - آخرالامر جوگرتہا کو ایک کمینگاہ میں بہ بہانہ گفت
و گو کے پاکر پکڑوا دیا ماریس اسے پا بجولاں مقید کر کے نہایت خراب حالت میں روم
کو لے گیا - وہ اس بدبختی سے مدت تلک نہ جیا اجماع امرا نے اسیر اسکے
سنہ یکایک فتوا نافذ کیا کہ اسے قیدخانہ میں بہوکا مار ڈالیں تہوڑے دنوں بعد

اس سبب سے کمیلس کی فیروزی کی بڑی شان ہوئی - ملدلیس اس فتح سے اور روم
اور فتحوں سے جو گال کے لوگوں پر حاصل کی تھیں مفاصلہ کے ملکوں پر لڑائی میں
نہایت مہیب ہو گیا اور فوراً بعد صلح کیوقت میں ہموطنی بھی اس سے ڈرنے لگے
اسکے سبب لوگوں کی طاقت اور اختیار روز بروز زیادہ ہونے لگا اور اٹلی والے
اپنی تدابیر میں روم سے آزاد ہونے کیلئے نا امید ہوئے آخر شش اجاع امرا کے مکر و
فریب سے اس مہربانی کو بزور شمشیر حاصل کرنے پر قصد کیا جو انہیں نصیب تھی -
اس باعث سے آپسی لڑائی شروع ہوئی جسمیں بہتیرے ملک اٹلی کے روم کے
خلاف سازش میں داخل ہوئے تاکہ اپنے رنج والم کی تشفی حاصل کریں -
دو سال بعد اس لڑائی کے جس میں ارزال کبھی غالب آتے تھے اور کبھی امیر امرا
آخرکار اجاع امرا نے یہہ خیال کیا کہ اگر شکست ہو یا فتح بہر صورت روم کی سلطنت
غارت ہو جائیگی - اسیلئے درجہ بدرجہ اُن شہروں کو آزاد کیا جو اٹلی کے ملکوں سے منحرف نہیں ہوئے تھے - پھر
انہوں نے آزادی اُن لوگوں کو مرحمت کی کہ جنہوں نے اپنے ہتیار رکھدیئے تھے اس عنایت و مہربانی سے فائدہ حاصل ہوا اُن لوگوں
نے ایکدوسرے سے بے اختیار ہوکر علیحدہ علیحدہ عہد و پیمان صلح کے کرلئے اجاع امرا
نے بھی ہر ایک کو انمیں سے اپنی دوستی اور مہربانی میں قبول کیا مگر اسطور پر اُس
شہر کو آزادی بخشی کہ تمام اُور ملک اپنی منظوری اس امر میں دلویں جو اُس
سلطنت میں بہت کم اختیار رکھتے تھے - جب یہہ مہلک لڑائی آخر ہوئی تب
اجاع امرا نے متہرداتس پر جو نہایت طاقت دار اور شجاع بادشاہ پونٹس
کے طرف تھا فوج کشی کرنی چاہی - اس مہم عظیم کیلئے ماریس مدت سے تیاری کر
تھا لیکن سلا اُس کی مہم پر مقرر ہونے کی بڑی سعی و سفارش رکھتا تھا
ماریس نے لوگوں سے ملکر اپنی مقرری کیلئے بہت سی تدبیریں کر کے چاہا کہ حکم اُس

تاکہ جو شہر پر چڑہائی خلاف معین ہوئی تہی سلا سے لیکر میرے نام مقرر ہو۔
اسلیئے ماریس نے افسر جلدی روم سے روانہ کی تاکہ فوج کا حکم میرے نام کریں
مگر افسر مذکور بجائی اطاعت پانیکے مارے گئے۔ اور سلا کو اسطرح سمجہایا کہ جو لوگ
روم میں اسکے دشمن ہیں انسے بدلہ لیوے۔ اسلیئے اسکے سپاہی دست
بشمشیر ہو کر اسطور شہر میں داخل ہوئے گویا اسے حملہ کر کے لیا تہا۔ ماریس اور
سلپی شش نے اپنی طرفداروں کو ہمراہ لیکر انہوں کو شہر میں آنیکی ممانعت کی اور
شہریوں نے بہی شہر کے لٹنے سے اندیشہ کر کے اینٹ اور پتہر اپنی مکانوں پر سے انپر
مارے۔ یہہ نابرابر مناقشہ اتنی دیر تک جاری رہا کہ جسکی ایسی امید تہی
آخر الامر ماریس اور اسکے ہمراہی لاچار ہو کے بہاگ گئے اور ان غلاموں کے
آزاد کرنیمیں جو انکی اعانت کرتے بہت سی کوشش بیفایدہ کی۔ سلا اب
شہر پر قابض ہو کر ان آئینوں کو ترمیم کرنے لگا جو اسکے قہر اور ظلم کی مدد کر سکیں
ماریس ستر برس کی عمر میں روم سے بہاگ کے ملک کا دشمن مشہور ہوا لاچار
تن تنہا اور پا پیادہ ان شخصوں سے جو اسکی جان کے خواہاں تہے بہاگا پہرتا تہا۔
تہوڑے عرصہ تک اس حالت مذموم میں آوارہ پہرا کیا اسے ہر روز خوف و خطر
زیادہ ہوتے تہے اور اسکے پکڑنیوالے بہی پاس آتے جاتے تہے۔ آخر ناچاری
اوسنے اپنی تئیں مِنٹرنیم کی جہیل میں چہپایا وہاں تمام رات تہوڑی دیر تک
کیچڑ کے اندر کہڑا رہا۔ صبح روز روشن ہوتے ہی سمندر کیطرف اس امید پر
گیا کہ کسی جہاز پر سوار ہو کر باسانی بہاگ جاوے لیکن وہ ظاہر ہو گیا اسکے گلے
میں ایک رسی کا پہندا ڈالکر بہاگتے ایک شہر میں کیچڑ میں لتہڑا ہوا بدوں
پکڑ کے لیجاکر قیدخانہ میں بہیجدیا۔ اس شہر کے گورنر نے اجماع امرا کے کہنے

احکام کی مطابق فوراً ایک سمبریا کے غلام کو اسکے مار ڈالنے کیواسطے بھیجا گیا
یہہ جلاد جسوقت کہ اس مطلب پر قیدخانہ میں داخل ہوا اسوقت اس بہادر
جرنیل کی شکل مہیب دیکھکر اور اسکی آواز سہمگیں سنکر ڈر گیا اسنے پوچھا
کہ کیا تو کشتن مارئیس کی جرأت رکھتا ہی - غلام مذکور کچھہ جواب نہ دیسکا بلکہ
اپنی تلوار کو پھینک کر قیدخانہ سے چلاتا ہوا باہر نکل آیا اور کہا کہ اسکا مار
ڈالنا ناممکن ہے - گورنر مذکور نے اپنے غلام کے خوف کو اس کمبخت بچارے
کے حق میں خوب خیال کرکے اسے ایکمرتبہ پہر آزاد کیا اور اسے اسکی قسمت پر
چھوڑکر اور ایک جہاز پر سوار کرواکے اٹلی سے روانہ کیا - وہ سسلی
کے کنارہ پر ایک طوفان سے نہایت لاچار ہوکر آلگا - ایک رومی
کیوائیسٹر نے جو اسوقت وہاں تہا اسے گرفتار کرنیکا ارادہ کیا اس میں
اسکے سولہ جہازیوں میں سے جنہوں نے اسکے بچانیکی کوشش بلیغ کی تہی مارے
گئے - بعدازاں وہ آفریقا میں کارتھیج کے متصل وارد ہوا اور نہایت
غمگین اور پراگندہ حالتی اس شہر کے کھنڈرات میں پناہ لی - فی الفور
وہاںکے حاکم نے حکم بھیجا کہ یہاں سے جلد چلا جاوے - چونکہ مارئیس یہہ
خوب جانتا تہا کہ مینے اس شخص کی ایکمرتبہ تکلیف میں بڑی خدمت کی
تہی تو اسلیئے خفہ ہوکر کہا کہ کوئی بہی میرا ممنون منت نہیں ہے غرض اسکے
حکم کی اطاعت قبول کرکے ایلچی سے کہا کہ تو اپنی آقا سے کہہ کہ مارئیس کو
مینے کارتھیج کے کھنڈرات میں بیٹھا ہوا دیکھا ہے اور بڑی مصیبت میں
گرفتار ہے آخرش وہ پہر جہاز پر سوار ہوا لیکن بیچارہ اسبات سے کہ کس جگہہ دشمن
سے نڈر ہو وارد ہو لاچار تمام جاڑا اسی امید پر سمندر میں گذارا کہ کوئی

مریس کی سرکشی سے سلا کی پیشی کی ترتیب ہے

قاصد یہہ بیٹے کے پاس سے جو افریقا کے بادشاہ مشیدراسٹل پاس حمایت
اور اعانت چاہنے کے لیے بھیجا گیا تھا بھیجی۔ آخرش بڑی انتظاری کھینچنے کے بعد
بجائے قاصد کے اسکا بیٹا ہی خود اس بادشاہ کے دربار سے جہاں مقید تھا
بھاگ کر اپنے باپ کے پاس اسیوقت میں کہ اسے بھی قید ہونے سے بچایا آپہنچا
اس حالتمیں انہوں نے خبر پائی کہ سِنّا نے جو انکے طرفداروں میں سے روم میں رہ
گیا تھا ایک فوج اٹلی کے ملکوں میں سے جنہوں نے اسکی طرفداری قبول کی تھی
جمع کی ہے غرض کچھ عرصہ دراز نگذرا تھا کہ انکے لشکر روم کے دروازوں پر شامل
ہوئے۔ اسوقت شہر پرتیس نے سلا لڑ رہا تھا تب سِنّا شہر میں داخل ہوا
لیکن ماریس نے شہر میں جانیکا انکار کر کے یہہ کہا کہ چونکہ میں لوگونکے حکم سے
جلا وطن ہوا ہوں اسیلیے جب تک حکم میرے داخل ہونیکا نہیں آویگا تب
تلک ہرگز نہیں جاونگا۔ اسطرح انکی بیرحمی اور ناانصافی کی شکایت کرتا
تھا اور چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو سزا قرار واقعی ہووے مگر بظاہر آئین
کا ادب بھی کرتا تھا۔ ایک گروہ لوگونکا طلب ہوا انہوں نے مشکل میں
قوموں کی منظوری اور وسیلہ سے اسکی جلاوطنی کا فتوا بدل ڈالا تب وہ
اپنے عوض لینے پر مستعد ہو کر اپنی پہرہ والوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوا
اور تمام اُن شخصوں کو ندامت اور بیتر سے قتل کیا جو اسکے دشمن تھے۔
بہتیرے اُن لوگوں میں سے جنہوں نے اس ظالم کے غضب کو دبانا چاہا تھا
حضوری میں اسکے حکم سے قتل ہوئے اور بہتیرے ایسے شخص کہ جنہوں
نے کبھی نہیں اسے رنج اور تکلیف دی تھی وے بھی مارے گئے غرض یہاں
تک نوبت پہنچی کہ اسکے اہلکار بھی اسکے پاس جانے سے بہت ڈرنے لگے

گئے - آخرش اپنے دشمنوں کو سزا دینے کے بعد وہ قوانین جو اسکے رقیب نے مروج کئے
تھے منسوخ کرکے سنا نے آپ ہی کونسل نامزد کیا - اسطرح اپنی غرض اور تنگ نظری
سے راضی ہوکر ملک کو ایکمرتبہ تو بچایا تھا مگر اب اسے خوب ہی ڈبو دیا آخر الامر
آپ ہی ایک مہینے بعد مر گیا لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا کسی اور
کے ہاتھ سے - اس اثنا میں جب سلا نے جو متہریڈیٹس کے ساتھ لڑنیکے واسطے بھیجا
گیا تھا اور بہت سی فتوحات حاصل کی تھیں یہہ حال سنا تب صلح کرکے اپنے دشمنوں
سے بدلہ لینیکو … روم میں آیا - سنا اپنے دشمن کے دفع کرنیکی کسطرح اندیشناک
تھا - اب کاربو سے جو ویلیریس کی جگہہ مقرر ہوا تھا شامل ہوکر جوان ماریس کے
ساتھ جو باپ کی موافق لیق اور بلند ہمت تھا مجتمع ہوکے ایک حصہ اپنے لشکر کا
جو ڈالمیشیا میں سلا سے لڑنے کے لیئے پیشتر اسکے کہ وہ اٹلی میں داخل
ہو بہرتی کیا تھا روانہ کرنا چاہا - تہوڑے سپاہ اسلیئے کشتیوں پر سوار ہوئی
کہ ایک طوفان سے پراگندہ ہوگئے اور سپاہ نے جو ہنوز سوار نہ ہوئی تھی سمندر پر
جانے سے بالکل انکار کیا - انکی عدول حکمی دیکھکے سنا نہایت خفا ہوا اور
انہیں اپنی خدمت مستقیم اور مستعد رہنے کیلیئے سمجھایا - اس اثنا میں ایک کو سرکش
سپاہیوں میں سے ایک افسر نے مارا اسنے بہی اس افسر کو مارا اس حرکت ناشائستہ
کے کرنے سے وہ گرفتار ہوا - تب تمام فوج میں فساد برپا ہوا اور جسوقت کہ
سنا اس کے دبانے میں بڑی کوشش کر رہا تھا لوگ نے اسکے پیٹ میں ایک خنجر مارا
کونسل سپیو نے جو سلا کے خلاف فرمانروا تھا تہوڑے عہد و پیمان کی ترغیب پاکر
صلح کر لی اور طرفین نے کمر سے ہتیار کہولکر رکہہ دیئے سلا کے سپاہیوں نے
دوسرے کیمپ میں جاکر وہ دولت جو انہوں نے لڑائیوں میں حاصل کی تہی ظاہر کی

اور اپنے ہموطنیوں سے کہا کہ اگر تم سب ہماری طرف ہو جاؤ تو اس دولت میں
شریک ہو گے۔ اس بات کے سننے سے تمام فوج دفعتہ سلا کیطرف ہو گئی
سیپیو اس امر سے بالکل ناواقف تھا کہ میری فوج نے مجھکو فریب سے چھوڑ دیا ہے
آخرش دشمن کے ایک گروہ نے اسکے خیمہ میں گھسکر اسے اور اسکے بیٹے کو مقید کیا
حاصل کلام اس صورت سے طرفین کے مناقشہ نے بڑا طول پکڑا اور ہر ایک
جانب سے کسیطرح کا رحم نہ پاکر انہوں نے اپنے غضب کو بہتری جنگ و جدل میں
ظاہر کرنا شروع کیا۔ سپاہ جوان ماریس کی جو اپنے باپ کے حکم پر مقرر ہوا
تھا نہایت کثرت کے ساتھ تھی اور سلا کی فوج نہایت مطیع اور باترتیب
کاربو نے جو ماریس کیطرف سے میدان جنگ میں حکم فرما تھا آٹھ رسالے
پرنسٹ پاس روانہ کیے تاکہ وہ اپنے دوست کی مدد کرے لیکن وہ پومپی سے جو بعد
ازاں مذکور ہوا تھا ملاقی ہوئے جسنے بہت سے انمیں کے مار ڈالے اور باقیوں کو پراگندہ
کر دیا۔ کاربو فوراً بعد میٹلس سے لڑا مگر مغلوب ہوا اسکے دس ہزار آدمی
کام آئے اور چھ ہزار گرفتار ہوئے۔ اس شکست کے سبب آربنیس کمفیل نے
اپنے تئیں مار ڈالا اور کاربو افریکا میں بھاگ گیا جہاں مدت تک آوارہ پھرا
کیا آخرش پومپی نے اسے پکڑ کر سلا کے خوش کرنے کے واسطے اسکا سر
کٹوا ڈالا۔ سلا اب بے جھگڑے ملک کا مالک ہو کر اپنی فوج کے ساتھ
روم میں داخل ہوا۔ اس شان کو جو اسنے لڑائیں حاصل کی تھی اگر وہ
ایسے پاتا یا کسی فتح پانے سے پہلے ہی مرجاتا تو ملک میں بڑا امن و امان رہتا
آٹھ ہزار آدمیوں نے جو اس کشت و خون عام سے بھاگ گئے تھے اپنے تئیں
مین نصر تند کے حوالہ کیا اسنے ان سبکو ویلا پبلکا میں جو ایک بڑا مکان

انیسواں باب

مکان کیمپس مارشس میں سے بند کیا اور اسی اثنا میں اجماع امرا کے تین ظلب
کر کے کسی نوع سے آشفتہ ہو کر بڑی فصاحت کے ساتھہ اپنی مہموں کا بیان کیا
اور اسیوقت احکام خفیہ المضمون کے بھیجے کہ جن کمبخت شخصوں کو مقید کیا
تھا قتل کر ڈالیں - اجماع مذکور پہلے ان لوگوں کی واویلا سے نہایت متحیر
ہوے اور یہ خیال کیا کہ شہر بالکل لٹ گیا لیکن سلا نے کسیطرح سے مضطرب
ہو کر انہیں مطلع کیا کہ تھوڑے سے گنہگار ہیں جو لایق سزا ہیں اور انکے مرنے
سے کسیطرح بیقرار اور ہراساں خاطر ہونا نچاہئے - دوسرے روز اسنے
چالیس ارکان اجماع امرا اور رجہ سے سرہنگوں کو تہ تیغ کروا دیا اور دو روز
بعد پھر چالیس رکن اجماع مذکور کے اور بہت سے متمول شہریوں کو قتل کیا -
بعد ازاں خود عہدہ ڈکٹیٹر کا ہمیشہ کیلیے اختیار کیا المختصر اسطرح مالی اور ملکی
حکومت حاصل کر کے ہر ایک نوع کی داد و ستد کا انفصال کرنے لگا -
غرض تلون مزاجی اور تعدی کے ساتھہ حکم کرتا رہا جبتک کوئی امر لوگوں کی
مرضی کے خلاف ظاہر ہوتا تب تلک کوئی شخص اسکے اختیار میں دخل نہ
دیسکتا تھا آخر الامر تین برس کے بعد ڈکٹیٹر کے عہدہ سے دست بردار ہوا -
بعد اسکے دیہات میں گوشہ گزینی اختیار کر کے سب طرح کی عیاشی کرنی
شروع کی مگر بعد از استعفا مدت تلک نجیا ایک سخت بیماری لاحق
ہوئی اور ایک بڑی رنجیدہ حالت میں مرا مرتے دم تک خود بینی اور بلند
نظری ظاہر ہوتی تھی -

انیسواں باب

سلا کی ہمشیرگی کے ڈکٹیٹر ہونیکے [illegible]

کی ٹراسی اموش یک

سلا کی موت سے پومپی اور کراسس کے رشک نے جو نہایت حب حکومت سلطنت تھا
میں تھے نئے جھگڑے اٹھانے شروع کیے۔ پومپی نہایت عزیز جرنیل روم میں
اور کراسس سب سے زیادہ دولتمند۔ القصہ جس وقت کہ فوج کو برطرف کرتا
تھا اس وقت اتفاقاً ایسے رشک ظاہر ہوا۔ اُن دونوں شخصوں نے کاروبار کرنے
چھوڑ دی یہانتک کہ ان کے تنازع سے سب لوگ بڑے اندیشہ اور خطرہ
میں پڑے آخر رشک کراسس اپنی غصہ کو مار کر حکومت سے دست بردار ہوا
دوسرے نے بھی فی الفور ویسا ہی کیا۔ انکا دوسرا مطلب یہ تھا کہ جمہور
کون شخص لوگوں کی مہربانی حاصل کرتا ہے۔ کراسس نے ہزاروں بار لوگوں
کی ضیافتیں کیں اور بڑا غلہ غریب و غربا میں تقسیم کر کے تین مہینے تک شہریوں
کی پرورش کی۔ پومپی نے برعکس اسکے سلا کی آئینوں کو جو لوگوں کی حکومت
اور اختیار کے خلاف تھیں بڑی کوشش سے موقوف کرنا چاہا اور سرہنگوں
کو اختیار منصفی کا جو زمانہ سابق میں گریکس سے انکو ملا تھا دوبارہ بخشا
اور ٹریبونز کو بھی پہلے حقوق مرحمت کیے۔ اسطور پر ایک نے رعایا
کے کاروبار میں خفیہ تائید کی غرض اِن دونوں نے اسقدر بلند ہمتی بھی
کہ ایک فیاضی کے باعث مشہور تھا اور دوسرا آزادی کے لیے۔
اس وقت پومپی نے ایک مہم میں بحر شام کے سمندری چوروں کو نیست و
نابود کیا اس سبب سے اسکی قدر بھی نمود زیادہ ہوئی اور ٹریبونز بھی بڑے
بڑے مراتب اور عہدوں پر سرفراز ہونے کی امید کرنے لگے۔
منیلیس نے جو انمیں سے تھا اسی واسطے ایک آئین پیش کی کہ سلطنت

انیسواں باب

سلطنت کی تمام فوجیں ایشیا کی گورنمنٹ سمیت اور معہ انتظام لڑائی کے جو
متہری ڈیٹس پر پہر شروع ہوئی تہی فقط پومپی ہی کے تفویض ہوں۔
اس آئین کی تعمیل بے موانع ظہور میں آئی اور اسکے حکم کو سب نے منظور کیا۔
پومپی اس جنگ عظیم کے حکم پر مقرر ہوکر ایشیا کیطرف روانہ ہوا۔
متہری ڈیٹس نے لوکیولیس سے ناچار ہوکے آرمینیا میں پناہ لی تہی۔ وہاں وہ جرنیل
اسکے مقابلہ کرنیکی تیاریاں کر رہا تہا کہ ایکایک اسکی تمام فوج نے اسے چہوڑ
دیا۔ پس اب پومپی کو لڑائی کے تصفیہ کرنے کا اختیار تہا جسکو اسنے جلد
اور آسانی پورا کیا اور سلطنت روم کی اور ملکوں کے ملانے سے زیادہ
کرکے اپنی فوج ظفر موج کے ساتہہ بڑی دہوم دہام سے روم کو پہر آیا۔
لیکن پومپی کی فتوحات سے جسقدر روم کی نمود اور شان ہوئی اسقدر
حکومت زیادہ نہ ہوئی اسکے بلند نظری نے تو بالضرور رونق پائی مگر
انکی آزادی جاتی رہی۔ بلکہ انکی آزادیاں ہر ایک طرف غارت ہوتی
معلوم ہوتی ہیں اسلیے کہ جب وہ باہر فتح حاصل کر رہا تہا تب ولایت
میں ایک ایسی سازش خطرناک وقوع میں آئی کہ جس سے روم غارت
ہوا چاہتا تہا۔ اس سازش کو سرجیس کیٹی لائن نے جو امراؤں میں سے
تہا برپا کیا تہا اور ولایت کے نیست و نابود ہونے سے اپنی حکومت مقرر کرنی
چاہتا تہا اور سازش کے انصرام کو نہیں قدرت ایزدی کی مدد سے ہر ایک
فن میں کامل تہا اور ان خراب ارادوں کے کرنے میں بڑی شجاعت رکہتا تہا
اور اس قدر فصیح کہ اکثر پر بہت سے لائق معقول [illegible] دولت کے طرف
سے محتاج اطوار ناشائستہ لوگ اراذل اور تدبیروں میں چالاک تہا

الا دولت کے حاصل کرنے میں صرف اس خیال سے نہ صبر ہوا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرے - کیٹی لاین نے عیاشی اور فضول خرچی کے سبب بہت سا روپیہ قرض لیکر چاہا کہ کسی نوع اس سے اپنے تئیں آزاد کرے اسلیے اپنے تیس اوباش دوستوں کو جمع کرکے اپنے ارادہ اور امید اور تدبیر سے آگاہ کیا - ان میں یہہ تجویز ٹہری کہ ایک سرکشی عام تمام اٹلی میں برپا کیا جاوے اسواسطے اسکے مختلف اضلاع میں اپنے علیحدہ علیحدہ سردار مقرر کیے - روم کے بہتیرے مکانوں میں ایک مرتبہ ہی آگ لگانی مقرر کی اور کیٹی لاین ایک بڑی فوج کے ساتھہ جو ایتروریا میں بہرتی ہوی تہی اس عام گبہراہٹ میں شہر پر قابض ہو کے تمام ارکان اجتماع امرا کے مار ڈالنے ٹہرائے - لینٹولس اسکے بے شرم مددگاروں میں سے شہر میں ایک جج تہا اور انکی تدابیر او رصلاح کا سرخیل -
سیتہیگس نے اس بڑی حکومت کو سیسرو سے عوض لینے کیواسطے نثار کرکے اس مضمون کا حکم پایا کہ تمام شہر کو تہہ تیغ کرے اور کیتہیگس کو یہہ حکم تہا کہ جو شخص شہر میں آگ لگاویں انکی بخوبی حفاظت رکہے -
چونکہ سیسرو انکے ارادوں کو بڑا ہارج تہا تو کیٹی لاین نے چاہا کہ پیشتر اسکے کہ وہ روم سے روانہ ہووے اسکا سر کاٹا جاوے پھر اسیر اسکے جلو کے دو شریکوں نے اس امر عظیم کو اختیار کیا کہ کل کے روز کسی مقدمہ کے بہانے اس سے ملاقات کرکے اسکی خوابگاہ میں اسکو قتل کرینگے - لیکن جسوقت کہ انکی ملاقات ہوئی تو تہی اسیوقت سیسرو نے انکے ارادہ کی فلویا ایک عورت [illegible] عاشق کیوریس کو جو ایک ان

سلا کی ہیشگی کی ڈکٹیٹری بخشے لیکے قیصر اور پومپی اور کراسس جیسے امرا تک
اُن مفسدوں نیں سے تہا دم ڈیکر پہلا لیا جسنے لئے ارادے سے مری وغیرہ اطلاع
دی - سیسرو نے اُن لوگوں سے جو اسکے دوسرے روز ملاقات کیا چاہتے تہے
بچ لی ہے اور چوکے بینے ہوشیار ہو کر شہر کے بچانے میں خبرداری کی
اور اجماع امرا کے جمع ہونے پر اس خوف کے رفع کرنے میں صلاح اور مشورہ
کیا - انکی پہلی تدبیر یہہ تہی کہ جو شخص اُن مفسدین کے احوال کی خبر دیگا تو بڑا
انعام پاویگا اور تب ملک کی حفاظت میں بڑی تیاری کی - کیٹی لائن اپنے
ارادے کو چہپا کر بدلیری اجماع امرا کے روبرو گیا اور اپنی بے گناہی ظاہر
کی لیکن جب سیسرو کی کلمات فصیح سے گہبرا گیا تب وہ یہہ کہتا ہوا باہر نکل آیا
کہ جو میرے عذر کی شنوائی نہیں کرتے ہیں کہ مجکو دشمنوں نے نہایت تنگ کیا
ہے تو میں اس شعلہ کو جو میرے حق میں مشتعل ہوا ہے تمام ملک کو غارت کر کے
بجہاونگا - لینٹولس اور سستی گس سے کچہہ ایک گفت و گو کر کے
رات کو اپنی تہوڑے ہمراہیوں کے ساتہہ ایٹروریا کو چلا گیا جہاں منلیس
جو اُن سازشیوں میں سے تہا ایک بڑی فوج اسکی مدد کے لیے بہرتی کر رہا تہا
اسی اثنا میں سیسرو نے اُن مفسدوں کو جو اس سازش میں شریک تہے
اور روم میں رہ گئے تہے ہوشیاری سے گرفتار کیا - لینٹولس سستی گس
گیتی گس اور بہتیرے اور شخص مقید کئے گئے اور فی الفور جلادوں کی سپرد
ہو کر قیدخانہ میں مار ے گئے - ۱۲۰۰ جسوقت کہ کیٹی لائن کے رفیق
شہر میں قتل ہوئے تہے تب بارہ ہزار آدمی بہرتی کئے جنمیں کا ایک چوتہا
حصہ سر سے پانو تک مسلح اور ہتیار بند تہا اور باقی برچہی تیر سے اور
ہتہیار رکہتے تہے - مگر اس سازش کو خوب مضبوط اور پختہ پاکر بہت سے

غلاموں کو جو اسکے پاس جمع ہو گئے تھے اپنی فہرست میں داخل کیا لیکن جب
کنسل جو اسسے لڑنیکے واسطے بھیجا گیا تھا پہنچا اور اسنے اپنے رفیقوں اور دوستوں
کے مارے جانے کی خبر سنی تب اسکی تمام تدبیریں درہم برہم ہو گئیں۔ اسلئے
اسکا پہلا ارادہ یہہ ہوا کہ بڑے بڑے کوچ کر کے کوہستان ایپن ناین سے گذر کر
گال میں پہنچے مگر اس ارادہ سے مایوس رہا کیونکہ تمام رستوں پر اسکی فوج
سے بہی ایک بڑی فوج مقرر ہوئی تہی۔ غرض اسطرح ہر ایک طرف سے
گہر کے معلوم کیا کہ بجز مرنے یا فتحیاب ہونیکے دوسری چیز نظر نہیں آتی ہے
پس اسیواسطے اس فوج کا مقابلہ کرنیکو جو اسکی تعاقب میں تہی مستعد ہوا۔
کنسل اینٹی اوکس اسوقت بیمار تہا پیٹری ریس اسکی جا میں مقرر ہوا جسنے
ایک بڑی خونیں اور مہیب لڑائی کے بعد جسمیں بہت سے آدمی مارے گئے
کیٹی لاین کے لشکر کو شکست دیکر اسکی فوج کو نیست و نابود کر ڈالا۔
اسی سال رس کے دبانے سے بڑے بڑے آدمیوں کی بلند نظری کو راہ
پیدا ہوا۔ پومپی نے اب اسقدر مشرق کیطرف فتح پاکے بڑی شان
و شوکت سے مراجعت کی جسقدر کہ فرنگستان اور آفریقا سے بیشتر فرو در سند
ہو کر آیا تہا۔ روم میں کوئی دولت مند کراسس کے برابر
نہ تہا اور پومپی کے بعد بڑی حکومت رکہتا تہا اسکے طرفدار اجماع امرا
میں رقیب کے دوستوں سے زیادہ تر تہے اور رشک بہی جو پومپی
اسپر کرتا تہا کم تہا۔ وہ اور پومپی سیرت اور اغراض مختلفہ کے
باعث مدتسے نا اتفاقی میں رہتے تہے انکی آپسی حسد اور رشک سے یہہ
امید تہی کہ ملک بلا آیندہ کو امن ہو جاویگا۔ اس صورت میں جولیس قیصر

جولیس قیصر نے جو خنیڈر وزیر شیسے سپین میں حاکم تھا بڑی شان اور دولت حاصل کرکے مراجعت کی اور اپنے فواید کیلئے لئے رشک کو بدل ڈالنا چاہا۔

یہہ شخص ایک خاندان عزیز اور مشہور سے تھا۔ اور لوگو بھی طرفداری میں سرگرم اسنے سلا کی موت کے بعد ان شخصوں کو بلا لیا تھا جنکو سلا نے جلاوطن کیا تھا۔ رعایا کیطرفداری کرنے سے اجماع امرا کے خلاف انکا عزیز تر مجسٹریٹ ہو گیا۔ باوجود اجماع مذکور کے تمام مقابلوں کے پومپی کے تمام کار و بار میں مدد کرنے لگا۔ پومپی نے بھی ایسے شخص کی لیاقت اور دانائی سے خوش ہوکر فی الفور اپنا اعتبار اور حمایت اسے بخشی۔ تب وہ کراسس کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی پرانی رنجشداریوں کے سبب اُنکو بھی یار بن گیا۔ آخرالامر انہیں غرض عام کے خلاف نہ پاکر ایک موقع دیکھکر انمیں ملاپ کروا دیا اور ملاپ اور دوستی کے فواید ظاہر کرکے انکو سمجھایا کہ اپنی پہلی دشمنیوں کو فراموش ہونا مناسب ہے۔

جبکہ انمیں اتفاق ہو گیا تب آپسمیں یہہ تجویز ٹھہری کہ ریاست جمہور میں بجز انکی منظوری اور اقرار کے کوئی بات عمل میں نہ آوے۔ اسے پہلی ٹرائی اموریٹ یعنے تین شخصوں کی حکومت کہتے ہیں۔

جس سے انتظام ملک کا لی غرض سے کم ہونے لگا یہہ بات نہ تو اجماع امرا کے وقت میں واقع ہوئی تھی اور نہ لوگوں کی غرض سے ظہور میں آئی۔

بیسواں باب

پہلی ٹرائی اموریٹ کی ابتدا سے پومپی کی موت تک

سنہ ۵۹ بر وقت ٹرائی اموریٹ کے مقرر ہونیکے قیصر نے پہلے اپنے دوستوں کی

سی اور سفارش سے عہدہ کنسل کا حاصل کرنا چاہا۔ اجماع امرا اتبک
کچھ ایک اختیار رکہتے تھے اگرچہ لاچاری سے اسے مقرر کیا تب بھی اسکے
ساتھہ بابی بوس کو متعین کیا تاکہ اسکی حکومت پر مزاحمت کرتا رہا
لیکن قیصر کی لیاقت اور حکومت اسقدر مضبوط تھی کہ وہ انکا مقابلہ نکر
سکا۔ بابی بوس نے مجلس امرا کی بہتیری کوشش کی مگر کچھ نہو سکا۔
قیصر اپنے تین لوگوں سے عزیز کو واکر سلطنت کے حاصل کرنیکی تدابیر عمل میں
لانے لگا تب ایک آئین جاری کی کہ جس سے زمین کیمپینیا میں ایسے شخصوں
پر تقسیم کی جو کم از کم تین بچے رکہتے تھے۔ اگرچہ یہہ تدبیر بہت درست تھی
مگر تبرائے کے مطلبوں سے محض ز لون۔ غرض اسنے ولایت میں بڑا
اختیار حاصل کرکے اپنے رفیقوں کے ساتھہ سلطنت کے غیر ملک کے
ضلعوں کو تقسیم کرنیکی صلاح کی۔ فی الفور یہہ مقرر ہوے پومپی نے سبین
پسند کی اسلئے کہ فتح اور ظفر کے کرنے سے تہک گیا تھا اور جنگی شان سے سیر
ہوکر روم میں عیش و آرام کرنے پر راضی ہوا کراسس نے شام کو اس
امید پر قبول کیا کہ اس ولایت میں اتبک جسقدر کہ جرنیل دولتمند
ہوے تہے اسیقدر وہ بھی متمول ہوکے اپنا مطلب حاصل کریگا۔
قیصر گال کے پرگنہ میں مقرر ہوا اس ضلع میں نہایت مہیب اور زبردست
لوگ رہتے تھے بہتیرے انمیں کے مطیع تھوڑے تھے اور باقی فقط برائے نام
فرمانبردار تھے۔ یہہ ولایت بجاے حکم کرنیکے فتح کرنے کیواسطے پانچ
سال کے لئے اسکے نام زد ہوئی تاکہ خوف و خطر کا اسکے وہاں رہنے سے
معاوضہ ہووے۔ قیصر جو ٹرانیاک ٹرااور مکانات جو گال اور برٹن

برٹن میں آٹھ برس کے عرصہ میں ختم ہوئے سو انکا حال اس تواریخ مختصر میں
بیان کرنا نا ممکن ہے - پہلے ہلوشیا والوں نے دو لاکھ آدمی لڑائی میں
کھو کر اطاعت قبول کی اور جو اس کشت و خون سے بچ رہے تھے قیصر نے انکو
صحیح سالم انہیں جنگلوں میں بھیجا جہاں سے وہ آئے تھے - بعد ازاں جرمنی والے
سردار آریو وسٹس مع اسی ہزار کے قریب مارے گئے اور انکا بادشاہ
ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کے دریا رائن سے عبور کر کر بھاگ گیا -
بیلجی والوں نے اسقدر شکست پائی کہ دریاؤں اور جھیلوں سے کشتیوں
کی نعشوں سے گذرنا محال تھا - نروی والوں نے جو اُن جنگلی لوگوں میں سے
نہایت جنگی لوگ تھے تھوڑی دیر تک سامنا کیا اور رومی فوج پر ایسے غضب
کے ساتھ گرے کہ فوج مذکور ہزیمت کے خوف میں پڑی لیکن قیصر جلد سے
ایک سپر اٹھا اپنے لشکر سے نکل کے دشمنوں میں گھس گیا اور اسقدر انکو
ہزیمت دی کہ ان سبھوں کو ایک ایک کر کے مارا - بیلنک گال نے
بھی اطاعت قبول کی - ان کے پیچھے سویوی مینے نامی اور تمام ملک
بحر شام سے بحر برٹن تک مطیع ہو گئے - ایسی ایسی فتح و ظفر کے پانے سے
برانگیختہ ہو کے قیصر اس بہانہ سے برٹن میں گیا کہ وہاں کے باشندوں نے اسکے
دشمنوں کو مدد اور کمک دی تھی - جسوقت کہ کنارہ پر پہنچا تو دیکھا کہ
تمام کناروں پر بہت سے آدمی سامنا کرنے کیلئے پڑے ہیں غرض اسکا لشکر
ڈر کر الٹا پھرا چاہتا تھا کہ اسکی دسویں فوج کا ایک نشان بردار کنارہ پر
کود پڑا اور قیصر سے مدد پاکر تمام وہاں کے باشندوں کو بھگا دیا -
برٹن والوں نے قیصر کی حکومت اور طاقت سے ڈر کر صلح چاہی جو جلد سے

بیسواں باب

تھوڑی سی اُول بر ہو گئی۔ تھوڑے عرصہ بعد طوفان نے ایک بڑا حصہ بیڑے کا تباہ ہو گیا اس نقصان کو دیکھکر برٹن والوں نے اپنی ایک فوج قوی کے ساتھ اسپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔ لیکن برہنہ اور بیقاعدہ فوج ایسے دلیر زبردست کی فوجکا کیونکر مقابلہ کر سکتی جسنے بڑے بڑے جرنیلوں سے تعلیم پائی تھی اور دنیا کے بہتیرے ملکوں کو فتح کرنے سے نہایت سخت اور کار آزمودہ ہو گئی تھی آخر الامر شکست پا کے پھر صلح کی درخواست کی قیصر انسے صلح کر کے فرانس کی طرف مراجعت کر آیا۔ جب قیصر اپنی شہرت اور دولت زیادہ کر رہا تھا تب روم میں پومپی اسکی بلند نظری اور غرضیوں کی ترقی کو نمیں بڑی کوشش کرتا تھا اور اسبات پر نہایت خود اور مغرور تھا کہ اپنی ہی غرض بڑہاتا ہوں۔ اسی وسیلہ سے قیصر پانچ برس تک اور بھی گال میں رہا۔ جسوقت کہ پومپی اپنی بیہوشی اور غفلت سے بیدار ہوا تو دریافت کیا کہ اس سپہ سالار شجاع کی سخاوت نے اور حشمت اور انسانیت میری نام آوری کو دبا دیگی۔ اسلیئے اب حتی المقدور قیصر کی شان اور نیکنامی کے کہٹانے میں بڑی کوشش کی اور مجسٹریٹوں کو اسطور سے مجبور کر کے سمجھایا کہ جو جیتی قیصر کی آوے اسے لوگوں میں مشہور نکریں الا اگر ظاہر کریں تو اسکے فوائد کے خلاف بیان کریں۔

دو چار واردات بھی ایسی ظہور میں آئیں کہ انسے انمیں جدائی پیدا ہوئی یعنے پومپی کی جورو جو لیا کہ جسکے سبب انمیں بڑا اتفاق اور دوستی تھی مر گئی اور دوسری یہ کہ کراسس مارا گیا جسنے پرتھیا والوں پر ایسے بیہوشیاری سے لڑائی شروع کی تھی کہ دشمن نے ایک مناقشہ میں اسکو

اسیر فوائد حاصل کئے آخرش جب اپنے تئیں اس خوف و خطر سے نکال نہ سکا
تب دم واپسیں تک بہادری کے ساتھ اپنے تئیں بچاتا ہوا لڑتا لڑتا مر گیا۔
قیصر نے پومپی کے رشک کو دریافت کرکے کنسل کے عہدہ اور گال میں رہنے
کی درخواست کرکے چاہا کہ دیکھوں پومپی میری درخواست کی مقابلہ کرتا ہے یا
تائید۔ اس امر میں پومپی بالکل مجہول رہا مگر اسی اثنا میں اپنے دو شخص
خفیہ مقرر کئے انہوں نے اجماع امرا میں کہا کہ یہہ آئین کے خلاف ہے کہ
جو شخص غیر حاضر ہو ایسے عہدہ جلیل کا اپنے تئیں امیدوار کرے۔ پومپی
کی اس امر میں یہہ تجویز تھی کہ قیصر کو اسکی گورنمنٹ سے فریب دیکر بلاوے
تاکہ وہ خود آنکے اس عہدہ کی درخواست کرے۔ قیصر اسکے مکر سے آگاہ
ہو کر اپنی گورنمنٹ سے نہ آیا اور اسنا لکھا بھیجا جسمے یہ تھا کہ جبتک وہ فوج مفوضہ
پر حکم فرما رہیگا تب تلک مجسٹریٹوں کی موافق ملک پر حکم کیا کریگا۔
اجماع امرا نے پومپی کی طرفداری کی اسلئے کہ اسنے لوگوں کی دست درازی
سے انہیں تھوڑے وقت تلک بچایا تھا انہوں نے حکم دیا کہ دو کمپنی قیصر کی
فوج میں سے جو پومپی کے متعلق تھے شہر کو روانہ کئے جاویں تاکہ پرتھیا والوں
سے لڑنے کے لئے بھیجے جاویں مگر حقیقت میں یہہ ایک بہانہ قیصر کی حکومت
کو کم کرنیکا تھا۔ قیصر نے انکے ارادہ کو معلوم کیا لیکن چونکہ اسکی تدابیر
اتنک خوب پختہ نہ ہوئی تھیں تو اجماع امرا کے حکم مطابق پہلے ہی سے
افسروں اور سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دیکر اور اپنی طرف ملا کے روانہ
کئے پھر امرا نے قیصر کو اسکی گورنمنٹ سے طلب کیا اسلئے کہ اسکی
حکمرانی کا وقت آخر ہونے پر آیا تھا۔ لیکن کیوریو نے جو قیصر کا ایک

دوست اجماع امرا میں تہا کہا کہ جبتک پومپی اپنی فوج سے دست بردار نہیں ہوگا
تب تلک قیصر بہی اپنی فوج کو نہیں چہوڑیگا۔ اسبات سے تہوڑے عرصہ تک
پومپی کو بڑا رنج ہوا اس تکرار میں ایک نے امرا مذکورین میں سے بیان کیا کہ قیصر
اپنی تمام فوج کے ساتھہ کوہستان ایلپس سے عبور کر کے روم کیطرف آتا ہے
کنسل اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ اجماع موصوف سے اٹھہ کر پومپی کے گہر گیا اور
ایک تلوار دیکر حکم دیا کہ قیصر سے جا کر لڑے اور ریاست جمہور کو بچا
پومپی نے کہا کہ میں بدل و جان اس کی متابعت کرنے میں حاضر ہوں مگر
حلم اور بردباری کے بہانہ سے یہہ عرض کی کہ اگر اوزبہ بیرون سے کام لگا
تو ایسا کرنا میری طبیعت سے بعید ہے۔ حالانکہ قیصر اتنک گال میں تہا مگر
ولایت کے تمام امور سے بخوبی واقف تہا اسلیے اپنی تدابیر میں بڑی منصفی
دکہانے لگا۔ اسنے اقرار کیا کہ اگر پومپی اپنی خدمت مفوضہ سے مستعفی ہو
تو میں بہی حکومت سے دست بردار ہوں۔ اجماع امرا نے اسکی بات
رد کیا اسواسطے کہ پومپی کی باتوں پر بہت بہروسا رکہتے تہے۔
قیصر نے اپنی ملک سے لڑنا نہ چاہا بلکہ اسبات پر راضی تہا کہ اجماع امرا مجہے
دو کمپو کے ساتھہ الیریا کی گورنمنٹ میں بہیجدیوے اسکا بہی امرا مذکور
نے انکار کیا۔ آخر الامر قیصر نے اس موافقت اور ملاپ سے
اپنی تمام تدابیر کو مفید نہ پایا اور چنانکہ اپنے لشکر پر اعتبار رکہتا تہا
اتنا اپنے طالع پر یقین نکرتا تہا اسلیے انہیں اتلی کی حدود جہاں کہتا کر
اور تہوڑی جمعیت کے ساتھہ ایلپس سے گذر کر ریونا میں پہرا اور
وہاں سے کنسلوں کو یہہ لکہا کہ اگر پومپی اپنی خدمت کو چہوڑ دے تو میں بہی ا

اپنے احکام سے مستعفی ہوں اسباب سے اجماع امرا نے حکم نافذ کیا کہ قیصر اپنی
حکومت سے دست بردار ہووے اور اپنی فوج کو وقت معین پر برطرف
کرے اور اگر حکم عدولی کریگا تو ریاست جمہور کا دشمن خیال کیا جاویگا
ایسے سخت حکم سے قیصر کسیقدر مضطرب اور پریشان ہوا اٹلی کی مہم سے
ایک رات پیشتر اپنے دوستوں کے ساتھ خوش اور خورم علوم او فنون
کی ایسی کیفیت و شنود کرتا ہوا محفل میں بیٹھا اور بلند نظری اور عالی
عزم کیطرف سے بظاہر لاپروا معلوم ہوتا تھا - تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کھڑا
ہوا اور اپنے یاروں سے کہا کہ آپ بخوشی تمام بیٹھے رہیں ایک لحظہ میں حاضر ہوتا
ہوں - اسی اثنا میں اپنا رتھ تیار کروا کے تھوڑے سے رفیقوں کے ساتھ
شہر آرمینم کیطرف جو اٹلی کی حدود پر ہے روانہ ہوا اور اپنے آگے صبح کو
اپنی فوج میں سے ایک تھوڑی سی سپاہ وہاں بھیجدی تھی -

چونکہ یہہ سفر رات کا بہت لگاندار تھا تب بہی بڑی چالاکی سے کبھی تو
پا پیادہ اور کبھی گھوڑی پر سوار ہو کے منزل پر پہنچا آخرش دن نکلتے ہی اپنی
فوج سے جو پانچ ہزار آدمی کی قریب تھی شامل ہو کے دریاے رُوبیکن پر آن وارد
ہوا یہہ دریا اٹلی اور گال کے مابین ہے اور قیصر کی حکومت وہاں ہی تلک
تھی - اس دریا کے تئیں رومی اپنی سلطنت کی ایک سرحد متبرک سمجھتے تھے
جس وقت قیصر اپنی فوج سمیت اسکی طرف پہنچا تو اسکے کنارے پر آکر تھوڑی
دیر تک اسطرح ٹہرا گویا اپنی مہم عظیم اور ارادہ کے خوف سے متحیر معلوم ہوتا
تھا - اس دریا سے آئین توڑنے کے بدوں عبور کرنا محال تھا تھوڑے عرصہ
تک مغموم ہو کے اپنے دل میں بہت سا پیچ و تاب کھا کر اس سے عبور کرے یا نہ

آخر الامر اپنے ایک جرنیل سے کہا کہ اگر اس دریا سے عبور کروں تو بڑی
کم بختی میرے ملک پر واقع ہوگی اور اگر یہاں ہی ٹھہروں تو مارا جاتا ہوں
پس ہمیں وہاں جانا لازم ہے جہاں دیوتا اور ظلم ہمارے دشمنوں کے
ہمکو طلب کرتے ہیں۔ یہہ کہکر اور پہلی چالاکی پر مستعد ہو کے باآواز بلند کہا
کہ قرعہ پھینکا ہے اب کچھہ باقی نہیں رہا یہہ کہکر دریا مذکور میں کود پڑا۔
اسکے سپاہی بھی ویسی ہی چالاکی کے ساتھہ اسکے ہمراہ دریا مذکور سے
عبور کرکے آرمینم میں وارد ہوئے اور بلے موانع اور بلے مقابلہ شہر مذکور
کو قبضہ میں لائے۔ روم میں اس مہم متوقع سے خوف و خطر برپا ہوا
ہر ایک شخص یہہ خیال کرتا تہا کہ قیصر اپنی فوج کو لے آتا ہے اور شہر کو
غارت کریگا۔ غرض شہری تو باہر گانو کوٹ میں بچاؤ کیلیے بہاگتے تہے
اور باہر کے لوگ شہر میں امن کیواسطے آتے تہے اس گہبراہٹ اور پریشانی
عموم میں پومپی اپنی نادانی پر دشمن کو ایسا بڑا اختیار دینے سے نہایت
پشیمان تہا اور ہر ایک جا میں اسکے پہلے دوست اسکی بیخبری پر بہت سی لعنت
ملامت کرتے تہے۔ فیوونیس نے جو ایک رکن اجماع امرا میں سے تہا چلا کر
کہا کہ اب وہ فوج کہاں ہے جو تیرے حکم میں حاضر ہوتی تہی اور دیکہیں کیونکر
تیرے اشارہ سے موجود ہوگی۔ کیٹو نے بہی اسے آگاہ کیا کہ میں جو تجہسے ایسی
بات کیواسطے کہا کرتا تہا مگر پومپی اسکی نصیحتوں کا کچھہ خیال نہ کرتا تہا۔
آخر الامر ایسی لعن وطعن اور سرزنش سے جو بظاہر نصیحت معلوم ہوتی تہی
پومپی نے جہاں تک بنا اپنے رفیقوں اور ہمراہیوں کو تقویت دیکر کہا
تمکو فوج کی کمی نہ ہوگی اور میں خود انکا سپہ سالار ہونگا اور یہہ بہی

یہہ بھی اقرار کیا کہ البتہ میں قیصر کی تدابیر سے غلطی کی اور کہا کہ اب کیا کیا جائے اگر میرے دوست آزادی کو چاہتے تو ہر ایک جا میں جہاں انکو ضرورت پڑتی حاصل کرتے — اور انکو آگاہ کیا کہ تمہارے امور ہر ایک جگہہ میں ابتک اچھی ہیں میرے دو لفٹن بڑی فوج پر جو جانڈیدہ سپاہیوں سے مشتمل ہے سپین میں حاکم ہیں اس فوج نے مشرق میں فتح پائی تھی۔ علاوہ اسکے اور بہت سی تدبیریں ہیں کہ ایشیا اور آفریقا اور تمام اور سلطنتوں سے جو روم کے دوستدار ہیں مدد اور کمک حاصل ہو سکتی ہے اسکے دوستوں کی امید کو کچھہ ایک تقویت ہوئی —

غرض بہت سے ارکان اجماع امرا کے اسکے خفیہ دوست اور علاقہ دار معہ ان شخصوں کے جو اسکے امر میں شامل ہو کر دولت کی طمع رکھتے تھے اسکے ساتھہ ہوے — چونکہ روم میں قیصر کا مقابلہ نکر سکتا تھا تو لشکر کو کپیوا مکان کو لیگیا جہاں ان دو کمپونکا علم اختیار کیا جنپر قیصر گال میں حکومت رکھتا تھا — اس شام میں قیصر نے پومپی سے صلح اور موافقت کرنیمیں بہت سی کوشش بیفایدہ کی آخرش کہ بینا میں پیشتر اسکے کہ اپنا لشکر جمع کرے تعاقب کرنیکا قصد کیا — پس ان شہروں کا قبضہ کرنیکو گیا جو اسکے اور حریف کے مابین تھے اور یہہ بھی جانتا تھا کہ جو شخص فتح پائیگا بالضرور روم پر قابض رہیگا — اسکے کوچ کو پہلے شہر کنفی نیم کے باشندوں نے روکا — اس مکان کی حفاظت ڈومی شس جو اجماع امرا کیطرف سے متقرر ہوا تھا اور قیصر کے بعد گال میں حکمران کیا جاتا رکھتا تھا — فی الفور اس شہر کا محاصرہ کیا جالاتر ڈومی شس نے اکثر پومپی کو لکھا

بیسواں باب

کہ آپ یہاں آوے اور محاصرہ شہر کا اٹھا دے آخرش لاچار ہو کے پوشیدہ
بھاگنا چاہا — اسکا ارادہ ظاہر ہو گیا قلعہ کی سپاہ نے اپنے بچانیکے خاطر صلاح
کر کے اسے پکڑوا دینیکا قصد کیا — قیصر نے فوراً اسبات کو قبول کیا لیکن
اپنی سپاہ کو فی الفور شہر میں داخل ہونے سے منع کیا — بعد ازاں کنسل
لین ٹولس جو اس شہر میں گھرا ہوا تھا قیصر کے پاس آیا اور اپنے دوستوں
کے واسطے بہت سے عذر کر کے معافی چاہی اور اسے اپنی دوستی صمیم اور
نوازشات قدیم سے جو اسنے اسپر کی تھیں آگاہ کیا — قیصر نے اسکا قطع
کلام کر کے کہا کہ میں اٹلی میں روم کی اور اسکے باشندوں کی آزادی کو
کسیطرح تکلیف دینے نہیں آیا ہوں بلکہ انہیں آزاد کرنیکو آیا ہوں —
اسپر جو ہمدردی کے جواب کی طرح نہیں شہر میں پہنچی وہ نہیں اراکین
اجماع امرا اور سرہنگ اور قلعہ کی سپاہ کے افسر اپنے اپنے بال بچوں
سمیت فتحیاب کی حمایت مانگنے کو قلعہ سے باہر آئے قیصر نے انکی نا احسان مندی
کیطرف نہ دیکھکر اس اجازت کے ساتھہ انہیں آزادی بخشی
کہ تمکو اختیار ہے جہاں چاہو وہاں چلے جاؤ — مگر جب ان افسروں
کو رخصت کیا تب اسوقت بڑی خبرداری عمل میں لایا جو بیشتر ہر ایک
موقع پر سرزد ہوتی تھی اور سپاہ کو اس نظر سے اپنی طرف ملائے
رکھا کہ میرے تئیں فوج کی ضرورت پڑیگی اور یہہ کہ جبتک میں جیتا ہوں
سپاہ کو ایک حاکم کی احتیاج ہوگی — حاصل کلام پومپی روم
میں بیٹھ کر تمام امور ملکی جو اس وقت گذرے تھے خبر پائی [illegible]
کو ہٹ گیا اور دشمن کا مقابلہ کرنیکو تیار کرنیکا قصد کیا تاکہ سلطنت کو

کی تمام فوج متفق ہوکے اسکا سامہنا کرے — یہہ تدبیر اسکی مرضی موافق
بن آئی قیصر کو حصار بیفایدہ کرنے میں تہوڑی عرصہ تک مصروف کر کے
اپنے لشکر کو ڈرّیشیم کو جہاں کنسل نے اسکی اعانت کیلئے ایک فوج بہرتی
کی تہی لیگیا — حالانکہ بحکر سلامت بہاگ گیا مگر تمام اٹلی کو مدتوں تک
شہر کے یا ایک ایسی فوج کے جو دشمن کے گذر کا مقابلہ کر سکتی اپنے حریف
کے قبضہ میں چھوڑ دی — چونکہ قیصر کے پاس جہاز نہی اسیلیے پومپی کا پیچہا نکیا
بلکہ روم میں اس خزانہ کا قبضہ کرنیکو گیا جو اسکے حریف نے بیخبری سے وہاں چھوڑا
تہا — جسوقت خزانہ کے دروازہ پر آیا تو میٹلس تری بیون جو اسپر پہرا
رکہتا تہا قیصر کو وہاں جانے سے مانع ہوا لیکن قیصر نے غصہ میں دست بقبضہ
ہوکر اسے دہمکی بتلائی اور کہا کہ اے جوان خبردار ہو کہ تیرا مار ڈالنا میرے کہنے سے
سہل تر ہے — اس دہمکی سے میٹلس ڈر کر ہٹ گیا تب قیصر نے خزانہ
میں سے سارہ سین ٹیس سونا اور ایک بڑا ڈہیر چاندی کا نکال لیا —
غرض اسطرح لڑائی کا سامان خاطر خواہ کر کے روم سے روانہ ہوا اور
افرے نیس اور پیٹرلیس پومپی کے لفٹنٹوں کو جو اس فوج کے ساتھ جسنے ہمیشہ
فتح و ظفر پائی تہیں سپین میں مدتوں سے رہتی تہی مطیع کرنیکو گیا —
چونکہ قیصر اس فوج کے حاکموں کی لیاقت سے خوب واقف تہا تو خوش
طبعی سے بروقت کوچ کے یہہ کہا کہ میں اس فوج سے جسکا کوئی جرنیل نہیں
اور اگر جرنیل ہے تو فوج نہیں ہے لڑنیکو جاتا ہوں — پہلی لڑائی میں
جو افرے نیس اور پیٹرلیس سے ہوئی تو قیصر نے کچھ ایک نقصان اٹھایا —
یہہ لڑائی شہر لرڈا کے متصل ہوئی تہی طرفین سے فتح کا دعوا ہوا —

بیسواں باب

آخرالامر مکر و فریب گوناگوں سے قیصر نے انکو غلہ کیطرف سے اسقدر تنگ کیا کہ لاچار ہو کے بلا تامل انہوں نے اسکے حوالہ کر دیا۔ چونکہ رحم کرنا ذاتی نیکی تھی تو انہوں پر بہت سی مہربانیاں کر کے مغموم اور شرمندہ روم کو روانہ کیا تا کہ میری نیکیوں کو ہمارے لوگوں میں ظاہر کریں اور میرے دوستوں کی محبت اور پیار کو تقویت دیں۔ چالیس روز کے عرصہ میں تمام سپین پر قابض ہو کر روم کو پہر مراجعت کر آیا۔ اسوقت شہریوں نے بڑی خوشی اور خورمی کے ساتھہ اسکا استقبال کر کے اسے ڈکٹیٹر اور کنسل مقرر کیا۔ لیکن ڈکٹیٹر کے عہدہ کے تین گیارہ دن کے بعد چھوڑ دیا۔
جب قیصر اسطرح مصروف تہا تب پومپی ایپائرس اور یونان میں اسکے مقابلہ کرنیکی تیاریاں کر رہا تہا۔ مشرق کے تمام بادشاہ اسکی طرف ہو گئے اور بہت سا سامان جنگ کا بہیجا۔ اس پاس اٹلی میں نو جماعت سپاہ کی تہیں اور ایک بیڑا یا نسے بڑی بڑی جہازوں کا باہی بیولس ایک چالاک اور کار آزمودہ کمیدان کے زیر حکم رکہتا تہا۔ علاوہ اسکے مطیع اور خراج گذار ریاستوں نے اسے بہت سا روپیہ اور سامان جنگ کا بہیجا تہا اسنے انٹنی اور ڈولے بیلا پر جو قیصر کیطرف سے سلطنت کی اس جانب میں حاکم تہے ایسی فیروزمندی کے ساتھہ حملہ کیا کہ پہلا تو لاچار ہو کر بہاگ گیا اور پچہلا پکڑا آیا۔ بعد ازاں بہترے شہری اور امیر روم سے ہر روز آنکر اسکے شریک ہوئے۔ اسوقت اسکی فوج میں دو سَو سے زیادہ ارکان انجمن امرا کے از انجملہ سیسرو اور کیٹو تہے کہ جنکی صلاح اور مشورہ سے اسکی فوج کے امر اور بہی میں مطابق ہوتی تہیں۔ باوجود ان تیاریوں کے قیصر

سنے برنڈیوسیم تینابیر جماعتوں میں سے پانچ کو جہاز پر سوار کیا اور انہیں اچھی
طرح سے درست کرکے ایک ہی روز میں درمیان دشمنوں کے جا وارد کیا
اور صلح کے عہد و پیمان کرنے چاہئے اور روفس کو جسکو قید کیا تھا پومپی کے
پاس صلح کے لیے اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ اس امر میں اجماع امرا اور روم
کے لوگوں اختیار ہے لیکن پومپی نے اسکے پیغام کو اس لحاظ سے بیہ انکار کیا
کہ تمام رعایا روم کی قیصر کی طرفدار ہیں ہے۔
جبکہ پومپی
مسیڈونیا بیچ بقدر وفیہ میں سامان جنگ جمع کر رہا تھا تب اسکو اطلاع
ہوئی کہ قیصر ایپائرس کے کنارہ پر اتر ہے فوراً ڈریسیم کیطرف کوچ
کیا تاکہ اس جگہہ کو قیصر کے حملہ اور ارادہ سے بچا وے اسلیے کہ اسکا
تمام غلہ اور سامان جنگ وہاں پڑا ہوا تھا۔ اول دریاے ایپس کے
مقابل کناروں پر طرفین کی فوجیں ایکدوسرے کے سامنے ہوئیں اور چونکہ
دو جرنیل جو نہایت نامآور اسوقت دنیا میں تھے انکی سرکردگی میں تھے
ایک تو مشرق کے فتح کرنے سے بہت مشہور تھا اور دوسرا سلطنت روم
کے مغربی اضلاع کی فتح اور نصرت سے معروف ہیں اسلیے ہر ایک طرف
سے سپاہ لڑائی کی مشتاق تھی۔ مگر ان دونوں میں سے کسی نے اس وقت
لڑائی کا قصد نکیا کیونکہ پومپی اپنی نئی فوج پر اعتماد نرکھتا تھا اور قیصر
اسواسطے نلڑتا تھا کہ اپنی باقی فوج سے شامل ہونیکا انتظار کر رہا تھا۔

قیصر تھوڑے عرصہ تک اپنی باقی فوج کے آنیکا منتظر رہا آخرش ایک مچھلی
پکڑنیکی کشتی پر سوار ہوکر آپ اسکو جلدی لینے کیواسطے گیا مگر ایک طوفان
کے آنے سے الٹا پھر آیا۔ لیکن اپلونیا میں اسکی فوج جلد داخل ہوگئی

خبر آئی اس سبب سے اسکی بڑی تسلی ہوئی تب فوراً اپنا کمپو اٹھاکر اسطرف
شامل ہوا تا کہ لوٹپی انکے کوچ کا سدراہ ہووے کسواسطے کہ وہ دریا کی اسطرف
پڑا ہوا تھا جہاں ہر ایک چیز ضروری اپنی فوج کیواسطے اُن بڑے بڑے بیڑوں
سے جو اسپانیا نے اس کے کناروں پر مقرر کئے تھے توقع رکھتا تھا اسی لئے اپنا کمپو
ایسی جگہہ پر ڈالا کہ جسکی ایکطرف سمندر کے اندر تھی اور ملاح اسے زمین کی
زبان کہتے تھے جہاں اسکے جہازوں کے لئے کچھہ ایک امن معلوم ہوتا تھا چونکہ
یہہ جاہی اسکے حق میں بہت مفید تھی تو اپنی کمپو کی جلد ہی مورچہ بندی کرنے
لگا قیصر نے دریافت کیا کہ ایسی مفید جگہہ کو وہ جلدی نہیں چھوڑیگا تو اسکو
اسکے پیچھے سے گھیرنے لگا۔ چونکہ لوٹپی کا کمپو جس زمین پر پڑا ہوا تھا پہاڑی
اور بلند تھی اسنے اُن پہاڑوں کے کنارے تک قلعے اور مورچال بنائے
اور پہاڑ سے پہاڑ تک صف بندی کرکے دشمن کے کمپو کو ہر ایکطرف
سے مسدود کیا۔ اس احاطہ بندی سے یہہ امید رکھتا تھا کہ دشمن تنگ
ہو کر لڑنے لگیگا مگر دشمن اس سے لڑنا نہ چاہتا تھا۔ غرض اسطور تھوڑے
عرصہ تک طرفین سے قریب اور ارادے کام میں آئے ایک تو دق اور حیران
ہوتا جاتا تھا اور دوسرا اپنے تیں بچاتا۔ قیصر کے آدمی ہر روز دشمن
کے تنگ کرنے کیلئے مورچے اور ناکہ بندی بناتے رہتے تھے اور لوٹپی کی سپاہ
بھی آدمیوں کی کثرت کے سبب فواید حاصل کرکے ویسا ہی کرتی تھی۔
اور اسکے تیر انداز اور فلاخن انداز دشمنوں کو مجروح کرتے
تھے۔ قیصر تب بھی ایسی حرکتوں سے نہیں ڈرتا تھا جبکہ اسکے آدمی
ان کاموں میں مصروف تھے تب جڑ شے کے کیڑے نے اگر انہیں بھنائے

اور پانی جو دشمن کے کیمپ کیطرف بہتا تھا ایک اور طرف کو موڑ دیا اور
اسکے گھوڑوں کو ناچار اسقدر بند کر دیا کہ ان پاس گھاس کو کچھ نہ رہا
آخرالامر پومپی نے اپنی چھاونی اٹھاکر اسطرف اس جگہہ کے اپنا کیمپ ڈالا
جہاں آسایش اور آرام زیادہ تر معلوم ہوتا تھا — اور تھوڑے سے بھگوڑوں نے
جو اسکی طرف چلے آئے تھے قیصر کے مورچال اور قلعوں کی خبر پائی اور اپنی
سپاہ تیراندازان کو جہازوں پر سوار کر دیا تاکہ قیصر کی مورچال پر سمندر
کیطرف جہاں پہرہ کم تھا حملہ کریں — اسکی یہہ تدبیریں آئی ہر چند قیصر
اور اسکے افسروں نے اسکے ارادوں کے روکنے میں بہت سی کوشش کی تب
بھی مکرر حملے کر کے اپنی فوج کو اس مصیبت سے نکالا اور سمندر کی دوسری
طرف پر کیمپ ڈالا جہاں دانے چارے اور جہازوں کی طرف سے ہر ایک
طرحکا آرام تھا — قیصر دشمن کے محاصرہ کرنے سے لاچار ہوا اور نقصان
اٹھاکر پومپی سے لڑنے پر مستعد — لڑائی بڑے ارادہ سے اس جماعت
سپاہ کے نیست و نابود کرنے کو شروع ہوئی جو جنگل کیطرف مقام رکھتی
تھی اس سبب سے ایک عام لڑائی پیدا ہوئی — تھوڑے عرصہ تک
تو لڑائی بڑی شجاعت اور طالع کی مدد کے ساتھہ برابر ہوتی رہی
لیکن قیصر کی فوج پرانی کمپیوں کی مورچال میں گھبر کر پراگندہ ہونے
لگی اس بےانتظامی سے پومپی نے ایسا بڑا فایدہ حاصل کیا کہ آخر کار
انہیں جلدی بھگادیا... بہت سے لوگ ناکہہ ندی اور دریا کے
کناروں پر مارے پڑے اور بہتیرے اپنی آدمیوں کی کثرت سے
دب کر مر گئے — قیصر کے کیمپ تک پومپی فتح اور ظفر پاتا چلا گیا لیکن

بیسواں باب

یا تو اس ناگہانی فتح کے پانے سے تعجب ہو کر یا دشمن کی کمیں گاہ سے ڈر کے اپنی سپاہ کو کمپو میں الٹا لیگیا اور بالکل فتح پانیکا قابو ہاتھ سے کہو دیا۔
اس ہزیمت کے بعد جو کسیطور سے بالتصفیہ تہی قیصر نے اپنا تمام لشکر ایک گروہ میں جمع کر کے سیدہا گومفائی کیطرف جو ایک شہر تہسلی کے پرگنہ کا تہا کوچ کیا۔ لیکن چونکہ اسکی شکست کی خبر ڈریشیم میں اسکے وہاں پہنچنے سے بیشتر لوگوں نے سنی تہی تو باشندے وہاں کے جنہوں نے پہلے اسکی اطاعت کا اقرار کیا تہا اب اس سے منحرف اور برگشتہ ہو گئے اور بڑی دون ہمتی اور بے شرمی سے اسکو شہر میں داخل ہونے ندیا۔
قیصر اسبات سے بہت رنجیدہ ہوا۔ اپنے سپاہیوں سے ایسے شہر زر ریز کے لینے کے فواید بیان کرکے اونسیڑہیاں اور کلیں تیار کر دا کر ایسی چالاکی سے اسپر حملہ کیا کہ باوصف دیواریں شہر کی بہت بلند تہیں تسپر بہی شہر کو تہوڑے عرصہ میں لے لیا۔ قیصر نے اسے خوب لٹوا کر اپنے کوچ میں تاخیر نکی اور میٹرو پولس کیطرف جو اسی پرگنہ کا ایک شہر تہا گیا اور اسپر قابض ہوا۔ اس وسیلہ سے تمام تہسلی کو لارسا کے سوا جسمیں سیپیو کی سپاہ جو پومپی کی طرف سے وہاں حاکم تہا مقام رکہتی تہی اپنے قبضہ میں لایا۔
اس عرصہ میں پومپی کے افسروں نے اس سے لڑائی کی درخواست کی آخر شش انکی استدعا کو مانا اور اپنی تمام تدابیر اُن شخصوں کی سپرد کیں جو طمع کے خواہاں تہے۔ گومفائی کے لینے سے چند روز بعد تہسلی کیطرف روانہ ہوا۔ اور فارسیلیا کے میدان میں آیا جہاں اپنے لفٹین سیپیو اور اسکی
[illegible]

ارادہ کر کے سلطنت کا فیصلہ کرنا چاہا۔ کئی دن تک قیصر اپنے آدمیوں کی خواہش دریافت کرنیمیں مصروف اور متوجہ رہا اور انہیں مضبوط اور مستعد پاکر فارسیلیا کے میدان کیطرف جہاں پومپی کیمپ ڈالے پڑا تھا روانہ ہوا۔ جب طرفین کی فوجیں جنمیں جہاں کے نہایت عمدہ اور بہادر لوگ تھے اور بڑے بڑے الغاموں کیواسطے لڑتے تھے نزدیک ہوئیں تو مختلف امیدوں کے ساتھ ہر ایک شخص اندیشناک تھا۔ پومپی کی فوج کثرت کے سبب فتح کے حاصل کرنیکی طرف متوجہ ہوئی اور قیصر کی فوج صرف نفرت کے پانیکے درست اور مناسب وسیلے اور باعث تاک رہی تھی پومپی کا لشکر آدمیوں کی کثرت اور بہترے بہادر جرنیلوں پر اعتماد رکھتا تھا اور قیصر کی سپاہ اپنی قواعد اور تربیت اور اپنے اکیلے جرنیل کی شجاعت پر بھروسا رکھتی تھی پومپی کیطرفدار اپنے مقدمہ کی منصفی یا سچائی پر امید رکھتے تھے اور قیصر والے یہہ کہتے تھے کہ ہم نے اکثر صلح کے واسطے قول و قرار پیش کئے مگر کچھہ فایدہ نہوا۔ غرض خیالات اور امیدیں اور موجب طرفین کے مختلف تھے لیکن آلیسی ناپسندی اور بلند ہمتی الگسی تھی ۔ چونکہ قیصر جدال و قتال میں ہمیشہ سبقت رکھتا تھا تو اپنی فوج کو دشمن کی فوج کے سر پر لیگیا لیکن پومپی یا تو اپنی فوج کی طرف سے اندیشہ کرتا تھا اور یا لڑائی سے ڈرتا تھا اسلئے نہ اپنی مفید جگہہ کو چھوڑا اور نیچے پہاڑ کے مقام ڈالے پڑا رہا۔

قیصر نے نقصان اٹھانے کے اندیشہ سے اسپر حملہ کیا بلکہ دوسرے روز اس امید پر اٹھانیکا ارادہ کیا کہ دشمن کو تھکا دیوے کیونکہ وہ محنت کی برداشت کرنیمیں اسکی برابر نتھا۔ اسلئے کوچ کا حکم ہوا اور خیمے اٹھائے گئے

گئے ہی تہے کہ اتنے میں خبر آئی کہ پومپی کی فوج اپنی مورچال اور ناکہ بندی
کو چھوڑکر خلاف دستور میدان میں آگے بڑھ آئی ہے — اس خبر سے اسنے
اپنے لشکر کو مقام کرنیکا حکم دیا اور ہنسکر کہا کہ وہ خوشوقت جسکو اتنی مدت
سے چاہتے تہے آن پہنچا ہے اور جس سے بڑی نیک نامی حاصل ہوگی اور جست و
جو اور نقصان بھی کم ہو جائیگا تب اپنے لشکر کو ایک اچھے انتظام میں رکھکر میدان
جنگ میں لے گیا — اسکا لشکر پومپی کی فوج کے برابر تھا پومپی کی فوجیں
پینتالیس ہزار پیادے اور سات ہزار سوار تہے اور قیصر کے بائیس ہزار پیادے
اور ایک ہزار کے قریب سوار — سواروں کی نابرابری سے قیصر بہت متفکر
تہا اسلیے چند نوجوان بیشتر نہایت چالاک اور توانا شخصوں کو پیادوں میں سے چنکر سواروں کی قطاروں
میں لڑنیکی عادت ڈلوائی — اس تدبیر سے اسکے ہزار سوار پومپی
کے سات ہزار سواروں کی برابر تہے اور ہر ایک مناقشہ میں جو آن
میں بیشتر واقع ہوا تھا ظفریاب ہوئے تہے — پومپی بھی فتح کی
بڑی امید رکہتا تھا اور یہہ شیخی کرتا کہ قیصر کی سپاہ کو بدون لڑنیکے
بھگا دونگا اور کہتا کہ جسوقت طرفین کی فوجیں مقابل ہونگی اسوقت
میرے سوار کہ جنپر بڑا اعتبار رکہتا ہوں دشمن کو گھیر لینگے —
اس نمود اور انتظام کے ساتھ پومپی اپنے لشکر کو میدان جنگ میں لیگیا
جب جانبین کی فوجیں مقابل ہوئیں تب دونو جرنیل صف سے صف تک
اپنے اپنے آدمیوں کو تقویت اور امید فتحکی دیتے تہے اور خوف خطر کیطرف
سے انکی خاطر جمع کرتے — پومپی نے اپنے جوانوں سے کہا کہ وہ قابو شایان اور
نمود کا جو تم مدتسے چاہتے تہے سو اب تمہارے سامنے ہے کونسے فوائد

فواید اور مقاصد وسے ہین جو تمہین حاصل نہین ہین — تمہارا گروہ اور
تمہاری شجاعت اور پچہلی فتح جو ہمنے پائی تہی علاوہ اسکے ہماری خاطر جمع ہے
کہ ہم اُن خستہ حال اور شکستہ بال لوگون پر جو بوڑہے ہو گئے ہین اور پچہلی
شکست پانے سے ڈر گئے ہین بآسانی فتح پا سکتے ہین قطع نظر ہمارے لشکر
کی کثرت کے ہم حق اور انصاف کیطرف ہین — تم اپنی آزادی اور اپنی
ملک کے واسطے قوانین کے بموجب لڑتے ہو اور تمام شریف تمہارے ساتہہ ہین
ساری دنیا تمہاری شجاعت اور طورون کو دیکہتی ہی اور چاہتی ہے کہ تم فتح
پاؤ اور جس شخص سے تم لڑتے ہو وہ ایک لٹیرا اور ظالم اپنے ملک کا ہی
اور اپنی گناہون سے اور اپنی فوج کی ناکامیابی کے سبب بہت نادم ہے پس
لازم ہی کہ اسوقت اپنی مردانگی دکہلاؤ تاکہ رومیون کو تقویت ہو اور تمام
خلق کے حق مین انصاف — قیصر اپنے لوگون مین اس حلم اور بردباری
کے ساتہہ گیا کہ جسکے باعث کسی خوف و خطر کو خیال مین نہ لاتا تہا — اس نے
بدستور سابق صلح اور ملاپ کا پہر تذکرہ کیا — اور کہا کہ لڑائی کے کُشت
و خون سے بڑا خوف پیدا ہوگا مگر مقتضائے وقت سے اس امر مین
لاچار ہون — تب اپنے بہادرون سے کہا کہ بہتیرے آدمی طرفین سے
مارے جاینگے اور ہر دو جانب سے فتح کوی پاؤ مگر ملک ویران ہو جایگا
اسکی سپاہیون کے چہرون پر اسبات کے کہنے سے گرم جوشی اور بیصبری لڑائی
کے لئے معلوم ہونے لگی — غرض قیصر نے لڑائی کا حکم دیا —
پومپی کا کلام تو یہہ تہا کہ ہرکلیز اجیت ہی اور قیصر کا یہہ کلام تہا کہ دینس فیروز مند
— غرض دونون فوجون مین اتنا فاصلہ تہا کہ جس مین لڑ سکین پومپی

نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اول دشمن کا صدمہ بدون سرکشی کے اپنی اپنی
جگہہ پر سی برداشت کرو تا کہ انکی صف میں بے انتظامی پڑ جائے — قیصر کے
سپاہی بڑی سختی اور سینہ زوری کے ساتھہ آگے بڑہی مگر جب دشمن کو
بے جنبش دیکھا تو دفعتہ ٹہر گئے دونوں فوجیں تھوڑی دیر تک ایکدوسرے
کیطرف با خوف و استقلال دیکھتی رہیں — آخر الامر قیصر کے آدمی دم لیکر بڑے
غضب سے دشمن کے اوپر گرے پہلے تو اپنی تیزی انپر ماری اور پھر انہیں تلوار
لیکے گہس پڑے یہی ترکیب پومپی کے لشکر سے بھی ظہور میں آئی کہ بڑی مضبوطی
سے انکی حملہ کی برداشت کی — اپنی سواروں کو اس لڑائی میں حملہ کرنیکا حکم
دیا غرض تیراندازوں اور فلاخن اندازوں نے قیصر کے آدمیوں کو مارکر
ہٹا دیا — فی الفور قیصر نے اپنی چھہ رسالوں کو جو ایک تازی کمک کے لئے
مقرر تہی حکم کیا کہ آگے بڑہکر دشمنوں پر حملہ کریں — اس تدبیر سے بخوبی
کامیاب ہوئے کیونکہ پومپی کے سوار بیشتر فتح کیطرف سے بالکل متیقن
تہے مگر اب مایوس ہو گئے — گو ترت یعنے رسالے ہمیشہ اس ترکیب
سے لڑا کرتے تہے حملہ کرنیوالوں کے چہرہ پر شست باندہکر مجروح
کرتے تہے اس خطرناک لڑائی سے ایسے حیران ہو گئے کہ انہیں بجائے
اپنی بدن کے اپنی چہروں کے بچانیکا فکر پڑا — آخرش بالکل شکست
پاکر بہاگتے پہاڑوں میں بہاگ گئے اور تیرانداز اور گوپہی والے جو
پیچہے رہ گئے تہے تمام مارے پڑے — قیصر نے اب گوہرٹ کو حکم دیا کہ پومپی کے
لشکر کے بازو پر حملہ کریں اس حملہ کے تئیں تہوڑے عرصہ تک دشمن نے
بڑی دلاوری سے اٹھایا آخرکار قیصر اپنی تیسری صف کو جو ابتک نہیں لڑی تہی

یی تھی وہاں لایا — اس تازی مدد نے تو پومپی کے پیادوں کی سپاہ پر
ا مہینے سے حملہ کیا اور فیروزمند گوہرٹ نے عقب سے پیس دے لاچار
وکر کیمپ کیطرف بھاگ گئے — بیگانہ لوگ جو اسکی مدد کیواسطے آئے تھے
بھاگنے لگے — پومپی کے داہنے بازو نے ایک بڑی مردانگی سے اپنی
ائے چھوڑی — لیکن قیصر نے ازراہ اپنی ہمیشگی کے رحم کی فتح کا یقین
رکے آواز بلند کہا کہ اُن بیگانوں کا تعاقب کرو مگر رومیوں کو بچاؤ اُنہا
نے اُن سب نے اپنی ہتھیار رکھدیئے اور پناہ پائی — پومپی کے مددگاروں
ن جو پہاڑ کیطرف کو بھاگ گئے تھے بڑا کُشت و خون ہوا — لڑائی صبح سے
دوپہر تک جاری رہی باوجودیکہ موسم بہت گرم تھا تو بھی فتح یاب اپنی شجاعت
لے کاموں سے باز نہ آئی اور انکی جرنیل نے اپنے نمونہ سے انہیں تقویت دیکر
بات کہ فتح بالکل حاصل نہیں ہوئی ہی تو دشمن کے کیمپ کو قبضہ مین لانا چاہئی
یلیئے پیادہ انکے ساتھ کوچ کیا تاکہ ایک فتح با فیصلہ حاصل کریں گوہرٹ نے
کیمپ کی حفاظت کیلیئے پیچھے چھوڑ گیا تھا تھوڑی دیر تک تو ایک بڑا
مقابلہ کیا خصوصاً تھریس والوں اور دہقانیوں نے جو وہاں اُس
طلب کے واسطے متعین تھے مگر قیصر کی فوج ظفر موج کا کوئی سا مقابلہ کر سکا
خرکار دشمن اپنے مورچہ بندی سے نکالے گئے اور پہاڑوں کیطرف بھاگ
لئے — قیصر میدان جنگ اور کیمپ کو اپنے ہموطنوں کے نعشوں سے
را ہوا دیکھکر بہت مغموم ہوا اور ایک شخص سے جو اسکے پاس کھڑا ہوا تھا
واز بلند کہا کہ اس امر میں میں لاچار ہوں —
ب کیمپ میں داخل ہوا تو دشمن کی ہر ایک چیز سے دیوانگی اور تکبر دیکھی

ہر ایک جانب خیمون کی نخل بندی اور سوسن ہونے آراستہ تھے پلنگ فرمانے
ہونے سے پیراستہ اور طلائی اور نقرئی ظروف میز پر رکھے ہوئے تھے
غرض ہر ایک چیز سے بڑی عیاشی ثابت ہوتی تھی یہ تمام تیاریان اور تجمل عیش و
عشرت اور عیش و فن کے معلوم ہوتے تھے اور نہ کہ ترتیب اور انتظام لڑائی
کے — قیصر کے سوا اگر کوئی اور شخص ایسے کیو عمدہ اور متمول کو دیکھتا تو بالضرور
معتقد ہو جاتا اس نے انکو وہان ہی چھوڑ کر اپنے آدمیون کو حکم دیا دشمن کا
تعاقب کرو — ایک بڑا گروہ پاس کے پہاڑون پر ہٹ گیا وہ اپنی سپاہیون کے
ساتھ شامل ہوا تا کہ دشمنون کو لاچار کر کے مطیع کرے — ا بہت
دامن کوہ مین ایستادہ کر کر انکو گھیرنا شروع کیا لیکن انہون نے
مین پانی نہ پاکر اسے جلدی چھوڑ دیا اور شہر لاریسا کیطرف روانہ ہوئے
قیصر نے اپنی فوج مین سے ایک جمعیت چند اپنے ساتھ لیکے انہین روکنے
مین جا روکا — غرض ان کمبخت بھگوڑون نے ایک پہاڑ مین جہان پانی
تھا پناہ لی — اس عرصہ مین رات ہو گئی قیصر کے آدمی صبح سے چلتے چلتے
تھک گئے تھے مگر انہین محنت کے لئے پھر مستعد و مضبوط کیا اور آ
ندی کو جو دشمنون کیطرف بہتی تھی اور طرف کاٹ دی —
ان فراریون نے مدد اور غلہ کی طرف سے مجبور ہو کر اپنی ایلچی قیصر کے پاس
بھیجے اور اپنی تئین ملازمان حوالہ کر دینے کا اقرار کیا — اس عہد و پیمان
کے عرصہ مین تھوڑے سے ارکان اجتماع اور اکے جو انمین تھے تا ہو پاکر
رات کو بھاگ گئے اور باقیون نے دوسرے روز اپنی ہتھیار اسکے حوالہ
کر دئی اور پناہ مین رہے — الغرض وہ انسے بہر بانی پیش آیا اور

اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ کوئی ظلم اور سختی نکرے اور نہ اُنسے کچھہ
چیز زبردستی سے لیوے۔ قیصر نے یہہ ایسی بڑی فتح پائی کہ اب تک
ایسی کبھی نہیں پائی تھی اور اپنی مہربانی اور رحم کے سبب لڑائی
کے بعد بڑا نام پیدا کیا۔ اسکی طرف دوسے آدمی مارے گئے اور پومپی
کے پندرہ ہزار کام آئے اور چوبیس ہزار جو لڑائی میں پکڑے گئے تھے بہت
سے انمیں سے قیصر کی فوج میں داخل ہوکے اسکے باقی لشکر میں اکٹھے ہوئے
ارکان اجماع امرا اور رومی سرہنگ جو اسکے ہاتھہ لگے تھے انہیں از
راہ مہربانی کے آزاد کیا اور اجازت دی کہ جہاں چاہو چلے جاؤ اور
چٹھیاں جو پومپی نے ان لوگوں سے کہ کسی کیطرفداری کرنی نچاہتے تھے
پائی تھیں قیصر نے بدوں پڑھنے کے اسیطرح جلا دیا جیسے پومپی نے بیشتر کیا
تھا۔ آخرش تمام کام جرنیل اور مدبر کے بجا لا کے اپنے لشکروں کو جو
کیمپ میں رات کو رہ گئے تھے بلا لیا تاکہ اُن شخصوں کو آرام دیویں جو اسکے
ساتھہ دشمنوں کی تعاقب میں تھے اور اسی روز لارسا میں پہنچا
پومپی نے بیشتر بڑی شجاعت اور مردانگی ظاہر کی تھی مگر جب دیکھا
کہ سواروں نے جنپر بڑا اعتماد رکھتا تھا شکست پائی تب نہایت سراسیمہ
ہوگیا۔ اس بے انتظامی کے درست کرنے کی کچھہ تدبیر نہ آئی اور نہ بھاگتے
ہوئے لشکر کو پھر جمع کیا اور نہ نیا لشکر لاکر دشمن کے مقابل ہوا اور ایسقدر
متحیر تھا کہ اپنے کیمپ میں ہٹ آیا اور خیمہ میں تہوری دیر تک خاموش بیٹھا رہا
آخرش خبر ہوئی کہ کیمپ پر حملہ ہوا تب اُسنے کہا کہ کیا دشمنوں نے مورچال
تک ہمارا تعاقب کیا ہے۔ پس یہہ کہکر اپنے ہتیار رکھدئے اور لباس

بدن گھوڑے پر سوار ہو لارسا کیطرف بھاگ گیا اور جب دیکھا کہ کوئی پیچھے
نہیں ہے تو آہستہ آہستہ چلنے لگا اور تمام امیدیں ایسے ایسے خیالات مغمومہ
سے چھوڑ دیں — اسی حالت تنگی میں وہ ٹمپی کی گھاٹی تک پہنچا اور دریاے
پینیس کی راہ سے ہو کے ایک دہیور کے گھر میں داخل ہوا —
یہاں رات کاٹکر صبح ہی ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور سمندر کے
کے کنارہ کنارہ جا کر ایک جہاز لدا ہوا جو پال چڑھا کے روانہ ہوا
چاہتا تھا دیکھا — اس جہاز پر سوار ہوا جہاز کے مالک نے اسکی ویسی
ہی مدارات اور طاعت کی جو اسکے مرتبہ اعلا کے لایق تھی —
دریاے مذکور کے دہانے سے وہ ایمفی پولس کیطرف روانہ ہوا مگر یہاں
کاروبار کا کچھ علاج نہ دیکھکر لیسبس کو چلا تا کہ اپنی کورنیلیا کو جسے اس مکان
میں لڑائی کے خوف و خطر سے چھوڑا تھا ہمراہ ہو کر روانہ ہو دے —
اسکی جورو مدت سے فتح کی امید کر رہی تھی اب اسکی ہزیمت کی خبر سنکر نہایت
مغموم ہوئی قاصد نے اس سے رو کر تمام حال لڑائیکا بیان کر کے کہا کہ جلدی
چلکر پومپی کو دیکھ کہ وہ صرف ایک جہاز رکھتا ہے اور وہ بھی اسکا نہیں ہے
اسبات کے سننے سے وہ اسقدر بیتاب اور متوحش ہو گئی کہ غش کھا کے
بیحواس گر پڑی — آخر الامر ہوش میں آئے خیال کیا کہ یہہ وقت غم و الم
کرنیکا نہیں ہے تب شہر میں سے بھاگ کر سمندر کیطرف گئی —
پومپی اس سے ملکر عالم بیہوشی میں پڑ رہی دیر تک اسکو اپنی بغل میں
پکڑے رہا — آخر ہوش میں کورنیلیا نے آہ بھر کر اس سے کہا کہ ہماری
شادی کے پیشتر تو پانسو جہاز لیے اس سمندر پر حکم رکھتا تھا اور اب

اور اب اسقدر رہا چاہیے کہ فقط ایک جہاز اپنی پاس رکھتا ہے سو
بہی اپنا نہیں تو پہر جیسی بدبخت عورت کی تلاش میں کسواسطے آیا تہا۔
کیلئے رد وہ مصیبت اور تکلیف میری ہی کیبلئے اٹہائیں جسمیں تو اب میرے
ساتہہ شریک ہوا۔ یہہ میرے حق میں اچہا ہوتا جو اپنے تئیں پہلے ہی
مار ڈالتی مگر بدقسمتی سے تیرے رنج ڈالم زیادہ کرنیکے لے بچ رہی
تہی۔ پومپی نے بہت سی دلایل درمیان لاکر اسکی تسلی اور خاطر
جمع کی۔ اسے اپنے ساتہہ لیکر تہوڑا سا غلہ اُن بندرگاہوں سے جو اسکے
رستہ میں آئیں بہم پہنچا کے روانہ ہوا۔ اب مصر کے بادشاہ طالمی سے
جسکے باپ پر بہت سی نوازشیں کی تہیں مدد اور پناہ کی درخواست
کی طالمی اسوقت اپنی خوردسالی کے باعث سلطنت میں کچہہ اختیار نہیں
رکہتا تہا بلکہ اپنے ناظروں اور مصاحبوں کی ہدایت اور صلاح سے کام کرتا
تہا۔ اسکی کونسل والوں نے بڑی دغا و فریب سے ایک سازش
بناکر چاہا کہ پومپی کو کنارہ پر بلاویں اور پہلے اس سے کہ وہ بادشاہ
کے حضور میں آوے اسے مار ڈالیں۔ حاصل کلام اکلس لشکر کے
حاکم نے اور سیپٹی میس ایک رومی نے یہہ شخص پیشتر پومپی کی فوج میں ا
سینٹورین تہا اس کام کو اختیار کیا۔ تین یا چار اور شخصوں کے ساتہہ
ایک کشتی پر سوار ہو کے پومپی کے جہاز کیطرف جو ایک کوس کے فاصلہ
پر کنارہ سے تہا روانہ ہوئے۔ پومپی نے ایک شعر سوفوکلیز کا کہکا
بیان اسکے آتا ہے یاد اندبلند پڑہکر کورنیلیا سے رخصت ہوا مضمون شعر کا
وہ شخص جو اپنی آزادی کسی ظالم کے ہاتہہ میں سونپتا ہے تو اسی لحظہ

سے غلام بنتا ہے۔ تب فقط اپنے دو نوکروں کے ساتھ اکلیس کا ہاتھ پکڑ کر کشتی میں سوار ہوا۔ کورنیلیا دیوانوں کی مانند رو تی تھی اپنے خاوند کی جدائی سے کشتی کو پکڑ کر لٹک گئی اور آہ و نالہ مار کے کہنے لگی تو کہاں جاتا ہے۔ ہر چند اسکو منع کیا تب بھی وہ اسسے نہیں ہٹی اور اپنی ساعدسیں پھیلا کر کہا کہ اے بیدرد و بیرحم تو مجھکو اس رنج والم تھا میں چھوڑ کر کہاں جاتا ہے۔ قصہ مختصر وہ اپنی آنکھوں سے ٹکٹکی باندھ کر اس کیطرف دیکھتی رہی اور لاحاصل سوز و غم کیا کری تب ملاح اسے سوار کر کے زمین کیطرف اسطور جلد روانہ ہوے کہ انہیں یاد بھی نکرنے دی آخر ش پومپی نے سیپٹی میس کو دیکھکر کہا کہ اے دوست میں خیال کرتا ہوں کہ تو میرے پاس آگے نوکر تھا۔ سیپٹی میس نے تحقارت سر کے اشارہ سے اسکی بات کا جواب دیا پومپی نے تب ایک کاغذ کہ جسمیں اپنا کچھ حال واحوال بادشاہ کے دینے کیلئے لکھا تھا نکال کر پڑھا اسس عرصہ میں کنارہ تک پہنچے کورنیلیا تب بھی اپنے خاوند کیطرف ویسی ہی مشتاق انکھوں سے دیکھتی تھی اور اس امید میں تھی کہ لوگ جو کنارہ پر جمع ہوے ہیں اسکے استقبال کے مشتاق ہیں مگر افسوس ہے کہ ایسی امید ویسے جلد نا امید ہو گئی کیلئے کہ جسوقت پومپی اپنے نوکر کا بازو پکڑ کر اٹھا تب سیپٹی میس نے اسکی پشت پر نیزہ مارا اور اسی لحظہ ایکلس نے بھی اسے مارنا شروع کیا۔ پومپی اپنی موت نزدیک دیکھکر خاموش ہو رہا بلکہ اپنا چہرہ پوشاک سے ڈہانکر چپ چاپ قسمت پر شاکر ہوا۔ اسے اس خطرناک کو کورنیلیا اور اسکے ہمراہی دیکھکر اسقدر چیخے

چیخ اور شور مچا کر بڑے کنارہ تک آواز گئی — لیکن قاتلوں نے خوف کیطرف سے اندیشناک ہوکر اپنا وقت نہ کہویا بلکہ جلد بادبان چڑہا گئی اور ہوا بہی اسوقت اچہی اور موافق تہی مصریوں کی کشتیوں کی تعاقب بچاکر بہاگ گئے — اسی اثنا میں پومپی کے دشمنوں نے اسکا سر کاٹکر اسمیں خوشبو بہر کے قیصر کی نذر کرنیکو لیچلے اور نیچے کا دہر برہنہ وہاں ہی کنارہ پر لوگوں کے دیکہنے کیلئے چہوڑ گئے — لیکن اسکا وفادار نوکر فیلپ تب بہی اسی پاس ٹہیرا رہا اور جب تمام لوگ وہانسے چلے گئے تب اسکی نعش کو سمندر میں دہوا اور اسکے جلانیکے واسطے لکڑیاں ڈہونڈہنے لگا ایک مچہلی پکڑنے کی کشتی ٹوٹی ہوئی پاکر اسنے ایک چتا بنا ئی — جوقت وہ اس کام میں بڑی ایمانداری کے ساتہہ مصروف تہا اسوقت ایک رومی سپاہی نے جسنے پومپی کی جوانی میں اسکی خدمت کی تہی اس سے اسطرح کہاکہ تو کون ہے جو اسقدر پومپی کے تکفین اور تجہیز کی اس مسکینی سے تیاری کر رہا ہے — فیلپ نے جواب دیا کہ میں اسکا ایک نوکر ہوں — تب اس سپاہی نے کہاکہ مجکو بہی اس نیک کام یا کارخیر میں اجازت دیجے کہ میں بہی اسکی خدمت کرنے سے عزت اور نام حاصل کروں تاکہ ایسے بوڑہے سردار کے جنازہ کی مدد کرکے اور ایسے بہادر جرنیل کی نعش کو کہ ایسا شجاع جرنیل روم میں ابتک نہیں ہوا ہے اپنا ہاتہہ لگاکر فخر پیدا کروں — اسطرح پومپی کی نعش جلاکر اسکی راکہہ کو پلوٹارک مورخ کے بیان کی بموجب بڑی خبرداریسے کورنیلیا کے پاس لے گئی جسنے اسسے اپنے ناغم ایلبا مکان کے اندر جو البانو ہے بحفاظت تمام رکہا —

انیسواں باب

ہمنے یہہ سُنا ہے کہ بعد ازاں مصر والوں نے جہاں اسکی نعش جلائی گئی تھی وہاں ایک مقبرہ بنواکر یہ الفاظ اسپر لکھے کہ جس شخص نے ایک دفعہ بڑے بڑے مکان اور محل اپنے لئے تیار کروائی تھے سو اب ایک ذرا سی قبر میں پڑا ہے — پومپی کی موت سے ہم ریاست جمہور کا نابود ہونا مقرر کرتے ہیں — اسوقت سے اجماع امرا کا بھی بالکل اختیار جاتا رہا اور اب سے آئندہ کو روم میں ایک نہ ایک زبردست حاکم رہا —

اکیسواں باب

ریاست جمہور کے غارت ہونے سے لے کے شاہنشاہ آگسٹس کے پہلے مقرر ہونے تک کا بیان

قیصر جسقدر اپنی طالع سعید کے سبب بہت مشہور تھا اسیقدر فصیح نصب اور لیق بھی — نہایت دانا اور صاحب شعور مگر بلند نظر اسکی استعداد ایسی تھیں کہ جس فوج کا سردار ہوتا نصرتمند ہوتی اسی سبب سے اپنی ولادت کی ولایت پر حکمران تھا — اب ایک فتح مشہور کے پانے سے اسکی چالاکی اور بھی زیادہ ہوئی اور نئے دشمنوں سے لڑنیکو مستعد ہوا اسلیئے اپنے فوائد اخیر حاصل کرنیکا ارادہ کیا کہ پومپی کا تعاقب کرنیکو تیار ہوا کیونکہ خوب جانتا تھا کہ اگرچہ نئی نئی فتوحات حاصل کروں تو بھی سلامتی اور امن نہ دیکھونگا — حسب حال وقت ضایع نکرکے چار ہزار آدمی کو لیکے مصر کیطرف روانہ ہوکر اسکندریہ میں پہنچا — غرض یہہ بہت تھوڑا سا لشکر تھا کہ ایسی سلطنت زبردست کو قبضہ میں رکھہ سکتا — الغرض وہاں پہنچکر پومپی کے قتل کی خبر پائی فی الفور اسے تک

ایک اُن قاتلوں میں کا پومپی کا سر اور اسکی انگوٹھی نذرانہ کیطور قیصر کی نذر پکڑ بھجوایا ــ لیکن چونکہ قیصر بہت رحم دل اور دلسوز تھا تو اِس واردات خطرناک کو نہ دیکھ سکا بلکہ اپنے دوست کے مرنے سے جو اُس وقت سلطنت میں اسکا شریک تھا نہایت مغموم ہوا ــ تب اپنا منہہ اسکی طرف سے پھیر کر تھوڑے تامل کے بعد بہت سا رو دیا ــ اور سر مذکور کو خوشبویات کے ساتھہ جلوایا اور اسکی راکھہ کو دیوتا نیمیسس کے مندر میں رکھا یہہ دیوتا ظالم اور بیرحم کاموں کی بدلہ لینیوالی تھی ــ

اسوقت یہہ معلوم ہوتا تھا کہ مصر والے رومیوں سے عہد دوستی کا توڑا چاہتے تھے اس خیال سے کہ وے اُس دوستی کو حقیقتاً اپنی فرمانبرداری سمجھتے تھے اسلیئے قیصر پر نہایت خفہ ہوئے کہ رومی حکومت کے تمغے اپنے ساتھہ لیکے شہر میں داخل ہوا تھا ــ فوٹی نس نے بھی بڑی بےادبی کی بلکہ اسکی جان کا خواہاں ہوا ــ جب تک قیصر کا سارا لشکر جمع نہوا تب تک اپنا غصہ ظاہر کیا اسلیئے وہ سپاہ خفیہ بلوائی جو بیشتر پومپی کی خدمت کے لئے بھرتی ہوئی تھی کیونکہ وہ مصر سے متصل تھی اس عرصہ میں بادشاہ کے وزیر پر بالکل اعتبار رکھکر بڑی بڑی ضیافتیں کرنے لگا اور اسکندریہ کے فاضلوں اور عالموں سے گفت و شنود کیا کرتا ــ

آخر اُس جب اپنے تئیں وزیر کے ارادوں سے بیخوف پایا تب اپنا یہہ طریق بدل ڈالا اور رومی کنسل کی موافق فرمایا کہ میری یہہ خدمت ہے کہ مصر کی ولیعہدی کا انفصال کر دوں ــ اسوقت مصر کے تخت و تاج کے دو دعوے دار اور وارث تھے ایک طالمی حقیقی بادشاہ اور دوسری

اسکی بہن کلیوپیٹرا جس سے اس ملک کی رسم کے بموجب طالمی نے شادی کر لی تھی اور اپنے باپ کے وصیت نامہ کی مطابق وارث شمول سلطنت میں تھی ب کلیوپیٹرا نے اس شرکت سے ناراض ہو کے آپ ہی حکم رانی کرنی چاہی لیکن اس امر میں رومی اجماع امرا مانع ہوئے اور اسکے بھائی کو وہانکی مملکت کا بادشاہ نامزد کیا اسیلیے وہ اپنی چھوٹی بہن آرسینو کے ساتھہ ملک شام میں جلا وطن ہوئی — قیصر نے اسسے سلطنت کی بڑی امیدیں دیکر اسے اور اسکے بھائی کو اسقدمہ کے انفصال کیواسطے روبرو طلب کیا — جواں بادشاہ کے وزیر فوتی نس نے اسکے حکم کو بحقارت انکار کیا اور ایک فوج بیس ہزار آدمی کی قیصر کو محاصرہ کرنیکے لیے اسکندریہ میں بلا نہ کی — قیصر نے بڑی بہادری کے ساتھہ دشمنوں کو وہانسے نکالدیا مگر چونکہ شہر مذکور بہت وسیع تھا اور اپنی چھوٹی فوج سے بچا نہ سکتا تھا تو اسی لیے اسی محل میں ہٹ گیا جو ایک بندرگاہ کے متصل تھا اور دشمن کے مقابلہ کرنیکا قصد کیا — الکلس نے مصراوں کی فوج کے ساتھہ بڑی سختی سے اسپر حملہ کیا اور اسکے بیڑے کو جو اس جگہہ کے سامنے پڑا ہوا تھا اپنی قبضہ میں لانا چاہا — قیصر خوب جانتا تھا کہ اگر یہ جہاز دشمن کے ہاتھہ میں آویں گے تو بڑی قباحت ہو گی اور ہر چند دشمن نے انکے بچانیکی بہت سی حفاظت اور خبرداری کی تو بھی قیصر نے اُن سبکو جلا دیا — تب فیروس کے جزیرہ پر قابض ہو کر غلہ وغیرہ حاصل کیا اور مصریوں کی فوج متفقہ کا مقابلہ کرنے پر مستعد ہوا اس اثنا میں کلیوپیٹرا نے قیصر کی طرفداری اور مہربانی دریافت کر کے اسکی مدد سے سلطنت کے حاصل کرنیکا قصد کیا اور اپنے لشکر پر اعتماد نہ کیا —

نرکھا — اور کوئی تدبیر نہ تھی اسلئے کہ اسکا حسن اور خوبصورتی اسکا مطلب
حاصل کرنیکو اکتفا کرتی تھی — وہ اب آغاز جوانی میں تھی اور اسکے خط
وخال کی خوبصورتی اسکی خندہ مزاجی کے سبب خوب چمکتی تھی —
اسکی گفت و گوئی دلفریب میں یہہ ایک دوسری بات تھی کہ اسکی
آواز بھی خوش الحان تھی - اس وصف اور خوبصورتی کے سوا علم اسقدر تھا کہ ہفت اقلیم کے ایلچیوں سے بلا ترجمہ
جواب و سوال کرسکتی تھی - غرض بڑی مشکل کی بات یہہ تھی کہ کلیوپٹرا قیصر کے پاس پہنچے اسلئے کہ دشمن اسکے محل کے گرد
تھے۔ اس مطلب کیلئے ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہوکر شام کیوقت محل خاص کے
متصل وارد ہوئی جہاں اسنے ایک چادر میں لپیٹ کر کپڑوں کی گٹھری
بنا کر قیصر کے خاص کمرہ میں لے گئی — اسکی گفت و گوے فصیح سے
قیصر بہت فریفتہ ہوگیا اور اسکی فہم اور لطیفہ گوئی سے اسکا عشق بڑھ گیا
اسکے پیار اور محبت کو دیکھکر قیصر نے اسکے دعوے کی بخوبی تمام مدد کی —
جب کلیوپٹرا اپنے دعوے کے حاصل کرنے میں اسطرح کوشش کر رہی تھی تب
اسکی بہن آرسینو کمپو میں اپنی غرض کے حصول میں مصروف تھی —
گینی میڈ کے وسیلہ اور مدد سے مصریوں کی فوج میں سے ایک جمعیت اپنی
طرف کرلی بعد ازاں انقلابوں کے سبب جو اکثر ایسے دہقانی کمپوں میں
واقع ہوتی ہیں ایکلس کو مروا ڈالا اور اسکے عہدہ پر گینی میڈ کو حاکم کرکے
پہلے سے بھی زیادہ بڑی سختی اور زور سے حصار جاری رکھا —
گینی میڈ نے ان نہروں میں جو قلعہ کیطرف بہتی تھیں سمندر کو کاٹ دیا مگر
قیصر نے انکی طغیانی کے روکنے کیواسطے بہت سے کوئے کھدوا دئے —
اسکی دوسری تدبیر یہہ تھی کہ قیصر کی سپاہ کے چوبیسویں گروہ کو اسکی

فوج میں شامل ہونے سے دو مرتبہ کوشش بیفایدہ کرکے روکنا چاہا۔
اور ابعد ازاں بنی تیں اسٹبل کا جو جزیرہ فروس سے کو تنی تبٹ یا برا عظم تک تھا
قابض کیا مگر قیصر نے اسے وہاں سے نکال دینا چاہا۔ اس لڑائی کی گرمی میں
تھوڑے سے اہل جہاز یا تو تماشہ دیکھنے کے لیے یا بلند ہمتی کے سبب جہازوں میں شامل
ہوئے لیکن لڑائی کے خوف و خطر سے ڈر کر بھاگ گئے اور تمام فوج میں بڑا خوف
پیدا کیا۔ قیصر نے اپنی لشکر کو تھامنے اور درست کرنے میں بہت سی کوشش کی
مگر کچھ فایدہ نہوا اس گھبراہٹ میں بھاگنے سے بہت سے آدمی دریا میں ڈوب گئے
اور مارے پڑے۔ غرض اب اپنے لشکریوں کے روکنے میں تدبیر لاعلاج پاکر
ایک جہاز کیطرف بھاگ گیا تاکہ سامنے کے قلعہ میں جاوے لیکن جونہی جہاز
پر سوار ہوا تو وہیں بہت سے لوگ اسکے ساتھ جہاز پر چڑھ گئے اب اس اندیشہ میں تھا کہ مبادا جہاز ڈوب
جاوے تو لاچار سمندر میں کود پڑا اور دوسو قدم تک اس بیڑے کیطرف تیر کر گیا جو قلعہ کے نزدیک پڑا ہوا تھا سو اپنی کمر تک
پانی میں پانی سے اوپر لیے ہوئے اور اپنی قبا اور زرہ بکتر دانتوں میں پکڑے
کنارہ پر پہنچا۔ چونکہ اسکندریہ والوں نے اس حملہ
کیلئے اپنی سعی اور کوشش کو بیفایدہ پایا تب بادشاہ کے چھوڑانے میں قیصر کے
قبضہ سے جو شروع لڑائی میں پکڑا گیا تھا قصد کیا۔ اسلیئے انہوں نے
قیصر سے صلح کا بہانہ کرکے مکر و فریب سے بادشاہ کو مانگا اور کہا کہ اسکی
منظوری سے صلح ہوگی۔ قیصر انکی دغا اور بد ذاتی سے خوب واقف تھا
مگر اپنے شک کو ظاہر نہ کرکے بادشاہ کو انہیں دیدیا کیونکہ وہ اس لڑکے
کیطرف سے کچھ فکر اور اندیشہ نکرتا تھا۔ جس لحظہ طالمی آزاد ہوا اسی لحظہ
سے بجائے صلح کرنیکے دشمنیاں کرنے لگا۔۔ اس صورت میں دشمنوں نے تھوڑے

تہوڑے عرصہ تک محنت اور حکمت سے قیصر کو گہیر کے بہت تنگ اور حیران کیا آخرکار اس مصیبت اور تکلیف سے متہریڈیٹس پرگیمس نے جو اسکا بڑا وفادار دوست تہا اور ایک بڑی فوج اسکی کمک کیواسطے لایا تہا اسے چہوڑایا۔ اس شجاع جرنیل نے مصر میں کوچ کرکے شہر پلیوشیم کا لے لیا اور مصریوں کی فوج کو بڑی شکست دیکر وہاں سے نکالدیا۔ آخرالامر قیصر نے ملکر انکے کیمپ پر حملہ کیا اور بہت سے مصریوں کو مار ڈالا۔ ٹالمی نے ایک کشتی پر سوار ہوکر بہاگنا چاہا مگر کشتی سمیت ڈوب گیا۔ قیصر تمام مصر پر قابض ہوا اور کسی نے اسکا مقابلہ نکیا۔ تب کلیوپیٹرا کو اسکے چہوٹے بہائی کے ساتہہ انکے باپ کے وصیت نامہ کی بموجب شامل حاکم وہاں کا کیا اور آرسینو کو گنی میڈ سمیت ملک سے جلاوطن کیا۔ اسی طرح سے کلیوپیٹرا پر قیصر بدل وجان مفتوں ہوا اور تمام ملکوں کے امور سے فارغ ہوکر تہوڑے دنوں کیواسطے آرام لینا چاہا۔ اسلیئے مصر کو نچہوڑا اور نہ پومپی کی باقی فوج کو سزا دینیکا قصد کیا بلکہ اپنی عمر عیش و عشرت میں ڈالا۔ ساری ساری رات ملکہ کلیوپیٹرا کے ساتہہ شراب نوشی اور ضیافتوں میں بسر کرنے لگا۔ ملکہ کلیوپیٹرا کے ساتہہ دریا نیل سے عبور کرکے ملک اتہیوپیا میں جانیکا قصد کیا لیکن اسکے سپاہیوں نے جو مدت سے اسکے ہمراہ تہے اسکو اس ارادہ سے منع کرکے اسکے ساتہہ اس مہم نالائق پر جانے کا انکار کیا۔ آخرش اپنی خواب غفلت سے بیدار ہوکے اور کاہلی مجودی اور عشق کو چہوڑکر اپنی بلند نظری کیطرف پہر متوجہ ہوا اور کلیوپیٹرا اور ایک لڑکے کو جو اس سے ہوا تہا جسکا نام قیصر و تہا

چہوڑا اور بوسنبرس کے بادشاہ فارنےسس[۱] سے کہ جیتے روم کے ملکوں پر مشرق
کیطرف دست اندازی کی تہی لڑنیکو چلا — اس شاہزادہ نے اپنے باپ متہریڈیٹس
کو تخت پر سے بظلم گرادیا تہا اور اسقدر بلند نظر تہا کہ اپنے باپ کی سلطنتوں کو
دوبارہ فتح کرنا چاہتا تہا آخرش آرمینیا اور کولچس پر قابض ہوا اور رومی کمشنر
پر جو اسکے خلاف بہیجا گیا تہا غالب آیا — جب قیصر اُس سے لڑنیکو چلا تو
فارنےسس نے اسکے نام اور اسکی فوج کی شجاعت اور مردانگی سے ڈر کر
صلح کرنی چاہی — قیصر اسکی نا احسانمندی اور تقصیر سے اسقدر خفا تہا کہ
پہلے اسکے قاصدوں سے کچھ تکرار و بہانہ کیا اور جلدی دشمن پر بےمعلوم حملہ کیا اور
ایک نے کمیدانوں میں سے اسکو مار ڈالا — یہ سزا اسکے باپ کے مارنیکا معاوضہ
تہی — لیکن قیصر نے ایسی آسانی سے اسپر ظفر پائی کہ اپنی چہٹی میں ایک
دوست کو روم میں یہ تین الفاظ لکہے وینی وِدی وِسی یعنے میں گیا اور
دیکہا اور فتح پائی — جو شخص کہ ہمیشہ فتح پاتا رہا ہو تو ایسی ایک لڑائی کا
حال ایک بڑی چہٹی میں لکہنا حقیر سمجہتا ہے — المختصر قیصر سلطنت
کی اس جانب کے تمام امور درست کرکے اٹلی میں اسقدر جلد تر وارد ہوا
کہ اسکے دشمن بہی حیران ہو گئے اور اسکے حاضر ہونے کی بڑی ضرورت تہی —
اسکی غیر حاضری میں پانچ سال کیواسطے کنسل اور ڈکٹیٹر ایک برس اور
تربیونوں لوگوں کا تمام عمر کے لئے مقرر ہوا تہا — اسوقت میں قیصر کی طرف
سے روم میں آشوب کی عالم تہا اور تمام شہر میں بہت خرابیاں اور خرخشے برپا
کئے تہے جو قیصر کے آنے سے صرف فرو ہو گئے — اپنے حلم اور انسانیت
سے شہر میں جلد پہر امن و امان کیا اور اپنے اور اپنے مخالف کے طرفدار

طرفداروں نے کسی نوع کا فرق نہیں لایا — اس غیرت اور ملامت سے روم
میں اپنی حکومت مستقیم کر کے افریقیا میں کوچ کی تیاری کی اسلیے کہ لومپی کے
طرفداروں نے فرصت پا کے سپیو اور کیٹو کو اپنا سرخیل مقرر کیا تھا اور
میری ٹے نیا کے بادشاہ جوبا سے اعانت حاصل کر کر جمع ہونے لگے تھے
وہ اپنی ہمیشگی کی چالاکی کے ساتھہ تھوڑی سی سپاہ لیکر افریقیا میں پہنچا اور
باقی فوج بھی پیچھے آئی — سپیو جلد ہی لڑائی پر مستعد ہوا اور بالکل شکست
پائی مگر فتحیاب کیطرف سے کچھہ نقصان نہوا — جوبا اور اسکے جرنیل پیٹریس
نے ناامید ہو کر ایکدوسرے کو مار ڈالا — سپیو نے سمندر کی راہ سے سپین میں
بھاگنے کا قصد کیا لیکن دشمنوں میں گھر کر مارا گیا القصہ ان خستہ حال اور شکستہ
بال لوگوں کے جرنیلوں میں سے اب فقط کیٹو بچا تھا — یہہ نادر شخص
جو نہ اقبال پر پھولتا تھا اور نہ بدبختی سے دبتا تارسیلیا کی لڑائی کے بعد افریقیا
میں گیا اور لومپی کی باقی فوج کو ایسے گرم جنگلوں میں سے لی گیا کہ جہاں ہزاروں زہریلے
سانپ وغیرہ تھے اور شہر یوٹیکا میں جسکی اسنے حفاظت کی تھی داخل ہوا تھا
رومی سلطنت کی نمود اور شان کے سبب کیٹو نے بڑے بڑے شہریوں کو اجماع
امرا میں جمع کیا اور اس وسیلے سے شہر کو بچانا چاہا — مگر اسکے برا ہونیکا عزم
آزادی کا کم ہو گیا اسلیے انکو آزاد ہونیکی کچھہ مجبور کیا اسواسطے کہ خود
غلامی میں رہنا چاہتے تھے — آخرش اب اپنے بہتیرے دوستوں کو کہا کہ سمندر
کیطرف چلے جاؤ تاکہ بچ جاؤ اور بعضوں سے یہہ کہا کہ قیصر کی اطاعت قبول کرو
اور اپنے تئیں ہر ایک طرح فتحیاب اور بے فکر تصور کیا — بعد ازاں اپنے رفیقوں
کے ساتھہ خوش و خرم کھانا کھا کر اپنے کوٹھری میں چلا گیا اور اپنے بیٹے سے

بہت پیار اور محبت سے پیش آیا۔ جب اپنی خوابگاہ میں آیا تو افلاطوں کی
کتاب جو جان کے نہ مرنے کے سوال و جواب پر تھی اٹھا کر تھوڑے عرصہ تک
لیٹا ہوا پڑھتا رہا۔ اور سرہانہ کیطرف جو دیکھا تو اپنی تلوار نہ پائی جب کہ وہ
کہا کہا رہا تھا تب اسکے بیٹے نے تلوار کو وہاں سے منگوا لیا تھا۔ تب اپنے نوکر
کو بلا کر پوچھا کہ تلوار کہاں ہے جب اس سے کچھ جواب نہ پایا تو پھر اپنی مطالعہ
میں مصروف ہوا مگر تھوڑے عرصہ بعد تلوار پھر مانگی۔ جسوقت اپنے مطالعہ سے
فراغت پائی اور جانا کہ میرے حکم کی کوئی تعمیل نہیں کرتا ہے تو سب جانگی اوپر
کو بلا کر خوب دھمکا کے کہا کہ میری تلوار لا دو۔ اسکے بیٹے نے رو کر عرض
کی کہ اس خیال کو دل سے دور کیجئے لیکن اس سے سرزنش پا کے خاموش ہو رہا۔
آخر شش اسکی تلوار لا دی تب راضی ہو کے کہا کہ میں اب پھر اپنا خود مختار ہوا
ہوں۔ پھر کتاب اٹھالی اور کچھ ایک پڑھ کر سو رہا۔ جسوقت بیدار ہوا تو
غلام کو بلا کر پوچھا کہ میرے تمام یار آشنا جہاز پر سوار ہو گئے ہیں اور کوئی ایسی چیز ہمارے قابو میں ہے کہ جو انکے کام میں آسکے۔ غلام
نے عرض کی کہ سب آرام چین سے ہیں یہہ کہکر رخصت ہوا۔ جونہیں کیٹو نے اپنے تئیں اکیلا پایا وونہیں تلوار اٹھا کر اپنے شکم میں ماری
اس صدمہ سے مرا تو نہیں مگر پلنگ پر سے نیچے گر پڑا اور ایک میز جسپر تحریر
اقلیدس کی شکلیں کھینچ رہا تھا اپنے اوپر ڈال لی۔ اسکے گرنے کی آواز
سنکر نوکر چاکر اور دوست اور اسکا بیٹا جلد لپکے مگر بیں چیختے ہوئے بھاگے۔
انہوں نے اسے خون میں لوٹتا ہوا پایا اسکی انتڑیاں باہر نکل پڑی تھیں
جراح نے اسکی انتڑیوں میں کچھ نقصان نہ پا کر انہیں پھر شکم میں رکھنا
چاہا مگر کیٹو ہوش میں آکے اسکے ارادہ سے آگاہ ہوا اور زبردستی جراح
کو الگ کر کے اپنی انتڑیوں کو توڑ ڈالا اور مر گیا۔ کیٹو کے مرنے سے لڑائی

لڑائی افریقا میں تمام ہوئی قیصر نے ایسی بڑی شان و تجمل سے روم میں مراجعت کی گویا اس فتح کے پانے سے اپنی پہلی نمود اور فتحوں کو بھول گیا تھا۔ شہر والے اس تجمل کی سواری کو دیکھکر اپنے ملکوں پر قیصر کے ممتد ہونے سے نہایت متحیر ہو گئے اسکی فتحوں کی خوشی اور دھوم دھام چار روز تک ہوتی رہی پہلے روز تو ملک گال کی دوسرے روز مصر کی تیسرے روز ایشیا کی ظفر کی اور چوتھے روز افریقا میں جوبا پر غالب ہونے کی ۔ اسکے کار آزمودہ سپاہی اپنی بہادر جرنیل کے ساتھ آئے اور اسے کیپی ٹول میں لے گئے ۔ اسنے ہر ایک جوان کو ایک رقم ڈیڑھ سے پونڈ کی عنایت کی دو چند اس رقم سے سنچورین کو اور چوگنی اس سے بڑے بڑے افسروں کو ۔ ہر ایک شہری کو دس بشل ناج اور دس پونڈ برابر تیل اور دو پونڈ برابر روپئے مرحمت کئے ۔

بعد ازاں لوگوں کی بیس ہزار سے زیادہ کی ضیافتیں کیں اور انہیں نیزہ بازوں اور پٹے بازوں کے تماشے دکھلائے اور روم میں انکے ہر ایک ملک سے تماشہ بین بلوائے ۔ عوام الناس اس عیش و جیش سے اسقدر مفتون اور فریفتہ ہو گئے تھے کہ اپنی آزادی کو ایسی نعمتوں اور مہربانیوں کے لئے کچھ عوض نہ سمجھے ۔ پس نئی نئی وضعیں اسکی اطاعت کی اختیار کیں اور نئی نئی طرح سے اسکی خوشامد اور چاپلوسی کرنے لگے ۔ ایک نیا لقب مجسٹریٹ فوبرم یعنے لوگوں کے اخلاق اور دستور العمل مالک کا اسکو دیا ۔

غرض وہ شاہنشاہ مقرر ہوا اور ملک کا باپ کہلایا گیا ۔ انکے جسم کو ایسا متبرک سمجھا کہ کوئی اسے چھو نہ سکتا تھا تمام بڑے بڑے عہدے ملک کے اسے اسکی حین حیات تک سپرد ہوئے ۔ اسنا نکو قبول

اکیسواں باب

کیا جاتا ہے کہ تمام سلطنت میں دوسرا شخص اس قابل تھا کہ اتنے اختیار اسکے ہاتھ میں
ہوویں الغرض فی الفور برائی کو کم کرنے میں اور نیکی کو تقویت دینے میں ملک کرنی
شروع کی — اور اختیار آئین دالی کا طرف ارباب اجماع امرا اور سرہنگوں
کی تفویض کیا اور بڑی بڑی قوانین سے دولتمند لوگوں کی عیاشی کو روکا — ایسے شخصوں
کے واسطے انعام و اکرام مقرر کئے جو بہت سے آل و اطفال رکھتے تھے اور شہر کو جو
زمانہ گذشتہ کے منافقوں اور جھگڑوں سے خالی ہو گیا تھا دوبارہ آباد کیا —

حاصل کلام اسطرح سے روم میں بہبودگی اور امن مقرر کرکے ایکمرتبہ پھر سپین میں جانیکا
ارادہ کیا تاکہ اس فوج سے مقابلہ کرے جو پومپی کے دو بیٹوں نے اور اسکے جرنیل لبنیس
نے جمع کی تھی — وہ اس مہم پر اپنی ہمیشگی کی چالاکی کے ساتھ اسقدر جلد سپین میں
داخل ہوا کہ دشمن نے بھی اسکے اسقدر روم سے جلد آنیکا خیال نکیا تھا — نیس گرمی
اور سکیس پومپی کے بیٹوں نے اپنے کمبخت باپ کے نمونہ کا فایدہ اٹھا کے حتی الامکان
لڑائی کو طول دیا یہاں تک کہ طرفین کی فوجوں نے ایکدوسرے کے منہ اور گرفتار لی
کرنیں حصار کرکے کوشش بفایدہ کی — قیصر نے دشمن سے بہت شہر لیکر بڑی بہادری
اسکا تعاقب کیا آخرش منڈا کے میدانوں پر اسے لڑائی کیلیے لاچار کرکے اسکے
مقابلہ مستعد ہوا — صبح ہوتے ہی دشمن نے اپنی سپاہ کو ایک پہاڑ پر بڑی درستی
اور انتظام سے ایستادہ کیا — قیصر نے بھی اسیطرح اپنے ادمیوں کو نیچے میدانوں
کے صف بصف کھڑا کیا اور اپنی مورچال سے تھوڑی دور اس امید سے آگے بڑھ
اور انہیں دفعۃً مقام کرنیکا حکم دیا کہ دشمن پہاڑ پر سے نیچے اتر لیگا اسی دبل سے قیصر کی سپاہ
پہلے پر آنکی آخرش نیس پومپی بڑی دہ و شور سے اتر گرا اور غضناک لڑائی وقوع ہوئی — پہلا صدمہ
اسقدر خطرناک تھا کہ قیصر کے آدمی جو ہمیشہ فتح پانے کے عادی تھے لڑائی کے خوف سے ڈرنے لگے جسقدر

جسقدر قیصر اب خطرے میں تھا اسقدر کبھی نہیں پڑا تھا باوجود اسکے کہ اکثر
لڑائی کی گھمسان میں اپنے تئیں ڈالا تھا — غرض لاچار ہو کر پیدل گھر اپنے سپاہیوں
کہا کہ کیا تم لڑکوں سے بھاگا چاہتے ہو دیکھو کہ تمہارا جرنیل تمہاری سرداری
نابود یا ہوگیا ہے — اسبات پر اسکا دسواں لشکر بڑی بہادری کا کام کرنیکو
لبینس نے ایک رسالہ اپنے کمپو میں سے نومیڈیا کے سواروں کی تعاقب میں روانہ
کیا تب قیصر نے باواز بلند کہا کہ بھاگتے ہیں — اسکی آواز طرفین کی فوجوں نے سنی
ایک نے تو تقویت پائی اور دوسری مغلوب ہوئی — اب دسواں لشکر اسلئے
آگے بڑھا اور جلدی دشمن کو بالکل شکست دی — پمپیس لوسی کی طرف سے تیس ہزار
آدمی مارے گئے انمیں انکا جرنیل لبینس بھی کام آیا قیصر نے اسکی نعش کو
باعزت مدفون کروایا — پمپیس لوسی نے تھوڑے سے سواروں کے ساتھ سمندر
کیطرف بھاگنا چاہا لیکن اثنے راہ کو قیصر کے لشکر سے گھرا ہوا پاکر ایک
پوشیدہ غار میں پناہ کیلئے چھپا — قیصر کے سپاہیوں نے فی الفور وہاں آ کے
پکڑا اور اسکا سر کاٹ کر قیصر کے پاس لائے — اسکا بھائی سکسٹس
بھاگ گیا مگر بعد ازاں وہ رہزنی اور غارتگری کرنیکے باعث ایسا مشہور
ہوا کہ رومی اس سے ڈرنے لگے — اس اخیر لڑائی سے قیصر کے تمام دشمن
دب گئے۔ باقی عمر ملک کے فواید میں مصروف کی — شہر کو بڑی بڑی تعمیرات
عمدہ اور عالیشان سے آراستہ کیا کارتھیج اور کورنتھ کو دوبارہ بنوا کر بہت سے
آدمی وہاں بسنے کو بھیجے اٹلی کے بڑے بڑے پہاڑوں کو کٹوا ڈالا رومہ کے
پاس کی پونٹاین کی جھیلوں کو خشک کروایا اور پیلوپونیس کی گردن
زمین کٹوائی — غرض اپنی ہوشیاری اور چالاکی سے اس تھوڑے عرصہ

یہی ایسی تدابیر عمل میں لایا جو مدت میں بھی نہیں بن سکتی تھیں لیکن اُن سب تدبیروں سے اسکی مہم پرتھیا والوں پر بہت بڑی تھی یہہ مہم انپر اسواسطے کی تھی کہ کریسس کی موت کا انسے بدلہ لیوے جسنے انکے ملک میں گھسکر شکست پائی اور پکڑا گیا انہوں نے اسکی طمع کی سزا میں سونا پگھلا کے اسکے حلق میں ڈالا تھا یہاں سے قیصر نے ہرکے نیا کیطرف جانا چاہا اور دریا کیسپین یعنے بحر روس کے کناروں سے سِتھیا میں داخل ہونا تاکہ ایک راہ جرمنی کے بڑے جنگلوں سے گال میں روم سے جانے آنیکا بنا دے — یہ تدبیریں بلند نظری کی تھیں لیکن لوگوں کے رشک اور حسد نے ان سبکو سرسبز ہونے دیا —

جسوقت اجماع امرا نے اسے ڈکٹیٹر ہمیشہ کیواسطے مقرر کرکے تمام بڑے بڑے عہدے دیے تھے تب یہہ افواہ ہونے لگا کہ وہ اپنے تئیں بادشاہ بنایا چاہتا ہے — حقیقت میں حکومت بادشاہی رکھتا تھا لیکن لوگ جو بادشاہ کے نام سے نفرت رکھتے تھے سو ایسے لقب کے اختیار کرنے سے بہت ناراض ہوئے — معلوم نہیں کہ وہ حقیقتاً ایسی خالی عزت کے نام کو چاہتا تھا یا نہیں مگر تحقیق یہہ ہے کہ اسکے ارادہ سے یہہ بات غلط معلوم ہوتی تھی جب لوگوں کے رشک اور حسد سے اسے اطلاع ہوئی تو اسنے کہا کہ ایسی توقیر اور عزت سے تو مرنا بہتر ہے کہ جسمیں ہمیشہ کا خطرہ ہو — جب اسکے دوستوں نے اسے کہا کہ بروٹس سے جسمیں بہت سا اعتماد رکھتا تھا ہوشیار رہنا چاہئے اسنے اپنی چھاتی جو تمام مجروح تھی کھولکر کہا کہ تم خیال کرتے ہو کہ بروٹس مجھہ جیسے ناچیز کی جان کے درپے ہوگا —

اسکے یار اور دوست ایک رات ضیافت میں تکرار کر رہے تھے کہ کونسی اچھی

اچھی موت ہو اسنے کہا کہ وہ موت خوب ہوتی ہے جو اچانک اور بے معلوم
آجاتی ہے — غرض سیزر نے سپاہیوں کو جو اسکی حفاظت کے واسطے مقرر
ہوئے تھے برطرف کیا تاکہ دشمنوں پر ثابت ہو کہ اسے کچھ اندیشہ نہیں ہے ان
اسباب سے حریفوں نے اسکا مارنا آسان پایا — اب اجماع امرا کے ساتھہ
اراکین نے قابو پاکر اسکے مارنیکے لیے سازش بنائی —
یہ لوگ اسلیے اسکے بڑے دشمن کہلاتے ہیں کہ اسکے طرفداروں میں سے تھے
اور شہر والوں سے زیادہ حکومت اور اختیار رکھتے تھے اور اسکی اطاعت
کرنی ننگ جانتے تھے — اس سازش کے سرداروں میں بروٹس جسکو قیصر نے فارسیلا
کی لڑائی کے بعد بچایا تھا اور کیسیس کو بعد اسکے معاف کیا تھا شریک تھے
یہ دو شخص اس سال پریٹر تھے — بروٹس اس سبب سے زیادہ فخر کرتا تھا
کہ لوسیس بروٹس کی نسل میں سے تھا جسنے روم کو پہلے آزاد کیا تھا —
اسلیے یہہ بروٹس اپنے آبا و اجداد کی موافق آزادی بہت چاہتا تھا —
اگرچہ ظلم کو نہیں دیکھہ سکتا تھا مگر قیصر کو اسواسطے چاہتا تھا کہ اس سے بڑے
بڑے فواید حاصل کرتے تھے — مفسدین نے آیڈز آف مارچ یعنے سولہویں مارچ کو جس روز قیصر
تاج پاویگا اپنے ارادونکو کام میں لانیکا قصد کیا — فالگولوں نے پیشتر سے
قیصر کو کہہ رکھا تھا کہ یہی روز تیرے حق میں مضر ہوگا — اپنی بیوی کالفرنیا
کو شب گذشتہ نیند میں نالہ کرتے ہوئے سنا — آخر شب اسے بیدار کرکے سبب
جو پوچھا تو اسنے کہا کہ مینے یہہ خواب دیکھا ہے کہ تو میری گود میں قتل ہوا
ان فالوں سے اسنے اجماع امرا میں جانیکا انکار کیا کہ اس عرصہ میں ایک
نے ان مفسدوں میں سے اسکے پاس آکے کہا ایسے خواب کے دیکھنے سے

ہو اس خاطر ہوا ایسا ہو لوگ ہنس کہیں گے کہ جبتک اسکی بیوی کو اچھے
خواب نہ آویگی تب تک وہ باہر نہیں آویگا اور یہہ بھی کہا کہ اسکے آنیکی
بہت سی تیاریاں ہو رہی ہیں — جونہیں وہ مجلس امرا کی کچہری کے پاس پہنچا
تو وہیں ایک غلام اس سازش کا حال اسکے کہنے کو آیا مگر لوگوں کے ہنگامہ سے
اس کے پاس نہ آسکا — آرٹی میدورس ایک یونانی فاضل نے جو اس سازش
کے احوال سے خوب واقف تہا ایک کاغذ پر تمام حقیقت اسکی لکھکر اسے دی
لیکن قیصر نے اور کاغذوں کے ساتھہ بدون پڑھنے کے عادت معہودہ کی
موافق منشی کو دیدیا — آخرالامر جبکہ امرا کی کچہری میں داخل ہوا جہاں
مفسدین استقبال کے لئے تیار ہوئے وہ اس منجم سپورنا سے ملا جسنے
پیشتر سے اسکو خوف جان کا دیا ہوا تہا قیصر نے ہنسکر اسسے کہا کہ ای سپورینا
اید نامرچ کی آن پہنچی ہے اسنے جواب دیا کہ وہ ابھی نہیں ہو چکی ہے —
جو وقت اپنی جگہ پر جاکر بیٹھا تو سب مفسدین مجرا کرنیکے بہانہ سے اسکے
پاس آئے سمبر نے جو ایک ان سازشیوں میں سے تہا قیصر کو نہایت سماجت
اور مسکنی سے کہا کہ میرے بھائی کی تقصیر جو تیرے حکم سے جلاوطن ہوا ہے معاف کر
اور سازشیوں نے بھی اسکی بابت دل سوزی سے بہت سی تائید کی سمبر نے
بظاہر اطاعت اور فرمانبرداری کے اسکی پوشاک کا دامن اسطرح
پکڑا کہ اٹھہ نہ سکے — انہیں یہہ ایک اشارہ تہا کیسکا نے فوراً پیچھے سے قیصر
کے شانہ پر تلوار ماری — قیصر نے وہاں سے مڑ کر اپنی آہنی تختی سے اسکے
بازو کو زخمی کیا — اسی بات سے تمام مفسدین خبردار ہو گئے اور سب
طرف سے گہیر لیا ایک نامعلوم ہاتھہ سے ایک اور زخم اسکی چھاتی پر لگا

[illegible] نے پر ایک اور وار کیا — وہ اوچھی پڑی —

بہادر سے بچا یا اور [illegible] اسکا مقابلہ کیا اسپر زخم پہونچے [illegible]

آخر سش بروٹس کو بھی دیکھا جیسے اسکے متصل آکر اسکی ران پر ایک خنجر

مارا — اسوقت قیصر نے اپنے بچانے میں کچھ کوشش نکی اور فقط یہہ کہا کہ

اے بیٹے بروٹس — تب اپنا سر ڈھانکر پوشاک کا دامن اپنے آگے

پھیلا یا تاکہ حیا کے ساتھہ مرے — تئیس زخم قاتل اُن شخصوں سے پائے جنپر

بڑی بڑی نوازشیں اور مہربانیاں کی تھیں آخر پومپی کی مورت کے سامنے مردہ

گر پڑا — قیصر چھپن[۵۶] برس کی عمر میں اور چودہ[۱۴] برس کے بعد

سن [illegible]

جب دنیا کو فتح کرنا شروع کیا تھا مارا گیا اگر اسکی تواریخ کو دیکھیں تو آخر

میں عاجز ہونگے کہ اسکی لیاقت اور دانائی کی تعریف کریں یا اسکے

نصیب نادر کی — یہہ کہنا اسکی عقل و فراست سے خلاف معلوم ہوتا

ہے کہ ابتدا سے اپنی ولایت کو فرمانبردار کرنیکی تدبیر کی تھی یہہ تدبیر

اسکے لائق تھی کسواسطے کہ ہزار دل ہرج و مرج مانع تھے خیر اسکی قسمت یاوری کے

سوا دوسری چیز غالب نہ آسکتی تھی — اُس جیسا دوسرا دانا شخص ایسا کام

کرنا کیلئے کہ بہت سی وارداتیں اسکے خلاف تھیں جنکے سبب اسکا کامیاب

ہونا ناممکن تھا مگر اغلب یہہ ہے کہ اور بہتیرے فتحیابوں کی مانند ان الفاظ کو

کے بجائے جہانتک امکان اچھی ہی تدبیر کی اسکی بلند ہمتی نے قسمت کی یاوری

سے پہلے نوبت عروج پایا لیکن بعد ازاں جب اسکی برابر ارادونکا

کو نہیں اور سد راہ نہ ہوا تو تمام دنیا پر حکم کرتا جاتا —

غرض انسان کی ایسی خصلت ہے کہ ہر چند اسکے پاس جتنی دولت اور حکومت

وغیرہ ہوئی بہی اسکا دامن ہوس نہیں بہرتا — القصہ قیصر کو مفسدین قتل کر کے کپیٹول
میں چلے آئے اور اسکی چار طرف میں اس سپاہ کے پہری رکہہ جو بروٹس کیطرف سے
تنخواہ پاتے تہے — ڈکٹیٹر مرحوم کے دوستوں نے اب دریافت کیا کہ پیشتر سے
اب یہہ وقت حکومت حاصل کرنیکا خوب ہے اور عدل اور انصاف کرنیکے بہانہ سے
ہماری بلند نظری کی بخوبی تسکین ہوگی — انہیں انٹونی نامے تہا وہ جسقدر بد تہا
اسیقدر بلند ہمت بہی تہا اور اس حکومت کو اسواسطے چاہتا تہا کہ اسکے باعث
بہت سی عیش و عشرت حاصل کی تہی لڑائی کے بابیں لڑکپن سے تعلیم و تربیت پائی
تہی — اس سال کنسل تہا اسنے لیپی ڈس کے ساتہہ جو اسکی موافق جہگڑالو تہا
اس حکومت اور اختیار کو حاصل کرنیکا ارادہ کیا جسکے واسطے قیصر مارا گیا تہا —
لیپی ڈس نے اسلئے اپنی سپاہیوں کے ساتہہ فورم یعنے عدالت گاہ کا قبضہ کیا اور
انٹونی انپر حاکم ہوا — انکا دوسرا ارادہ یہہ تہا کہ قیصر کے کاغذوں اور دولت
پر قابض ہوکے پہر اجماع امرا کو جمع کریں — اس سے مقتدر یہہ بزرگ کونسل ایسے
ایک نازک وقت پر کبہی نہیں جمع ہوئی تہا کہ یہہ فیصلہ کرتی کہ قیصر مجسٹریٹ حقیقی
یا غاصب اور آیا وے شخص کہ جنہوں نے اسے قتل کیا تہا واجب التقصیر تہے
یا لایق الانعام — بہتیرے شخصوں نے قیصر کے مرتبہ عالی پر ہونے سے بڑے
بڑے عہدے اور انعام و اکرام حاصل کئے تہے اگر یہ لوگ ایسے
غاصب اور ظالم نامزد کرتے تو انکے حق میں زبون ہوتا اور اگر ایسے بیگناہ
کہتے تو ملک غارت ہوجاتا — غرض اس شکل میں سب متفق الکلمہ ہوئے
آخرکار قیصر کے تمام کاموں کو منظور کر کے تمام مفسدین کو معاف کیا —
اسی حکم سے انٹونی کو [illegible] تہہ ہوا کہ اسے [illegible] لوگوں کو جو ظلم

جو ظلم کے دشمن جانی تھے حمایت اور امن ہوگیا اور جو اسکی حکومت تسلط کی بنا ایسی کے باعث بھی ہوسکتے۔ اجماع امرا نے تمام امور قیصر کے بلا تامل منظور کئے اور اسنے ایک ایسا قاعدہ شاہانہ مقرر کیا تھا کہ بعد مرگ بھی وہی حکم رہتا۔ غرض قیصر کے احباب وکتاب کے کاغذ پر قابض ہوکر اسکے منشی کو اپنی طرف اسقدر ملا لیا کہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا۔ ان وسیلوں سے وہ زر خطیر جو قیصر نے کسیکو نہیں بخشا تھا لوگوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک شخص جو گورنمنٹ کا مخالف تھا اس روپئے میں شریک ہوا۔ جبکہ تمام نئے حکم و احکام مقرر کر چکا تو انکی نے اجماع امرا سے قیصر کی کفن کاٹھی کرنیکی درخواست کی۔ چونکہ اسے ظالم ٹھہرایا تھا تو اسباب انکا انکار ہوسکے غرض اسکی نعش کو عدالت میں بڑی شان سے لائے اور چونکہ انکی پر دوستی کی اسلئے پچھلی خدمت بجا آوری کا فرض تھا اسیلئے اغراض پنہاں کے سبب لوگوں پر غالب آیا۔ تب قیصر کے وصیت نامہ کو انہیں سنایا جسمیں یہہ ثبت تھا کہ اپنے بھانجے اوکٹیویس کو تین حصے اپنی دولت کے دیگر وارث کیا تھا اور یہہ بھی اسمیں مشتہر تھا کہ درانصورت وہ مرجاوے تو اسکے بعد بروٹس مالک ہووے۔ تمام باغات جو دریای ٹائبر کے اسطرف تھے رومیوں کو ملے اور ہر ایک شہری کو تین سو سسٹرس جو آٹھہ پونڈ ایک شلنگ اور ساڑھے پانچ پنس کی برابر ہر ایک ہوتا ہے عنایت کئے۔ قیصر کی زخمی نعش کو جسے مفسدوں نے خنجروں سے مارکر مجروح کیا تھا اسکے زخموں کو دیکھا۔ اور قیصر کی نعش کی موافق ایک موم کی تصویر بالکل مجروح بنائی۔ لوگ اسے دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے اور بالاتفاق ہوکے بدلہ لینا چاہا اور اپنے ہاتھوں میں اسکی چتا سے جلتے جلتے سوختے لیکر ان مفسدوں کو جلانے کو بھاگے۔ اسی غضب کی آتش میں ایک شخص سنا کو جس سے ملے اور اسے وہی سنا جو اسنے

سازش میں شریک تھا تصور کر کے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کروا ڈالے۔
آخرش مفسدوں اور سازشیوں نے اپنی اپنی حفاظت میں بہت سی رکھ بڑی مشکل
سے اس ہجوم کو ہٹایا لیکن لوگوں کو نہایت خشم آلود دیکھکر شہر سے نکل جانیکا خیال
کیا۔ اسی اثنا میں انٹنی نے یہہ فساد برپا کروا کر فایدہ حاصل کرنیکا قصد کیا
لیکن ایک دشمن اسکی بلند نظری کے روکنے کیلئے اسطرف سے نمودار ہوا جہاں اُسے
بالکل امید اسکی نہیں تھی یعنے اوکٹیویس بہانجا اور متبنیٰ قیصر کا جو بعد ازاں آگسٹس
نام دہرائیگا ظاہر ہوا۔ ایک تیسرا اور رقیب لی پیڈس بھی حکومت اور اختیار
حاصل کرنیکے واسطے پیدا ہوا یہہ شخص صاحب حکومت اور متمول تھا ابتدا میں ان تینوں
میں بلند بینی کے سبب مناقشہ رہا لیکن بعد ازاں امر عام میں متفق ہوکے قیصر کی موت
کا بدلہ لینا چاہا اور اپنی حکومت کو آپس میں تقسیم کرکے دوسری ٹرائی ایمویریٹ بنائی
یے تینوں غاصب اپنے ملک کی آزادی پر قابض ہوکر ایک چھوٹے جزیرہ پر جو دریا
پانارس پر ہے جمع ہوئے۔ اس جگہہ گو کسی طرحکا خطرہ نہ تھا اور فریب کا
تھا مگر انکی ملاقات سے ایکدوسریکو آپس میں شک ہوا اسلئے کہ جب آپس میں بالاتفاق
رہتے تھے تو بھی ایکدوسریکا اعتبار نکرتے تھے۔ لی پیڈس اس جا میں اول
داخل ہوا اور وہاں بالکل امن و امان پاکر اپنے ان دونوں ہمسروں کو بلایا۔
ہر وقت ملنے کے بغلگیر تو ہوئے بلکہ ہر ایک ایکدوسریکی تلاشی لینے لگا آخر الامر
آگسٹس نے انٹنی کو ڈیسمس بروٹس کے مار ڈالنیکا شکرانہ ادا کرکے گفتگو
شروع کی اس شخص کو اسکی فوج نے چھوڑ دیا تھا جسوقت وہ مقدونیہ میں
بھاگنیکا ارادہ کر رہا تھا گرفتار ہوا اور انٹنی کے حکم سے اسکا سر کاٹا گیا
تھی اب ان کاموں میں جو بالفعل کرنے چاہئے تھے مصروف ہوئے اور امور آئندہ

گذشتہ کا کچھ خیال نکیا تین روز تلک انمیں گفت وگو ہوتی رہی اسوقت سلطنت کو
تقسیم کرکے لوگونکی قسمت کے انفصال کرنیکا قصد کیا آخر یہہ تجویز ٹہری کہ حکومت
بادشاہی پانچ برس تلک ٹرائی ایموریٹ کے تعب سے انکے اختیار میں رہوے
انٹنی ملک گال میں رہے لی پیڈس سپین میں اور اگسٹس افریقا اور بحر شام کے
جزیروں پر قابض ہووے — اٹلی اور اور مشرقی صوبے بے تعلق رہیں جبتک
دشمن تینوںکا مغلوب ہووے انمیں یہہ بہی شرط ہوئی کہ تمام دشمنونکو غارت کریں
اسلیے انکے نام کی ہر ایک نے ایک فہرست پیش کی — ان فہرستوں میں فقط
دشمنوں ہی کے نام ثبت تہے بلکہ ٹرائی ایموریٹ کے دوست و آشنا بہی مندرج تہے
کیونکہ انہوں نے انکی طرفداری کرکے انمیں سے ہر ایک کا مقابلہ کیا تہا۔
اسی طرح لی پیڈس نے اپنے بہائی پالس کو بدلہ لینے کیلیے انکے حوالہ کیا انٹنی نے
اپنے چچا لوشس کا سر کاٹنے کا حکم دیا اور اگسٹس نے بزرگ سیسرو کو انکی
سپرد کیا انٹنی نے تہوڑے روز بعد اسکا سر کٹوا ڈالا —
اسیوقت بروٹس اور کیشس قیصر کے قاتل روم میں سے مجبور ہوکر یونان میں
بہاگ گئے اور ایتہنز میں رومی طلباؤں کو آزاد ہونے کیلیے ابہارا اسے علیحدہ
ہوکر بروٹس نے مقدونیہ میں ایک بڑی فوج جمع کی اور کیشس شام میں پہنچکر
فی الفور بارہ کمپو کا مالک ہوا اور اپنے دشمن ڈولی بیلا کو اسقدر حیران اور مجبور کیا
کہ اسنے اپنے تئیں آپ مار ڈالا — دونو فوجیں سمرنا میں شامل ہوئیں اور اس
لشکر مہیب کے ساتہہ ہر ایک طرف کے ارادے اور عزم ہوتے ہوئے بہر جا لگے
اور پہلے دونو جرنیل کہ جنمیں پیشتر نفاق تہا اب بہت دوست ہوگئے —
القصہ اٹلی کو مانند جلاوطنوں کی چہوڑا اسلیے کہ نہ تو کوئی سپاہی اور نہ کوئی

شہر انکا مطیع ہوا اب ایک ایسی اچھی فوج پر حاکم تھے کہ جسمیں سبطرح کا سامان
جنگ وجدل کا موجود تھا اور جھگڑے یا واردات پر تمام ملک اعتبار رکھتا تھا اسکی
مدد اور کمک میں بھی مستعد تھے — اس حالت بہبود میں سفدول
نے کلیوپٹرا پر جسنے مخالفین کو تیاریاں جنگ کی کرکے اور حمایت دی تھی
قصد کیا — غرض اس ارادہ سے باز رہے اسلیے کہ یہہ خبر پائی کہ اگشس اور
انتنی مشتل کمپو لیکر مقابلہ کو آتے ہیں — بروٹس نے اسیواسطے کیشس کو سمجھایا
کہ اپنی تمام فوج کو دشمن کے مقابلہ پر یونان اور مقدونیہ میں لیجانا چاہتے لیکن کیشس
نے اسبات کا انکار کیا اور کہا کہ پہلے روڈز اور لیسیا والوں کو جنہوں نے خراج معمولی سے
میں دینے کا عذر کیا تھا مطیع کرلیں — یہہ مہم جلدی عمل آئی اور اس وسیلہ
بڑے بڑے محصول جمع ہوے اور روڈز والے اپنی جان کے سوا دوسری
چیز دیکھ نہ سکتے تھے — لیسیا والوں نے بڑا نقصان اٹھایا اسلیے کہ انہوں
نے اپنی دار الخلافت زینتھس میں اپنے تئیں بند کرکے اسقدر اس مکان کی ۱
حفاظت کی تھی کہ نہ تو بروٹس کی تدبیر اور نہ اسکی سماجت اور فہمائش انہیں فرماں
بردار کرسکیں — آخرالامر شہریوں نے رومیوں کے دمدمے اور مورچال جلانیکے
لیے آگ لگا دی اس سے انکا شہر جل گیا بروٹس نے اسوقت اس
مکان کو بجاے حملہ کرلینے کے اسکے بچانیمیں بڑی کوشش کی اور اپنے
سپاہیوں سے اسکے بچانے کیلیے بہت سی منت اور سماجت کی لیکن وہانکے
باشندے اسقدر دیوانہ ہوگئے تھے کہ کسی نوع اپنی حرکت سے باز نہ
آئے — غرض اپنے جوانمرد اور فیاض دشمن کی سعی اور ارادوں پر کچھ خیال
نکرکے تمام وہ آگ کے شعلوں میں مرنے پر مستعد ہوے — بجاے آگ بجھانے

بجھانے کے جہاں تک بنا اسمیں سوکھی لکڑیاں اور گھاس پھوس ڈالکر زیادہ
بھڑکایا۔ بروٹس ان لوگوں کے غارت ہونے سے بہت غمگین ہوا
آپ سوار ہوکر شہر پناہ کے گرد اپنے ہاتھ شہر والوں کیطرف اٹھاکے
مشہر کے اور انکے بچانے کے لئے بہت سا سمجھایا اور منت کی لیکن اسکی
فہمایش کو خیال میں نہ لائے بلکہ ان جلتے ہوئے شعلوں میں اندہا دہند کود
گئے اور فوراً تمام جل بھنکر ایک تودہ خاکستر ہوگئے۔
اسوقت بروٹس نے رو کر کہا کہ جو کوئی ولانکے ایک بھی آدمی کو زندہ
میرے پاس لاویگا تو بڑا انعام پاویگا۔ غرض اس خطرناک آگ میں سے حتی المقدور
بڑی کوشش سے ایک سے پچاس آدمی لائے۔ بعضے مورخ یوں بیان کرتے
ہیں کہ بروٹس کے حکم سے تمام باشندے اور شہر ویران ہوا تھا اور یہ بھی
کہتے ہیں کہ جو شخص اسکی اطاعت میں آئے تھے سو انکا سرکاری اور خانگی
سب اسباب اور مال چھین لیا تھا۔ بروٹس اور کیشیس نے
بار دیگر بھر سارڈس میں ملکر تنہا مخفی گفت وگو کرنیکا قصد کیا۔
پس اپنے تئیں ایک علیحدہ مکان میں بند کر کے نوکروں کو حکم دیا کہ کسی کو یہاں
آنے نہ دو۔ بروٹس کیشیس کے تئیں ان عہدوں کے دیڈالنے کے لئے سرزنش
کرنے لگا جو لائق مندوں کے واسطے ہمیشگی کے انعام تھے اور اسکا بھی الزام اس
لگایا کہ خراج گذار ملکوں سے محصول مدامی سے زیادہ لئے تھے۔ چونکہ کیشیس
لالچ کے الزام کو بے دلیل جانتا تھا تو اسکو الٹا اسکی طمع کے باعث ملزم
کرنے لگا۔ گفت وگو انمیں زیادہ بڑہ گئی یہاں تک کہ آبدیدہ ہوکر دونو
رونے لگے۔ انکے دوست جو دروازہ پر کھڑے تھے انکی اس تکرار سخت کو

الیسواں باب

مشکر اسکے نتیجہ سے ڈر گئے فیونیس نے جو تمسخرگی کے لئے بہت مشہور تھا
کچھ ممانعت نہ پاکر ہنستا ہوا کمرہ میں داخل ہوا اور انہیں خاموش کیا۔
کیشیس خفہ ہونے سے جلد چپ ہو رہا اسلئے کہ بہت فہمیدہ اور رفیق تھا مگر
تلون مزاج بھی تھا اور خانگی محفلوں میں جاتا رہتا اور اداب و اخلاق کی بھی
پابند کرتا۔ لیکن طریق بروٹس کا بالکل مستقیم اور ٹھیٹ تھا۔
یہہ شخص ایسا حلیم اور صاحب عقل اور رفیق تھا کہ نہ تو کسیطرح کی بدی اور نہ
کوئی خوشی اوسپر غالب ہو سکتی تھی اور اسکی سیرت اور طریق اسقدر مضبوط
تھے کہ انصاف میں بڑی پابند سعی کرتا تھا۔ اس گفت گو کے بعد جب رات
ہو گئی تو کیشس نے بروٹس اور اسکے دوستوں کی ضیافت کی جہاں آزادی
اور خوشی کے سوا دوسری چیز ظہور میں نہ آئی۔ بروقت مجلس برخاست
ہونیکے بروٹس نے گھر میں انکے ایک چھوٹا خیمہ میں دیکھا۔ وہ کچھ یوں ہی
سو یا اسلئے کہ سونے کی نہت عادت رکھتا تھا۔ روم میں اکثر دن میں سوتے
تھے مگر وہ کبھی نہیں سوتا اور رات کو بھی اتنا سوتا کہ جس سے بدن کو تھوڑا
آرام حاصل ہو جاتا۔ مگر اب بہت سے امور مختلفہ کیطرف سے ایسا
مجبور ہو گیا تھا کہ تھوڑی سی عرصہ تک سو کر اٹھہ کھڑا ہوا اور آدہی رات
تلک چہل قدمی کرتا رہا اور بعد ازاں صبح تلک پڑہا کیا۔
پلوٹارک یہہ بیان کرتا ہے کہ اس رات جب تمام کیمپ والے بالکل سوتے
تھے تب بروٹس ایک چراغ کے پاس جو ٹمٹما رہا تھا مطالعہ میں مصروف
تھا۔ ناگاہ خیال میں ایک آواز اسقدر سنی کہ کوئی شخص آتا ہے اور
دروازہ کیطرف جو دیکھا تو کھلا ہوا پایا۔ اور ایک صورت مہیب سامنے کھڑی

کھڑی ہوئی دیکھی جو اسکی طرف ٹکٹکی باندھی ہوئے چپ چاپ دیکھ رہی تہی —
آخر شش بروٹس نے پوچھا کہ تو بہتنا ہے یا آدمی اور میرے پاس کس
واسطے آیا ہے — اسنے جواب دیا کہ ای بروٹس تیرا بری کا فرشتہ
ہوں اور تو مجکو فیلپائی میں پہر دیکھیگا — بروٹس نے جواب میں بند رہا کہا
کہ بہلا ہم تم پہر ملینگے — اسبات پر بہتنا غایب ہوگیا تب بروٹس نے
نوکروں کو بلاکر پوچھا کہ تمنے یہاں کچہہ دیکھا تہا انہوں نے انکار کیا وہ پہر
اپنے مطالعہ میں مصروف ہوا — ایسی ایک واردات عجیب سے متحیر ہوکے
کیشس سے یہہ حال بیان کیا کیشس نے اسکی یہہ تعبیر دی کہ بہت سے تفکرات
کے لاحق ہونے سے اسے یہہ خیال گذرا ہوگا — اس کلام سے بروٹس کی
تسلی ہوئی اور چونکہ انٹنی اور اگسٹس اب مقدونیہ تلک بڑہ آئے تہے
تو بروٹس اور کیشس تہریس سے گذر کر فیلپائی کے متصل جہاں ٹرائیموائی
کے لشکر انکی منتظر پڑے ہوئے تہے آگئے — ان فوجوں کے نزدیک
آنے سے اب تمام لوگ ڈر کر شش و پنج کرنے لگے کیونکہ جہان کی حکومت کا
انفصال اسی لڑائی پر موقوف تہا — اگر انمیں سے ایک شخص فتح پاتا
تو لوگوں کو آزادی کی امید پڑتی اور اگر دوسری طرف کی نصرت ہوتی
تو بادشاہت متسلط مقرر ہوتی — مگر بروٹس ہی صرف ان امورات
عظیم کو خاطر جمعی سے دیکہتا تہا — کیونکہ اپنی خدمت بجالانے سے راضی
ہوکر فتح کیطرف سے بے پروا تہا تب ایک دوست سے کہا کہ اگر فتح پاونگا تو
اپنے ملک کو دوبارہ آزاد کرونگا اگر نہ پاؤں تو مرکے غلامی سے نجات
پاؤنگا مجہے کسی نوع کا خطرہ نہیں ہے — ریاست جمہور کی فوج میں اسکی

پیادہ اور تیس ہزار سوار تھے اور تراسی فوراسی کے لشکر میں ایک لاکھ پیادے تھے اور تیرہ ہزار سوار — اسطرح طرفین کی افواج نے مسلح اور مستعد فیلپائی کے میدان میں کمپو ڈالے — اس شہر کے متصل دو چھوٹے پہاڑ ایک کوس کے فاصلہ پر ایکدوسرے سے تھے ان پہاڑوں پر بروٹس اور کیشس نے اپنے کمپو ڈالے اور ایسی ایک آمد و رفت اپنی راہ میں رکھی کہ ہر ایک کی آپسمیں مدد اور حفاظت کرتا تھا — اس مفید مقام میں جو کچھ بمناسبت جانا سو کیا اور جب کسی نوع کا فایدہ دیکھا تو لڑائی بھی کی — انکے پیچھے سمندر تھا جہاں سے تمام قسم کا سامان اور غلہ وغیرہ بہم پہنچا سکتے تھے اور بارہ کوس کے فاصلہ پر جزیرہ تھیسس کا واقع تھا یہاں انکا میگزین رہتا تھا —
انکے مقابل میں تراسی الموراسی نے میدان میں پڑاؤ ڈالی اور غلہ کیطرف سے اسقدر حیران تھے کہ پندرہ فرسنگ کے فاصلہ سے غلہ لاتے تھے غرض انکی تدبیر اور مقصد اسبات پر مقتضی تھی کہ جہانتک بنے لڑائی جلد ہی ہووے — اسمطلب کیلیے اکثر اپنی سپاہ کو کمپوئیں سے باہر لاکر دشمن کو لڑائی کیواسطے چھیڑا کرتے — بخلاف اسکے دشمن اپنی سپاہیوں کو کمپو کے پاس ڈالے ہوے باصبر بڑے رہتے اور پہاڑوں پر سے میدان میں نہ اترتے انکی لڑائی کے ٹالنے کے ارادہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ریاست جمہور کی فوج فتحیاب ہوگی کیشس نے فواید کیطرف سے آگاہ ہوکر دشمن کو بہ نسبت لڑنیکے حیران کرنا شروع کیا — لیکن بروٹس نے اسکے بعضے افسروں کی وفاداری اور دیانت کی طرف سے شک کرکے کیشس کو سمجھایا کہ اپنا یہہ ارادہ بدل ڈالے — اسنے جواب دیا کہ میں خلقت کو اس کمبختی اور

اور تکالیف سے آزاد کرنے پر مصبر ہوں کیونکہ اس امر میں فتح کی امید
رکہتا ہوں خواہ ظفریاب ہوؤں یا مارا جاؤں ؎
اسکی یہہ تمنا جلدی بر آئی اسلئے کہ آنٹنی کے سپاہیوں نے بڑی محنت
سے اس دلدل میں ایک راہ بنایا جو کیشس کی بائیں طرف تہی اس
وسیلہ سے ایک آمد و رفت جزیرہ تہیسس میں جو اسکے عقب میں تہا پیدا
ہوئی — دو نو فوجوں نے اس راہ پر قابض ہونیکا قصد کیا تہا کہ لڑائی
اپس میں واقع ہوئی — یہہ تدبیر کیشس کی صلاح کے خلاف تہی مگر لاچار
تہا اسلئے کہ پومپی نے بہی بیشتر مجبور ہوکر روم کی آزادی کو لڑائی کی جوکہوں
میں ڈالا تہا — دوسرے روز ان دو نو جرنیلوں نے تہوڑی دیر تک پہلے
لڑائی سے کچہہ گفت وگو کی تہی مگر اب جنگ وجدل پر مستعد ہوکر لڑائی کا
حکم دیا — کیشس نے دریافت کرنا چاہا کہ درصورت شکست ہو تو بروٹس
کیا کریگا — بروٹس نے جواب دیا کہ میں نے کیٹو کی موت کو بہت ناپسند
کیا تہا اور اپنی کتاب میں یہہ لکہا تہا کہ خودکشی سے وہ کمبختیاں اور تکالیف
بچائی جا سکتی ہیں جو خدا تعالے بندہ پر نازل کرتا ہے مگر میں نے اب یہہ ارادہ
بدل ڈالا ہے میں اپنے ملک کیواسطے جان دونگا کہ اسکی خدمت گذاری میں
مرنا فرض ہے — اور اگر طالع یاوری نکر لگا تو یہاں کے عذاب اور
تکلیف سے نجات پاؤنگا — کیشس نے اس سے بغل گیر ہوکے کہا کہ
ای دوست اب ہم دشمنوں کا مقابلہ بخوبی کرینگے یا ہم اسیر فتحیاب ہونگے
یا نہیں تو انسے کچہہ ڈرنے نہیں ہیں — اس وقت اگسٹس بیمار تہا انٹنی
نے تمام افواج کا حکم اختیار کرکے کیشس کی صفوں پر لڑائی بڑے سخت حملہ

سے کے ساتھہ شروع کی — دوسرے طرف سے بروٹس نے اگسٹس کی فوج پر
تاخت کی اور اسقدر شجاعت کے ساتھہ انپر حملہ کیا کہ پہلے ہی حملہ میں پراگندہ
کردیا آخرالامر دشمن کے کمپو تلک بڑھ گیا اور جو شخص کہ اس کمپو کی نگاہبانی
میں تہے سبکو قتل کیا اور اسکے سپاہیوں نے لوٹنا شروع رکہا —
اسی اثنا میں کیشس کی صفیں مغلوب ہوگئیں اور اسکے سوار بہاگ گئے —
اس کمبخت جرنیل نے حتی الامکان اپنی پیادوں کے کہڑا رکہنے میں بہت سی
کوشش کی اور نشان اپنے ہاتہہ میں لیکر ان بہاگے ہوؤں کو تہانبتا تہا —
مگر ایک شخص کی شجاعت سے ایک بہاگی ہوئی اور ڈرپوک فوج کو روک کیسے
کیا ہو سکتا ہے — آخرکار کیشس فتح کیطرف سے مایوس ہوکر اپنے خیمہ میں
ہٹ گیا اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالا — فی الفور بروٹس نے کیشس کی شکست
اور موت کی خبر پائی اسکے مرنے سے اسے نہایت رنج اور غم ہوا اسلیے کہ
وہ ایک ہی شخص رومیوں میں سے رہگیا تہا — بروٹس اب خود کل
جرنیل ہوا — کیشس کی پراگندہ اور سراسیمہ فوج کو جمع کرکے انہیں فتح
کی امید قوی دی — چونکہ انکا تمام مال و اسباب لوٹ میں جارہا تہا
تو ہر ایک متنفس کو اپنا سامان درست کرنے کیلیے دو دو ہزار دینار دینے کا
وعدہ کیا — وے پہر تقویت پاکر اپنے جرنیل کی فیاضی کی تعریف کرنے
لگے اور اسکی دلاوری کو باواز بلند ظاہر کیا — مگر وہ دشمن سے لڑنے
کیلیے جسنے دوسرے روز لڑنیکا قصد کیا تہا اپنے آدمیوں پر اعتماد نرکہتا تہا —
اسکا یہہ ارادہ تہا کہ دشمن کو غلہ کیطرف سے جو اسکی فوج میں کم ہوگیا
تہا بہوکا مارے اسلیے کہ اسکے برخلاف نے تہوڑے روز ہوے

ہوئے کہ شکست پاچکی تھی - لیکن اسکی بہت مدبر پیش نہ آئی کیونکہ فوج اب
ہر روز بہت سا اپنی طاقت پر اعتبار رکھتی تھی اور اپنی جرنیل کی دلاوری
پر نہایت مغرور ہوگئی تھی - آخرش بیس دن کی مہلت کے بعد لاچار
انکی لڑائی کی درخواست کو قبول کیا - طرفین سے فوجیں تیار ہوئیں اور بڑے
عرصہ تک ہر دن لڑنیکے ایکدوسرے کے مقابل پرے باندھی کھڑی رہیں -
مگر پچھلی رات پھر وہی تھسنا اسکے تصور میں گذرا اس سبب مرد انکی کیطرف
سے ہراساں خاطر ہوگیا - غرض اپنے آدمیوں کو تقویت دیکر لڑائی کا
حکم دیا - جہاں کہیں وہ خود حکم کرتا وہاں ہی فوائد اور ظفر پاتا
آخرش اپنے پیادوں کی مدد سے دشمن کو مغلوب کیا اور سواروں کی تائید
سے بڑی خونریزی کی - لیکن کیشس کی فوج نے تمام باقی لشکر کو خائف اور
متحیر کر دیا آخر سب کے سب بھاگ نکلے - برولس اپنی کار آزمودہ جوانوں
کے ساتھ بڑی دلاوری سے دیر تلک لڑتا رہا - کیٹو کا بیٹا اور کیشس کا
بھائی اسکی طرف سے لڑائی میں مارے گئے - آخرش لاچار ہو کے بھاگ
نکلا - اسیوقت دوسرا ئی امور نے فتح یاب ہوکر حکم نافذ کیا کہ اسے
بھاگ نے نہ دیویں - تمام فوج دشمن کی برولس کے گرفتار کرنے پر متوجہ
ہوئی پس اسکا پکڑنا سہج بات سمجھی تھی اس لاچاری میں اسکے دوست لوسیلیس
اپنے جرنیل کے بچانے میں اپنی جان دینے پر مستعد ہوا جب ایک رسالہ تھریس
والونکے سواروں کا برولس کی تعاقب میں پڑا ہوا دیکھا اور قریب تھا کہ
اسے پکڑ لیتے تب اپنے تئیں انکی راہ میں ڈال کر کہا میں ہی برولس ہوں -
سوار مذکور ایسی بڑی غنیمت کے باآسانی پانے سے بہت خوش ہوکے تھوڑ دینے

آدمی اس خوشخبری کے ساتھہ فوج کو روانہ کرے۔ غرض اسباب سے گرمجوشی انکی تعاقب کی کم ہو گئی اپنی قیدی جرنیل سے ملنے کو چلا تاکہ اشپیر فتوا ر قتل کا دیوے یا اسکی اس حالت مجبور اور کم بختی پر طعنہ و تشنیع کرے۔

بہت سے افسر اور سپاہی اسکے پیچھے پیچھے ہو لئے بعضے تو انمیں سے ایسے نیکبخت شخص کی قسمت پر ترس اور رحم کہاتے تھے اور بعضے اسیوا سطے لعنت و ملامت کرتے تھے کہ اسنے مقید ہونا اختیار کیا تھا۔ تھریسی وا لونکو آتے ہوئے اپنی دیکھکر ملاقات کی تیاری کرنے لگا مگر دیانتدار تو سیکلیس نے آگے بڑہ کے مسکراکر کہا کہ میں جو پکڑا گیا ہوں سو بروٹس نہیں ہوں طالع اسقدر دشمن نہیں ہوا ہے کہ اس سارکہے نیکبخت شخص پر ظلم روا رکہتا۔

مگر میں نے تمکو فریب دیکر اسکی عزت کو بچایا ہے تمہیں اختیار ہے چاہو مجھے مارو یا چھوڑ دو۔ اپنی نے اسکی اس وفاداری سے نہایت متحیر ہو کے بہت سا انعام و اکرام دیکر معاف کیا اور اپنی دوستی سے مفتخر اور ممتاز فرمایا اس عرصہ میں بروٹس تھوڑے سے دوستوں کے ساتھہ ایک ندی پر پہنچے گذرا کہ رات ہو گئی ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھہ گیا جہاں دشمن کی تعاقب سے مخفی رہا۔ ذرا دم لیکر آسمان کیطرف دیکھا اور یہہ ایک سطر یوریپیڈیز شاعر کی پڑہی اسکا مضمون یہہ ہے کہ اس زندگی میں خطا کی سزا ضرور ہوتی ہے۔ اور ایکدوسرا شعر اسی شاعر کا پڑہا کہ اے کم بخت نیکی میں تجکو حقیقی دیوتا سمجھکر پرستش کی تھی لیکن تو تو قسمت کی غلام نکلی اور برائی نام نیکی کہلاتی ہے۔ تب بڑی دلسوزی سے اُن شخصوں کو یاد کیا جنکو لڑائی میں مرے ہوئے دیکھا تھا۔ غرض سٹےٹیلیس کو روانہ

روانہ کیا تاکہ جو لوگ بچ رہے تھے انکی خبر لاوے لیکن بیٹے ٹیلیس بھی دشمن
کے سواروں سے مارا گیا۔ بروٹس نے بھی اسے مرا تصور کر کے اپنے مار ڈالنے کا
قصد کیا آخر شش جو شخص اسکے پاس کھڑے تھے اُنسے بعجز کہا کہ مجھے مار ڈالو
مگر انہوں نے قبول نکیا۔ تب سٹریٹو کے ساتھہ ایک طرف ہو کر اس
سے کہا کہ تو ہی خدمت اخیر دوستی کی بجالا۔ جب سٹریٹو نے انکار
کیا تو اپنے ایک غلام کو اس مطلب کیواسطے کہا مگر سٹریٹو نے چلا کر یہہ کہا
کہ یہہ کبھی نہیں ہوگا کہ بروٹس اپنی احتیاج میں ایک غلام کی التجا کرے
تب اپنا منہہ پھیر کر اسکے سامنے تلوار کا سرا کر دیا بروٹس اپنے تئیں اسپر ڈال کر
جلد اسے مرگیا۔ جب بروٹس مرگیا تب ترایموائر بادشاہوں کی مانند
کاروبار کرنے لگے اور اس فتح کے پانے سے رومی سلطنتوں کو آپسمیں
تقسیم کرنے۔ حالانکہ بظاہر تین شخص تمام حکومت اور اختیار وہاں رکھتے
تھے مگر حقیقت میں صرف وہی شخص اسپر قابض تھے کیواسطے لی پیڈس
اکٹیوس اور انٹنی کے رشک کو روکنے کیلئے پہلے انمیں شریک ہوا تھا وہ
نہ تو فوج سے کچھہ تعلق رکھتا تھا اور نہ لوگوں پر کچھہ اختیار۔ پہلے انہوں نے
اُن شخصوں کو سزا دی جنسے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ ہورٹنسیس ڈروسس
اور کوانٹی لیس وارس نے یہ شخص ریاست جمہوریہ میں اول مرتبہ کے تھے قتل
ہوئے یا اپنے تئیں آپ ہلاک کیا — ایک رکن اجماع امرا اور اسکے
بیٹے کو اپنی اپنی جان کیواسطے چھپا ڈالنے کا حکم ہوا اُن دونوں نے اسکا
انکار کیا اسلئے کہ باپ نے اپنے تئیں جلاد کے حوالہ خود بخود کر دیا اور بیٹے نے
باپ کے سامنے اپنے تئیں مار ڈالا — ایک شخص نے یہہ عرض کی تھی کہ جب

مرجاؤنگا تو مجکو دفن کروا دینا اگسٹس نے جواب دیا کہ تیری قبر کرگسوں
میں بنے گی جو جلدی کہا ئینگے مگر لوگونکے اسباب پر بڑا افسوس کیا کہ بروٹس
کا سر روم میں بہیجا گیا تاکہ قیصر کی تصویر کے قدموں میں رکہا جاوے۔

اسکی مٹی اسکی بیوی پورشیا کیٹو کی بیٹی کے پاس بہیجی گئی انسنے اپنے شوہر اور
باپ کے موافق جلتے جلتے کوئلے کہا کر اپنے تئیں ہلاک کیا۔ یہہ ظاہر ہے کہ
جن شخصوں نے قیصر کو مارا تہا یا اسکے قتل میں شریک تہے کوئی اپنی اصلی موت
سے نہیں مرا۔ الغرض ترایمورائی کی حکومت ریاست جمہور کی ویرانی
اور سرگردانی پر بالکل مقرر ہوئی اور اب وہ اطاعت حاصل کرنی چاہئے
جو مدت سے چاہتے تہے۔ انٹنی یونان میں گیا تاکہ وہانکے داناؤں سے
متابعت اور خوشامد کروا وے اسیلئے دارالخلافہ ایتھنس میں تہوڑا
وقت وہانکے فاضلوں کی گفت و شنود میں صرف کیا اور آپ بہی انکی
تکرار میں رد و بدل کرتا۔ وہانسے ایشیا میں گیا تمام بادشاہ مشرق
کیطرف کے جو رومی حکومت کے تحت میں تہے آئے اور اسکی اطاعت
قبول کی اور تمام بادشاہ زادیوں اور بیگموں نے بڑے بڑے نذرانے
اسے پیش کرکے اور اپنے حسن کیطرف اسے مرغوب پاکر اسکی مہربانی
حاصل کی۔ اسطور بہتیرے بادشاہوں کو اپنے جلو میں لیکر ایک
ملک سے دوسرے ملک کو گیا خراج بہی لی اور انعام و اکرام بہی عنایت
کئے اور بہتیرونکو اپنی تلون مغروری کے ساتھہ تاج بخشے۔
اور سلطنت کیپڈوشیا کی آریارالس سے چہین کر سسی نس کو
مرحمت کی اسلئے کہ اسکی ماں گلیفرا کی خوبصورتی پر عاشق ہوگیا تہا۔

تہا۔ جوڈیا یعنے جیوڈیا کی سلطنت میں ہیروڈ کو مقرر کر کے اسکی پرورش
اور حمایت کی — لیکن مشرق کیطرف کے تمام بادشاہوں میں سے کلیوپیٹرا
مصر کی ملکہ انٹنی پر بہت بہروسا رکہتی تہی — آخرالامر یہہ واقع ہوا کہ سٹرٹیجین
نے جو اسکی طرف سے جزیرہ سائپرس میں گورنر تہا سیشر کیشس اور اور
مفسدین کو اعانت دی تہی اسلیے اب یہہ تجویز تہری کہ وہ اس امر کی
جوابدہی دے — بموجب اسکے اس نے انٹنی سے اجہام پائے تاکہ اپنے تئیں
اس بدنامی اور بدعہدی کے الزام سے بری الذمہ کرے فوراً اسکے احکام کی
تعمیل قبول کی اسلیے خوب جانتی تہی کہ اس امر میں بیگناہ ہوں اور اپنے حسن
پر بہی بہت اعتبار رکہتی تہی — وہ اب ستائیس برس کی عمر کی تہی اور اپنے
تئیں حکمت عملی اور کاریگری سے اسقدر مرغوب الطبع اور حسین بنایا تہا کہ
جنکا اوائل عمر میں بالکل خیال ہی نہیں ہوتا ہے — اسکی گفت وگو اور
ظرافت بڑی خوبی کے ساتہہ تہیں اگرچہ روم میں بہت سی حسین اور لطیفہ
گو عورتیں اسکی موافق تہیں مگر اسکی گفتگو کی برابری نہیں کر سکتی تہیں —
جب کلیوپیٹرا نے خود اسکے دربار میں جانیکا ارادہ کیا تہا تب انٹنی طارس میں
جو سسلیشیا کا ایک شہر ہے تہا — وہ اسکی ملاقات کیلیے بڑی تجمل کی
سواری کے ساتہہ دریای سڈنس سے بادبان چڑہا کے روانہ ہوئی
اسکی کشتی تمام سونے سے منڈہی ہوئی تہی اور اسکے بادبان ارغوانی تہے چپو
نقرئی اور اسمیں رنگولی دف بانسلی وغیرہ باجے بجتے تہے —
اور خود آپ ایک پلنگ پر جو سنہری ستاروں سے آراستہ تہا ایک انداز
ستکہ لگائے ہوئے تہی [illegible] جو شاعر اور

مصور اکثر دیوتا و ینس کا بیان کرتے ہیں ــ اسکے ہر ایک پہلو پر دیوتا کیوپڈ
کی مانند خوبصورت لڑکے بلکہ انہیں امرد کہا چاہئے باری باری سے اسپر پنکھے
ہلاتے تھے اور نہایت حسین اور پریزاد سہیلیاں نیریڈ اور گریس کی مانند
فرق سے اسکے ارد گرد بیٹھی تھیں ــ دریا کے کناروں پر نہایت عمدہ عمدہ
خوشبویات جلتی تھیں اور ہزاروں تماشہ بیں اسے دیکھکر خوش ہو کر تعریف
کرتے تھے ــ انٹنی اسکی خوبصورتی پر جلد ہی مفتوں ہو گیا اور اس عشق
سے اپنی بس نہ بچا سکا جو آئندہ کو اسکی کم بختی کا باعث ہوا ــ جب
کلیوپٹرا نے اسے اسقدر مفتوں پایا تو اپنی حکومت اور سلطنت اسطرح
بچاکر مصر کیطرف مراجعت کی ــ انٹنی بھی تمام اور امور چھوڑکر فوراً
اسکے پیچھے ہی گیا اور وہاں اسکے پاس اس عیش و آرام میں رہنے لگا جسکو
اسکا دل عیاش چاہتا تھا وہاں کے اوباش لوگ بھی اسکی سبطرح سے خاطر داری
کرتے تھے ــ جب اسطرح مصر میں کاہل وجود ہی سے اپنی اوقات
صرف کررہا تھا تب اگسٹس نے تمام لشکر والکا حکم اختیار کرکے انہیں
اٹلی میں لیجاکر بسایا اور بڑی سعی اور کوشش سے انکی پرورش میں
مصروف ہوا ــ اور انہیں ولایت میں خدمت سابق کے عوض ملیں زمین
اور املاک مرحمت کیں اُن لوگوں نے ان نئی بخششونکو پاکر وہانکے قدیمی
باشندوں کو نکالدیا ــ اس سبب سے ہزاروں عورتیں بچونکو گود
میں لیے ہوے ہر روز رشت خانوں اور بازاروں اور کوچوں میں ڈالی ڈالی
پھاتی تھیں اور لوگ انکی بیگناہی اور معصومیت پر ترس کھاکر گھر تے تھے
بہتیرے کسانوں اور گڈریوں نے آکر فتحیاب سے بہت سی معذرت اور

ہا اور عذرخواہی کی اور عرض کیا کہ دنیا کے جس طرف چاہے ہمیں رہنے کی اجازت دے — اس ہجوم میں شاعر ورجل بھی تھا جسکے ہزاروں آدمی بہ نسبت اکٹیویس نصرتمند کی احسانمند ہیں اس شخص نے بڑی عجز اور انکساری سے اپنی جاگیر منٹوئی کے رکھنے کی پروانگی چاہی — غرض ورجل نے تو اپنا مطلب حاصل کیا مگر باقی ہموطنی منتوا اور کریمونا کے نکالے گئے —

اٹلی اور روم میں اب بڑی تکلیفات واقع ہوئیں — گستاخ اور شریر سپاہیوں نے انہیں خاطرخواہ لوٹا اور سیکسٹس پومپی نے جو سمندر پر بالکل قابض تھا تمام بیگانہ ملکوں کی آمدورفت اور رعایا کی ہمیشگی کی رسد وغیرہ بند کر دی — ان تکالیف اور کمبختیوں پر دوسری مصیبت یہ تھی کہ ملک میں لڑائی پھر شروع ہوئی — انٹنی کی بیوی فلویا نے جسکو روم میں پیچھے چھوڑ گیا تھا تھوڑے روز تک آتش رشک کی برداشت کی آخر اپنے شوہر کو کلیوپیٹرا کی بغل سے نکالنے کی تدبیر عمل میں لائی — اس لحاظ سے اگسٹس کے ساتھ جھگڑا پیدا کیا کہ اب تو میرا شوہر خواب غفلت سے بیدار ہوگا اسلیے اپنے دیور لوشس کی مدد سے تخم نزاع اور نفاق کے بونے لگی — اسکا مطلب اس تنازع سے یہ تھا کہ جسقدر اگسٹس ان زمینوں میں [illegible] حصہ حاصل کرے اسیقدر انٹنی بھی انہیں شریک ہووے — [illegible] اسباتسے انہیں قول و قرار تھا اگسٹس نے اس امر میں بڑے بڑے جیاد اور جنگ آزمودہ سپاہیوں کو منصف بنایا — لوشس نے اسبات کو قبول نکیا اسلیے کہ اپنے حکم میں جسکو سے زیادہ رکھتا تھا جنہیں [illegible] ستے تھے جو اپنی املاک اور زمین سے نکالے گئے تھے لیکن اسواسطے اگسٹس کو ان

شرائط کے قبول کرنے کیلئے مجبور کیا جو اسنے خود پیش کر لی چاہی تہیں —
اس سبب سے ایک نئی لڑائی اگسٹس اور انٹنی میں یا انٹنی کے جرنیلوں میں
جنہوں نے اسکے نام سے حکم پایا تہا واقع ہوئی — اگسٹس فتحیاب ہوا اور
لوشس دونوں فوجوں میں گہر گیا اور لاچار ہوکر پروسیس کیطرف چلا گیا جہاں
دشمن کی سپاہ نے اسے گہیر لیا — ہر چند وہاں سے نکلنے کے بہت سے ارادے کئے
اور فلویا نے بہی حتی الامکان اسکی مدد اور تشفی کی مگر کچہہ فایدہ ہوا آخرکار
قحط سے اسقدر تنگ اور مجبور ہوا کہ خود بخود وہاں سے باہر آکر اپنے تئیں ظفریاب
کی حوالہ کیا — اگسٹس نے بڑی عزت سے اسکی خاطرداری کرکے اسے اور
اسکے ہمراہیوں کو معاف کیا — انٹنی نے اپنے بہائی کی ہزیمت کی اور بیوی کے
اٹلی کو مجبور ہوکر چہوڑنے کی خبر سنکر اگسٹس سے لڑنیکا ارادہ کیا —
اسلیئے ایک بڑا بیڑا لیکر چلا اور فلویا سے ایتہنس میں ملا — اور اسے پچہلی
بے انتظامی اور ہر طرح کی بندوبستی کیلئے بہت سا ملزم کیا یہانتک کہ اسکی جورو
اس سے بیزار ہوگیا غرض اسے وہاں بستر مرگ پر چہوڑکر اٹلی میں اگسٹس سے
لڑنیکو روانہ ہوا — یہ دونو برنڈیوشیم میں ملے اب سب لوگ یہہ
خیال کرتے تہے کہ ایک ملکی لڑائی پہر ہونگا چاہتی ہے —
حالانکہ انٹنی کی سپاہ بےشمار تہی مگر سب نئی بہرتی کی ہوئی تہی اور سیکسٹس پومپی پر
جو ہر روز ان جگہوں سے طاقت پکڑتا جاتا تہا اسکی مدد کو آیا —
اگسٹس ان جنگ آزمودہ سپاہیوں پر حکم رکہتا تہا جنہوں نے ہمیشہ بڑی
شجاعت کے کام کئے تہے مگر یہ لوگ اپنے پہلے جرنیل انٹنی سے کسیطرح لڑنا
نہیں چاہتے تہے — آخرالامر کچہہ ایک عہد و پیمان ہوکے انمیں ملاپ ہوگیا۔

ہوگیا ۔ تمام خفگی اور تقصیر سابقہ کو اب آپس میں بھول گئے اور دوستی
پایدار کرنے کے واسطے الگسٹس نے اپنی ہمشیرہ اوکٹیویا کو انٹنی کے عقد میں
منعقد کیا ۔ سلطنت کو از سر نو آپس میں پھر تقسیم کیا الگسٹس مغرب کیطرف
اور انٹنی مشرق میں حاکم ہوئے اور لی پیڈس آفریقا کے پرگنات میں
مقرر ہوکر راضی ہوا ۔ سیکسٹس پومپیس نے تمام ان جزایر کا حکم معہ
پیلوپونی سس کے حاصل کیا جیزاب خود قابض تھا اور اسے کنسل مقرر
ہونیکا بھی حق بخشا گیا اور حکم ہوا کہ درصورت وہ غیر حاضر ہو تو اسکا ایک
دوست اس عہدہ پر رہوے ۔ یہہ بھی انمیں شرط ہوئی کہ سمندر
پر کسی نوع کی مخالفت نہ ہوے اور لوگوں کو سسلی سے اناج لانے دیں
غرض انمیں صلح ہوئی لوگون نے اس سے بہت راضی اور خوش ہوکے یہہ
امید کی کہ اب ہماری تمام تکالیف اور رنج والم کم ہو جاوینگے ۔
الگسٹس کی بلند نظری کو صرف انٹنی ہی رہ گیا تھا جسکو بھی وہ اپنے دور
کرنیکا قصد کیا اور مطلب کے لئے روم میں اسنے حتی الامکان بہت نام
اور حشم کیا ۔ انٹنی کے طرف سے اسکے شریک عالی نظر کی کوشش اور سعی
میں اور بھی ترقی ہوئی ۔ اسلئے کہ بڑی فوج لیکر پرتھیا والوں پر چڑھ
گیا تھا مگر اس فوج کا جو تھا حصہ اور تمام اپنا اسباب کھو کر لاچار الٹا پھر
آیا ۔ مگر انٹنی کسطرح سے اسکے رشک کا خیال نکرتا اور صرف عیش و
نشاط کا خواہاں رہتا بلکہ نازعکی سے بھی کچھہ خبر نرکھتا اور اپنا تمام وقت
کلیوپٹرا کی رفاقت میں صرف کرتا یہہ عورت اسکا عشق زیادہ کرنے
کیواسطے ہر ایک طرح صاف کام میں لاتی اور طرح طرحکی دلچسپ ضیافتیں کرتی

ایسی باتوں اور خوشیوں کے ایجاد کرنیمیں بہت ہی کم عورتوں نے نام پایا ہے
وہ اسقدر ذہین اور چالاک تہی کہ غم والم کو خوشی کی نئی نئی باتوں سے بہلاتی
رہتی کبہی تو ایک شاہزادی بنتی اور کبہی متوالی اور کبہی مثل شکاری کی ہوتی
باوصف اسکے کہ سطرح کی عیش وعشرت اسے مصر میں موجود تہی تسپر بہی راضی نہ
ہوتی تہی اسلیئے انٹنی نے اسکی خوشی زیادہ کرنے کیلیئے وے ملک اسکو عنایت
کئے جو سلطنت روم کے متعلق تہے ۔ اسکو تمام فنیشیا سیلوسیریا
اور سائپرس اور ایک بڑا حصہ سلیشیا عرب اور جدہ کا بخشا اور
ایسی ایسی خبریں اسے دیں کہ جنپر کچھ دعوا یا حق نہ رکھتا تھا اس بخشش اور عطا میں
ہرکلیز یعنے رستم کے نمونہ کی تعمیل کرتا تہا ۔ آخرش اسکی اس بدی اور حمق
سے تمام رومی بہت خفہ ہوئے اسلیئے آکٹیس نے انسے ناراض اور خفہ ہوکر
اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا اور اسکے عیب ظاہر کرنے لگا ۔
آخرالامر جب لوگوں کو اسکے خلاف بخوبی غضب آلودہ دیکھا تو اسکی جورو
اوکٹیویا کو روم سے انٹنی کے پاس روانہ کیا تاکہ اسپر اپنا دعوے
ظاہر کرے مگر حقیقت میں یہہ ایک بہانہ اسپر لڑائی کا تہا کیونکہ یہہ خوب
جانتا تہا کہ انٹنی اس سے بتکرار پیش آویگا ۔ اسوقت انٹنی بڑی
خوشی کے ساتہہ اپنی معشوقہ کو لئے ہوئے شہر لاکوڈسیا میں تہا تب خبر پائی
کہ اوکٹیویا اتہینس میں اس سے ملنے کو آتی ہے ۔ اس خبر وحشت اثر
سے اسے اور کلیوپیٹرا کو کمال رنج ہوا کلیوپیٹرا اپنی رقیب کی خوبصورتی سے
متفکر ہوکے آہ و نالہ کرنے لگی اور بظاہر مغموم ہوکے انٹنی کو اور زیادہ
بہی اپنی عشق اور محبت میں مبتلا کیا ۔ گو کہ اپنے رنج والم کو چہپاتی تہی

چھپاتی تھی مگر انتنی اکثر اسے آبدیدہ اور غمگین پاتا اور ہمیشہ اس سے پوچھتا کہ
ایسا کونسا غم لاحق ہے جو نہیں کہتی ہے ۔ اسکی لیے بیدھڑی اور مکر و
فریب اور اسکے آدمیوں کی منت وزاری اسقدر انتنی پر غالب ہوئی
کہ اسنے بے دیکھے اوکٹیویا کو الٹا گھر جانیکا حکم دیا اور جب طلاق کلیوپیٹرا سے
کر لی چاہی تو رومی نہایت خفا ہوئے ۔ اسی لئے اسنے تمام لوگ اسکندریہ
کے ایک عام محفل میں جمع کئے اور وہاں ایک دیوانخانہ پر نقرئی کا تیار کرا
اسکے نیچے دو تخت طلائی ایک اپنے واسطے اور دوسرا کلیوپیٹرا کے لئے بچھوا کر
تب تخت پر دیوتا بیکس کے سے کپڑے پہنکر بیٹھا اور کلیوپیٹرا لباس عمدہ
اور زیور آئیسس کے جو مصریوں کی عزیز دیوتا تھی پہنکے اسکے برابر بیٹھی ۔
اسوقت اسنے تمام اُن ملکوں کا اسے بیگم مقرر کیا جو ابھی فتح کئے تھے اور قیصر یون کو
جو قیصر سے اسکے پیدا تھا اسکے ساتھ گورنمنٹ میں شریک کیا بعد اُن کے
اُن دو لڑکوں کو جو خود اس سے تھے بہت سے ملک عنایت کرکے لقب
شاہنشاہ کا مرحمت فرمایا پھر اپنی بیوقوفی اس حد پر پہنچائی کہ تمام امور کا
احوال ذرا ذرا روم میں دو کنسلوں کو لکھ بھیجا ۔ انہیں اثنا میں آگسٹس نے
ایک بڑا بہانہ پاکر لڑائی کا ارادہ کیا اور اجماع امرا کو اس ارادہ سے
مطلع کیا مگر المیریا والوں کی سرکشی کے باعث جنکے دبانے میں مصروف تھا
تو تھوڑے عرصہ کیلئے اس ارادہ کو باز رکھا ۔ دوسرے سال انتنی
پر لڑائی کی تیاریاں کرنے لگا انتنی نے اسکا ارادہ دریافت کرکے اجماع کو کہ
مطلع کیا کہ بہت سے سببوں سے اپنے شریک کا ناراض ہوں اسلئے کہ سسلی پر خود
قابض ہوا اور مجھکو حصہ نہ دیا اور لیپڈس کو نکالا آپ اسکے ملک کو

اکیسواں باب

لیا جسمیں وہ حکمران تھا اور تمام اٹلی کو اپنے ہی سپاہیوں میں تقسیم کیا اور جو سپاہ
کہ انٹونی کے پاس تھی اسے کچھ نہیں دیا۔ اس فریاد کا اگسٹس نے طعنہ سے
یہہ جواب دیا کہ اسکا فریاد کرنا اٹلی کے ایسے جزوی ضلعوں کا تقسیم کرنا بغیر
آدمیوں میں لاحاصل ہے اسلیے کہ جب انٹونی نے پرتھیا کو فتح کیا تھا تو وہ بھی
اسکے شہروں اور پرگنوں کو اپنے سپاہیوں میں تقسیم کر سکتا تھا۔
اس جواب طعنہ آمیز سے انٹونی اب خفہ ہوا کہ اپنی فوج کو فی الفور اگسٹس کے خلاف
فرنگستان میں روانہ کیا اور آپ کلیوپٹرا کے ساتھہ لڑائی کی تیاری کرنے کے لیے
ایتھنس کیطرف چلا گیا۔ انہوں نے یہاں پہنچکر ایسی تیاریاں کیں کہ جنمیں صرف
عیاشی اور جنگ ظاہر ہوئی۔ ایک طرف تو تمام بادشاہ اور شاہزادے
جو مصر سے دریاے اسود تک حکم رکھتے تھے   کا سامان جنگ اور غلہ
وغیرہ سے بہیجتے تھے اور دوسری طرف   لونڈی اور طوائف وغیرہ اسکے
ساتھہ تھے۔ جب کلیوپٹرا کو سیر   دار ایتھنس میں لی عزتوں سے
ممتاز کرنیکے واسطے لے گیا تھا تب اس ڈھیل سے اگسٹس کو اپنی فوج
کے درست کرنیکا بڑا قابو ملا کیونکہ اس سے پہلا ایسی ایک بے انتظامی
میں پڑا تھا کہ اگر انٹونی اٹلی میں چلا جاتا تو بخوبی اسکا مقابلہ کر سکتا۔ لیکن اس
تاخیر سے لڑائی جاری کرنیکا ایک اچھا وقت پایا اور تھوڑے عرصہ بعد
استعجال سے مہم شروع کی۔ آخرکار افواج طرفین سے برسر جنگ مسلح اور مستعد ہوئیں
اور خسرو سلطنت کے واسطے لڑتے تھے انکی فوج بھی اسکے موافق تھیں۔
ایک شخص تمام لشکر مشرق کیطرف لیے رکھتا تھا اور دوسرے نے مغرب
کیطرف سے بڑی فوج جمع کی تھی۔ انٹونی کی فوج [illegible]

پیادے اور بارہ سو سوار تھے اور اسکا بیڑا پانسو جہاز جنگی سے مشتمل تھا
اگسٹس نے صرف اٹھہ ہزار پیادے بھرتی کئے تھے مگر سوار دشمن کے سواروں کی
برابر تھے اور اسکا بیڑا انٹنی کے بیڑے سے آدھا تھا مگر اسکے جہاز بہت
آراستہ اور انمیں سپاہی بھی کار آزمودہ ــ غرض ایک بڑی اور
بافیصل سمندری لڑائی اکٹیم کے نزدیک جو ایک شہر ایپائرس کا
خلیج ایمبراسیا کے دہانہ پر تھا واقع ہوئی ــ انٹنی نے اپنے جہازوں کو
خلیج مذکور کے دہانہ کے سامنے کھڑا کیا اور اگسٹس نے اپنے جہازوں کو اسکے
مقابل میں رکھا ــ دونو جرنیل ایک ہی جا میں ٹھہر کر حکم نہیں کرتے
تھے بلکہ جہاں کہیں انکی ضرورت ہوتی ایک جہاز سے دوسرے پر دوڑے
پہرتے ــ اسوقت میں طرفین سے خشکی پر سے فوجیں خلیج مذکور کے مقابل
کناروں پر صرف لڑائی کا تماشہ دیکھنے کے لئے آئیں اور ہیرو نعروں اور
بلند للکار نے لڑائی کی تقویت دی ــ لڑائی دونوں طرف سے بڑی دلاوری سے
شروع ہوئی کہ زمانہ سابق میں بھی اسطرح کوئی لڑتا تھا ــ
انکی جہازوں کے سر قبیل سے مینڈھے ہوئے تھے انکی مدد سے ایکدوسرے کے
مقابل میں بڑی سختی کے ساتھہ آگے بڑھے ــ اور بڑی مردانگی سے
لڑے مگر کسی کو انمیں سے کچھہ فایدہ حاصل نہوا بجز اسکے کہ انٹنی کے بیڑے
کے قلب میں کچھہ ایک بے انتظامی معلوم ہوتی تھی ــ لیکن دفعتہً کلیوپیٹرا
نے لڑائی کا تصفیہ کر دیا ــ وہ لڑائی کے خوف سے ڈر کر اپنے ساٹھہ
جہازوں کے ساتھہ بھاگتی دکھائی دی ــ مگر جب انٹنی اپنا بیڑا
فتحیاب کے اختیار میں چھوڑ کر جلدی اسکے پیچھے بھاگتا معلوم ہوا تو تمام

نسپاہ متحیر ہو گئی اور چونکہ ابہی خشکی کی فوج کو چہوڑ دیا تہا تو وہ بہی بطرمند
کی مطیع اور فرمانبردار ہو گئی — جب کلیوپیٹرا بہاگ گئی تب انٹنی بہی پانچ
ڈانڈ کی کشتی پر سوار ہو کر اسکے پیچہے ہی گیا اور اسکے جہاز کی برابر آ کے اسمیں
داخل تو ہوا مگر اسکی صورت سے بیزار رہا — وہ جہاز کی عقب میں بہی
اور یہہ اسکے سرہانے کیطرف بالکل خاموش اور غمگین تہا —
اس حالتمیں تین روز تلک رہا اس عرصہ میں یا تو غصہ کے سبب یا شرم
سے نہ تو کلیوپیٹرا کو دیکہا اور نہ اس سے کلام کیا — آخرالامر ملکہ موصوفہ
کی سہیلیوں نے انکا ملاپ کروا دیا تب پہر پہلے سی طرح خوش و خورم رہنے
لگے — اسے ابتک یہہ گمان تہا کہ میری فوج میری اطاعت میں وفادار ہے
اسلیئے احکام بہیجے کہ اسے ایشیا میں لیجاویں — لیکن جسوقت افریقا میں
وارد ہوا تو خبر پائی کہ وہ تو میرے دشمن کی متابعت میں ہے اس خبر جگرسوز
کے سننے سے اسقدر خفہ ہوا کہ اسے اپنے تئیں ہلاک کر ڈالنے سے مشکل بچایا —
آخر سن اپنے دوستوں کے عجز و نیاز سے اسکندریہ میں الٹا پہر آیا —
جیسا کہ انٹنی ان کم بختیوں اور تکالیف سے متحیر اور پریشان خاطر تہا
ایسا ہی کلیوپیٹرا اپنی بد اقبالی اور مصیبت سے ہراساں اور اندیشہ مند تہی
چونکہ قزاقی اور دست اندازی کے کاموں کے سبب ایک بڑا خزانہ جمع
کیا تہا اسلیئے ایک تدبیر نہایت عجیب اور ناشنیدہ عمل میں لائی
وہ تدبیر یہہ تہی کہ اپنا تمام بیڑا آبنائے سوایز کے بر سے بحر قلزم میں رواں
کر نکلنا قصد کیا تا کہ خود اپنے تمام خزانہ سمیت اسطرف میں بچ سکے
اور رومی بہی وہاں نہ پہنچیں — حسب الحکم چند جہاز وہاں روانہ

روانہ کرے گی مگر عربوں نے انہیں جلا دیا اور انٹنی نے اسے اس ارادہ سے باز رکھا تب اُسنے دست بردار ہو کر مصر کے بچانے کی تدابیر میں مشغول ہوئی حتی الامکان اس امر میں دریغ نکیا اور سب قسم کی جنگ و جدل کی تیاریاں کیں اور یہہ بہی امید رکہی کہ اس وسیلہ سے شاید اگسٹس سے صلح ہو جاوے فی الحقیقت جسقدر دولت کے سبب انٹنی کو چاہتی تہی اسقدر اسکی ذات سے کچہہ محبت نرکہتی تہی یا ور از بسکہ خرچ کرنیکے اگر کوئی اوز تدبیر اختیار کرتی تو بے شک اپنے تئیں بچاتی — باوصف اسکے کہ اب چالیس برس کی تہی تو بہی اپنے حسن اور انداز پر بہت نازاں تہی اسلیے اگسٹس پر بہی ڈورے ڈالنے عشق اور محبت کے دالے جنہیں انہی کی ایک عاشق باناز گرفتار ہوئے تہے — غرض انٹنی نے تین رسالت ایلچیوں کی اگسٹس کے پاس اسپلانٹس بہیجیں ایک اس شاہزادی کیطرف سے بہی اسکے نایب حضرہ تہے —

انٹنی نے اس سے اپنی درخواست کی کہ مجہے جیتا چہوڑ تا کہ اپنی باقی زندگی گمنامی کے گوشہ میں بسر کروں — اسکے اس درخواست کا اگسٹس نے کچہہ جواب ندیا — کلیوپٹرا نے بہی سرکاری چہٹیاں اپنے بچوں کیطرف سے اگسٹس کے پاس بہیجیں اور اسی وقت یہہ بہی کہلا بہیجا کہ میں اپنا تاج مع بادشاہی تخموں کے آپ کو تفویض کرتی ہوں — اگسٹس نے اسکی سرکاری چہٹہی لکا بہی کچہہ جواب ندیا مگر اسکی درخواست مخفیہ کے جواب میں یہہ کہا کہ اگر انٹنی کو بہیجدے یا کسی ڈہب سے مار ڈالے تو بہر صورت تجہسے باز پرس نکی آخر شس انٹنی بہی اس عہد و پیمان سے آگاہ ہو گیا اور نہایت رشک سے غضب میں آیا اسنے ایک علیحدہ مکان سمندر کے کنارہ پر بنوا کے اپنے تئیں بند کیا اور تنہ

رنج والم میں گرفتار رہا جو تکلیف دینوالے بڑے بڑے ظلم و ستم کے تھے۔
یہاں ٹائیمن کی مانند جو آدمیونکو نہایت ناپسند کرتا تھا لوگوں کی آمد و رفت اور
گفت و گو سے پرہیز کرنے لگا۔ آخرکار اپنے رشک کے سبب اس گوشہ نشینی
سے پھر لوگوں میں آنے جانے لگا اور جب یہہ خبر پائی کہ کلیوپٹرا اگسٹس کے ایلچی
تھرسس سے کچھ پوشیدہ کلمات کرتی ہے تو اسے پکڑکر خوب کوڑے لگوائے اور
اگسٹس کے پاس اسکو روانہ کیا۔ اور اسی وقت اگسٹس کو یہہ لکھا کہ میں
تھرسس کو اسواسطے پٹوایا ہے کہ مجکو اس مصیبت میں طعنہ او تشنعہ دیتا تھا اور
یہہ بھی اجازت دی کہ جسطرح میں نے تیرے ایلچی کو کوڑے لگوائے ہیں لازم ہے
کہ تو بھی میرے غلام ہپارکس سے اسیطرح بدلہ لے۔ یہہ عوض حقیقت
میں انٹنی کو نہایت مرغوب خاطر تھا اسلیئے کہ ہپارکس اسے چھوڑکر اسکے رقیب
ظفریاب کیطرف چلا گیا تھا۔ اگسٹس ایکدوسری فوج کے ساتھہ پیلوشیم
کے سامنے گیا یہہ جای اپنی مضبوطی کے سبب تھوڑے عرصہ تک اسکی راہ کی
سد راہ ہوئی۔ لیکن شہر مذکور کے گورنر نے یا تو یہہ کہ اسکو بچا نہ سکا اور
یا بیشتر سے کلیوپٹرا نے اسے حوالہ کردینیکو کہہ رکھا تھا بلا تامل اگسٹس کے تصرف
میں اسے چھوڑ دیا پس اسکا اب کوی مانع اسکندریہ کیطرف جانیکا نہ تھا
وہ بڑی جلدی سے وہاں کوچ کرکر گیا۔ اسکے پیچھے ہی انٹنی بھی اسکا مقابلہ
کرنیکو نکلا اور خوب لڑکر دشمن کے سوار و نکو بھگا دیا۔

اس جزوی فایدے اسکا پژمردہ امیدیں پھر شگفتہ ہوئیں اور چونکہ حقیقت میں
جرا خودبیں تھا تو بڑی دھوم دھام سے دوبارہ اسکندریہ میں داخل ہوا
تب محل خاص کیطرف گیا اور کلیوپٹرا سے بغلگیر ہوکے اسکے روبرو ایک سپاہی

سپاہی حاضر کر کے کہا کہ اس جوان نے لڑائی میں بڑی بہادری کے کام کیے ہیں۔ بیگم مذکورہ نے اس کو ایک خود اور چار آئینہ طلائی اور زرہ بکتر بطور انعام کے مرحمت کیا۔ سپاہی مذکور دوسری رات لیے انعام و اکرام لیکے دوسری فوج میں گیا تاکہ اپنی دولت کو بڑھا دے۔

انہیں اسباب سے انٹنی اور بھی غضب میں آیا اور سمندر کیطرف سے اور زمین پر سے لڑنیکا ارادہ کیا اور اپنے دشمن سے تنہا لڑائی کے لڑنیکے واسطے کہلا بھیجا اگسٹس یہہ خوب جانتا تھا کہ ابھی اس سے برسرنہیں آسکتا اسلیے اسکی درخواست کا ہنسی دل سے یہہ جواب بھیجا کہ انٹنی کو اس طرح کی لڑائیں لڑکے مرنے سے اور بہت سی راہ ہیں۔ دوسرے روز انٹنی باقی سپاہ کی شہر کے متصل اونچی زمین پر صف باندھی اور اپنے جہازوں کو دشمن سے لڑنیکو حکم دیا۔ یہاں آپ ٹھہر کر لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگا اور اپنی سپاہ کو پہلے بندوبست باقاعدہ کے ساتھ آگے بڑھتے دیکھکر بہت راضی اور خوش ہوا لیکن جب یہہ دیکھا کہ تمام میرے اہل جہاز نے اگسٹس کو سلام کر کے اپنے بیڑے اسکے بیڑے میں ملا دیے اور اکٹھے ہو کر بندرگاہ کیطرف چلے گئے تو نہایت خفا ہوا اور اسوقت اسکے سوار بھی چھوڑ کر دشمن میں جا ملے۔ تب اپنی پیادوں کی سپاہ کو لے گیا مگر وہ بھی بآسانی ہزیمت پائی آخرش لاچار ہو کر شہر میں الٹا پھر آیا۔ اب اور بھی زیادہ تر غضبناک ہوا اور باواز بلند کہا کہ کلیوپٹرا نے مجھسے دغا کی ہے اور اپنے تئیں ان دشمنوں کے حوالہ کیا ہے جو کلیوپٹرا کیطرف داری میں تھے۔ ان باتوں میں اسکا کچھ قصور نہ تھا اسلیے کہ ملکہ موصوفہ نے ان بیڑوں کو دشمن سے ملجانے کے احکام مخفی دیے تھے۔

کلوپیٹرا نے انٹنی کے رشک سے ڈرتی تھی اسلیئے پہلے ہی سے باہر نکلنے
کی تدبیر کر رکھی تھی - دیوتا آئیس کے مندر پاس ایک مکان بنوایا تھا
جو ظاہرا ایک روضہ معلوم ہوتا تھا - یہاں اپنا تمام خزانہ اور اسباب
کہاس بھوس اور لکڑیوں وغیرہ میں لپیٹ کر بھیجدیا تھا -
اس روضہ کو دو مطلب کیواسطے تعمیر کروایا تھا ایک تو یہہ کہ انٹنی کے
غصہ سے بچنی اور دوسرے یہہ کہ آگسٹس کو خوب یقین ہووے کہ
اگر صلح کی شرایط مناسب طور پر نکر لیگا تو وہ اپنے خزانہ وغیرہ کو جلا
دیویگی - اس مکان میں انٹنی کے خوف اور غصہ سے اندیشہ مند ہوکر
بٹ گئی اور دروازے بند کروا کر حکم دیا کہ لوگوں میں یہہ مشہور کریں
کہ کلیوپیٹرا مر گئی ہے - اس خبر کے سننے سے انٹنی نے اپنے پہلے عشق
اور محبت کو بڑی بیقراری اور اضطرابی سے یاد کیا - یہہ کم بخت
شخص اپنے عشق کا ہر ایک حالت میں غلام تھا - غرض اب کلیوپیٹرا کی
موت کا اسی رنج والم کی سختی کے ساتھ ماتم کرنے لگا جس موت کو
خود بیشتر چاہتا تھا - تب بذات خود مخاطب ہوکے کہا کہ اے کمبخت
اب کچھ جینا لازم نہیں ہے کسواسطے کہ جو میری راحت جان تھی سو اب
رخصت ہوئی - اے جانمن کلیوپیٹرا مجھے تیری جدائی سے اتنا غم نہیں جتنا کہ
تجکو اپنا ناصح بنانے میں موت کی راہ بتانے سے ہوا - الغرض اپنے غلام
ایروس کو بلایا اس شخص کو اس اقرار پر نوکر رکھا تھا کہ جب کبھی
کوئی تکلیف پڑے تو مجکو ہلاک کرے - اسلیئے حکم دیا کہ اپنا
اقرار اب پورا کر - وفادار غلام بدگو رنے اپنی تلوار اسطرح کھینچی

کمبختی کو یا اسکو اب قبل کر لیگا یکایک اپنا منہہ اسکی طرف سے
تلوار اپنے ہی پیٹ میں مار لی اور اپنے آقا کے قدموں پر گر پڑا — انٹنی
غلام کی وفاداری سے خوش ہوکے اسکی نعش پاس تھوڑی دیر
تو کھڑا رہا تب اسی تلوار کو اٹھاکر اپنے شکم میں ماری اور پلنگ پر
گر پڑا — ہر چند زخم کارگر تھا مگر خون نہ نکلا پھر ہوش میں آنکے ان
سے نہایت منت وزاری سے کہا جو کمرہ میں آئے تھے کہ میرا کام تمام کرو
سب ڈر کر بھاگ گئے — وہ بڑی دیر تک اسی حالت میں
یا جاں کندنی میں پڑا رہا آخرش کلیوپیٹرا کے ایک منشی نے آکر خبر
کی کہ آپکی معشوقہ ابتک زندہ ہے اور حضور عالی کو لازم ہے کہ آپ
اسکے روضہ میں جہاں وہ اب ہے تشریف لے چلیں — غرض
حکم موصوفہ کے روضہ منورہ میں لائے کلیوپیٹرا صرف اپنے دو نوکر
ساتھ داخل آئی اور دروازہ تو نہ کھولا مگر اپنے محل کی کھڑکی
کمند نیچے ڈالکر اسے بڑی مشکل سے اوپر کھینچا — انٹنی جو نیم جاں
تھا تب اپنا ہاتھہ کلیوپیٹرا کیطرف پھیلایا اور اسی حالت میں
پلنگ پر سے اٹھنے کا قصد کیا — حکم موصوفہ نے اپنے کپڑے پھاڑ کر
چھاتی پیٹکے رونا شروع کیا اور اسکے زخم پر بوسے دیکر اسے پکار
کر کہا میرے صاحب آہ میرے خاوند اپنے شاہنشاہ —
انٹنی نے کہا کہ اسقدر غم و الم کرنا نچاہیئے اپنی جان اور عزت
پاس کر — میری مصیبت اور کمبختی پر مجھے رونا اور غم کرنا
بلکہ مجھکو اس عیش و آرام کیلئے مبارکباد دینی لازم ہے جو حاصل

اسلئے کہ میں ہمیشہ سب لوگوں سے صاحب حکومت رہا ہوں اور اگرچہ اب مرتا ہوں تو میرا نصیب کیسطور سے مغلوب اور رذیل نہیں ہے میں ایک آدمی ہوں اور آخر کار ایک رومی ہی سے مغلوب ہوا ہوں — یہہ کہکر مر گیا۔ اگسٹس نے انٹنی کے تمام ماجرے سے آگاہ ہوکر پروکیولیس کو بھیجا کیا تا کلیوپیٹرا کو سکندریہ سے بس میں لا دے — اس غرض سے اگسٹس کے دو مطلب تھے ایک تو یہہ کہ جو خزانہ کلیوپیٹرا نے جمع کیا تھا سو غارت نہو وے اور دوسرا یہہ کہ اسے اپنے قبضہ میں رکھے تا کہ اپنی فتح کی بڑی عرب اور نمود ہو لیکن کلیوپیٹرا نے بڑی ہوشیاری کی اور پہروں کی خبرداری سے پروکیولیس کی عرض و معروض کا کچھہ جواب بجز اسکے ندیا کہ دروازہ بند کرواکے کچھہ ایک گفت و گو کی — آخر الامر ایک زینہ لاکر وہ اور اگسٹس کے دو سپاہی اُس دریچی کی راہ سے اس مکان میں داخل ہوے جسمیں سے انٹنی گیا تھا — کلیوپیٹرا اچانک انہیں دیکھکر بوتنہ سے ایک خنجر نکالکر چاہتی تھی کہ اپنے تئیں ہلاک کرے پر پروکیولیس نے خنجر اسکے ہاتھہ سے چھین لیا — اگسٹس اسے قبضہ میں پاکر بہت خوش اور محظوظ ہوا اور ایپافرا ڈائس کو محل میں لانیکے لئے بھیجکر کہا کہ اسکی بخوبی خبرداری کرتا رہو — اسکو حکم یہہ تھا کہ جہاں تک تیرے اطاعت اور فرمانبرداری کے سوا جو اسکی عزت اور مرتبہ کے لایق ہے کسی نوع کی بے ادبی ظہور میں نہ آوے اور قیدخانہ میں قیدیوں کی موافق نہ سمجھے بلکہ اسکی سب خاطرداری اور تسکین کیا کرے — ہر چند بادشاہوں اور جرنیلوں نے انٹنی کی نعش بڑے اعزاز میں اداکرنیکی بڑی سعی اور کوشش کی مگر

اسکے تکفین اور تجہیز کی خدمت کلیوپیٹرا نے حاصل کی — یعنے اسی ہی کو اُسکی
ے تکفین کرنیکی اجازت ملی تھی المختصر اپنے ہاتھ سے اسکی نعش کو مدفون کیا
ر ہر ایک چیز جو اسکی عزت کے لایق اور مناسب تھی سو سب موجود ہوئی —
ب بھی اپنی قید کیطرف سے بہت رنجیدہ خاطر تھی سا اور بہت سے نقصان
ررونے پیٹنے سے بخار مین مبتلا ہو گئی اور اپنی بیماری کو بڑھانا چاہا — غرض
انا پینا چھوڑ دیا اور بیماری کے بہانہ سے غذا تیاگ کر بھوکا مرنا اختیار کیا
لیکن جب آگسٹس نے حکیم سے اسکے اصلی اور دلی ارادہ کی خبر پائی تب کہا کہ
بصورت مر جائیگی تو اسکے بال بچون کے حق مین اچھا نہوگا — آخر لاچار
پنے بچون کی موت کا لحاظ کرکے ڈر گئی — پس جب یہہ سمجھی تو دوا درمن
رکھانے پینے سے پرہیز کیا اور شفا پائی — اسی اثنا
آگسٹس اسکندریہ مین داخل ہوا اور بڑی ہوشیاری سے وہان کے باشندونکا
ف و خطر کم کرنیکے لئے فاضل آرکس سے جو اُسکا جانیکار رہنے والا تھا گفتگو کیا
یستانہ اور محبت دلیرانہ سے پیش آیا — اسکے داخل ہونے سے تمام شہری
گئے اور جب عدالت گاہ مین بیٹھا تو اسکے روبرو زمین پر سرنگون گرکے
نگارون کی مانند جو قتل کے فتوے کے منتظر تھے سجدہ کیا — سنو الفور.
سٹس نے انہین اٹھنے کا حکم دیا اور کہا کہ تمکو تین سببون سے معاف کرتا ہون
تو یہہ کہ ادب اور لحاظ سکندر کا ہے کہ جسنے اس شہر کو بنایا تھا دوسرے
کہ یہہ مکان بہت خوبصورت ہے اور تیسرے یہہ کہ آرکس تمہارے ہموطنی کی
ستی کا پاس ہے — اسوقت صرف دو شخص جو بہت مشہور اور نامور تھے
ا ہوئے انٹی لس بڑا بیٹا انٹنی کا اور قیصر دو جو لیس قیصر کا بیٹا جسکو

اکیسوان باب

استادون نے دغا سے آگسٹس کے حوالے کر دیا تھا مگر تھوڑے عرصہ بعد انہوں نے
بھی اپنی اس بدذاتی کی سزا پائی مگر کلیوپیٹرا کے اور باقی بچوں سے بڑی مہربانی
کے ساتھ پیش آیا اور جو شخص کہ انہیں تعلیم اور تربیت کرتے تھے انکو انہی اختیار
مین چھوڑ کر حکم دیا کہ ہر ایک چیز جو انکے مرتبہ کے لایق اور مناسب ہو انکے واسطے
موجود کر دو ۔ کلیوپیٹرا نے شفا پائی آگسٹس اس سے ملنے کو گیا اسنے پلنگ پر
پڑے ہوئے اسکا استقبال کیا لیکن جب کمرہ مین داخل ہوا تو اٹھکر اسکے سامنے
سجدہ کیا ۔ اسکی کمبختی اور غم نے چہرہ کے خط و خال کو مبدل کر دیا تھا اسکے
بال منتشر تھے آواز بیٹھی ہوئی اور چہرہ زرد ہو گیا تھا اور آنکھین روتے رونے
سوجھ گئین تھین ۔ تب بھی اسکی خوبصورتی اس تکلیف مین پیاری اور بھلی معلوم
ہوتی تھی اسکی گویائی کی لطافت اور دیدار کی ملاحت اسکے اوائل حسن کی ایک
دلیل تھی آگسٹس نے اسے اٹھا کر بٹھلایا اور آپ اسکے برابر بیٹھا ۔ کلیوپیٹرا
اسکی ملاقات کے لئے تیار ہوئی اور ہر ایک تدبیر اور چالاکی اسے اپنا غرض
نباہنیکو کام مین لائی ۔ چنانچہ بہت سی منت اور عذر اور ترغیب کی باتین
درمیان لائی تاکہ اسکی مہربانی حاصل کرے اور اسکا غصہ کم ہو ۔ تب اپنی اطوار
اور طریق کی راستی ظاہر کرنے لگی لیکن جب اپنی دعوے کی دلایل کامل نہ سکی
تو عاجزی اور انکساری کرنی شروع کی ۔ پھر اسے یاد دلائی کہ قیصر نے مجھپر
بہ اکثر مہربانی کی ہے اور اسکی چٹھیان محبت اور اخلاص کی اسکو پڑھ کر سنائین
اور اپنی اور اسکی دوستی کا مبالغہ بہت سا کیا ۔ اور افسوس کر کے کہا کہ اسکی
مہربانیان اب میرے کس کام کی ہین اور مین اسکے ساتھ ہی کیون نہین مرگئی
۔ مگر وہ ابتک جیتا ہے کیونکہ تیرے مین اسے اپنے روبرو دیکھتی ہون ۔

— آگسٹس ایسی ایسی تراکیب کی گفتگو مکر آمیز سے خوب واقف تہا اسکی باتون کو
کچہہ خیال مین نہ لایا اور جلے پروائی سے اسکو جواب دیتا رہا تب لاچار ہوکر اور
طرح پر گفتگو کرنے لگی — اب اپنے خزانہ اور جواہر وغیرہ کی ایک فہرست
اسے دکہلائی — اسبات سے اسوقت ایک واردات عجیب واقع ہوئی جس
سے یہہ دریافت ہوتا ہی کہ اس زمانہ کے لوگون مین کچہہ آدمیت اور تربیت اس
زمانہ کی موافق نہ تہی — اسکے دیوان نے عرض کی کہ فہرست ابہی تیار نہین ہے
اس لئے کہ اپنے مال و اسباب مین سے کچہہ ایک چہپا رکہا تہا وہ نہایت خفہ ہوکر
اپنے پلنگ پر سے اچہل پڑی اور بال پکڑکے اسکے منہہ پر خوب طمانچے مارے
— آگسٹس اسکا غصہ دیکہکر بہت ہنسا اور اسے پلنگ پر پہر لیجا کر بٹہلایا اور ملایم کیا
— کلیوپیٹرا نے کہا کہ ایسے شخص کے حضور مین کہ جسکا اسقدر ادب اور قدر کرتی
ہون بے ادبی کرنی نہایت نامناسب ہی خیر فرض کرو کہ مینے کچہہ ایک زیور مین سے
چہپا رکہا ہی تو اسبات کا مجہپر کچہہ الزام نہین ایہ ہوسکتا ہی کسواسطے کہ وہ جواہرات
لیویا اور اکٹویا کے لئے رکہا ہی اور وے مرے اور تیرے مین شافی ہونگے —
اس عذر سے اسکی حیات کی توقع پڑی اور آگسٹس کو بہی یہہ بات ناگوار معلوم
نہوئی بلکہ بڑے خلق سے اسکی خاطر جمع کی کہ جو کچہہ تیرے پاس ہی سو تجکو اسکا
اختیار ہی — یہہ کہکر رخصت ہوا اور یہہ خیال کیا کہ اب وہ اپنی جان شیرین کو ضایع
نکریگی اور اسے بڑی دہوم دہام سے اپنی فتح کی شان کی رونق کے لئے روم مین
لیجاونگا مگر اسکی یہہ امید نہ برآئی — کلیوپیٹرا اسوقت ایک رومی جوان
ڈولابیلا سے آگسٹس کے کیمپ مین خط و کتابت رکہتی تہی یہہ شخص یا تو رحم سے
یا شاید کسی اور مطلب کے سبب اسکی تکلیف اور کمبختی مین بہت سلی طرفداری

کرتا تہا — کلیوپٹرا کو خفیہ مطلع کیا کہ تین روز کے عرصہ مین آگسٹس تجکو اور تیرے
بچونکو بڑی نمود سے داخل ہونیکے لئے روم مین بہیجے گا — اسیلئے کلیوپٹرا نے
مرنا اختیار کیا انٹنی کے مرقد پر گرکے اپنی قید کیطرف سے مغموم ہوکر رونے لگی
اور از سر نو اقرار کیا کہ مین اب زیادہ نہین جینے کی — تب غسل کیا اور اچہے
اچہے کپڑے پہن کے حکم دیا کہ ایک ضیافت بہت تکلف تیار کرین کہانا خوشحال
فرماکے کہا کہ دو عورتین تو یہان رہوین اور سب باہر کمرہ کے چلے جائین پہر کسی
تدبیر سے چوری چہپے ایک سانپ میوہ کی ایک ٹوکری مین اپنے پاس منگا لیا اور
تب آگسٹس کو اپنے ارادہ قاتل سے مطلع کیا اور چاہا کہ میرے تئین بہی اسی قبر
مین انٹنی کے ساتہہ مدفون کیجیو — آگسٹس نے فوراً ایلچی اس امید پر بہیجے کہ اسے
اس ارادہ بیجا سے باز رکہین مگر بہت دیر بعد پہنچے — جسوقت کمرہ مین داخل ہوئے
تو کلیوپٹرا کو لباس شاہانہ مین پلنگ پر مرا ہوا پایا — ایرس اسکی وفادار نوکر
اسیطرح بیگم موصوفہ کے قدمون پاس مری پڑی ہتی — دوسری چارمین
نیم مردہ کلیوپٹرا کے بسر پر تاج سنبہال رہی ہتی — ایک نے ایلچیون مین سے
کہا کہ اے چارمین یہہ کیا اچہا ہوا — اسنے جواب دیا کہ ہان خوب ہوا ایسی
موت ایسی ایک جمیلہ بیگم کے لایق ہتی جو ایسی ایک جلیل القدر اور عظیم الشان
نسل سے ہتی یہہ کہکر وہ بہی گر پڑی اور اپنی ملکہ عزیز کے ساتہہ مرگئی —

بائیسوان باب

آگسٹس کی سلطنت کی ابتدا سے ڈومیشن کی موت تک جو بارہ قیصر روم مین سے اخیر تہا

انٹنی کے مرنے سے آگسٹس سلطنت روم پر کل مالک ہوگیا — روم مین بڑی

بڑی شان و شوکت سے مراجعت کرکے ضیافتین اور عمدہ عمدہ کہیل اور تماشے
کرنے شروع کئے تاکہ لوگون کے دل پر سے اثر پہلے ظلم و ستم کا مٹ جاوے
اور اپنے رحم کے باعث اس تخت کے لینکا ارادہ کیا جسکی بنیاد خونین پڑی تہی
— اب ایسی سلطنت وسیع پر قابض ہوا کہ لوگون نے ابتک ایسی کبہی نہین دیکہی تہی
رومیون کے پہلے سے عزم اور اوصاف جنکے سبب اوروں سے زیادہ تر
مشہور اور نامور رہتے اب بالکل جاتے رہے — روم مین تمام ملکون سے لوگ
آنکے بسے آنکے اعتقاد حب الوطنی کے جاتے رہے غرض سب لوگون کی نزدیک
یہہ بہتر معلوم ہوا کہ ملک مین نبد و بست بادشاہی مقرر ہونا نہایت اچہا ہی اسلئے
کہ تمام اسکے ناظمین اور اراکین بالاتفاق رہوینگے — لیکن یہہ ایک بڑا عجب
ہی کہ باوجود انمین اتنی مدت تلک جہگڑا اور ملکی غدر اور خرابیان رہین تسپر بہی
سلطنت ہر روز زبردست اور صاحب حکومت ہونے لگی اور جب بادشاہ نے
انکا ساتہہ نہ دیا اسیوقت بالکل زیر و زبر اور نابود کیا — آگسٹس کی پہلی
تدبیر یہہ تہی کہ اپنے تئین آنٹنی کے دوستون کا عزیز بنا دے اس مطلب کے لئے عموماً
یہہ ظاہر کیا کہ تمام چٹہیان اور کاغذ آنٹنی کے بلے پڑے جلادئے اور متیقن
اسبات کا کہ جو کوئی شخص میری طرف سے کسی نوع کا شک اور احتمال رکہیگا
تو میری دوستی کے لایق نہین ہوگا — آگسٹس نے اپنی فوج کے
زور سے سلطنت حاصل کی مگر اب اجماع امرا کی مدد سے اسپر حکمرانی کرنیکا
ارادہ کیا — اگرچہ اس کونسل کی پہلی شان و تجمل مین کچہہ ایک فرق آگیا تہا
تو بہی انکو نہایت دانا اور منصف جانتا تہا — غرض یہہ سمجہکر خاص اختیار
گورنمنٹ کے نبد و بست کا انہین دیا اور لوگون اور فوج کو انعام و اکرام

اپنی طرفداری مین رکہا — اس وسیلہ سے رعایا انصاف کیطرف سے جماع امرا کی
حمایت کرنے لگی اور بخشش اور معاف پانے سے آگسٹس کی عزیز ہوگئی — الغرض
ملک مین پہر رونق بخشی اور زبونی اور خرابی کی ممانعت کرکر اسنے حکومت کا
ایک ایسا اچہا حصہ اپنے اختیار مین رکہا کہ جسکی کسی نے مزاحمت نکی یعنے حکومت متسلط
اپنے تصرف مین ہوگئی تاکہ تمام لوگون پر ملک مین حکم کرتا رہے — یہہ احتیاط
حقیقت مین اختیار کل اپنے قبضہ مین رکہنے کا تہا لیکن ہرراہ لوگون نے
اسکی اس تدبیر پر متعجب دیکہنا شروع کیا گو پہلی آزادی حاصل کی مگر کسیطرح کی
سرکشی کرنیکا اختیار نہ پایا اور جماع امرا نے خیال کیا کہ ہماری حکومت ہر ایک
امر مین بے انصافی کرنیکے سوا دوبارہ مقرر ہوئی — لوگ یہہ بہی کہتے تہے کہ
ایسی گورنمنٹ کے ہونے سے رومیون کی اس خوشی اور آرام مین کچہہ تفاوت
نہین آیا جسے آزادی ہم پہنچا سکے اور تمام ان کمیتون سے فارغ البال ہوے جو
انپر نازل ہوسکتی ہے — پہلے اقوال آگسٹس سارکہے بادشاہ کے دور مین کچہہ ایک
راست ثابت ہوئے مگر بعد ازان اسکے جانشینون کے عہد مین بدل گئے
اسلئے کہ لوگون نے اپنے تئین ظلم اور سرکشی کیطرف سے ہر ایک طرح مجبور پایا تہا
— یہہ نظم و نسق محسن مقرر کرکے آگسٹس نے اپنے تئین بہت سے امور
متفرقہ کیطرف سے مضطرب پایا اور بڑی دیر تک خیال کیا کہ مملکت کو تصرف
مین رکہے یا لوگون کو پہلے سی آزادی واپس کرے مگر میساس کی صلاح
سے گورنمنٹ کو اپنے ہی اختیار مین رکہا اور بعد ازان ہر ایک امر مین اسکی
صلاح اور مشورہ سے ہمیشہ حکمران رہا — اس مشیر کی نصیحت سے نہایت
حلیم الطبع اور رحمدل اور خوش اخلاق ہوگیا عالمون اور فاضلون کی بہت سی

بائیسواں باب

سی تقویت اور اعانت کی اور بہت سا وقت انکے ساتھہ مباحثہ مین صرف کیا
ہے وے بہی اسکے تفکرات کی تشفی کرتے اور تمام سلطنت مین تعریف وثنا کرتے
تہے — آخرش امن و امان ملک مین مقرر کئے اور تمام رعایا کی
محبت کیطرف سے متیقن ہوکر خیال اپنی بزرگی اور نمود کے لوگون کے ذہن نقش
کرنیکا اسطور سے ارادہ کیا کہ ظاہر اپنی حکومت سے دست بردار ہونا چاہا —
اس مطلب کے لئے پیشتر سے اپنے مصاحبونکو اجماع امرا مین سمجہا رکہا تہا اب
نیا وٹ کی گفتگو کے ساتہہ انسے کہا کہ ایسی ایک سلطنت وسیع کو محکوم رکہنا بہت
دشوار ہی کہ دیوتاؤن کے سوائے دوسرا شخص اسکا انصرام نہین کرسکتا ہی —
اگرچہ اسکے اختیار کرنے مین ہر ایک طرح سے مجبور تہا تو بہی بالحجاب کہا کہ اس
کام کی لیاقت نہین رکہتا ہون اور تب صریحاً از روے فیاضی کے وہ حکومت
اور اختیار ترک کرنے لگا جو اسکی فوج نے حاصل کی تہی اور اجماع امرا نے
مقرر اس حکومت کے تئین ان لوگون کو مکرر واپس کرنی چاہی اور انکو یہہ بہی
آگاہ کیا کہ رومی عزم مجہہ سے ابتک کم نہین ہوا ہی — اس کلام سے اجماع
امرا کے ان مصاحبون پر جو اسکے راز نہان سے کم وبیش واقف تہے کچہ بہی
اثر ہوا — بہتیرے شخصون نے اسکی اس دیانتداری سکے طریق کو ایک
کام شجاعت کا جواب تک ظاہر نہوئی تہی سمجہا اور بعضون نے جو اسکے
امور اور تدابیر سے ناواقف تہے اسکی بات اور ارادہ کا اعتبار رکہا —
بعضے لوگ جو ایسی نزاع کے سبب بہت زیربار ہوکر رنج والم مین مبتلا ہوئے
تہے اب انکے پہر شروع ہونے سے اندیشہ مند تہے لیکن بہت سے شخص
جو اسکے مشیرون سے صلاح یافتہ تہے سوا کثر اسکی کلام کے مانع ہوئے اور

آگسٹس کی سلطنت سے دو بشن کی موجب

اسکی بات کو بظاہر غصہ کے ساتھ سنتے — ان شخصون نے باتفاق ملک کا نظم
و نسق چھوڑنیکے لئے اسکی بہت سی منت کی مگر جب انکی درخواست کو انکار کرتا
تو اسے لاچار کرکے اسکے قبول کرنےمین پھر راضی کرتے — غرض اسیلئے نے الفور
حکم ہوا کہ اسکے پہرے والون کی دو چند تنخواہ مقرر ہو وے تاکہ اسکی زیادہ تر
محافظت ہو — برخلاف اسکے وہ اس بات پر راضی ہوا کہ اجماع امرا کو اندرونی
اضلاع کمزور پر حکم کرنیکی اجازت دی لیکن نہایت زبردست اور سرکش پرگنے کہ جہان
انکی نگاہبانی کے لئے فوجین درکار تھین اپنے حکم اور اختیار مین رکھے — ان پرگنون
مین دس برس کے واسطے حکم اختیار کیا اور لوگون کو پہلی آزادی دوبارہ حاصل
کرنیکی امید ین دین اسوقت مین ایسی درستی اور خوبی کے ساتھ اپنے کاروبار
مفوضہ کی تعمیل کی کہ اسکی حکمرانی مین ہر دسوین سال اسکی موت تک بڑی رونق
ہوئی — اسطرحکا ترک تجمل اور حکومت کی ظاہرداری اسبات
مین کام آئی کہ بادشاہت مین لوگون کے دلوان مین قباحت نہ ہووے نئی نئی عزتین
اسے ملین اسکا نام پہلا آگسٹس رکھا (اس نام کو نیشے اس لئے مستعمل کیا ہی تاکہ
تواریخ مین بخوبی جانا جاوے) — ایک درخت ہمیشہ سبز کا اسکے دروازہ پر لگ
لگایا — اور جس مکان مین رہتا تھا اسکا نام بارگاہ سلطانی رکھا — اسکے
جسم پاک کو چھونا موت جانتے تھے یہانتک کہ ملک کے باپ کے مدارج اور
لقب سے ممتاز ہوا — القصہ خوشامد اور چاپلوسی ہر ایک صورت سے اسکی
خوشی کرنے مین عاجز تھی باوجود اسکے کہ اجماع امرا کے مکر و فریب کو بہت
ناپسند کرتا تھا تو بھی انکی متابعت کرنیکو اس لحاظ سے اجازت دی تاکہ لوگونمین
لقب اور مراتب ایسا ادب پیدا کرے کہ جس سے حکومت کو رونق ہو۔

رونق ہوے جسوقت دشہویں مرتبہ کنسل ہوا تب اجماع امرا نے
قسمیہ تمام اسکے کاموںکو منظور کرکے اسے قوانین سے بہی زیادہ ترجیح اختیار دیا
تہوڑے عرصہ بعد یہہ بہی قسم کہائی کہ جو قوانین مروج ہین انہین کی ہم فقط متابعت
قبول نہین کرینگے بلکہ جو آئین وہ آیندہ کے لئے بنائیگا انکو بہی مانینگے — وہان
یہہ ایک دستور تہا کہ جب کسیکا باپ لب مرگ ہوتا تو اپنے بچونکو یہہ حکم دیتا کہ
میریطرف سے ایک نوشتہ شکریہ دار الخلافہ مین اس مضمونکا بہیجنا کہ ہمنے مرتے
دم تلک آگسٹس کو تندرست اور سلامت چہوڑا — اور یہہ بہی مقرر ہوا تہا کہ جسبروز
شاہنشاہ شہر مین داخل ہوا سروز کوئی شخص گردن مارا نجاوے — لوگون
نے ایک دفعہ قحط کیطرف سے نہایت تنگ ہوکے اسکی منت کی کہ ڈکٹیٹر کا
عہدہ قبول کرلیکن کسی نوع اس خدمت کو قبول نکیا اسلئے کہ اس عہدہ کے
موقوف کرنے مین ایک آئین جاری ہوا تہا — غرض اسنے
عہدے اور خدمات اختیار کرنے سے ہرایک کام کے بجالانے کی محنت مین
کچہہ فرق نہ آیا — اسکے حکم سے بہتیرے ایسے اچہے احکام صادر ہوئے کہ جنسے
اجماع امرا مین رشوت لینی بند ہوگئی اور لوگونمین عیاشی کم ہوئی یہہ بہی حکم کیا کہ بے
اجازت اسکی کوئی شخص تماشہ پٹہ بازی کا نہ کروائے اور اگر ہووے تو یکسال
مین دو دفعہ سے زیادہ نہونے پاوے اور وے لوگ ایک ہی وقت مین ایکسے
بیس ۱۲۰ سے زیادہ جمع نہودین — یہہ آئین سلطنت کے ایسے
زمانہ خراب مین نہایت ضرور تہی اسلئے کہ جب ان کمبخت لوگونکی فوجین دفعتہً
قتل گاہ مین لائی جاتی تہین اور جب تلک آدہے آدمی انمین سے نہ مارے جاتے
تب تلک لڑتے رہتے — اس تماشہ گاہ مین ہمیشہ سرہنگ اور عورتین بڑی بڑی

قدر اور منزلت کی انکی نا چیز اسنے حکم دیا کہ یہ لیے یہی صرف نہین بلکہ انکے بیٹے اور پوتے پرپوتون کو بہی آیندہ کے لئے ایسے استعمال کی ممانعت ہو وے — اور ان شخصون پر جرمانہ کیا جنہون نے ایکوقت معینہ پر شادی کرنے سے انکار کیا اور بہیترے ایسے شخصون کو انعام واکرام مرحمت کئے جو بہت سے لڑکے بالے رکہتے تہے — اور یہہ بہی حکم نافذ کیا کہ لڑکیان باکرہ جبتک بارہ برسکی نہو دین انکی شادی نہووے — اور ہرایک شخص کو یہہ اجازت تہی کہ جو کوئی حرکت زناکاری مین پکڑا جاوے تو باذوق اسنے مار ڈالین — اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحبان اجماع لعرا کی تعظیم و تکریم انکے مدارج کی موافق کیجاوے اسیلئے کہ انکی حکومت سے اسنے یہہ اختیار حاصل ہوا تہا — اور ایک یہہ قانون بنایا کہ جو شخص شہر مین آزاد سمجہا جاوے جب تک پہلے اسکی لیاقت اور حرکات وسکنات کی تحقیقات ہو لے — نئے آئین اور احکام غلامون کی آزادی کے لئے مقرر کئے اور آپ بہی انکا بہت سا لحاظ رکہا — حالانکہ نقالون اور مسخرون کے تماشونکا بہت ذوق رکہتا تہا تو بہی اسکے اخلاق نیک بد کو سنبہی دیکہتا اور عیاشی کی انہین ممانعت کرکے یہہ حکم کیا کہ نقلین بے تمیزی اور گستاخی کی کیا نکرین — باوصف اسکے کہ پہلوانون کو کشتی لڑنیکی اجازت دی تہی مگر عورتونکو انمین جانے کا حکم نہ تہا اسلئے کہ یہ لوگ برہنہ ہو کر لڑتے تہے اور یہہ حرکت انکی عصمت اور حرمت کے لایق نہ تہی کہ انمین جا کے تماشہ دیکہتین — بڑی بڑی رقمین روپئے کی بطور ضمانت کی متوقع لوگونسے لین تاکہ کسی عہدے اور خدمت کیواسطے رشوت نہ لین — اور اگر کوئی کام نا لیاقتی کا انسے سرزد ہوتا تو انکی ضمانت ضبط ہو جاتی — غلامون کو ابتک

ابتک یہ حکم تہا کہ جو امرا انکے آقاؤن کے خلاف ہو تو اسکا اقرار کرین لیکن آگسٹس نے اس دستور کو موقوف کیا اور پہلے ایک غلام کو دوسرے کیو اسطے بیچڈالتے اسباب سے مالیت بدل جاتی اور تحقیقات سے بہی آزاد ہو جاتا۔ ان قوانین سے بری اور گناہ بخوبی موقوف ہو گئے لوگون کے اطوار اور وضع بہی اوڑہی ہوگئین اور رومی اپنی سیرت سخت اور جہالت بحت بد سے بلکہ حلیم الطبع اور دانا ہو گئے۔ فی الحقیقت اسکے نمونہ سے اکثر شہر والے فہردل ہو گئے اور چونکہ سلطنت مین کوی اسکے برابر نہ تہا تو تواضع کرنے سے اسکو کچھ اندیشہ نہ تہا۔ وہ اسقدر خلیق اور خوش اخلاق تہا کہ لوگونکی دہمکی کو با صبر اور غربت کے ساتہہ برداشت کرتا۔ اگرچہ خود اپنے عہدہ کی حکومت سے اتنا اختیار رکہتا تہا کہ جسکو چاہتا مارڈالتا یا مناسب جانکر چھوڑ دیتا تب بہی آئین کی بہت پیروی کرتا رہتا اور جن شخصون کو بچانا چاہتا انکی حمایت کرتا۔ جب پرمیس کے وکیل نے بہ گستاخانہ پوچہا کہ آگسٹس کو دربار مین کون لایا ہے تب شاہنشاہ موصوف نے بڑی غربت سے جواب دیا کہ ریاست جمہور۔ ایکمرتبہ ایک سپاہی نے آگسٹس سے پناہ کی درخواست کی آگسٹس نے فرمایا کہ اپنا ایک وکیل مقرر کر۔ سپاہی نے بڑا افسوس کر کے کہا کہ جب وکیل پانا تہا میں مقرر نکروایا تب مینے ایکٹیم کی لڑائیمین تیری خدمت کی تہی۔ آگسٹس نے بہت خوش ہو کر اسکے مقدمہ کی بخوبی شنوائی کی اور جو اسنے چاہا تہا منظور قبول کیا۔ ایک روز ایک عرضی بہت سی دہمکی اور دہشت کے ساتہہ کسی نے اسطرح پیش کی کہ وہ بہت ناراض اور ناخوش ہوا اور کہا اے دوست تم ایسے معلوم ہوتے ہو گویا ایک ہاتی کو کچھ پیش کرتے ہو انتہ

۲۲۸۔ ایک آدمی کو جیا اوڑہی دلیر ہوئے۔ ایکدفعہ عدالت پر بیٹہا ہوا تہا جب
دیکہا کہ وہ اسوقت بہت خفہ ہی اور چونکہ اس تلک ہجوم کے باعث نہ
تہا تو ایک پرچہ پر یہہ لکہہ کر اسکی گود مین پہینکدیا کر اسے جلاد اٹہہ کہڑا ہو۔
آگسٹس نخوشی اسے پڑہکر اٹہہ کہڑا ہوا اور ان شخصونکو معاف کیا جنکو فتوا
قتل کا دیا جا چکا تہا۔ لیکن ان سب باتونمین کورنلیس سنا پومپی کے بیٹے
سلوک کرنا نہایت عجب تہا۔ اس امیرزادکورنے آگسٹس کے خلاف ایک
بنائی تہی آگسٹس نے تمام مفسدونکو پکرکر خوب سرزنش کی اور چہوڑ دیا۔ مگر
کو اپنی فیاضی کے سبب شرمندہ کرنا چاہا کہ مینے دو مرتبہ تجہے تیری جان
ایکدفعہ تو میرا دشمن تہا اور ایکدفعہ سازش سے مگر اب مین تجکو کنسل بناتا ہو
اور اس سبب سے ہم تم آیندہ کو دوست ہوینگے اور دیکہین میرا اعتبا
تیری وفاداری مین سے کون غالب ہوتا ہی۔ غرض السی از
نیکیون کے کرنے سے بڑی مدت تلک سلطنت کی۔ حقیقت مین وہ بہ
تہا جس نے صلح او رامن کی تدابیر سے بڑا نام حاصل کیا اور اپنی لیاقت او
استعداد جنگی کام مین لانیکے بغیر سپاہیون کی محبت حاصل کی باوجود اس
کہ رومی سپاہ زیر حکم اسکے لفٹنٹون کے فتحیاب ہوئی تہی۔
لیکن خانگی امور کیطرف سے بہت حیران اور پریشان خاطر تہا ٹی بیریس
بیوی لیویا سے جب چہہ مہینے کا حمل تہا برضا و رغبت اسکے خاوند کے
کی تہی۔ یہہ عورت نہایت متکبر تہی اور جانتی تہی کہ آگسٹس مجکو بہت
چاہتا ہی اس سبب سے اپنے شوہر پر بڑا حکم رکہتی تہی۔ اسکے دو لڑکے
بیٹے بڑا انمین سے ٹی بیریس اور ڈروسس اسکی شادی کے تین مہینے بعد

بعد پیدا ہوا تہا اور اسے بہی اسکا بیٹا تصور کرتے تہے — آگسٹس نے بعد ازان
ٹی بیرلیس کو بہی گود لے لیا تہا اور اپنے بعد تخت نشین کیا تہا گو وہ ایک خوب
جرنیل تہا مگر اسکا مزاج تنگ اور سینہ زور تہا اسی جہت سے اسے گہر مین چین نہ تہا
— آخرکار لاچار ہوکر پانچ برس کیواسطے خود بخود جزیرہ رود ز کو جلا وطن ہوگیا
یہان اکثر اپنا وقت گوشہ گزینی مین یا تو یونانیو نسے گفت و گو کر تہین یا نوشت
و خواند مین صرف کرتا مگر اس تحصیل کو بعد ازان بہت بُری طرح سے کام مین لایا
— لیکن آگسٹس نے اپنی بیٹی جولیا کیطرف سے جو پہلی جو ر و سکری بونیا سے تہی
بڑی مصیبت اٹہائی اول اپنے جرنیل اگریپا سے اسکی شادی کی تہی اور بعد ازان ٹی بیرلیس
سے مگر اب بہت خراب اور بدکار ہوگئی تہی — یہان تک کہ عیش و آرام کے حاصل
کرنے سے راضی نہوکر اپنی بدکاری اور عشق بازی کو مشہور کرنیکا قصد کیا —
غرض یہان تک یار باز اور اوباش ہوگئی کہ شہر کے اکثر مقامات مین برملا کسب کیا
کرتی تہی بلکہ جہان اسکا باپ عدالت کرتا تہا وہان بہی اسکی عیاری اور زناکاری کا
چرچا ہوتا — آگسٹس نے پہلے اسے مار ڈالنا چاہا مگر بعد از ان ملک سید بنڑیا مین
جلا وطن کرکے یہہ منادی کی کہ شراب یا کوئی گرم چیز نہ کہا وے نہ پیو ے
— اور یہہ بہی حکم دیا کہ بد دل میری پروانگی سکے کوئی شخص اسکے پاس نجاوے
اور اسکی والدہ سکری بونیا کو بہی اسکے ساتہ کردیا — جب کبہی کوئی شخص
جولیا کے حق مین سفارش کرتا تو یہہ جواب پاتا کہ آگ اور پانی کا ملنا تو بہت
آسان ہے مگر میرا اور اسکا ملاپ ہونا محال — آگسٹس نے ہم عصرون کے بعد بہت
روز جبکہ چہتر برس کی عمر مین امور ملکی سے دست بردار ہوکے گوشہ گزینی اختیار
کرنیکا ارادہ کیا اور ٹی بیرلیس کو ولیعہد بنایا — اور راجاؤ امرا سے کہا

۲۲۹ کہا کہ محلاین مجکو مہرا لگیا کرو اور یہہ خیال مت کیجیو کہ آیندہ کو میسے گفتگو نہین کریگا
بر — اسوقت سے ٹی بیریس ملکت بیتنے پر گنو نہین اسکے ساتہہ شریک ہوا اور آپکی
سی حکومت اختیار کی — لیکن آگسٹس تدبیر و بست ملکی سے بالکل دست بردار
نہو سکا بلکہ ملک کا محافظ رہا اور مرتے دم تلک لوگون کے ساتہہ پیار اور محبت
سے پیش آیا — اب اجلاع امرا کے پاس عمر کے باعث جانا دشوار جانکر چاہا
کہ بیس صلاح کار مخفی ایک برس کیواسطے میرے پاس مقرر ہووین اور یہہ بہی
حکم تہا کہ جو کچہہ تدابیر کنسلون کے ساتہہ نباوین تو لازم ہی کہ آئین سمجہکر جاری
ہون — غرض موت کیطرف سے نہایت متفکر تہا اسیلئے اپنا وصیت نامہ
تیار کرکے عابدہ باکرا اون کے حوالہ کردیا — تب رعایا کی تعداد کی ایک دہر
طلب کی چار کروڑ ایک لاکہہ ستیس ہزار شخص شمار مین آئے اب سکے زمانہ
کے چار بڑے بڑے شہرون کی برابر روم تہا — جبکہ بہت سے لوگ کیمپس
مارشس مین بیٹے کام کر رہے تہے تب ایک عقاب کئی ہی بار شاہنشاہ کے
گرد اڑتا پہرا اور ایک ہمسایہ کے تجانہ کیطرف آنکے اگیر پا کے نام پر بیٹہ گیا
ملاح شناسون نے یہہ تعبیر دی کہ شاہنشاہ کی قضا آن پہنچی ہی — تہوڑے
عرصہ بعد ٹی بیریس کے ساتہہ اطیریا کیطرف گیا وہان بیمار ہوگیا — اس
جانب سے مراجعت کرکے ٹی بیریس اور اور ولی اور عزیز دوستونکو ملوایا —
چند گہنٹے پیشتر موت کے ایک آئینہ مانگا اور اوروں سے زیادہ تر
ہوشیاری بالونکو سنوارا کیا — تب دوستون سے جو پلنگ کے گرد بیٹہے
ہوئے تہے گفت و گو کرکے کہا کہ دریافت کیا چاہتا ہون کہ میںنے زندگی
اچہی طرح سے صرف کی ہے یا نہین سبہون نے جواب دیا کہ ہان خوب پہر

١

باميوان باب

روم واپسین کے شاہنشاہ نے کہا کہ تم میری تعریف کرو — قصہ کوتاہ چہتر برس کی عمر مین
لیویا کی گود مین اکتالیس برس کی فرمانروائی کے بعد اس سراے فانی سے رخصت ہوا
اور اسنے کہہ مرا کہ ہماری تمہاری شادی اور جدائی کے وقت کو یاد رکہو —
شاہنشاہ کے مرنے سے تمام سلطنت مین بڑا ہی غم والم پیدا ہوا — بعضے
شخص یہہ خیال کرتے تہے کہ اسکی بیوی لیویا نے اس لحاظ سے اسکو جلدی
مار ڈالا تہا کہ میرا بیٹا تخت نشین ہووے — اسیلئے محلسرا کے تمام دروازون پر
پہرے لگا کر اسکی موت کو کچہہ روز مخفی رکہا کبہی تو یہہ بیان کرتی کہ وہ اچہا ہے
اور کبہی کہتی کہ بیمار ہی — آخرالامر اپنے دلمین اسکا جانشین مقرر کرکے شاہنشاہ
کی موت ظاہر کی اور اسیوقت ٹی بیرلیس کا متبنی ہونا سلطنت کیواسطے ثابت کیا
— شاہنشاہ کی تکفین اور تجہیز بڑی شان اور تجمل سے عمل مین آئی — صاحبان
اجماع امرا تمام اپنی اپنی جگہہ پر حاضر ہوئے کہ ٹی بیرلیس نے کل اختیار حاصل
کرکے ایک فصیح کلام تشفی آمیز کہا — بعدازان شاہنشاہ کا وصیتنامہ دیوان
عام مین پڑہا گیا جس سے یہہ ثابت ہوا کہ ٹی بیرلیس اور لیویا وارث تخت کے
مقرر ہوئے تہے — مرتے دم تک اپنی ولایت کی خدمت کی اور جسقدر ملک کے
واسطے محنت اور مشقت کی تہی اسیقدر رعایا نے بہی اسکے لئے غم والم کیا —
ایک حکم جاری ہوا کہ تمام عورتین اسکے واسطے برس روز ماتمداری کرین — اسکے
نام پر بہت سے مندر بناکر تعظیم وتکریم خالق کیسی ایسے ادا ہوین اس وقت
اجماع امرا کے ایک رکن نیومیرلیس اٹیکس نے لوگون کی سادہ لوحی سے بہت
سا روپیا حاصل کیا اور قسم کہا کر کہا کہ مین نے آگسٹس کو بہشت مین جاتے دیکہا
ہے اس بات سے تمام لوگون کو اسکے دیوتا ہونیکا بالکل یقین آگیا —

الغرض ایسی ایسی غرضین آگسٹس کو تہین کہ جنکی حکومت رعایا کے
قتل کرنے سے شروع ہوئی تہی اور انکی خوشی مین آخر ہوئی پس لوگ یہہ کہتے
تہے کہ اگر آگسٹس پیدا نہوا ہوتا تو خلقت کیواسطے بہت خوب ہوتا اور اگر پیدا
ہوا تہا تو کبہی مرتا نہین — اغلب ہی کہ جو جو ظلم وستم اسکی ابتدائی حکومت کیوقت
مین ہوئے تہے اسکے شرکاؤن نے کئے تہے — قیصر کی وفات پر جب خیال
کرتا تہا تو عقل سے دور نہ تہا کہ انتقام لینا صواب نہین تہا — مگر تحقیق یہہ ہی کہ
جبتک سرزنش اور عتاب عمل مین نہین آئی تب تلک رعیت مین امن وامان نہوا
اسیواسطے وہ جانتا تہا کہ جب ملک دمیون کے عزم کی بیخ کنی نہوگی تب تک
بادشاہت کو چین نہوگا — رعیت کو بظاہر ریاست جمہور کے راضی رکہتا تہا
مگر حقیقت مین انہین بڑی ہوشیاری سے تحت حکومت مین رکہہ کے بادشاہت
متسلط کی وضع مین خوش وخورم کر رکہا تہا — اس بات مین بہتیرے بادشاہون
سے بہتر تہا اور اگر ہم ادکٹیوئس کو آگسٹس سے علیحدہ شمار مین لاوین تو وہ
اسقدر بگڑا ہوا اور بدبخت شاہزادہ تہا کہ اس تواریخ مین ابتک ایسا نہین ہوا ہی
— اسوقت ملک جوڈیا یعنی جدہ مین عیسے علیہ السلام تولد ہوئے تہے —

ٹی بیریس نے چھپن (۵۶) برس کی عمر مین سلطنت روم کی
اختیار کی تہی — آگسٹس کے وقت مین بمکر وفریب رہتا اور سیرت اصلی اور
صورت حقیقی پر ظاہر نہوتا تہا — اسکی فرمانروائی کی ابتدا مین بجز ہوشیاری
اور فیاضی اور رحم دلی کے دوسری چیز ظہور مین نہ آئی — لیکن اپنے برادرزادہ
جرمینکس کے جرمنی والون پر فتحیاب ہونے سے جو اسکے بہائی ڈروسس
کا بیٹا تہا اپنے اصلی مزاج پر آکر کینہ اور حسد اپنے دل کا ظاہر کرنے

سنہ مشہور ۷۶۲
سنہ مسیح ۱۹

کرنے لگا۔ تخت پر بیٹھنے نہ پایا تھا کہ خبر آئی کہ پے نونیا کی فوجین آگسٹس کے
مرنے سے منحرف اور سرکش ہو گئی ہین مگر یہہ جلدی مطیع ہو گئین اور انکا سپہ سالار
سیپے سیس مارا گیا اسوقت جرمنی مین ایک بڑا جھگڑا اٹھا سب وہان کی فوجون کا
جوان جرمنیکس نہایت لیق اور دانا ملک تہا اور بادشاہ مرحوم کی خواہش
سے متبنیٰ بنایا گیا تہا تا کہ سلطنت مین اسکا جانشین ہوتا۔ یہ فوجین جو
تحت حکم مین تہین اسے غیر حاضر پا کر پہر گئین اور یہہ خیال کرنے لگین کہ تمام
رومی مملکت ہمارے اختیار مین ہے اور اسکی حکومت اور نمود ہماری ہی شجاعت
اور ظفر پانے سے ہے جسوقت جرمنیکس نے مراجعت کی تب بالاتفاق ہوکے
اسے اپنا شاہنشاہ بنایا۔ یہہ شخص سپاہیونکا بڑا عزیز تہا اسلیئے اس
مدارج اعلےٰ پر آسانی سرفراز اور ممتاز ہو سکتا تہا مگر اسپر فرض تہا سو اسکی
بلند نظری پر غالب آیا انکی گذارش کی باتون کو بڑے غصہ کے ساتہہ
نامنظور کیا بلکہ سرکشی کے روکنے مین بہت سی سعی اور کوشش عمل مین لایا
۔ غرض بہت سی جو نکہوا اٹہا کر انہین دبایا یہان تک کہ بہتیرے بڑے بڑے
سرکش اور مفسد ونکو قتل کیا تب جرمنی والون پر فوج کشی کی اسلیئے کہ انہین
دشمن عام مملکت کا سمجہا تہا۔ ٹی بیریس جتنا جرمنیکس
کی نکحلالی سے خوش اور راضی ہوا اتنا ہی اسکی ہردلعزیزی کی طرف سے
رنجیدہ تہا اور اسکے جرمنی والون پر ظفریاب ہونے سے شاہنشاہ کی رگ
حسد اور بہی جنبش مین آئی۔ چنانچہ بہتیری لڑائیو مین دشمن کو شکست دی
اور بہتیرے دہقانی اور وسیع ملکون کو مفتوح کیا۔ ان فتحون سے شاہنشاہ
کے رشک کی آتش اور بہی بھڑکی اسس تہا در جرنیل کا ہر ایک ہنر اب

زندگی تقصیرات کا موجب ہوا — اس ناپسندی و رشک کو ٹی بیریس نے جرمنیکس
کپتین فوجون سے بلانیکے باعث ظاہر کرنا چاہا مگر آلی مین سرکشی خانگی کے ہونے
پہر اس امر سے باز رہا یہہ سرکشی کلفیس نے اٹہائی تہی جسکو اسنے ایک خفیہ مکان مین
قلعہ کے پوشیدگی سے مروا ڈالا — آخر ٹس اس دشمن جانی
کیطرف سے فرصت حاصل کرکے جرمنیکس کو جرمنی کی فوجون سے علیحدہ کرکر
ولایت مین بلانیکا مشتاق ہوا — اسیلئے ایک فیروزمندی اسکے لئے جرمنی مین ظہور آ
ہونے کے سبب حاصل کرکے اسے لکہہ بہیجا کہ یے غرتین جو انجاع امرا سے عنایت
ہوئی مین حاصل اور یہہ بہی لکہا کہ اب تونے بڑی شان اور عزت اس ملک مین
پائی ہی کہ جسمین نو مرتبہ جاکر ہر ایک مرتبہ فتیاب ہوا تہا پس یے نصرتین تیری
نام آوری کیواسطے کافی ہین اور انپر بڑا بدلہ لینا یہہ ہی تہا کہ انہون نے اپنے
اضلاع اندرونی مین رہنے کی اجازت پائی ہی — غرض جرمنیکس چندمیل
باہر شہر کے بہت سے لوگون سے ملاقی ہوا یہ لوگ بجاے ادب کے
پرستش کرنے لگے اور جب اس حسین جوان اور اسکے عمدہ رتبہ کو جسمین پانچ
بچے تہے اور واررس کی فوج کے نشانون کو جو پہر حاصل کئے تہے دیکہے
تو نہایت خوش اور محظوظ ہوکر اسکی تعریف کی — اب
جرمنیکس ایک نئے عہدہ پر مقرر ہو کے اپنی بیوی اگریپائنا اور بچون کو
ہمراہ لیکر مشرق کیطرف ایک مہم پر روم سے روانہ ہوا — لیکن ٹی بیرس
نے اسکے اختیار کے رد کئے کیواسطے گورنر پیسو کو شام مین روانہ
کیا — اس شخص کا مزاج نہایت غضبناک اور بے لگام تہا اور ہر ایک
طرح سے ان مقاصد قاتل کے لایق تہا جنکے واسطے اسکو مقرر کرکے

کرکے بہیجا تہا — اُسنے یہہ حکم تہا کہ جرمنیکس کو جہان تک ہو دق اور حیران
کرکے ستاتا رہوے اور اگر قابو ملے تو جانسے ہلاک کرے اسیلئے جب
کبہی موقع پایا تو اسے بہت ساسخت وسست کہا اور اسکی رومی شان کا ٹہا لگایا
کہ اتہنیس والون سے حمایت اور پناہ ڈہونڈی تہی — جرمنیکس اسن سخت گوئی
اور دشنامی پر کچہہ خیال نکرتا اور اپنی کام کی تعمیل مین جسکے واسطے بہیجا گیا تہا
مصروف رہتا اور پائیسو کے پنہان ارادونکا کسیطرح مقابلہ نکرتا — پائیسو
اور اسکی بیوی پلیسینا جو نہایت تندخو اور ظلم جو تہی جرمنیکس کو بدنام کیا کرتے
— جرمنیکس انکی باتون کو صرف صبر اور فروتنی کے ساتہہ برداشت کرکے
اپنی ملائمیت اور اشرافت کے ساتہہ جو خاص وصین تہی انکی خفگی کا مقابلہ کیا
کرتا — اگرچہ انکے ارادے سے بیخبر نہ تہا تو بہی بجاے انکے دشمن کے
مقابلہ کرنیکے جہان تک بنتا اُسے ٹالتا رہتا — اسیلئے ایک دریائی سفر مصر کیطرف
اختیار کیا تاکہ عجایبات مشہور اس ملک کی دیکہے مگر حقیقت مین یہہ ایک بہانہ
تہا کیونکہ پائیسو اور اسکی بیوی نے رشک اور کینہ کا ساتہیا نکر سکتا تہا —
جسوقت وہانسے مراجعت کی تو بیمار ہوگیا اور پائیسو کو ماتو اس سبب سے کہ شتیر
سے اسکی طرف سے ہراسان خاطر تہا اور یا کسی دغا اور بدذاتی کی ظاہر اعلامتون
سے ڈر کر آگاہ کیا کہ اب آیندہ کو میری اور تیری دوستی کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے
— وہ ہر روز بیماریمین زیادہ تر مبتلا ہوا اور بچنے کی کوئی صورت نظر نہین
آتی تہی — موت کو نزدیک دیکہکر دوستون سے جو پلنگ کے گرد بیٹہے تہے
اسطرح کہا کہ اگر مین اپنی حقیقی موت سے ایسی کم عمر مین مرتا تو مین کسی طرح کی
فریاد نکرتا مگر پائیسو اور پلیسینا کی حرمزدگی اور بدذاتی سے لاچار ہو کر مرتا ہون

آگسٹس کی سلطنت سے ڈومیشین کی موت تک

بس بہتر ہے تمسے کہتا ہون کہ احوال میری وفات کا اور مصیبت اور تکالیف کا
جو مجھے انتہائی سبب کا سب شاہنشاہ سے کہنا — جب مین جیتا تہا تو وے
لوگ جو مجکو جانتے تہے اور وے لوگ جو میری دولت پر رشک کرتے تہے
جسوقت مطلع ہونگے کہ وہ جوان جسنے اکثر دشمن کے غصہ پر خیال نکیا اور اب
ایک عورت کی بدذاتی سے تنگ ہوکر مرگیا تو بہت سا غم والم کرینگے — تمہین
لازم ہی کہ اس مقدمہ کو لوگون کے سامہنے بیان کرو اغلب ہی کہ دلسوزی اور
رحم دلی کے ساتہہ سنینگے اور اگر میرے قاتل یہہ بات کہین کہ شاہنشاہ
کے حسب الحکم یہہ کام کیا تہا تو یقین ہی کہ نہ تو کوئی اعتبار کریگا اور نہ اس خطا
سے بری الذمہ ہونگے — جسوقت یہہ کلام کہہ چکا تو اپنے ہاتہہ پہیلا دیے
جنکو اسکے دوستون نے مغموم اور افسوس کرکے اور آبدیدہ ہوکے اپنے ہاتون سے
دبا کر نہایت دلسوزی سے یہہ اقرار کیا کہ تیرا بدلہ لینے مین جان دینے سے بہی
دریغ نکرینگے — تب اپنی بیوی کیطرف متوجہ ہوکر نہایت منت وزاری
سے کہا کہ میری اور اپنی شادی کی محبت کو بخوبی یاد رکہیو اور زمانہ کی ضرورت
کے مطابق چلیو اور زبردست دشمنو نکا ساہمنا کبہی مت کریو — جرمنیکس کے
موت کی خبر سنتے ہی تمام سلطنت مین بڑا غم والم ہوا خاصکر رومیونکو بہت سا
رنج دامنگیر ہوا — اس عام غدر اور گھبراہٹ مین سب کے سب پیسو کی بربادی
چاہتے تہے — اسلیے اور اسکی جورو پر یہہ الزام جرمنیکس کو زہر دیکر مار
ڈالا ہی — بلکہ خود شاہنشاہ اور اسکی والدہ لیویا بہی عوام الناس کی
بدگمانی سے باہر نہ تہے — بروقت پہنچنے اگرپائنا کے یہہ بدگمانی اور بہی
بڑہگئی یہہ عورت بڑی شجاع ہتی اور نیکی کے باعث لوگ اسکی بہت سنتی

سی قدر اور منزلت کرتے تھے — وہ بانتہ مین ایک ناندی اپنے خاوند کی خاکستر
کی لئے ہوئے آئی اور بچون کو ساتہہ لیکر اگسٹس کی قبر کی طرف چلی — جب شہر
کے متصل پہنچی تب اجماع امرا اور تمام لوگ روم کے بڑے غم والم کے ساتہہ
اسکے ملنے کو گئے اور جو سپاہی کہ جرمنیکس کی خدمت مین تہے صفائی دلیکے
اسی امر کے گواہ تہے — تمام لوگ جبتک اسکی خاکستر کی تکفین ہو رہی تہی خاموش
بلکہ عالم سکتہ مین کہڑے دیکہتے تہے بعد ازان بہت گریہ وزاری کرکے باآواز
بلند کہا کہ اب ریاست جمہور بالکل غارت ہوگئی —

ٹی بیریس نے پائجیو کے الزام پر اپنی منظوری دی اس شخصکو فقط اپنی ہی عوض
کا نشانہ تصور کرتے تہے — جرمنیکس کی موت کا بلکہ اور گناہون کا الزام
اجماع امرا کے روبرو اسے لگا تہا — چونکہ اسکی روبکاری مین ایک عرصہ
دراز گذرا تہا تو اسنے اپنی تئین گہر مین ہلاک کرڈالا — اور اسکی بیوی پلیسینا
جسکو تمام رعایا واجب التقصیر سمجہتی تہی لیویا کی سفارش سے بچ نکلی —

ٹی بیریس نے اب کوئی ایسی چیز نہ پائی کہ جسکی طرف سے اندیشہ
کرتا اسلئے نقاب حجاب کا دور کرکے اپنے خواص اصلی ظاہر کرنے لگا —
اپنی ظلم اور بیرحمی کے شروع مین سیجانس ایک مردمی ہر ہنگ کو امیشا معتمد
بنایا اس شخص نے بڑے مکر وفریب سے اسکی محبت حاصل کی اسلئے کہ دغا اور
فریب مین اپنے آقا سے زیادہ تر چالاک تہا — یہہ معلوم نہین کہ آیا سب
ظلم وستم کا وہ سبب اور صلاح کار تہا یا نہین مگر تحقیق یہہ ہی کہ جب سے منشیر معظم
بنا تہا تب سے ٹی بیریس نہایت سنگدل ہوگیا تہا —

سیجانس
بڑی چالاکی اور ہوشیاری کے ساتہہ ٹی بیریس کو سمجہانے لگا کہ کسی اپنے جیسے دلپا

نگی کے گوشہ مین جو روم سے دور ہو جاوے سکونت اختیار کیجئے اس تقریر سے
نسبت سے فواید حاصل کرنے چاہئے کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ بادشاہ تک
رسائی بوسیلہ میرے ناممکن ہوگی — بادشاہ نے یا تو اسکی فہمایش سے یہ بات
قبول کی یا اسکا مزاج ہی چاہتا تھا غرض روم کو چھوڑکر کمپنیا مین اس بہانہ سے
چلا گیا کہ تھانون کو دیوتا جوپیٹر اور آگسٹس کے نام پر نیاز کرے — ان مکانون سے
بہی تنگ آیا اسلئے کہ لوگ وہان بہی فریادین لیکر پہنچے آخرش وہان سے جزیرہ
کیپریا مین چلا گیا — یہان رعیت کی تکلیفات اور مصایب کیطرف سے بیخبر اور
بے پرواہ ہوکے عیش وآرام کرنے لگا — غرض گوشہ گزینی کیوقت سے
اور بہی بیرحم اور ظالم ہوگیا اور سیجانس ہمیشہ اسکا اعتبار ملک مین کم کرنے لگا
— خفیہ جاسوس اور مخبر شہر کے تمام اضلاع مین مقرر ہوئے انہون نے انکا مون
کو جو خطا سے مبرا تھے بدلکر بیان نالایق اور نامناسب مین ظاہر کیا — اس سبب
سے نیرو اور ڈروسس جو جرمنیکس کے بیٹے تھے ملک کے دشمن ٹھہرے جب
انکی ما اگریپائنا جلاوطن ہوئی تہی تو بعد ازان یہ لڑکے قیدخانہ مین بہوکے مار
گئے — سینیا نیس وازلسی نس گالس اور سریاکس جزوی بہانون سے تقصیروار ثابت
ہوکے قتل ہوئے — سیجانس نے اسطور تمام ان لوگونکو جو درمیان اپنے اور
سلطنت کے حایل تھے نیست ونابود کرکے ترقی پکڑی اور ہر روز ٹائبیریس
کا اعتماد حاصل کرکر اپنی حکومت اجماع امرا کی مدد سے زیادہ کی — شاہنشاہ
کی مورتون سے اسکی مورتین زیادہ تہین تمام رعایا اسطور اسکی قسم کہاتی تہی
کہ گویا وہ خود بادشاہ تہا اور تخت پر بیٹھنے سے اتنا ڈرتا تہا کہ ٹائبیریس
ظالم بہی سلطنت حاصل کرنے نہین ڈرتا تہا — لیکن ایسی بزرگی جلد حاصل

حاصل کرنی صرف موجب تنزل کا تہا — ہم خوب جانتے ہین کہ بلحاظ بادشاہ کے اسکی پہلی بیغرتی یہہ تہی کہ سنٹرین سیکنڈس نے جو بڑا دلیر تہا شہبرز کور کپتین الزام نمکحرامی کا لگایا اور جز نیکس کی ماانٹونیا نے اس امر کی بہت خسی تائید کی — اجماع لہراسنے جو مدتسے اسکی حکومت کا رشک کرتے تہے اور اسکے ظلم سے ڈرتے یہہ قابو پاکر ٹی بیرئیس کے احکام کا کچہہ لحاظ نکیا بلکہ بجاے قید کرنیکے اسپر قرار قتل کا صادر کیا — جسوقت قتل گاہ مین لیچلے تو لوگ انسے سخت وحشت کہنے سگے اور طعنہ تشنو کے ساتہہ اسپر لعنت ملامت کر کے اسکی بورتو نکو پہنک دیا — اور جلّاد نے اسکے گلے مین تسمہ ڈالکر جہنم واصل کیا —

اس شخص کی موت سے تنا بنشاہ کا غضب قتل کیواسطے زیادہ تر مشتعل ہوا — پائیٹو کی جورو لیبیا اور اوز شخص سیجانس سے محبت رکہنے کے باعث تہہ تیغ ہوئے — آخرایک آدمی کے قتل کرنے سے جی بہر کے حکم صادر کیا کہ سارے ملزموں کو بغیر روبکاری کے اکٹہا کر کے مارین — تمام شہر کشت وخون اور سوز والم سے بہر گیا — جب کار نو لیس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا تو ٹی بیرئیس نے بڑا تعجب کر کے کہا کہ کیونکر مجہسے بچ گیا — ایک قیدی نے منت التماس کیا کہ میری موت مین دیر نکی چاہئے بادشاہ ظالم نے کہا کہ تو خوب جان کہ مین تیرا اس قدر دوست نہین ہون جو تیری تکلیف وتشدد کو کم کرون —

غرض اس طرح سے اپنی اوقات صرف کرتا تہا تمام دنیا اسکو ناپسند کرتی تہی اسکو بہی خود کسی طرح کا چین نہ تہا اسلئے کہ خود اور دکی جانکا دشمن تہا اور اپنے تئین بہی جفاکار اور دل آزار — آخرالامر ایکا فرمانروای کے بائیسوین سال مین قصبہ کے نزدیک

دیکھا تو حرص و ہوس بر ایک بات کی کم ہو گئی — اب جو دریافت کیا کہ کوئی جانے نشین کیا جاوے تو کیلی گلا کو اس خیال سے ولیعہد مقرر کیا کر اسی شخص کا طریق بنایت خراب ہے تو میرے عیوب ظلم کے واسطے پردہ ہو گا —

تب بھی اپنی موت کے بچانیکے لئے پھر چاہا کہ استقامت کی جگہہ بدل ڈالے تا کہ تفکرات تکلیف اور خوف کے دور ہو جایئں — اسیلئے جزیرہ مذکور کو چھوڑ کر فرانس کیطرف روانہ ہوا اور جزیرہ میسی نم مین قیام کیا — یہان بیہوشی اور ضعف مین مبتلا ہوا اور سبون کو اسکی موت کا یقین ہوا — کیلی گلا نے حقیقتاً شاہنشاہ کو مرا خیال کیا پر تھوڑے سپاہیون نے اسے بادشاہ کر کے مانا اور جب شاہنشاہ کے محل مین سے برآمد ہوا تب تمام لوگ اسپر آفرین کرنے لگے مگر یکایک خبر پائی کہ شاہنشاہ تندرست ہے — اس خبر بیتوقع سے تمام دربار مین خوف اور گھبراہٹ پڑ گئی ہر ایک شخص جو پیشتر بڑی خوشی ظاہر کر رہا تہا اب بکر غم و الم کرنے لگا اور شاہنشاہ جدید کو چھوڑ کر شاہ قدیم کی طرفداری میں شامل ہوا — کیلی گلا نہایت متحیر ہو کے خاموش اور مغموم ہو گیا اور بجائے سلطنت حاصل کرنیکے موت کا انتظار کرنے لگا — مارکو نے جو گناہوں کے باعث نہایت سخت و سنگدل ہو گیا تہا حکم دیا کہ اس مرنیوالے شاہنشاہ کو تکیون سے دبا کر جلدی مار ڈالین مگر بعضے یہہ کہتے ہین کہ شاہنشاہ زہر ہلاہل سے ہلاک ہوا تہا — غرض ٹی بیریس نے اٹہتر برس کی عمر مین بائیس برس کی فرمانروائی کے بعد رحلت کی — اس

شاہنشاہ کی سلطنت کے اٹھارویں برس مین عیسے مسیح علیہ کو دار پر کھینچا تہا — پائلیٹ نے ٹی بیریس کے پاس احوال مسیح علیہ کے حزن قیامت

بائیسواں باب

قیامت اور معجزے کا بھیجا شاہنشاہ نے یہہ نوید اجماع امرا پاس بھیجکر چاہا
کہ تمام رومی مسیح علیہ کو دیوتا سمجھہ کے مانین — اجماع مذکور نے ناخوش
ہو کے انکی ایسے اعتقاد کی باتکو انکار کر کے کہا کہ پہلے کسلئے اسبات کا تذکرہ
ہمسے نکیا اور اس آئین سابقہ کا حوالہ دیا جس سے تمام امور مذہبی پر بڑا اختیار
رکہتے تہے — آخرش ایک اور قانون نبایا اور حکم دیا کہ تمام عیسائی شہر
مین سے نکل جاوین مگر تی بیریس نے یہہ فرمان نافذ کیا کہ جو کوئی انہین کسی
نوع کا الزام لگا دیگا یا حیران کریگا تو وہ گردن مارا جائیگا
غرض اسکی مہربانی سے باآرام اور بیمزاحمت اسکی باقی فرمانروائی مین رہے
— کیلی گلا نے اپنے عیب اور گناہ فرمانروائی کے شروع مین
چہپائے رکہے — آہستہ آہستہ اندر اسکا حلم اور رحم بالکل جاتا رہا
اور خطرناک شوق ظلم اور ہوس کے اسکے دلمین جگہہ پکڑنے لگے —
ما فوراً اسکے شیخی اور ناخدا پرستی اور عیاشی وغیرہ نظلم ظاہر ہونے لگین
کیلی گلا کا تکبر پہلے اسبات مین ظاہر ہوا کہ لقب فرمانروائی
کا اختیار کیا یہہ مدارج ہمیشہ صرف بادشاہون کو مرحمت ہوتا تہا — بلکہ
تخت و تاج بھی لے لیا ہوتا اگر یہہ فہمائش نہ ہوئی ہوتی کہ تمام دنیا کے بادشاہون
سے بزرگتر ہے — تہوڑے عرصہ بعد ایزدیون کی سی عزتین اختیار کین
اور ایسے ایسے بزرگ دیوتاؤن کے نام پر اپنا نام رکہا جیسے مزاج کی
موافق مناسب خیال کر سکا — اس مطلب کیواسطے جو بڑا بڑا اور دیوتاؤن
بتون کے سر توڑ ڈالکر اپنی شکل کے بت انکی جگہہ مین رکہوائے تب اپنی تین
اکثر کیسٹر [illegible] یا لکس کے بیچ مین بٹہلایا اور حکم دیا کہ جو شخص [illegible]

آوے تو صرف میری ہی پرستش کرے — اس احمق شاہ کا اسقدر تلون مزاج تہا کہ جتنی بار کپڑے بدلتا اتنی ہی بار اپنی نام متبرک کو بدلتا کبہی تو ایک دیوتا کا جنم دہارتا اور کبہی ایک دیبی بنتا یعنے وقت جوپیٹر یا مارس دیوتاؤن کی نقل کرتا اور اکثر وینس یا ڈایانا حورون کی — ایک تہانہ تعمیر کروا کے اپنے نام مین نیاز کیا اور اسمین اپنی شکل کا ایک بت طلائی بنوا کے رکہا اور اسے ایسی پوشاک پہناتا جیسی آپ پہنتا اور لوگون سے اسنے بچوا تات اسکے پجاری بہی بیشمار تہے اور اچہی اچہی نیاز و نذر اور لطیف قربانیان اسپر چڑہائی جاتین اور اسکا مجاور شہر مین سے متمول شخص مقرر کیا جاتا — الغرض اپنی بیگم اور اپنے گہوڑے کو بہی ان عزتون مین شامل کیا اور اپنی سبکی اور حماقت کی تکمیل دینے کے واسطے اپنے تئین خود ہی انکا ایک پادری بنایا — اسکا ایسا طور اختیار کرنیکا موجب مسخرگی کا تہا اکثر جب پورا چاند ہوتا تب محل سے باہر جاتا اور اسکی طرف متوجہ ہوکر اسکے ساتہہ عاشقانہ گفت وگو کرتا — رعد کی نقل کرنیکو بہتیری باتین ایجاد کین اور اکثر دیوتا جوپیٹر سے شاعر ہومر کا یہہ کلام کہتا کہ تو مجہپر غالب ہوگا یا مین تجہپر — اور جوپیٹر کے بت سے اکثر باتین کرتا بیشتر اسکے جواب دینے سے خفہ ہوکر کہتا کہ مین تجکو گہٹری مین باندہ کر یونان مین بہیجدونگا — کبہی کبہی راضی ہوکے خوش ہوتا اور کہتا کہ مین اور جوپیٹر اکٹہے دوست ہوکر بااتفاق رہینگے — اسکی تمام برائیون مین سے فضول خرچی نہایت مشہور تہی اور اس سبب سے اکثر اسکی باقی برائیونکو تحریک ہوتی تہی — پہلے بادشاہون کی عیش وعشرت اس بادشاہ کی نسبت بہت

بائیسواں باب

بہت سادی تہین — غسل کرنے کی نئی نئی تدبیرین نکالتا اچھے اچھے تیل اور
خوشبویات افراط کے ساتھہ مستعمل کرتا — اسکے دسترخوان پر نہایت عمدہ
کہانے چنے جاتے یہان تک ہمنے سنا ہی کہ چٹنی مین جواہرات پیستے تہے —
کبہی کبہی دوستون کو بجائے گوشت وغیرہ کے سونا خالص اس لحاظ سے پیش
کرتا کہ آدمی کو چاہئے کہ کفایت شعار ہو یا شاہنشاہ —

اسکا خانگی فضول خرچ بخوبی ظاہر ہوگا کہ کسطرح گہوڑے کی پرورش کرتا تہا
— ایک طویلہ سنگ مرمر کا اسکے رہنیکو اور ایک ہاتی دانت کا باسن اسکے
دانہ کہانیکو تیار کروایا اور اسکا نام انسی ٹیٹس رکہا جب کبہی اُسے دوڑانا چاہتا
تو طویلہ کے اردگرد دستری مقرر کرتا اور رات کے وقت یہی پہرے معین
کرتا کہ مبادا اسکے آرام اور خواب مین کوئی خارج ہو — اسکے واسطے
ایک مکان نفیس اسباب مکلف اور باورچی خانہ سمیت مقرر کیا تاکہ اسکے
دیکہنے والے اسکا ادب کرین — کبہی کبہی شاہنشاہ انسی ٹیٹس کو اپنے دسترخوان
پاس بلاتا اور دانہ ملمع کیا ہوا اسکے آگے رکہتا اور طلائی پیالہ مین شراب پلاتا
— اور اکثر یہہ قسمیہ کہتا کہ مجہے اپنے گہوڑے کی جان کی قسم ہی غرض کہتے
ہین کہ اگر گہوڑا جیتا رہتا تو بالضرور اسے کنسل مقرر کرتا — جب قیدیونکے
مشہور تہا اسیقدر بیرحمیو مین بہی معروف — بہتیری شخص جابجا امرا اسکے مروا ڈالے اور بعد ازان
بہتونکو عدالت مین طلب کرکے اسوضع سے برابر برابر بٹہلایا کہ آپسے آپ ایک سنے دوسریکو ہلاک کر ڈالا
— شہر صاف کرنیکے لئے بہتیری ایسے بوڑہی اور ناتوان لوگون کو جنگلی جانورونکے روبرو ڈہکیلوادیا کہ جو کسی
خدمت کے لایق نہ تہے — درندی جانورونکی ان شخصونکی نشون سے پرورش کرتا جنکو فتوا قتل کا دیا اور
پہر ایک دفعہ سو یونانی قربت سے بہ اپنی رعیت مین سے اسکے کہانیکو بہیجتا اور بہراج کہتا کہ مین اپنی مجلس مین ایک بار ... ایکشخص ...

۲۴۴ میں بیگناہ ہون کیلی گلا نے حکم دیا کہ اسکی زبان کاٹ ڈالین اور تب اسکی لاش کو تماشہ گاہ مین پہنکوا دیا — لوگون کو آہستہ آہستہ تکلیف دیکر مارنے سے بہت خوش ہوتا اور کہتا کہ ایسی ایذا اور رنج سے انہین اپنا مرنا معلوم ہوگا اور ایسے قتل مین ہمیشہ آپ بہی حاضر ہوتا اور اسکے قتل کو دیر تلک جاری رکہنے کو حکم دیتا اور شکنجہ کو ڈہیلا کردیتا تاکہ دیر تلک ایذا مین رہی — سنہ الحقیقت جب کسی قتل کا حکم کرتا تو اپنی سنگدلی اور بیرحمی پر زیادہ تر نازان اور محظوظ ہوتا — ایکمرتبہ تمام شہریون پر خشم آلودہ ہوکر چاہا کہ اگر تمام رومیون کی صرف ایک ہی گردن ہو تو انکو ایک ہی ضرب سے تہ تیغ کر ڈالون —

ایسے ایسے چلے تحمل اور پے ثبات ظلمون سے اسکے خلاف مخفی بہت سی سازشین ہین مگر تہوڑے عرصہ کے لئے موقوف رہین اسواسطے کہ جرمنی سوالون اور برٹن والون پر فوج کشی کی تہی — اس مہم کیواسطے ایک بڑی فوج بہرتی کی اور اس مبالغہ کے ساتہ کہتا کہ تمام لوگون کو یقین واثق ہوا ہی کہ بالضرور ان لوگونکو فتح کریگا جو مقابل پڑینگے — اسکا کوچ اسکے مزاج کی موافق تہا کبہی تو اسقدر جلد چلتا کہ اسکی سپاہ لاچار ہوکر اپنے علمونکو پیچہے چہوڑ دیتہ اور کبہی ایسا آہستہ کوچ کرتا کہ بجاے مہم جنگی کے ایک سواری عمدہ معلوم ہوتی — اور آپ آٹہہ آدمیون کے کاندہی پر سوار ہوکر چلتا اور تمام ہمسایکے شہرون پر حکم نافذ کرتا کہ کوچون اور بازارونکو صاف رکہو اور زمین چہڑکاو کرواو تاکہ مجہپر گرد نہ پڑے — غرض ان تمام بڑی بڑی تیاریون اور تجلون سے کچہہ بہی فایدہ حاصل نہوا — بجاے برٹن کو فتح کرنیکے وہان کے شہر یدرانگ بادشاہزادے

شہر
یمہ

بائیسواں باب

بادشاہزادے کو پناہ دی اور اس امر کو ایک چٹھی میں اس طرز سے اعلان کر
لکھا کہ مینے تمام وہ جزیرہ جیت لیا ہی — بجائے جرمنی پر فیروزمند ہونیکے
اپنی فوج کو صرف سمندر کے کنارے سے ہٹوا یا میں لگیا اس جگہ پر جنگی کل
بڑی نمود سے لگائیں اور فوج کو صف بصف لڑائی کے انتظام میں استادہ
کیا اور آپ کشتی پر اس کنارہ سے اس کنارہ تک سوار ہو گیا اور حکم صادر
کیا کہ ترہیان بجاؤ اور لڑائی کیواسطے تیار رہو — چونکہ سپاہی آپکے تلون
مزاج سے پیشتر سے مطلع تھے پس اسیلئے جلدی سپاہیان کناروں پر سے جھک کر
اپنے خود زمین رکھنے لگے تاکہ یہ لوٹ سمندر پر فتح پانیکی شاہنشاہ کے محل
اور کیپی ٹول کو آراستہ کرے — اس مہم بنودی کے بعد تمام سپاہ کو جیسکہ
ایک جرنیل بعد از فتح طلب کرتا ہی بلایا اور انسے بڑی گرمجوشی کے ساتھ گفتگو کرکے
انکی کارکردگی اور خدمت بجاآوری کی بہت سی تعریف کی اور تب بہت سے
روپئے اور انعام واکرام دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ خوش وخرم رہو اور اپنی
دولت یابی سے مبارکبادی بھی دی — چونکہ ایسی مہمین جو ویسی یادگاری کے
چھوڑی نہیں جا سکتی تہین اسیلئے ایک مینار بلند سمندر کے کنارہ پر تعمیر کروائی
کیشس کریا لے جو بری تو ڑین گروہ کا ایک ظالم تہا
دنیا کو اس ظالم بادشاہ کے ہاتھ سے فارغ کیا — ان جوہروں کے سوا جو
آدمی رکھتے تھے اسنے مکررتہ کر کیلی گلا سے ملتے لٹتے پاتے تھے چونکہ اس
شخص کی آواز عورتوں کی سی تھی تو شاہ مذکور اسکا بہت تمسخر کرتا اور اسے نامرد
کہتا — جب کبھی شاہنشاہ کے پاس اسکے پہرے چوکی کیواسطے حسب دستور

اسکے پہرے والے نزدیک نہووین — اول تین روز تماشہ مذکور کے گذر گئے —
کریاشش و پنج کرنے لگا کہ مبادا اس امر مین اور بہی تاخیر ہوئی تو سازش کا حال
ظاہر ہوجائیگا اور یہہ بہی فکر کرتا تہا کہ شاید ظالم کے قتل کرنے سے کسی اور
شخص کو جو مجہسے زیادہ بہادر ہو عزت اور نام حاصل ہووے — آخر الامر
دوسرے روز اس تدبیر کو اسوقت عمل مین لانیکا قصد کیا جب کہ کیلی گلا ایک خفیہ
مکان سے گذر کر حمام مین جو اسکے محل کے متصل تہا جاتا تہا —
تماشہ کا اخیر دن نہایت تجمل کا تہا کیلی گلا اسوقت ہمیشہ سے زیادہ ترشادان
اور محظوظ معلوم ہوتا تہا — اور اُن لوگونکو دیکہکر خوش ہوتا تہا جو میوہ اور
لطیف چیزون کے پانیکے منتظر تہے یہے چیزین اسکے حکم سے انہین پہینکتے تہے
اور اپنی غارت کی سازش کیطرف سے کسیطرح اندیشہ مند نہ تہا — اس اثنا
مین سازش مذکور وقوع مین آنے لگی اور اگر اسکا کوئی دوست ہوتا تو بالضرور
ظاہر ہوجاتی — ایک نے حاضرین مجامع امرا مین سے بادشاہ کے ایک واقف
کار سے پوچہا کہ تونے کوئی بات نئی جو آج واقع ہوگی سنی ہی یا نہین اسنے
جواب دیا کہ نہین پہر کہا کہ آج کے روز ایک ظالم مارا جائیگا — وہ اس ایما کو
جلدی سمجہہ گیا پر ظاہر نکیا — مفسدین بڑے عرصہ تک منتظر کہڑے رہے
اور کیلی گلا نے بہہ دن رفع کرنے ماندگی کے کہانا کہانیکے تمام روز وہین
صرف کیا — اس بے توقع ڈہیل سے کریا نہایت غضبناک ہوا اور اگر
اسنے نہین روسکے رکہتے تو یقین تہا کہ ہجوم مین یکایک گہس کر اپنا کام پورا
کرتا — اسوقت جب یہہ خیال کر رہا تہا تب اسپرین نس نے جو ایک سازشیون
مین سے تہا کیلی گلا کو سمجہایا کہ حمام مین تشریف لیجا کر ذرا آرام کیجئے تا کہ

۲۴ بخوبی تماشا دیکھنے مین آوے — نے الفور شاہنشاہ اوٹھہ کھڑا ہوا مفسدین بہی
لوگون کو ایکطرف کرکے پیچھے پیچھے لاگے — جسوقت حمام کے محرابدار دروازہ
مین داخل ہوا تو کریا نے اسکے اسقدر خنجر مارا کہ زمین پر گر پڑا اور کہا کہ اسے ظالم
اسکو سونچ — غرض اور بہی مفسدین پاس جمع ہوئے مگر جب شاہنشاہ نے
چلاکر کہا کہ مین ابہی مرا نہین ہون تب انہون نے تیس زخم کاری اسپر لگاکر اسکا کام
تمام کیا — کیلی گلا نے تیس برس کی عمر مین اور چار برس کی بادشاہت
کے بعد رحلت کی تہی — اسکے حق مین سیلے چند الفاظ سنیکا کے کہنے اکتفا کرتے
ہین کہ وہ اسواسطے پیدا ہوا تہا کہ دیکہین کام بد اور ظلم وستم کی حد کہان تک ہے
کیونکہ جسصورت مین خود بادشاہ جفار دیر کردار انکا فاعل ہو — کیلی گلا کے
مرنے کی جونہین خبر ہوئی دونہین ملک مین بڑی گہبراہٹ پڑ گئی — مفسد لوگ
جو صرف ظالم کے مارنے کرنے مین شریک تہے کسی ولیعہد کا بہی خیال نکر کے وہان سے
ہٹ کے مخفی مکانون مین جا چہپے — ناگاہ تہوڑے سے سپاہی محل مین گہسگئے
اور کیلی گلا کے چچا کلادیس کو جسنے اپنے تئین ڈر کے چہپا رکہا تہا اور
اتبک اپنی ناتوانی کے سبب لوگونکی آنکہون مین حقیر تہا انہون نے اسے پاکر
شاہنشاہ بنانیکا ارادہ کیا اور نے الفور کاندہون پر بٹہلا کر کیمپ مین لے گئے
اور وہان اسکو اسیوقت مین جب کہ فقط اپنی موت ہی کی توقع کرتا تہا شاہنشاہ
مشہور کیا — کلادیس اسوقت پچاس برس کا تہا بچپن کی بیماریون کے سبب
اسکے ہواس خمسہ اور طاقت جسمانی مین کچہہ فرق آگیا تہا — اسیلئے ہر ایک
امر کے انصرام کرنے مین نالایق معلوم ہوتا تہا — مگر اس شاہنشاہ
کی سلطنت کی ابتدا بہی بادشاہان سابق کی موافق خوب تہی — کیونکہ تمام

بائیسواں باب

تمام گذشتہ کاموں اور باتوں کو فراموش کرکے اسنے کیلی گلا کی بے ترس اور سخت
قوانین کو منسوخ اور مسترد کردیا تہا — اور بلحاظ مدارج اور عرف کے سابقین کی
نسبت بہت ہی کم مشتاق اور خواہاں تہا — بلکہ لوگونکو منع کیا کہ جیسے کیلی گلا کو نیاز
و نذر اور قربانیاں بہیٹ پکڑتے تہے اسیطرح مجہے بہی پیش آؤگے تو سزا سنگین
پاؤگے — لوگونکی فریادوں اور مقدموں کو بخوبی سنکر خوب دریافت کرتا اور اکثر
مقدمات میں بڑی ملایمت اور رحمت سے بذات خود انصاف کرتا — اور ملک
کے فواید اندرونی کے لئے تمام پرگنونکا ہوشیاری انتظام کیا۔ ملک جوڈیا نیہے
جدہ کی کیلی گلانے اپنے چچا ہیروڈ انیٹی پس سے جسنے یوحنا اصطباغی کو مارڈالا تہا
اور بعد اسکے ملک سے جلاوطن ہوا تہا لے لیا اور ہیروڈ اگرپا کو دیا — ماورا اسکے
بیگانہ ملکوں کے فتح کرنے سے لوگونکو بہت راضی اور خوش کیا — برٹن والوں
نے جو ایکسے برس سے اپنی جزیرہ میں خودمختار تہے رومیوں کی وساطت چاہی تاکہ
ملکی جہگڑوں کو بازرکہیں — برعکس خاص ایک شخص تہا جسنے اپنے ولایت کو رومی
سلطنت کا مطیع کرنا چاہا تہا اور شاہنشاہ کلاڈیس سے اس جزیرہ کے فواید بیان
کرکے کہا تہا کہ بڑے بڑے فواید اس جزیرہ کے فتح ہونے سے حاصل ہوسکتے ہیں
— اسکی صلاح کے بموجب پلاشس پریٹر کو گال میں جانیکا حکم ہوا اور اس بزرگ
مہم کی تیاریاں کرنیکی پر دلگی ہوئی — پہلے تو اسکے سپاہی جہازوں پر سوار ہونے
سے ہراسان خاطر ہوئے اور کہنے لگے کہ دنیا کی حدود کے پرے جاکر ہم لڑنا
نہیں چاہتے ہیں کسواسطے کہ برٹن کو زمین کے پرلے سرے پر تصور کرتے تہے
— آخرالامر بڑی قباحت سے گئے برٹن والوں نے اپنے بادشاہ سنوبیلین کی
سرکردگی میں بہتیرے دفعہ شکست پائی —

رومانی فتوحات

۴۳ء کے باعث کلاڈیس نے اس بہانہ سے خود برٹن مین جانیکا قصد کیا کہ وہانکے باشندے
ہنوز سرکش تہے اور اُن رومی بہگوڑونکو حوالہ نہین کیا تہا جنہون نے انہین جاکر پناہ
لی تہی — لیکن یہہ مہم جسقدر شان اور تجمل کی تہی اسیقدر کسی خدمت کے لایق نہ تہی
کسواسطے کہ بادشاہ برٹن مین صرف سولہ روز رہا تہا اور اس عرصہ مین فقط لوگونکی
متابعت حاصل کی اور اسکی فتح اور ظفر مین کچہہ کوشش نکی تہی — بر وقت مراجعت
کے روم مین بڑی خوشیان ہوئین اجماع امرا نے اسکے واسطے بڑی دہوم دہام
کی فیروز مندیکا حکم دیا محرابدار دروازے اسکے نام پر تعمیر کئے اور اسکی نصرت
کی یادگاری کے لئے ہرسال کہیل اور تماشے مقرر ہوئے — اسی اثنا مین پلاٹس
اور اسکے نفٹین وسپ سیٹن نے بڑی سختی سے لڑائی کو جاری رکہا سوئی ٹونیس
کے بیان کی بموجب وسپ سیٹین تیس لڑائی لڑا اور ایک بڑا حصہ اس جزیرہ کا
مفتوح کرکے رومی پرگنہ بنایا — لیکن یہہ لڑائی اوٹورلیس کی حکومت مین
جو پلاٹس کے بعد مقرر ہوا تہا از سرے نو پہر چلی — برٹن والے یا تو اس
خیال سے کہ اس شخص نے ابہی حکم اختیار کیا تہا اسپر فایدہ حاصل کرین یا اس
نظر سے کہ وہ آزمودہ کار نہین تہا برسر جنگ مستعد ہوئے اور رومیون کو
اختیار سے بے اختیار کیا — آئیسینی والون نے جو سفک نورفک کیمبرج اور
ہنٹنگ ڈن شایر مین رہتے تہے اور برگنی والون نے والٹشایر اور سمرسٹشایر
مین اور برگینٹیز نے یارک شایر وغیرہ مین رومیونکا سخت مقابلہ کیا گو آخر کو مغلوب
آئے لیکن ویلز جنوبی کے باشندون نے بسر کردگی اپنے بادشاہ لیرکٹیکس
نے انکا اسقدر سامہنا کیا کہ رومی جرنیلون کو ایسے مہیب اور زبردست
دشمن سے کبہہ نہ پالا پڑا تہا — اس بہادر دہقانی نے فقط بہادری

بائیسواں باب

بہادری سے ہی مقابلہ نکیا بلکہ اکثر لڑائی جیتنے کا دعوا کیا — اور بڑی ہوشیاری

اور چالاکی سے ملک کے ایسے نارسا ضلعونمین لڑائی شروع کی کہ نو برس تلک سیونکو

خوف وخطر مین ڈالا — جب اوسٹورلیس نزدیک آیا تو کیر ٹنکٹیس

لاچار ہوکر جنگ با فیصلہ کرنے پر مستعد ہوا اور اپنے ہموطنونسے اسطرح کہا کہ اس

لڑائی سے یا تو تم آزاد ہوئے یا غلامی مین گرفتار ہیں لازم ہے کہ اپنی آباو اجداد

کی شجاعت اور جوانمردی کی یاد کرو کہ انکی بہادری کی سبب محصول دینیے سے

فارغ ہوئے ہو اور یہہ وقت ہے کہ اپنے سابقین کی دلاوری کی موافق اپنی بہی بہادری

دکہلاؤ — لیکن انکی مردانگی بقاعدہ رومی سپاہیوں کی چالاکی کے سامنے کون

پڑسکتا ہی — آخرش سخت اور سینہ زور لڑائی کے بعد برٹن والون نے بالکل

شکست کہائی کیر ٹنکٹیس کی جورو اور بچے پکڑے گئے اور لاچار ہوکر بریگنٹی کی ملکہ

کارٹسمنڈیوا کے پاس پناہ لی مگر اس ملکہ مذکورہ نے دغابازی سے اسکو پکڑوا دیا

— جسوقت اسنے روم مین لائے تو لوگ اس بہادر کو دیکھکر بڑے تعجب مین

آئے کہ اتنی مدت رومی فوج کا مقابلہ کیا تہا — کیر ٹنکٹیس کسیطرح مغموم

معلوم نہوتا تہا — جب کوچون اور بازارون مین سے لئے چلے جاتے تہے

تب وہان کے عمدہ مکانون کو دیکھکر یہہ کہا کہ بڑا تعجب ہے کہ جو لوگ اسقدر مکانات

عمدہ اور محل عالیشان اپنے ملک مین رکہین برٹن کے اندر میرے ایک ٹوٹے

چہپر سے پر رشک اور حسد کرین — غرض اس شاہنشاہ کے روبرو لائے

اور جب اور سب قیدی نہایت عجز اور انکساری سے بادشاہ کی التجا اور منت

کررہے تہے تب کیر ٹنکٹیس عدالت کے سامنے چپ چاپ کہڑا رہا اور اگرچہ عفو

کے قبول کرنے پر راضی تہا تو بہی اسکی درخواست نکی — آخرالامر اسنے کہ

آگسٹس کی سلطنت سے ڈومیشن کی موت تک

۲۵ کر اگر مین جلد ایسے اپنے تئین حوالہ کر دیتا تو نہ تو میرا اطلاع اسقدر نامود ہوتا اور نہ تمہاری نمود مشہور ہوتی اور نہ تمکو کوئی فتحیاب کہتا اور نہ مجھے کوئی یاد کرتا — اور اگر اب نہ مجھے میری جان بخشو تو مین ہمیشہ کو تمہاری مہربانی کا نمونہ رہونگا — کلاڈیس نے اُسے معاف کیا اور اوسٹورلیس کو ظفریاب نامزد اور مشہور فرمایا —

شروع سلطنت مین کلاڈیس نے بڑی بڑی امیدین حکومت کے پایدار رہنیکی دین مگر رعایا کیطرف سے جلدی غافل ہوگیا اور تمام کاروبار سلطنت کے یار واشناؤن کی سپرد کر دئے — یہہ بادشاہ بچپن سے اسقدر نالایق اور کمزور تہا کہ جب تخت نشین ہوا تو اورونکی مدد سے حکمرانی کرتا تہا — اسکی بیگم مسی لینا صلاح کار خاص تہی ایسا نام اکثر ان عزتون کو دیتے تہے جو علامۃ الدہر ہوتی تہین — اسکی صلاح سے کلاڈیس نے ایسے ظلم و ستم کرنے شروع کئے جو اپنے نزدیک بدنامی کے رد کرنے مین کام آتے غرض اسکی بیگم کی عیاشی اور بدکاری ہر روز اسقدر مشہور ہوگئی تہی کہ روم مین ابتک ایسی کبہی نہین ظہور مین آئی — آخرش اپنی خطاؤن اور گناہون کے باعث اپنے عاشق کیس سلیس کے ساتہہ وہ موت دیکہی کہ جسکی دونو حقیقت مین مستحق تہے — کلاڈیس نے

اپنے بہائی جرمنیکس کی بیٹی اگریپانیا سے بعد ازان شادی کی یہہ عورت نہایت بیرحم اور بدمغ تہی اور یہہ چاہتی تہی کہ میرا بیٹا نیرو جو پہلے نکاح سے تہا تخت نشین ہووے اور کلاڈیس سے ایسی متکبری کے ساتہہ پیش آتی کہ جب کبہی وہ بہت مدہوش ہوتا تو یہہ کہتا کہ کیا کمبخت قسمت ہے جو جورون کے رنج و غم مین مبتلا رہتا ہون اور انکا جلاد بنتا ہون — اسبات نے اسکی بیوی کے دلمین اسقدر اثر کیا کہ جہان تک بن پڑا کوشش کی کہ اس صدمہ سے نجات

بائیسواں باب

نجات پاوے اسیواسطے مدت سے اپنے دلمین ایک تدبیر رکہتی تہی کہ اپنے شوہر کو
زہر دیوے — اور تہوڑے دنون تلک اس فکر مین رہے کہ کس چیز مین زہر ملا کر
دیا جائے اگر بہت دن تو ایسا نہو کہ معلوم ہو جاوے اور اگر تہوڑا سا دون تو شاید
اثر نکرے — آخرالامر عجب طرح سے اسکے حواس خمسہ کو بیہوش کیا اور یکایک
اسکے مارنیکا قصد کیا — غرض زہر ہلاہل سماروغ یعنے کہنبی مین جو شاہنشاہ کی
دلپسند غذا خاص تہی ملا کر دیا — اسکے کہاتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑا مگر اسپر کچہہ
خوب اثر نکیا اسلئے کہ وہ اسقدر پیٹ بہر کر کہاتا تہا کہ جب تک مدہوش ہنوتا میز پر سے
نہ اٹہتا اور تب زبردستی لیجا کر پلنگ پر لٹاتے تہے — آخرش زہر نے اسپر اثر کیا
اور اگرپائینا نے اسے جلدی مار ڈالنے کے واسطے حکیم کے ایک نوکر کنیز کو جو اسکی
طرفداری مین تہا حکم دیا کہ ایک پر زہر مین ملا کر اس بہانہ سے اسکے حلق مین
ڈال کہ اسے قے ہو غرض اس فریب سے اسکا کام تمام کیا —

سنہ شہر [illegible] سنہ مسیحی ۵۵

نیرو نے سترہ برس کی عمر مین تمام لوگونکی منظوری سے سلطنت کرنی شروع کی —
وہ بہت منصف اور فیاض اور مہردل تہا جب قتل نامہ ایک گنہگار کے قتل کے لئے
اسکے پاس دستخط ہونیکو لائے تو بڑے رحم کے ساتہہ کہا کہ اے خدا مینے کیون
لکہنا سیکہا تہا — لیکن جسقدر عمر مین بڑہا اسیقدر شرارت مین بہی
زیادہ ہوا — اول نمونہ اسکی بیرحمی کا یہہ تہا کہ اپنی ما اگرپائینا کو ہلاک کیا
— پہلے تو دریا مین ڈلوایا اور جب نہ مری تو بعد ازان محل مین لاکر مروا ڈالا
اور تب نعش کو دیکہکر کہا کہ مین نے کبہی نہین ایسا خیال کیا تہا کہ میری ما ایسی
حسین اور نازنین تہی — جب ملکی کی جسقدر [illegible] وارث
گئین تب نیرو ایسے کام کرنے لگا جو نہایت ذلیل اور بیرحم [illegible]

۵۴ ۲ انکے مزاج مین یہہ دو خلاف باتین تہین کہ جسوقت ایسے ظلم و ستم کہ جنکے دیکہنے
سے خوف معلوم ہوا کرتا تو اسیوقت ان کہیل اور تماشون کا نہایت شایق ہوتا
کہ جیسے دل خوش ہوجاتا ۔ خصوصاً ازکین سے علم موسیقی اور شاعری کا شوق
رکہتا اور رتہہ بگانا بہی خوب جانتا اور ہر ایک ان فنون اور علوم کو اکثر لوگون
کے سامہنے ظاہر کرتا تہا ۔ اگر انہین چیزونمین راضی رہتا تو
خلقت کے حق مین خوب ہوتا اسکی سنگدلی اور بیرحمی اور سب عیبون پر غالب
تہی اپنی ایسی عیش و عشرت راگ ورنگ کو بلکہ ان جرمون کو دہونڈہ نکالتا تہا جو خلقت
سے باہر ہین ۔ اسی ایام مین ایک بڑا حصہ شہر روم کا جل گیا اور بہتیرے مورخ
یہہ بیان کرتے ہین کہ اسی نے شہر کو جلوایا تہا ۔ کہتے ہین کہ جسوقت آگ
لگ رہی تہی تب وہ ایک بلند مینار پر کہڑا ہوکر اسے جلتا ہوا دیکہہ کے خوش
ہوتا تہا اور اپنی چنگ پر وے اشعار بجا کر گاتا تہا جو شہر ٹرائے کے جلنے
مین گائے گئے تہے ۔ اور کسی شخص کو یہہ اجازت نہ تہی کہ شعلونکو بجہاتا بلکہ
بہتیرے لوگ گہرون مین آگ لگاتے پہرتے تہے اور یہہ بیان کرتے تہے کہ
آگ لگانیکا حکم ہے ۔ غرض شاہنشاہ ایسے ایسے کامون کے سبب ہر ایک
شخص کی نظر مین حقیر تہا اس آتش زنی کے واقع ہونے سے عیسائی لوگون
جو اسوقت روم مین کچہ ایک پایداری حاصل کرتے جاتے تہے الزام
۔ اس جہوٹے الزام سے ان بیچارونکو نہایت دق اور حیران کرنا شروع
کیا ۔ بعضون کو جنگلی جانورون کے چمڑونمین لپیٹ کر کتون کے روبرو
ڈلوادیا ۔ بعضے دار پر کہنچے اور بعضے زندہ جلائے گئے طاسی ٹس
بیان کرتا ہے کہ جب دن اُنکے قتل کو اکتفا نکرتا تو انکے شعلون سے

رات روشن ہوتی — نیرو ورتہ بان کے کپڑے پہن کر باغ مین سے انکے رنج اور
اذیت کو دیکھکے خوش ہوتا ایکدفعہ تو لوگون کو انکی تکالیف سے محظوظ کرتا اور دوسری
دفعہ تماشہ گاہ کے کھیل اور تماشون سے انکو بہلاتا — اس ایذا رسانی مین پولوس
مقدس کا سر کاٹا گیا تھا اور پطرس مقدس کو سرنگون کر کے ٹانگ دیا یہہ وضع
موت کی اسواسطے پسند کی تھی کہ جیسے کے دار پر کھینچے جانے سے زیادہ تر حقارت
اور زبون تھی — پائیسو نے جو نہایت دیانتدار اور صاحب حکومت
تھا نیرو کے خلاف ایک سازش بنائی مگر پیشتر ہی ظاہر ہوگئی اور اسکے باعث اسقدر
نئی نئی بدگمانیان پیدا ہوئین کہ بڑی بڑی خاندان روم کی غارت ہوگئین — اسوقت
دو شخص نہایت مشہور اور نامآور قتل ہوئے تھے یعنے فاضل سنیکا اور اسکا
بھانجا شاعر لوکن — نیرو یا تو گواہی درست پانے سے یا اسکی نیکی کے باعث
اسکو ناپسند کرتا تھا ایک ٹری بیون سنیکا کے پاس بھیجکر مطلع کیا کہ مجھے یہہ شک
ہیکہ تو بھی اس سازش مین مشترک ہے — ٹری بیون مذکور نے سنیکا کو اسکی بیوی
پالینا کے ساتھہ میز پاس پایا اور اس پیغام سے آگاہی دی سنیکا نے بیحجاب
جواب دیا کہ میری خیر و عافیت کسی شخص پر منحصر نہین ہے اور میری یہہ عادت کبھی
نہین ہوئی کہ شاہنشاہ کی اغماض یا نقطہ چینی کرتا یا اب برائی چاہون — جسوقت
یہہ جواب نیرو پاس ٹری بیون لایا تو اسنے پوچھا کہ سنیکا مرنے سے ڈرتا ہے
یا نہین ٹری بیون نے عرض کی کہ ذرا بھی نہین ڈرتا ہے — تب اسے پھر یہہ پیام
دیکر روانہ کیا کہ شاہنشاہ کا یہہ حکم ہے کہ تو مرجا — فی الفور ایک سنچورین
سنیکا کے پاس بھیجا کہ شاہنشاہ کی یہہ خوشی ہے کہ تو ملک عدم کو رخصت ہو
سنیکا کسیطرح متفکر نہوا بلکہ اپنی قایم مزاجی پر مستقل رہا — اور اپنی بیوی

کی ہر صورت نے تسلی دیکے سمجہایا کہ اپنی نیکی پر مضبوط اور مستقیم رہنا چاہئے ــ
لیکن بیوی مذکور نے خاوند کے بعد جینا نچاہا بلکہ ساتھہ ہی مرنے کا ارادہ کیا
چونکہ سنیکا مدت سے موت کو ایک عنایت الہی خیال کرتا تہا تو آخرکار اقرار کیا
بارے ان دونون کے ہاتونکی رگین ایک ہی مرتبہ چیری گئین ــ چونکہ سنیکا
بوڑہا تہا اور بہت سی مصیبت اور تکالیف اٹہانے سے ناتوان ہوگیا تہا تو اسکا
خون بہت آہستہ آہستہ نکلا اسیلئے اسکے پانو اور رانون کی رگین بہی کاٹی
گئین ــ غرض بڑی دیر تلک سخت رنج سہا مگر اس رنج اور مصیبت سے اسکی
بہادری اور فصاحت مین کچہہ فرق نہ آیا اسوقت دوستون سے اس خوبی
کے ساتہہ گفت وگو کی کہ اسکی موت بعد بہی لوگون نے بڑی خواہش سے اسکے
کلمات فصیح کو یاد رکہا مگر تہوڑے عرصہ بعد دنیا سے برباد ہوگیا ــ اسکی تکلیف
اور اذیت نے ایک بڑا طول کہینچا آخرکار حکیم سے زہر طلب کیا اس سے
بہی کچہہ اثر نہوا اسلئے کہ اسکا بدن بہت کمزور ہوگیا تہا اسیواسطے اسکے اثر کو
قبول نکر سکا ــ آخرالامر اسے ایک حمام گرم مین رکہا وہان بہی جب نہ مرا
تو ایک تنور مین ڈالا بارے اسکے بخارات کی گرمی سے جلدی مرگیا ــ
اسی اثنا مین بیوی پالینا خون کے نکلنے سے ضعف مین پڑی تہی گہر والون نے
اسکے بازو باندہے غرض اس تدبیر سے چند برس تلک شوہر کے بعد جیتی
رہی مگر جب تک زندہ رہی تب تلک شوہر کی محبت اور موت کے نمونہ کی
یاد کرتی رہی ــ   لوکن بہی عجیب طرح سے مرا ــ جبتک بہت سا
خون ہاتون کی رگون مین سے نکل گیا اور ہاتہہ پانونکا بہی دم نکل گیا تہا
اور شکم [illegible] گرم اور [illegible] معلوم ہوتی تہین تب تلک اپنی [illegible]

۶۷ء

فارسیلیا کتاب مین سے ایک شخص کا احوال جو ایسی ہی حالت مین مرا تہا پڑہا
اور پڑہتا پڑہتا مر گیا — اسوقت مین چونکہ پیٹرونیس
کی موت بہت مشہور تہی تو لازم ہی کہ اسکا کچھہ بیان کرین — اس شخص کو
بعضے مورخ کتاب ٹی پیٹرونائی آربی ٹرائی سٹیرکین کا مصنف خیال کرتے
ہین یہہ شخص اپنی سعادت کہانے اور پینے اور عیش عشرت مین سمجہتا تہا —
شاہنشاہ نیرو کے دربار مین ایسی عیاشی کے سبب اسکی بڑی قدر اور
منزلت تہی اور شاہنشاہ کا اس فن مین استاد تہا — غرض اسے بہی پائیسو
کی سازش کا الزام لگا کر مقید کیا — پیٹرونیس ایسے احتمال کی برداشت
نکر سکا اسلیئے اپنے تئین آپ مار ڈالنا چاہا اور نہایت خندہ پیشانی اور استقلال
کے ساتہہ کبہی تو اپنی رگین کٹوا ڈالتا اور کبہی بند کروا تا — اپنے دوستون کے
ساتہہ فصلت کے مقولے اور سنجیدہ تذکار کی باتین ہی فقط گفت و گو نکی
بلکہ ایسے مطالب درمیان لایا کہ جنسے اسکی تقریر مین کچہہ لغزش معلوم ہوتی تہی
— جسوقت وہ اشعار دلچسپ پڑہتے تو [illegible] تاریکی
طرح کی تکلیف انکے کلام اور حرکات سے ظاہر ہوتی — اسکے بعد تو [illegible]
تہراسس بارئیس سورانس اور [illegible] تہرلسیا قتل ہوئے — انکے پیچہے شجاع
کوربیو تہ جنسے نیرو کیواسطے پرتہیا والون پر بہت سی فتحین حاصل کی تہین
مارا گیا — یہانتک کہ ملکہ پوپیا [illegible] اسکے ظلم سے بچ نسکی جب حاملہ تہی
تو اسکے ایک ایسی لات ماری کہ حمل اسقاط ہوگیا اور مرگئی — آخرش
تمام لوگ اسکے ظلم سے تنگ آئے اسلیئے آپسمین اتفاق کرکے اس
ظالم اژدہا سے مخلصی کا ارادہ کیا — اس وقت مین

بائیسوان باب

۶۸ء سرجبس گالبا سپین کا گورنر جسقدر صلح کے باب مین نہایت دانا تہا اسیقدر دلاوری
کے باعث لڑائی مین بہت مشہور لیکن چونکہ ایسی لیاقت اور دانائی ظالم بادشاہون
کے تحت مین مضر ہوتی ہین اسیلیے چند سال تک حالت گمنامی اور کاہل وجودی مین
راضی اور خوش رہا — غرض اپنے ملک کو ایسے فاسق اور ظالم بادشاہ سے
نجات کرنیکے لیئے ایک بڑی فوج لیکر وندیکس کے بلانے سے روم کیطرف
روانہ ہوا — جسوقت سے کہ نیرو پر یہہ جنگ کا کیا تہا اسیوقت سے
اس ظالم نے بہی اپنے تئین برباد تصور کیا — وہ کہانے پر بیٹہا ہوا تہا
کہ یہہ خبر پائی فوراً متحیر ہوکر پانو سے میز کو پہینک دیا اور دو بلوری منقش
آفتابی بیش قیمتی توڑ ڈالے — تب ضعف کہاکر گر پڑا اور اپنے کپڑے
پہاڑ ڈالے اور سر پیٹ کر کہا کہ مین اب بالکل برباد ہوگیا — اب لوکستا کی
مدد چاہی یہہ عورت زہر دینے کے فن مین نہایت استاد تہی اس سے اپنی
موت کی تدبیر پوچہی اسنے ہر چند اس ارادہ سے اسکو باز کیا مگر لوگ
اسقدر منحرف ہوگئے تہے کہ وہ خود ایک گہر سے دوسرے گہر مین بہاگا پہرتا
تہا اور لوگ اپنے گہرون کے دروازے بند کرتے تہے آخر لاچار ہوکر
اپنے ایک خونریز سپہ باز سے کہا کہ تو میرے تئین مار ڈال اسنے بہی اسکی
درخواست کو نہ مانا — تب یہہ کہا کہ افسوس نہ تو میرا کوئی دوست ہے
اور نہ کوئی دشمن — الغرض سراسیمہ اور پریشان خاطر ہوکے بہاگا اور
دریائے ٹائبر مین ڈوبنے کا قصد کیا — لیکن اس ارادہ پر بہی
جرات نکر سکا تب یکایک ٹہر گیا اور ہوش مین آنکے ایک خفیہ مکان مین
جانا چاہا تاکہ اپنی بہادری پر پہر مستعد ہووے اور استقلال کے ساتہ

ساتھ مرے — اسی تکلیف مین اسکے غلام فیون نے اپنا گھر جو چار کوس کے فاصلہ
پر تھا اسکے رہنے کو پیش کیا جہان تھوڑے عرصہ تک نیرو چھپا رہا — نیرو نے
اسکی بات کو قبول کیا اور اپنا سر ڈھانک کر ایک رومال سے منہہ چھپایا اور اپنے
چار خانگی شخصون کے ساتھ جنمین کمبخت سپورس بھی تھا گھوڑے پر سوار ہوا —
اگرچہ سفر چھوٹا سا تھا تو بھی اسمین بڑی بڑی باتین واقع ہوئین — پہلے تو ایک
بھونچال کے واقع ہونے سے ڈر گیا پھر بجلی اسکے منہہ کے سامنے چمکی —
۲ اپنے گرد و پیش کیمپ کا غل و شور سنا سپاہی اسے ہزار دن پر دعائین دیتے تھے
— ایک راہ گیر اسے راستہ پر ملا اور کہا کہ یہ لوگ نیرو کی تلاش مین ہین
— ایک دوسرے مسافر نے پوچھا کہ شہر مین نیرو کی بھی کچھ خبر ہے —
اسکا گھوڑا ایک نعش سے جو راہ مین پڑی ہوئی تھی ڈر کر اچھل پڑا نیرو کا رومال
ہاتھ سے گر پڑا جب ایک سپاہی اسکا نام لیکر اس سے ہم کلام ہوا تب اپنا گھوڑا
چھوڑ کر شاہ راہ سے نکلکے ایک جنگل مین جو فیون کے گھر کے پیچھے تھا چلا گیا
اور جھاڑیون اور درختون مین جو اس جنگل مین بیشمار تھے با امن راہی ہوا — اس
ایام مین صاحبان مجلس امرا نے پریتورین پہرون کو گانٹھ لیا کیطرفداری مین دیکھکر
اسے شہنشاہ مقرر کرکے نیرو پر قوانین سابقہ کی سزا کے بموجب فتوا قتل کا
نافذ کیا — جب انکے ارادہ سے اسے خبر ہوئی تو پوچھا کہ قوانین سابقہ
کی سزا سے کیا مراد رکھتے ہین — کسی نے جواب دیا کہ ننگا کرکے برہنہ کرکے
اسکا سر شکنجہ مین رکھتے ہین اور تب اسے یہانتک اتنے کوڑے مارتے ہین
کہ مر جاتا ہے — نیرو یہ سنکر اسقدر ڈرا کہ دو خنجر جو ساتھ لایا تھا اور انکی
دھار کو خوب دیکھکر پھر انہین میان مین کرکے کہا کہ ابھی قضا کا وقت نہین

آیا ہی — تب سپورس کو حکم دیا کہ ان چہارون کیواسطے اسے غم و الم کرنا چاہیئے
پہر ایک کو اپنے نوکرون مین سے بڑی لجاجت سے کہا کہ تو اپنے تئین مار ڈال تاکہ
مجھے تیرے نمونہ سے تقویت حاصل ہو اور بعد ازان اپنی بے ہمتی اور نامردی پر
لعنت ملامت کرکے یہہ بولا کیا یہہ ناچیز امر نیرو کے لایق نہین ہی — پس اسواسطے
لازم ہی کہ اس کام مین مین بہی دلیری کرون القصہ اسکی غارت کا اب کچھہ عرصہ
دراز نتہا اسواسطے کہ سپاہی تلاش مین تہے اسکے مکان کے متصل آن پہنچے
انکے گہوڑون کے پانو کی آہٹ سنکر ایک خنجر نکالا اور اپنے حلقوم پر رکہکے
غلام اپا فرودیتس کی مدد سے جو اسکا منشی بہی تہا اپنے ایک زخم کاری لگایا۔
— غرض ابہی مرا نتہا کہ ایک سنتورین نے کمرہ مین آکر کہا کہ مین اسے مدد اور
تشفی دینیکو آیا ہون اور اپنی پوشاک پہلے اسکے زخم سے خون کو روکا — لیکن
نیرو نے اسکی طرف غضب دیکہکر کہا کہ اتنی دیر پیچھے اپنی وفاداری ثابت کرنیکو
آیا ہی — یہہ کہکر اسکی طرف صورت مہیب بنا کے خوب دیکہا اور ایک لحظہ
مین ایک خطرناک بہتنی کی سی صورت مین مرگیا — تیرہ سال سات مہینے اور
اٹھائیس دن تک فرمانروائی کی اور اکتیس برس کی عمر مین جہنم واصل ہوا —
گلبا بہتر برس کی عمر کا تہا جب شاہنشاہ مذکور کو عروج کے
سلطنت ہسپین مین گیا تہا — اسنے وزرا دربار ہی کیا کہ میرا تخت نشین ہونا عیش
کی تکالیف اور خرابیونکا موجب ہی — اسکی مد نظر تین مطالب تہے ایک تو
یہہ کہ سپاہ کی گستاخی اور متکبری کو روکے دوسرے یہہ کہ جن برائیون نے
سلطنت سابق مین بڑا طول پکڑا تہا انکی ممانعت کرے اور تیسرے یہہ کہ خزانہ
عامرہ کو جو سنا یقین ہے کہ فضول اور عیاشی کے سبب خالی ہو گیا تہا معمور کرے

کرے — ہرچند اپنے صلاح کارون کی تجویز سے فرمانروائی کرتا تہا تب بہی کبہی تو آپ سختی اور کفایت شعاری سے کام کرتا اور کبہی غفلت اور فضول خرچی سے اکثر بڑے بڑے شخصون کو بے ثبوت کسی جرم کے مقید کرتا اور بعضے اوقات گناہگارونکو معاف کردیتا — اس سبب سے سرکشیان اور جہگڑے واقع ہونے لگے —

گالبا یہہ خوب جانتا تہا کہ لوگ جو میرا ادب نہین کرتے مین سو باعث اسکا یہہ ہے کہ اول تو مین عمر رسیدہ ہون اور دوسرے یہہ کہ میرا کوئی ولیعہد نہین ہے — اسیلئے ایسے ایک شخص کو گود لینا چاہا جو ایسے مدارج عالی کے لایق ہو اور ضعیفی مین بہی خوف و خطر سے بچا دے — اسکے تمام یار و آشنا برگزیدہ آسبات پر راضی تہے کہ جسے چاہین اسے اپنا وارث تخت مقرر کرے پس آسبات پر انمین بڑا جہگڑا اٹہا — اونہونے اپنے واسطے درخواست کرکے کہا کہ مین نے شاہنشاہ کی بڑی خدمت کی ہے اور اسکے مین ہی پہلا شخص تہا کہ جب نیرو کی غارت مقرر ہوئی تہی بادشاہ مذکور کی مدد کے واسطے حاضر ہوا تہا — غرض گالبا نے اپنی پسند کو موقوف کرکے عوام الناس کی خیر و عافیت کے لئے صلاح اور مشورہ کرنا چاہا اور ایکدن مقرر کرکے پائیسو لوسینی انیس کو اپنے ہمراہ لیگیا — مورخ بیان کرتے ہین کہ پائیسو مذکور ہر ایک طرح اس عزت کے لایق تہا جو اسکے لئے تجویز ہوئی تہی — گالبا نے اس شخص کا ہاتہ پکڑ کر اپنا ولیعہد مقرر کیا اور اسے مناسب نصیحتین آیندہ کے طریق اور چلن کیواسطے دین — پائیسو کے اطوار سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ بخوبی ایسی بزرگ خدمت کے لایق ہے اور اسکی خصلت اور عادت سے بقدر حیا اور استحکامی اور حلم ظاہر ہوتا تہا کہ اپنی خدمت مفوضہ کو بخوبی انصرام دیگا۔

۲۶۲. بہ نسبت اسکے کہ اسکے حاصل کرنیمین اتنا بلند نظر نہ تہا ــ لیکن فوج اور اجماع امرا اس امر مین نا راض اور بے غرض نہ تہے اسلئے کہ ہمیشہ سے رشوت لینیکی عادت رکہتے تہے اور اسوقت ایسے شاہنشاہ کا مقرر ہونا نہین چاہتے تہے جو انکی طمع کو مدانسی نہین کر سکتا تہا ــ پس پائیسو کو پسند کیا اسکی عدل اور نیک اطواری بہی اس باب مین کچہہ کام نہ آئی کس واسطے کہ اکثر آدمی اسی طریق سے نفرت رکہتے تہے ــ اور تہوڑی مدت سے گالبا کا بڑا دوست تہا اور سلطنت مین ولیعہد ہونیکی امید رکہتا تہا اب مایوس ہونکے اور اپنی قرضداری کیطرف سے جو عیاشی مین صرف کی تہی حیران اور مجبور اپنے تئین پاکر تخت و تاج کو بزور لینا چاہا ــ جسوقت شاہنشاہ قربانی نیاز کر رہا تہا تب مخفی وہان سے چلا گیا اور سپاہ کو رشوت دیکر جمع کیا اور ظلم اور طمع گالبا کی بیان کی ــ جبکہ سپاہ نے اسکی مذمت اور شکایت کو بخوبی سنا تو نقاب حیا اور شرم کا بالکل دور کر کے اپنا ارادہ شاہنشاہ کو تخت پر سے معزول کرنیکا ظاہر کیا ــ تمام سپاہ سرکشی اور فساد پر مستعد ہوئی اور اسکی حمایت کر کے اپنے کاندہون پر سوار کر جلدی سے شاہنشاہ مشہور کیا اور اسے تلوارین سونت کر کمپو مین لے گئے تا کہ تمام شہر والے ڈر جائین ــ

نفی العزل

گالبا کو اسکے دوستون نے چہوڑ دیا سپاہی اسپر پل پڑے اور لوگون کے ہجوم کو دیوان عام مین معند مارا ــ گالبا نے انکو پاس آتے دیکہہ کر بہلی جوانمردی پر مضبوط اور اپنا سر آگے کو جہکا کر ان جلادون سے کہا کہ اگر خلق کی بہتری ہووے تو میرے سر کو کاٹ ڈالو ــ یہہ کہتے ہی سپاہیون نے انکا سر کاٹ کر ایک نیزہ کے انی پر رکہہ اوتہو کی نذر بکرا اسنے حکم دیا کہ

کہ اسنے گردکیوس کے لیجاوین اسکا دہڑ بازار مین پڑا رہا آخرش اسکے ایک غلام سنے اسے مدفون کیا — اسکی چہوٹی سی فرمانروای سات مہینے کی جسقدر اسکی نیکی سے مشہور رہی اسیقدر اسکے دوستون کی برائی سے جو اسکے ادبار کے شریک تہے بدنام تہی —

اوتہو اب شاہنشاہ مقرر ہوکر بڑے بے رحمی کے ساتہہ بادشاہت کرنے لگا اور ماریس سلیسس کو جوگالبا کا نہایت عزیز اور دوست تہا ... اور اسکے مخالفین ہم منتظر رہتی اور رضا برہوا بلکہ اسکی معزز عہدون پر سرفراز کیا اور کہا کہ وفاداری ایک انعام و اکرام کی مستحق ہوتی ہی —

اس اثنا مین افواج نے جو جرمنی مین تہی اپنے جرنیل ویٹیلیس سے بڑی بڑی بخشش اور انعام اور اقرار بہبودی کے پاکر اسے شاہنشاہ مشہور کیا اور اجماع امرا کا کچہہ خیال نکرکے بیان کیا کہ ایسے ایک مدارج عالی کے مقرر کرنیکا روم کی سپاہ کے ساتہہ مین اختیار ہی —

ویٹیلیس سے لڑنیکو اوتہو روم سے جلدی روانہ ہوا — ویٹیلیس کی فوج مین ستر ہزار آدمی تہے اور اسکے جرنیل ولنیس اور سیسنا تہے اور خود گال مین باقی فوج لانیکو ٹہر رہا تہا — افواج طرفین کی اس سینہ زوری اور جلدی کے ساتہہ ایکدوسرے کے مقابل ہوئین کہ تین دن مین تین بڑی بڑی لڑائیان واقع ہوئین اور سب مین اوتہو اور رومیون نے فایدہ حاصل کیا — مگر یہ فتوحات کچہہ پایدار نہ تہین اسواسطے کہ ولنیس اور سیسنا جو ابتک علیحدہ علیحدہ لڑتے تہے نئی فوج کی مدد پانے سے اپنے لشکرون کو شامل کرکے ایک تمام لڑائی پر مستعد ہوئے — اوتہو کی سپاہ نے بالکل شکست پائی اور اسنے اپنے تئین ہلاک کرڈالا اسکی بادشاہت فقط تین مہینے اور پانچ دن کی تہی —

اجماع امرا نے اب ویٹیلیس کو شاہنشاہ مقرر کیا اور دوسرے تمغے بادشاہت کے جو ایسے عہدون کیواسطے مقرر تہے

سنہ ۶۹ء جنکے طرفدار بہی زبردست ہوتے تہے اسے مرحمت کئے۔ بروقت روم مین
پہنچنے کے شہر مین۔ ایسی جگہہ سمجکر داخل ہوا کہ جسکا عدل اور حکومت کرتا بلکہ اپنا
شہر جانکے کہ جسکو لڑائی کرکے لیا تہا — ویٹیلیس سب قسم کی
عیاشی اور فضول خرچی کرنے لگا لیکن سب عیبوں مین سے اسکا ہوکے سے کہانا بڑا
عیب تہا کہانا کہا کر قے کرنیکی عادت اسلئے اختیار کی تہی کہ اپنی مرضی موافق طرح
طرح کی غذا کہا وے — وہ بہت سے روپے خرچ کرکے بڑے فضول سکے
ساتہہ ضیافتین کرتا — اور رعایا کی اکثر ضیافتون بے بلائے جاتا اور ایک
ہی دن مین تین مرتبے انکے ساتہہ کہاتا — ایسی برائیوں اور ظلمون کے کرتے
کرتے جینے سے تنگ ہوگیا تہا اور تمام خلقت کی نظر مین حقیر — یہان تک
کہ اہل روم نے اسکی حمایت کرنی چہوڑ دی افواج نے جو مشرق کیطرف
تہی بالاتفاق ہوکر ویسپیشین کو شاہنشاہ کرنا چاہا —
اس مہم کی تیاریون مین ہرچند ویٹیلیس غفلت اور عیش مین مستغرق تہا تو بہی
سلطنت بچانے کے لئے مستعد ہوا اپنے جرنیل ولینس اور سی سینا کو ان دست
اندازون کے مقابلہ کرنے کیو اسطے تیاریان کرنیکا حکم دیا — پہلے فوج
جو اٹلی مین بارادہ جنگ زیر حکم انٹونیس پرائمس کے داخل ہوئی تہی یہہ شخص
سی سینا کو کریمونا کے متصل ملا۔ لڑائی کے سب لوگ منتظر تہے مگر انہین کچہہ ایک عہد صلح کا ہوگیا سی سینا
دغا باز کر ویسپیشین کیطرف چلا آیا اسکی فوج اسبات سے بہت نادم اور پشیمان ہوئی مگر اپنے جرنیل
کو مقید کرکے اگرچہ بے سر تہی تو بہی انٹونیس پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا۔ لڑائی تمام رات
جاری رہی اور دوسری صبح کو تہوڑا سا آرام لیکر پہر جنگ و جدل مین مصروف
ہوئے غرض عجب اتفاق ہوا کہ جب انٹونیس کی سپاہ آفتاب کو طلوع

طلوع دیکھہ کر اپنی عادت معہودہ کی بموجب سجدہ کرنے لگی تو ڈیٹی لیس نے
خیال کیا کہ انکی مددکو نی کمک آئی ہی یہہ سمجھکر بہاگ نکلا اسکے تین ہزار بہادر
میدان کربلا مین کام آئے — اس عرصہ مین ڈیٹی لیس نے
ولیس ٹینین کو اس اقرار پر سلطنت چھوڑنی چاہی کہ درانصورت مجھہ نہ مارے
اور ایک آمدنی کافی میرے مصارف کے لئے مقرر کردے — اس درخواست
کی سعی کرنیکو خانگی لوگون کے ساتھہ محل سے مغموم نکلا — اور تب باہر جاکر اپنا
اختیار سی سیلیس کنسل کو دینا چاہا مگر کنسل مذکور نے انکار کیا پہر اس ذلیل اور حقیر
شاہنشاہ نے اپنے تمام تمغے شاہی سے دست بردار ہونیکا ارادہ کیا مگر چند
لوگون نے اسے اس ارادہ سے باز رکہا اور بآواز بلند کہا کہ اسے خود اختیار
ہے اس جزوی تقویت اور خاطر جمعی کے پانے سے پہر اپنی حکومت رکہنے کا
قصد کرکے جلدی اپنے بچانے مستعد ہوا — ایسی تشویش و پیچ پاچیس
بیس کی حالت مین نامے تسابٹیس نے کہ جسنے ویٹی لیس کو سلطنت سے چھوڑنے
کے لئے صلاح دی تہی اسکے بچانے کی کوئی راہ نہ دیکہکر ولیس ٹینین کیطرفداری کا
ارادہ کیا اسی لئے کیپی ٹول پر قابض ہوا — مگر اس ارادہ مین کامیاب نہوا
اسواسطے کہ ویٹی لیس کے سپاہیون نے اسپر بڑے غضب سے حملہ کیا اور
آدمیون کی کثرت سے اس مکان خوب صورت کو آگ لگاکر جلدی خاک مین
ملادیا — اس غضبناک آتش زنی کے وقت ویٹی لیس ٹیبریس کے محلمین
جشن کررہا تہا اور انکے ہولناک حلون کو دیکہکر بہت خوش ہوا نے سبیاٹس
پکڑا گیا اور تہوڑے عرصہ بعد شاہنشاہ کے حکم سے قتل ہوا — اسکا
بہانجا دومیشن جو بعد ازان شاہنشاہ نامزد ہوا تہا ایک پادری کی پوشاک

بہاگ گیا اورجو لوگ کہ اس آگ سے بچ رہے بتے سو تہ تیغ ہوئے
جب ولیس پیشین کا کپتان انیوٹینس شہر پناہ کے سامنے پہنچا تب ویٹلیس کے
سپاہیون نے بڑی کوشش اور مردانگی سے شہر کو بچانے کا ارادہ کیا —
اسپر بڑے غضب سے حملہ ہوا مگر فوج نے اندر سے محاصرہ کرنیوالون پر تاخت
کرکے بڑی سینہ زوری اور بہادری کے ساتہ اسے بچایا — لڑائی تمام روز
جاری رہی قلعہ کی سپاہ جو گہری ہوئی تہی لاچار شہر مین الٹی پہر آئی اور ایک
خطرناک کشت و خون کوچون اور بازارون اس شدت کے ساتہ ہوئی کہ اسکے
بچانیمین انکی کوشش بیفایدہ تہی — ویٹلیس کو ایک کونے مین
چہپا ہوا پایا وہان سے ظفریافتہ سپاہی اسکو پکڑ لائے — اسنے اپنی جان کو
تہوڑے عرصہ کے لئے بچانیکی خاطر یہہ مکر کیا کہ مجہے ولیس پیشین سے کچہہ مخفی کہنا ہے
جبتک وہ روم مین نہ آوے مجہے قیدخانہ مین رکہین — اسکا یہہ کہنا بیفایدہ
تہا اسلئے کہ سپاہی اسکی مشکین باندہ کر گردن مین ایک رسی ڈال آدہا ننگا کر
دیوانِ عام مین لعنت ملامت کرتے ہوئے لیگئے — آخرش سیاست گاہ
مین لاکر اسے گہسونسے مار ڈالا تب ایک قلابہ سے اسکی لاش کو بازار مین
سے کہینچکر بڑی بیحرمتی کے ساتہ دریاے ٹائبر مین پہینکدیا —

اجماع امرا اور فوج کی منظوری سے اب ولیس پیشین شہنشاہ مقرر ہوا اور
ان مدارج اور مراتب پر سرفراز ہوا جو اب طاقت والون کو خاص نصیب
ہوسے تہے بلکہ ایسے لیق اور دانا شخصون کیو اسطے جو عملداری کے قابل
تہے — چند روز اسکندریہ مین مقام کرنے کے عرصہ مین ایک اندہے اور ایک
بڑہے شخص کو فقط ہاتہ لگانے سے اچہا اور تندرست کو دوم

بائیسوان باب

روم کیطرف روانہ ہوا — اسکا بیٹا طاطیس اورشلیم کا محاصرہ کیا چاہتا تھا تو فوج کا اختیار اسے دیکر آپ آگے بڑہا اور چند میل کے فاصلہ پر روم سے اتباع امرا اور تمام باشندون سے ملاقی ہوا جنہون نے ایسے بزرگ اور تجربہ کار نیک بخت شاہنشاہ کے پانے سے بڑی خوشی ظاہر کی — اسنے بہی اپنی اپنی مراد کو پہنچایا یعنے جو شخص لئق تہے انعام واکرام سے نوازا اور اپنے دشمنون کو امان دیا اور شہریون کے اطوار اور وضع کو اپنے نمونہ سے درست اور بہتر کیا —

اسی عرصہ مین طاطیس نے یہودیون پر لڑائی برابر جاری رکہی — ان سینہ زور اور دیوانے لوگون نے مدت سے رومی حکومت کا اس خیال سے مقابلہ کر رکہا تہا کہ ہمین خدا تعالے مدد دیگا حالانکہ اپنی بیدینی اور کفر سے جناب باری مین بے ادبی کرتے تہے — انکے مورخ خود بیان کرتے ہین کہ نہایت پرلے درجہ کا ظلم اور بدی کرتے تہے آخرش قحط اور بہونچال وغیرہ کے واقع ہونے سے انکا نیست و نابود ہونا معلوم ہوا — یہانتک کہ آسمان و زمین بہی انکے دشمن ہوگئے اور انمین جہگڑے اور نفاق پیدا ہوئے وے دو گروہ مین جدا جدا سے ہوگئے آپسمین بغیر کسی جرم اور تقصیر کے ایکدوسرے لوٹنے اور غارت کرنے لگے اور اسوقت مین متقدمین کے مذہب اور خیرخواہی کی بہت سی شیخی اور نمود کرتے رہے —

انمین سے ایک گروہ کی سرداری مین جان فتنہ انگیز اور آتش زن تہا — اس دیوانہ شخص نے تمام شہر اورشلیم اور اسکے گرد نواح کے قصبون کو ہنگامہ اور لوٹ سے بہر دیا تہا — ایک تہوڑے عرصہ مین سائمن نے ایک فساد اٹہایا اور تمام ان چورون اور جلادون کو جو پہاڑون مین بہاگ گئے

جتھے جمع کرکے بتیرے شہرون اور قصبون پر حملہ کیا اور تمام ایڈیومیا کو جو اسکی
تحت حکومت مین تہی مسمار کردیا — آخرکار ان دونو سرکش تمردون نے آپسکے
رشک اور دشمنی کے سبب اورشلیم مین بڑا فساد برپا کیا جان تخانہ پر قابض ہوا
اور سائمن شہر مین متصرف ہوے دونو آپسمین بڑی دشمنی رکہتے تہے اور انکے دعوون
سے کشت وخون اور غارت پیدا ہوئین — یہ شہر بیشتر صلح اور دوستی کے سبب
بہت مشہور تہا اور اب فتنہ وفساد کی جگہ نامزد ہوگئی —
اس حالت مصیبت زدہ مین طائیٹس نے اورشلیم سے چہ فرسنگ کے فاصلہ پر
عید فسح کے دن کام کرنا شروع کیا اس تیوہار کے دن وہان چارون طرف سے
ہزارون آدمی اکٹہے ہوتے ہین رومیون کے آنے سے شہر مین مناقشے اور
جہگڑے موقوف ہوگئے پس باتفاق ہوکر دشمن عام سے مقابلہ کرنیکا قصد
کیا اور تب نزاع ملکی کا اچہی طرح سے بند وبست ہوا — انہون نے بڑے
ارادہ اور غضب کے ساتہ محاصرہ کرنیوالون کو اسقدر پریشان خاطر اور تتر بتر
کردیا کہ مجبور ہوا اپنا کیمپ چہوڑکر پہاڑون مین بہاگ گئے — غرض جب یہہ
تاخت اور یورش ہوچکی اور یہودی لاچار ہوکر پہر شہر مین اپنے ٹہیر آئے
تب طائیٹس نے اپنی بڑی بہادری ظاہر کی — اس شہر کی تہری
مضبوط دیوارین تہین اور اکیطرف گہری کہائی تہی — ٹیٹس نے باہر کی
دیوار کو توپخانہ لگاکر بہت سی محنت اور خوف اٹہاکے توڑا مگر اسوقت
یہودیون پر رحم کہاتا تہا اور انہین معاف کرنیکی تسلی اور تشفی دیتا —
حصار کے پانچ روز بعد طائیٹس نے دوسری دیوار بہی توڑ ڈالی اور اگرچہ وہان کے
گہر سے ہر شئے لوگون نے لے کے اٹہا دیا تب بہی آگے بڑہکر تیسری دیوار

بائیسواں باب

دیوار کے جو آگے نزدیک تھا اور دمدمے اخیر بھی توڑنے کی تیاریاں کیں — لیکن پہلے جوسیفس
ہموطنی کو شہر میں بھیجا تاکہ انسے اطاعت قبول کروادے اس شخص نے بڑی
فصاحت اور بلاغت سے انہیں سمجھایا مگر انہوں نے سخت درشتی سے اُسکو نکالدیا —
محاصرہ شہر کا اب پیشتر سے بھی زیادہ سختی اور زور کے ساتھ رکھا گیا نہر —
دمدمے اور مورچال جو انہیں بنائے گئے تو وہ انہیں دشمن نے انہیں مسمار کردیا
— آخرالامر کونسل میں یہہ تجویز ٹھہری کہ شہر کے گرداگرد ایک خندق کھود کر
انکی رسد اور کمک وغیرہ باہر سے اندر نہ پہنچنے دیں — فوراً یہہ تجویز عمل
میں آئی مگر یہودی کسیطرح سے اندیشہ مند نہوئے — ہر چند قحط اور وبا
[illegible] ت اور مری واقع ہوئی تو بھی یہہ لوگ خشم آلود اور بیباک ہو کے
مقابلہ کرتے رہے طاطیس نے اب تمام جنگل جو ایک بڑے فاصلہ تک شہر سے
تہا کاٹ ڈالا اور اُسے کلیں تیار کروا کر دیوار نزدیک پر لگائیں اور پانچ روز
کے عرصہ میں قلعہ کے اندر بزور داخل ہوا — یہودی شب ہی [illegible] اور [illegible]
امید میں رہتے تھے کسواسطے کہ انکے نزدیک پیغمبر لوگوں کو اسطرح بہکاتے تھے
کہ خداتعالے جلدی انکی مدد کریگا — لڑائی اس مقبرہ کی دیوار اندرون کے گرد
درپیش اب بڑی سختی سے نمودار ہوئی اور یہودی نیز اسلئے نہایت سراسیمگی کے ساتھ
انکے قدموں سے لڑتے تھے — طاطیس اس خوبصورت مکان کے بچانے میں بہت
راضی تھا مگر ایک سپاہی نے ایک جلتی لکڑی کسی ہمسایہ کے مکان میں پھینک دی
آگ مقبرہ تک جا پہنچی باوجود اسکے کہ طرفین سے اسکے بچانے میں بڑی سعی ہوئی
تو بھی تمام عمارت جلدی جلکر خاک ہوگئی — اس مکان کے جلنے سے یہودیوں کا
عزم سرد ہوگیا سب خیال کرنے لگے کہ اللہ تعالے نے ہمیں چھوڑ دیا

دیا مگر اور اسقدر روتے اور پیٹتے تھے کہ انکا دل و سوز ہمارا یہ سکے بیان میں آ
نہیں سکتا تھا — علے ہذا القیاس وے لوگ جو لب مرگ تھے مقبرہ منورہ کیطرف
اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھتے تھے اور روتے تھے کیونکہ اسکو اپنی جان سے بھی زیادہ
عزیز رکھتے تھے — لیکن میاد رسپاہیون نے تب بھی شہر مذکور کی جانب بلند اور مستحکم
بڑی کوشش سے بچایا — آخر طائیٹس کیپن لگا کر جلدی جا سے مذکور پر قابض ہوا
— جان اور سایمن کو برجون میں سے چھپا ہوا پکڑا — جان تو دایم الحبس ہوا اور
سایمن کو اپنی فتح کی جلو کیواسطے ہمراہ لیا — بہت سے باشندے قتل ہوئے
اور شہر کو چہ بینے کے حصار کے تہد بل پھروا کر بالکل مسمار اور نابود کر دیا — غرض
جناب یسوع مسیح کی پیش گوئی کے موافق پتھر پر ایک پتھر نہ رہا — اس حصار میں
لاکہ سے زیادہ مارے گئے اور ایک لاکہ کی قریب مقید ہوئے —
اورشلیم کے لینے سے سپاہیون نے طائیٹس فتحمند کو تاج پہنانا چاہا !
مگر اسنے بڑی حیا اور شرم کے ساتھ اس عزت کے قبول کرنے سے انکار
کرکے کہا کہ میں اس خدا کا بندہ ہون کہ جسنے اپنا غضب یہودیون پر نافذ
کیا ہے — روم میں تمام رعایا اس فتحمند کی جو فقط جرنیل مدہ
نہ تھا بلکہ پہلوان دلاور بھی تھا تحسین و آفرین کرتی تھی — اسکی اور اسکے
باپ ویسپیشین کی مراجعت کو لوگون نے حتے الامکان بڑی خوشی اور تجمل
سے ظاہر کی — اسوقت تمام چیزیں قیمتی اور خوبصورت اس فتح کی زیب
و زینت کے لئے موجود ہوئیں — لوٹ میں بہت سا ڈھیر سونے کا معبد
مذکور میں سے لائے مگر توریت اس لوٹ کی سب چیزون میں سے نہایت
بیش قیمتی تھی — یہہ پہلا وقت تھا کہ اہل روم نے باپ اور بیٹے کو

گویا اتفاق نصرت سند دیکھا تھا — اسوقت مین ایک خواب فیروز مندی کی تعبیر ہوئی اور اسپر تمام فتوحات جو طائیٹس نے یہودیون پر حاصل کی تہین ثبت کین اور آج کے دن تک اسی طرحسے موجود ہین —

اگرچہ مورخ جتنی تعریف ویس پیشین کی کرتے ہین اتنی اور شاہنشاہون کی خصلت اور نام آوری کی تحسین نہین کرتے تو بہی بہت سے کام فیاضی اور جاہ وجلال کے کئے مگر طمع اور تاراج سے خالی نہ تہا — چنانچہ بہتیرے محصولات نامناسب اور بیعزت لگائے یہان تک کہ پیشاب پر بہی محصول رکہا تہا — جبکہ طائیٹس نے ایسے محصول بیجا کی بہت سی شکایت کی تو ویس پیشین نے ایک روپیہ اسے دیکر کہا کہ اسکو سونگہہ اور کہو کہ اسمین کیسی بو آتی ہے اسلئے کہ یہہ روپیہ پیشاب کی آمدنی سے ہے — اسنے دس برس تک سلطنت کی رعیت اُسسے بہت پیار کرتی تہی اور وہ بہی انکی محبت کے لایق تہا کیمپینیا مین ایک بیماری مہلک اسکے لاحق حال ہوئی — جبکہ اب تک تہا اپنی موت کو نزدیک دیکہکر باواز بلند کہا کہ شاہنشاہ کو لازم ہے کہ کہڑا مرے — یہہ کہہ کر کہڑا ہو گیا اور اُن شخصون کے بازؤن مین جو کہڑے ہوئے تہے رحلت کی — طائیٹس اب بخوشی شاہنشاہ ہوا اور ایسی نیکی کے ساتہہ فرمانروائی کرنے لگا جو بادشاہ اور آدمی کے لایق اور مناسب تہی — درمیان حین حیات اپنے باپ کے اسپر ظلم اور اوباشی اور فضول خرچی کے بہتیرے الزام لگائے گئے تہے لیکن جسوقت تخت پر بیٹہا تو اسنے تمام پہلے عیوب بالکل ترک کرکے نہایت حلیم الطبع اور مقبول ہو گیا — پہلے اپنی رعایا کی محبت حاصل کرنے کے واسطے اپنی

ویسپسن کی سلطنت سے دومشن کی موت تک

۲۶۲• جو سون اور خواہشون کو ضبط رکہا — وہ مدت دراز سے برنیس جو دیا
بادشاہ ایگرپا کی ہمشیرہ کو جو نہایت حسین اور محبت انگیز تہی چاہتا تہا مگر
جانتا تہا کہ ایسی ایک رشتہ داری سے رومیوں کی بڑی بیعزتی ہوگی آخرش اپنے
عشق پر غالب آیا باوجود اسکے کہ انہین بہت سی محبت تہی اور بہت سی
تدبیرین اسکا ارادہ بدلنے کو کام مین لائی تو بہی اسکو اٹہا بہیجا — اگرچہ
بڑی محنت اور مشقت سے اپنی عیش و عشرت مین بشیر سے یا رود شتابانے سے
جیسے بہی انہین الکتفلم قلم انداز کردیا اس بردباری سے اسکی فیاضی اور انصاف
اور بہی زیادہ ہو گیا تمام اچہے لوگ اسے پیار کرتے تہے اسیلئے اسے لقب
خوشی خلق کا دیا اسکی تمام حرکات اور سکنات سے یہہ لقب اسکو بخوبی زیبا
تہا — طاسیس نے تمام مخبرون اور جہوٹے گواہون اور
مفسدون کو سزا اے سنگین دینے مین خوب کوشش کی — جن لوگون نے
کہ پہلے زمانون مین بباعث عیاشی اور دزدی کے بغیر سزا پانے کے بہت
اٹہایا تہا انکے گناہون کے انتقام کے سب لوگ خواہان تہے — ان شخصون
کو ہر روز سزا دینے لگا بلکہ انہین بازار و ایمفی تہیئٹر مین کوڑے پٹوا کر تماشہ گاہ
مین کہنچوایا اور تب سلطنت کے ویران ضلعون مین جلاوطن کیا یا غلامی مین
بیچ ڈالا — اسکی اہلیت اور اخلاق کی عیسائی مورخ بہی تعریف کرتے ہین
اسکا خاص قاعدہ یہہ تہا کہ سائیل کو نا امید اور نامراد نہین بہیجتا تہا — ایک
شب جب اپنی دل مین یاد کیا کہ آج مینے لوگون کے حق مین کوئی نیکی کا کام
نہین کیا تب چلاکر کہا کہ آج کا دن مفت کہویا اس مشہور مقولے کا یادگار سمجہتا
دراجلات سے ہمکو — اس فرمانروائی مین پہلے

بائیسواں باب

پہاڑ ویسیو ویس کے پھٹنے سے جو ایک آتشی پہاڑ شہر نیلیز کے متصل ہی بہتیرے
شہر اور قصبے ویران ہو گئے کیونکہ اسکی جلتی جلتی راکھ ایک سو میل کے
فاصلہ تک پڑتی تھی — اس قابل یادوقت میں پلینی مشہور محقق الاشیاء
نے اپنی جان کھوئی اسلئے کہ اس پہاڑ کے پھوٹنے کے دیکھنے کا بہت مشتاق
ہو کے شعلوں میں دم گھٹ کر مر گیا — اس کا اور اور
حادثوں کا اگریکلا کے برٹن میں فتح پانے سے معاوضہ ہوا — اس قابل
جرنیل نے ویسپیسئین کی سلطنت کے اخیر میں برٹن کیطرف بھیجا گیا تھا ان شہروں
کو جو باغی اور متمرد تھے مطیع کیا اور جنہوں نے رومی حکومت کی اطاعت بیشتر
سے قبول کی تھی انہیں آدمیت اور تہذیب و اخلاق سکھلائے — پہلے ویلیز
شمالی کے باشندے فرمانبردار ہوئے — تب جزیرہ انگلسی پر وارد
ہوا اور اسے تصرف میں لایا — غرض تمام ولایت پر قابض ہو کر اپنی فوج
کے درست کرنے میں ہر ایک طرح کی تدبیر کی اور ملک مفتوحہ کے باشندوں کو
خلق اور اہلیت میں تربیت کیا — اور اپنے نمونہ سے انہیں نصیحت کر کے
مقبرے اور تماشہ گاہیں اور نفیس مکانات تعمیر کرنیکے لئے سمجھایا —
امیروں کے لڑکوں کو سطرح کے فنون اور لاطین زبان سکھائی اور رومی
وضع پوشاک اور خوراک کے اختیار کرنے پر مایل کیا — بارے ان
وحشی اور دہقانی لوگوں نے فتحیابوں کے اطوار لطیف درجہ بدرجہ اختیار
کئے بلکہ انسے بھی ترجیح لیگئے — برٹن میں فتوحات پانے سے طامشیں
ہیند ہویں دفعہ پر سیر مقرر ہوا اگر اس عزت پر سرفراز ہو کر مدت تلک
نہیں جیا کیونکہ روم سے لوٹ کے ناگاہ بخار میں مبتلا ہو گیا — اور

تہوڑے ہی عرصہ بعد مر گیا مگر لوگ یہہ گمان کرتے تہے کہ اسکے بہائی ڈومیشن
نے جو مدت سے بادشاہ ہونا چاہتا تہا مروا ڈالا تہا — وہ اکتالیس برس کی
عمر مین مرا اور دو برس دو مہینے اور بیس روز تک بادشاہت کی —
ڈومیشن کی سلطنت کی ابتدا سب لوگون کو پسند آئی کیونکہ وہ فیاضی
اور جسم دلی اور منصفی کے سبب بہت مشہور تہا — لیکن جلد اپنی اصلی کج طبعی
اور بیوقوفی ظاہر کرنے لگا — بجاے علوم و فنون سیکہنے کے جیسے کہ اسکے
باپ اور بہائی نے کیا تہا وہ سب قسم کی تحصیل سے غافل رہا اور نہایت پست
ہمتی کے شوق تیر اندازی اور قمار بازی کے اختیار کئے — وہ تیر اندازی
کے فن مین اسقدر قابل تہا کہ اکثر ایک غلام کو ایک فاصلہ پر ہاتہہ پہیلا کر کہڑا کرتا
اور ایسی خوبی کے ساتہہ تیر مارتا کہ تمام تیر انگلیون کے اندر جسپیدہ ہو جاتے
پہر ایک پانچوین برس تین قسم کے کہیل اور تماشے یعنے راگ ورنگ گہوڑ
دوڑ اور کشتی نئے مقرر کئے اور اسیوقت مین روم سے فاضلون اور ریاضی
دانون کو جلا وطن کیا — اس سے پہلے کسی شاہنشاہ نے اسقدر مختلف
مصارف کثیر کر کے ایسے تماشے مقرر نہین کئے تہے — درمیان ان
تماشون کے بڑے بڑے انعام و اکرام بخشتا اور تاج اور نافرمانی پوشاک
پہنکر جوپیٹر کے پجاریون کو اور فلیوین کے مدرسہ کے اماموں کو اپنے
عقب دو مینس بٹہلا کے آپ انکا اول صدر نشین تہا — جب اکیلا ہوتا
تو اپنے تئین نہایت ذلیل اور ذبون شغل مین معروف رکہتا — چنانچہ
اکثر مکہیان پکڑ نین وقت صرف کرتا اور اکی دم مین ڈورا باند ہتا کسی
نے نوکر و مزدور سے پوچہا کہ شاہنشاہ فرصت مین ہے اسنے جواب

واب دیاکرایک مکہی اسکی ہم نشین ہی — غرض جسقدر اسکی بادشاہت بڑہتی
ی اسیقدر اسکی برائیان بہی زیادہ ہوتی گئین اسکے خبث باطن کی پہلی دلیل یہہ
ی کہ انگریکلا سے نا شکر گذاری کے ساتہہ پیش آیا — ڈومیشین شہرت
نگی کا نام حاصل کرنیکا ہمیشہ بہت مشتاق تہا اور اورون کو ایسی شہرت حاصل
رنے سے بہت رشک رکہتا تہا — پہلے بہ بہانہ ایک مہم کے گال مین گیا ہی
ہر جو جرمنی کے لوگون مین سے تہے فوج کشی کی اور بغیر دیکہنے دشمن کے ردم مین
مراجعت کرکے بڑی دہوم دہام مچائی — اس مطلب کے لئے بہت
سے غلام خرید کے انہین جرمنی والون کی سی پوشاک پہنائی اور اس سواری
ذلیل کے ساتہہ شہر مین داخل ہوا رعایا نظاہر اسکی تعریف کرتی تہی مگر باطن مین
حقارت — انگریکلا کے برٹن مین فتح پانے سے وہ بہت رشک
کرنے لگا — اس بہادر اور قابل جرنیل نے ان فواید کی جہت جو کی خلکو ابہی
حاصل کی ہتی — کیلی ڈونیا والون پر فتح پائی اور برٹن والون کے سردار
گیلیکس پر جو بیس ہزار آدمی حکم مین رکہتا تہا غالب آیا اور بعد ازان ایک
بیڑہ اسکا رسے دریافت کرنیکو روانہ کیا آخرش معلوم کیا کہ گریٹ برٹن ایک
جزیرہ ہی — اور بہی جزیرہ اورکنیز کا ظاہر کرکے فتح کیا غرض تمام اسولایت
کو دانا اور عاقل نہاکر رومی مملکت کا پرگنہ نامزد کیا — جسوقت ان فتحون کی
خبر ڈومیشین نے سنی بظاہر تو خوش ہوا مگر باطن مین دلگیر — اسلئے کہ انگریکلا
کی بزرگی حاصل کرنے سے اپنی نامردانگی پر رشک سمجہتا تہا اور بجاے اسکے
نمونہ کی پیروی کرنیکے اسکے خدمتون کی لیاقت کو حقیر کرنے لگا — بیدلی سے
اسکی خاطرداری کی اور اسکی فیروزی کے لئے بڑی دہوم دہام سے مورتین

اور عزتین اسے عنایت کین لیکن اسی اثنا مین اسے اختیار سے بے اختیار کردیا اور یہ بہانہ کیا کہ وہ شام کی گورنمنٹ مین مقرر ہوگا — اگریکلا نے فی الفور اپنا پرگنہ سیلس لیس لوکس کے حوالہ کیا مگر جلدی دریافت کیا کہ شام مین کوئی اور ہی مقرر ہوا تھا — رات کیوقت روم مین مخفی مراجعت کی شاہنشاہ اسکے ساتھہ سرد مہری سے پیش آیا تھوڑے روز بعد گوشہ گزینی مین مرگیا بعضے یہہ کہتے ہین کہ ڈومیشین نے اسے مروا ڈالا تھا —

شاہنشاہ کوان

جنگلی قومون کی تاخت و تاراج کے باعث جو ملکت کو تمام جوانب سے گھیرے ہوئے تھین ایک کار آزمودہ کمیدان کی احتیاج پڑی — سارمیشیا والون نے الیت یا کے باشندون کے ساتھہ متفق ہوکر فرنگستان مین تاخت خطرناک کی اور تمام لشکر رومیونکا نیست و نابود کرکر اسکے جرنیل کو ہلاک کیا — ڈیسیا والون نے بسر کردگی بادشاہ ڈیسی بالس کے حملہ کرکے رومیو نکو بہتیری لڑائیون مین شکست دی — آخر یہہ وحشی اور جنگلی لوگ کچھہ ایک تو فوج کے ڈر سے اور کچھہ ایک روپیے کی مدد سے دب گئے اس روپیہ کے پانے سے انہین آئندہ کو تاخت و تاراج کرنیکی تقویت حاصل ہوئی — لیکن کسی حالت سے دشمن مجبور ہوکر ہٹ گیا تسپر بہی ڈومیشین نے فتح اور فیروزی کی عزتین حاصل کین — وہ بڑی نمود اور تجمل سے روم مین پہر آیا اور باوصف اسکے کہ فتح نہین پائی تہی تو بہی دو مرتبہ مبارکبادی اور فیروزمندی پانے سے راضی نہوا اور اپنی فتح کی نمود کے لئے لقب جرمنیکس کا اختیار کرنیکا قصد کیا حالانکہ جن لوگون سے لڑنیکو گیا تہا انسے کبھی نہین لڑا — جون جون اسپر رنجش خندگی ہوتی تہی تون تون ہر روز اسکا تکبر زیادہ اطاعت چاہتا تہا — اپنی

بائیسوان باب

اپنی مورتین سونے اور چاندی کی بنوائین اور خداؤن کیسی پرستش اور عزت اپنے
واسطے اختیار کین اور حکم دیا کہ تمام لوگ مجھے خدا کرکے مانین — اسکا ظلم بہی
غرور کی برابر تہا اور جزوی بہانون سے اجماع امرا کے بہتیرے نامور اور دانا
اصحابون اور اور لوگون کو قتل کروا ڈالا — ایلیس لاما صرف ٹہٹا کرنے کے
سبب گو اسکے مزاج مین کسی نوع کا تنزل اور بے ادبی نہ تہی قتل ہوا — کوسیئنس
اسلئے مارا گیا کہ اوتہو کے وطن کو مانا تہا — پومپوشیانس یون قتل ہوا کہ ایک
منجم نے بیشتر کہا تہا کہ تو شاہنشاہ ہوگا — سیلس میشس لوکلس کو جو اسکا لفٹنٹ
برٹن مین تہا اسواسطے مار ڈالا کہ نئی قسم کے نیزے اپنی طرف سے ایجاد کرکے
اپنے نام پر انکا نام رکہا تہا — جونیس رسٹیکس بہی ایک کتاب مشہور کرنیکے
سبب تہ تیغ ہوا اسلئے کہ اس کتاب مین تہرسیا اور پریسکس دو فاضلون کی جو
ویسپیشن کے تخت پر بیٹھنے کو مانع ہوئے تہے بہت سی تعریف کی تہی —
جرمنی کے گورنر لوشس انٹونیس نے اسوقت دریافت
کیا کہ روم مین شاہنشاہ کو ناپسند کرتے ہین اسلئے تخت کے لینے کا قصد کیا اور
تمغے شاہی اختیار کئے — چونکہ بڑی فوج کا سردار تہا تو بہی اسکی فتح مدت
تک شبہہ مین رہی لیکن دریار راین کے یکایک طغیانی پانے سے اسکی فوج
جلدی جلدی منقسم ہوگئی اور اسی عرصہ مین شاہنشاہ کے جرنیل نارمینڈس سے بالکل
شکست کہائی — نوید اس فتح کی روم مین قدرت الہی سے اسی روز پہنچی جس روز
لڑائی واقع ہوئی تہی — اس جزوی ظفر ناپایدار کے باعث دومیشین کا ظلم
وستم اور بہی زیادہ ہوگیا — دشمن کے شریکون کو دریافت کرنے کے نئے
نئی وضع کے شکنجے ایجاد کئے کبہی انکے ہاتہ کاٹ ڈالتا اور کبہی ان شخصون کی

انیتیریون کو جلاتا جنکو دشمن سمجھتا ہے — الغرض بڑھتے بڑھتے مکروفریب سے
ظلم و تعدی کرتا اور فتوے سے قتل بدون نرمی اور رحم دلی کے نافذ کرتا اپنے داروغہ
کو اسطرح پہ پہانسی دی کہ ایک رات بیشتر اس سے نہایت دوستانہ طور سے پیش آیا
اور اسکے واسطے اپنے دسترخوان سے ایک رکابی کو فتون کی بہیجی — اور آرمی
ٹیس کلمینس کو اُسنے ذرا اپنی پالکی مین بٹہلا کر لیگیا جسپر وہ اسے قتل کرنا چاہتا تہا —
اجماع امرا اور امیر اس سے نہایت اندیشہ مند تہے اور اکثر انکی استیصال کرنیکو انہین
دہمکاتا تہا — ایکمرتبہ اجماع امرا کو متحیر کرنیکے لئے دیوان عام کو لشکر کے ساتہہ
جا گہیرا — اور کبہی نہین گوناگون طورون سے ڈراکر دل بہلاتا اور کبہی انہین ضیافت
عام مین بلاتا اور جب محل مین داخل ہوئے تو بہت سی انکی خاطرداری کرکے
ایک بڑے وسیع کمرہ مین لیگیا جہان تمام مکان مین سیاہ کپڑا منڈہا ہوا تہا
اور کئی ایک چراغ کم روشن تہے کہ جنکی روشنی سے اس جگہہ کا خوف و خطر
معلوم ہوتا تہا — تمام مکان مین کفن کے سوا دوسری چیز دکہلائی نہ دیتی تہی چیز اجماع
امرا کے ہر ایک ارکان کا نام لکہا ہوا تہا انکے سوا اور اور چیزین خوف و
خطر کی اور آلات قتل کے رکہے ہوئے تہے — جبکہ یہہ تمام محفل درد دلی
اور دل سوزی سے ان تیاریون کیطرف دیکہہ رہی تہی تب تہوڑے سے آدمی
اپنا اپنا بدن سیاہ کئے ہوئے اور مشعلین ہاتہہ مین لئے کمرہ مین داخل ہوئے اور
ان کے گرد و پیش ناچنے لگے — تہوڑی دیر بعد جس وقت تمام مہمان بجز موت کے
دوسری چیز کی امید نہ رکہتے تہے کیونکہ ڈومیشن کی بیرحمی تلون کو خوب جانتے تہے
تب ناگاہ کمرہ کے دروازے کہل گئے اور ایک خدمتگار نے اندر آکر انہین
کہا کہ شاہنشاہ کا یہہ حکم ہے کہ تمام مجلس برخاست ہوجاوے —

یہان تک کہ حرص اور طمع کے باعث اسکے ظلم بہن زیادہ تر ناپسندیدہ تہے
— ایک شخص کے قتل کرنے کے بعد اکثر مال زادیون کے ساتہہ انہین حاموں میں
جاتا جنمین وسے خود جاتین — اسکی سلطنت کے ایام اخیر پہلے ظلم و ستم سے
زیادہ تر بد اور ناگوار رہتے — حالانکہ نیرو بادشاہ نے بہت سی ظلم و تعدی
کی مگر اسکی تعمیل کو نہ دیکہتا تہا اور اسکی بادشاہت مین بتیری کمبختیان ظاہر ہوئین
مگر یہہ ظالم لوگون کی اذیت اور عقوبت کو خود دیکہتا اور ہر ایک طرحکا رنج
وغم دینے مین خوش اور محظوظ ہوتا تہا — لیکن اس جفاکار بادشاہ کا بہی
وقت جلدی آن پہنچا — ان شخصون کے بیچ مین جنکو بہت پیار کرتا یا جنکی طرف
سے بدگمان ہوتا اُنکی جورو دومیشیا تہی اس عورت کو اسکے پہلے شوہر
ایلیس لاما سے چہین لیا تہا — یہہ ظالم جن لوگون کو غارت کرنا چاہتا انکے
نام تختیون پر لکہکر بڑی خبرداری سے پاس رکہتا — ڈومیشیا نے طالع کی
مدد سے اچانک اُن تختیون کو دیکہہ لیا اور جب اپنا نام انمین ثبت پایا تو بہت
سراسیمہ اور متحیر ہوئی — فہرست جانگزا تب نوربانس اور پیرٹونیس پہرہ دارین
گروہ کے سرداروں کو دکہلائی اسلئے کہ انکے نام بہی انمین مندرج تہے اور
سٹی فانس داروغہ کو بہی دکہائی یہہ شخص نے الضرور بڑی چالاکی سے سازش
مین شریک ہوا — انہون نے اس مطلب کو عمل مین لانیکے لئے اظہار ہون شہر
کی مقرر کی — اسی روز صبح کے وقت شاہنشاہ نے حمام مین جانیکی
تیاری کی اسکے فراش پیرٹونیس نے بادشاہ کے پاس آکے عرض کی
کہ سٹی فانس بادشاہی داروغہ کی بڑے بڑے امر کے مقدمہ مین کچہہ
التماس کیا چاہتا ہے — شاہنشاہ نے حکم دیا کہ نوکر چاکر سب باہر

۹۶ء چلے جاوین ستی فانس ایک کپڑا ماتہہ پر لپیٹے ہوئے داخل ہوا اسنے یہہ وضع داستانہ پہننے کی چند روز سے اسلیے اختیار کی ہتی کہ خنجر ہاتہہ مین چھپا رہے کسواسطے کہ یہہ حکم تہا کہ کوئی شخص ہتیار باندہ کے حضور مین نجاوے غرض یہہ بہانہ شاہنشاہ کو آگاہ کیا کہ سازش حضور کے خلاف بنی ہی اور ایک کاغذ جسمین اسکا احوال مندرج تہا بادشاہ کو پیش کیا — جسوقت ڈومیشین اس کاغذ کو بڑے شوق سے پڑہ رہا تہا تب ستی فانس نے خنجر نکالکر اسکی کمر مین مارا — مگر زخم کاری نہ لگا ڈومیشن نے قاتل کو پکڑ کے زمین پہ دے مارا اور مدد کیواسطے غل مچایا — لیکن پرتہی نیس اپنے غلام بیٹہ باز اور دو اور چہوٹے چہوٹے افسرون کے ساتہہ اندر گیا اور بڑے غضب اور غصہ سے شہنشاہ کے پاس جاکر سات زخم ایسے کاری مارے کہ اسکا کام تمام کیا جو کچہہ کہ مورخ ایپولونیس ٹینیس کے حق مین جو تب افسس مین رہتا تہا بیان کرتے ہین محض غلط ہی — اس شخص کو بعضے جادوگر کہتے ہین اور بعضے ایک موحد بیان کرتے ہین مگر حقیقت مین وہ ایک فیلسوف تہا حاصل کلام یہہ ہی کہ جسوقت ڈومیشن مارا گیا تہا اسوقت یہہ شخص شہر کے ایک باغ مین درس دے رہا تہا مگر یکایک ایک ذرا ٹہر کر آواز بلند کہا شہر اے ستی فانس آفرین مار ظالم کتین — تب پہر دم لیکر کہا کہ اے دوستو خوش ہو کہ ظالم آج مارا گیا وہ اپنے گناہون کے باعث قتل ہوا دیکہو کہ جسوقت مین خاموش ہو رہا تہا اسیوقت وہ مارا گیا تہا — پچہلے مین عمر بہت سے تذکار عجایب وغرایب اسکی موت کے باب مین مشتہر نے بیان ہونے تہے اور بہتری فالین اور باتین خلاف قیاس ظہور مین

ظہور مین آئی تہین سب حقیقت یہہ ہے کہ لوگ ایسی ایسی باتون اور قانون پر بہیہ یقین لانے لگے تہے اور جہالت سابقہ دوبارہ انپر غالب آئی تہی — جس ملک مین جہالت ہوگی تو اُس مین دغا اور فریب بہی بالضرور ہوگا ::

تیسوان باب

روم کے پانچ نیک بخت شاہنشاہون کا احوال

جسوقت یہہ ظاہر ہوا کہ ڈومیشین قتل ہوا ہے تب صاحبان اجماع امرا نے اسکے نام پر بہت سی لعنت ملامت کرنی شروع کی — اور حکم دیا کہ اسکی مورتون کو توڑ ڈالین اور اسکی تمام کتابوں کو محو کرین اور شہرت اور نام آوری کی فہرست سے اسکا نام موقوف ہووے اور اسکی تکفین و تجہیز نہونے پاوے — ان لوگون نے جو سلطنت کے امور مین کچہہ اختیار رکہتے تہے اسکے مرنے سے مغموم نہوئے مگر سپاہی جنکو مہربانیون اور بخششون سے نواز کر متمول کیا تہا اپنے مربی کا غم و الم دلسے کرتے تہے —

غرض صاحبان اجماع امرا نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو پیشتر اسکے کہ فوج خود کسیکو مقرر کرنیکا قابو پاوے متعین کیا چاہئے اور کرشیس نروا اسی روز تخت نشین ہوا جس روز وہ ظالم مارا گیا تہا — بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص سپین کی ایک خاندان نامی مین سے تہا اور جب تخت پر رونق بخش ہوا تہا تو اسکی ۶۵ پینسٹہہ برس کی عمر تہی — اس زمانہ مین روم مین اپنی نیکی اور حلم اور اداب قوانین کے باعث بہت مشہور اور نام آور ہوگیا تہا اور اپنی نیک اطواری کے سبب ایسا مراتب بزرگ حاصل کیا تہا — چونکہ رعایا مدت دراز سے تعدی اور بیرحمی کی خوگر ہوگئی تہی تو نروا کی حکمرانی سے بہت ہی

۴ خوبصورت اور محفوظ ہوئی اور اسکی ناتوانی کا نام مروت اور مہربانی رکہا) اسلئے
کہ وہ بڑی دردمندی کے ساتہہ انصاف کرتا تہا) بروقت تخت نشینی کے
اسنے قسم کہائی تہی کہ باوجودیکہ صاحبان اجلاع امراکسی طرحکی بے انصافی کرین
توبہی میری سلطنت مین کوئی مارانہ جائے گا — اس قسم کو اسقدر ایمانداری
کے ساتہہ وفا کیا کہ جب دو اصحاب اجلاع مذکور نے اسکے مارنیکا ارادہ کیا تہا
توکسی نوع کی سختی یا ظلم اُنپر روا نہ کہا بلکہ انہین دیکہنے کے لئے بلایا اور کہا
کہ مین تمہارے ارادہ سے بیخبر نہین ہون تب انکو اپنے ساتہہ تماشہ گاہ عام
مین لے گیا اور وہان انہین سے ہر ایک کو ایک خنجر دیکر کہا کہ با ذوق مجہے
مار ڈالو اور تمہارے صدمہ اور ضرب کو کسی طرف سے نہین بچاونگا —
وہ روپئے کیطرف سے بہی اسقدر بے پرواہ تہا کہ جب ایک نے زمین
مین سے بڑا خزانہ پایا اور شہنشاہ کو لکہا کہ مین اس خزانہ کو کیا کرون بادشاہ
نے جواب مین کہا کہ تجکو اختیار ہے مگر اس شخص نے شاہنشاہ کو پہر لکہا کہ میرے
اخراجات سے بہت بڑا ہے اور مجہ جیسے غریب آدمی کے لایق نہین ہے
تب شاہنشاہ نے اسکی دیانتداری کی تعریف کرکے لکہا کہ تو اسے
اڑا ڈال — ایسی زندگی فیاضی اور نرمی کی دشمنون سے
خالی نہین ہوتی — جیلیس روفس کو کہ بادشاہ کا مقابلہ کیا تہا فقط معاف
ہی نہین کیا بلکہ اپنے ساتہہ کنسل بنایا — کالپرنیس کرسیس نے بہی
چند اور شخصون کے ساتہہ اسپر سازش بنائی مگر نروا جو شخص واجب
القتل تہا اُسے نہین جلاوطن کرنے مین راضی تہا مگر اجلاع امرا اُسے سزا سخت
دینی چاہتی تہی — لیکن بڑی سرکشی پہ پیٹورین گروہ نے بسبر کردگی کیسپر

تیسواں باب

۲۸۳ ٹیسیٹس اولیانس کے نیابت تاکہ شہنشاہ مرحوم کی موت کا عوض لیوین اسلیے
کہ انکو بہت پیار کرتا تھا اور انپر اکثر مہربانیان اور نوازشین کیا کرتا — نزو ایک
لوگون سے مہربانی کرنیکے سبب بڈون کی نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہو گیا
حتے الامکان اس سرکشی کے دبانے مین سعی کی اور اپنے تئین مفسدین کے
روبرو حاضر کیا اور چھاتی کھول کر کہا کہ مجھے تم مار ڈالو تاکہ نا احسانمندی اور
بے منصفی کا گناہ تمپر نہو — مفسد سپاہیون نے اسکی باتکا کچھ لحاظ نکر کے
پیٹرونیس اور پرتی نیس کو گرفتار کر کے بڑے رنج اور سختی کے ساتھ ہلاک
کیا — غرض اسبات سے بھی راضی نہو کر اپنی سرکشی کے قبول کرنیکو بادشاہ
لیتین مجبور کیا اور لوگون کے سامنے یہہ کہلوایا کہ مین سپاہیون کی ایما ندار ی
کا بہت ممنون ہون — شاہنشاہ کی خواہشون پر ایسی
ایک قید نامناسب کے ہونے سے انجام کار نیک ہوا اُسکے باعث ٹراجان
کو گود لیکے اپنا ولیعہد مقرر کیا اسلئے کہ زمانہ حال کے فساد اور ہنگامہ کیطرف
سے مجبور ہو کر سلطنت کے امور مین ایک مددگار کی احتیاج رکھتا تھا اور اپنے
تمام رشتے دارون کو ایکطرف کر کے الیاس ٹراجان کو جو اسکے خاندان
مین سے نتھا اور اسکی طرف سے بطور نیابت کے جرمنی مین تھا ولیعہد مقرر
کیا — قریب تین مہینے کے بعد ریگیولس ایک رکن اجماع امرا پر بڑا غصہ
کرنیکے سبب بخار مین مبتلا ہو کر مرگیا اسنے ایک برس چار مہینے اور نو دن
سلطنت کی — وہ پہلا شخص تھا جسنے غیر ملک سے آ کے
روم مین سلطنت کی تی اور حقیقت مین فیاضی اور بردباری کے سبب بہت
نام آور تھا اور دانائی کے سبب بہی موصوف باوصف اسکے کہ اسنے

۲۸. کوئی دلیل قوی نہ تھی بجز اسکے کہ سلطنت مین اپنا ولیعہد مقرر کیا تھا —
ٹراجان نے جرمنی مین سے جہان حاکم تھا روم کیطرف مراجعت
کرنیکی تیاری کی اور بروقت وارد ہونیکے پلوٹارک حکیم اپنے اُستاد سے
یہہ نصیحت ایک چٹھی مین پائی کہ تو اپنی لیاقت سے ایسے بزرگ مدارج پر سرافراز
ہوا ہی مگر کسی طرح کی لجاجت اور درخواست سے نہین اسیلئے مجھے پروانگی
دے کہ مین تجکو تیری نیکیون کیواسطے اور اپنے طالع سعید کو مبارکبادی
دون — اگر سلطنت مین آیندہ کو پہلی لیاقت کی موافق بخوبی انتظام
کریگا تو مین بہت خوش ہونگا — لیکن اگر حکومت کے سبب خراب ہوگا
تو مجھے خطرہ جان کا ہوگا اور تیرے اطوار سے مین مفت بدنام اور دلگیر
ہونگا — شاگرد کی خطا اور قصور سے اُستاد کا الزام ہوتا ہے —
سنیکا اپنے شاگرد نیرو کی تعدی اور بیرحمی سے بدنام ہوا اور سقراط
اور کواینٹیلین نے بھی اپنے شاگردون کی بداطواری سے لوگون کی
سرزنش اور مذمت اٹھائی — لیکن یہہ تیرے اختیار مین ہی کہ ہم تم
لوگونمین مجکو معزز اور ممتاز کرسکتا ہی — اسیلئے تجھے لازم ہی کہ اپنے
تمام شوقون اور جوشون پر غالب آوے اور اپنے سب افعال مین نیکی
ثابت کرے — اگر ان نصایح کی تعمیل کریگا تو میری بہت ناموری
ہوگی اور اگر تو انکی طرف سے تغافل رکھے گا تو میری اس چٹھی سے
ثابت ہوگا کہ پلوٹارک کی نصیحت اور حکم سے کوئی کام نامناسب نہین
واقع ہوا ہے بلکہ تو نے خود وہ کام کیا ہی — اس چٹھی کو مینے اس لئے
بیان کیا ہی کہ ایسے ایک دانا حکیم کے کلام کا وہ ایک نمونہ ہی

اسّل

ہوتا ہے کہ ایسے عمدہ بادشاہ کو اسطرح نصیحت کی تہی —
نیکبخت شاہنشاہ کے ہم عصر اسکی اسطور سے تعریف اور ثنا کرتے ہین کہ کاز
وبار مین بہت محنتی اور دشمنون کی طرف سلیم الطبع تہا اسے اپنے مزارع کیطرف
سے بہت چاہتی اور مستحق اور لئق شخصون سے باسلوک پیش آتا اور نہایت
کفایت شعاری سے کام کرتا بلکہ متاخرین بہی اسکی تعریف کرتے ہین —

تخت نشینی کے بعد پہلے ڈیشیا والون سے جنہون نے ڈومیشن
کے وقت مین سلطنت کے اضلاعون مین بیشمار تاخت وتاراج کی ہتین لڑائی مین
مصروف ہوا — اسیلئے ایک فوج قوی بہرتی کی اور جلدی سے ان وحشی
اور دہقانی ملکون مین کوچ کیا وہان ڈیشیا کے بادشاہ ڈیسی بالس نے بڑی
سختی کے ساتہہ مقابلہ کیا — آخرالامر یہہ بادشاہ ایک عام لڑائی لڑنیکو
بلاچاری مستعد ہوا اور جب آگے لڑ نہ سکا تو آخرکار بڑی خونریزی کے ساتہہ
شکست پائی — رومی سپاہیونکو اسوقت اپنے زخم باندہنے کیلئے کپڑے
کی حاجت ہوئی شاہنشاہ نے اسی وقت اپنی پوشاک پہاڑ کر انہین عنایت کی
— اس فتح سے دشمن نے ناچار ہوکر صلح کی درخواست کی اور بڑے بڑے
نقصان اٹہاکر شرائط صلح کی حاصل کین انکا بادشاہ رومی کیمپ مین آیا ٹراجان
کی مراجعت کے وقت فتح کی دہوم دہام معمولی اور خوشیان دوامی طور مین
ہوئین مگر اس خبر کے پانے سے بہت متحیر ہوا کہ ڈیشیا والون نے دشمنیان
پہر برپا کی ہین — ڈیسی بالس انکا بادشاہ رومی ملک کا ایکمرتبہ پہر دشمن
سمجہا گیا اور ٹراجان نے اسکی سلطنت پر ثانیہ جنگ کیا — دشمن کے
ملک پر خاطرخواہ چڑہائی کرنیکے لئے دریاے ڈینیوب پر ایک پل بنوایا

— یہ پل عجیب اس دریائے عمیق اور وسیع اور تیز رو پر تعمیر ہوا تہا اور
اسکی محرابین بائیس سے زیادہ تہین اسکی کہنڈرات کو جو ابتک باقی ہین اس زمانہ
کے معمار دیکہکر تعجب کرتے ہین کہ متقدمین لوگون کے ارادے کسقدر بزرگ
اور دلیر تہے — اس پل کے تمام ہونے پر ٹراجان نے بڑے زور
وشور سے لڑائی جاری رکہی اوسنے سے اوسنے سپاہی کے ساتہہ میدان
جنگ مین ماندگی اور تکان اٹہاتا اور اپنے نمونہ سے انہین تقویت دیکر انسے
کام لیتا — ان وسیلون سے باوجود اسکے کہ ملک بہت وسیع اور ملے تردد
تہا اور باشندے بہی بہادر اور تند خو تہے تو بہی تمام ملک فتح کرکے داسیا
کی سلطنت کو رومی مملکت کا ایک پرگنہ بنایا — بادشاہ ڈسیبالس نے
بہاگنے کا ارادہ کیا مگر کہین سے نکلنے کی راہ نہ دیکہکر اپنے تئین آپ مار ڈالا
اس فتح سے اسقدر شان اور نام سلطنت کا ہوا کہ ابتک اسقدر نہین ہوا تہا
— ہندوستان کے اضلاع اندرونی سے ایلچی آئے اور ٹراجان کو فتح
اور فیروزی کی مبارکباد دیکر دوستی چاہی — بڑی شان وشوکت سے
روم مین داخل ہوا اسکی فتح کی خوشی اور نشاط ایکسو بیس روز تک عمل
مین آئین — سلطنت مین امن واقبال مقرر کرنے کے باعث
رعایا کا بڑا محبوب اور معزز ہوا یہان تک کہ لوگ بہی اسکی پرستش کرنے
لگے شہر کو تعمیرات عمدہ سے آراستہ کیا اور بد آدمیون سے پاک صاف
کرکے نیک اور دانا شخصون کے ساتہہ بڑے اخلاص و اخلاق سے پیش
آتا اور دشمنون کیطرف سے بالکل اندیشہ نرکہتا بلکہ اسقدر بے پرواہ
تہا گویا اسکا کوئی دشمن نہ تہا — اس بادشاہ

تیسوان باب

۲۸۷ بعد مسیح ۹۰ سنہ مسیح ۱۰۷

دشاہ کی نیک نامی پر صرف ایک بات کا داغ لگتا ہی سو یہہ ہی کہ سلطنت کے
دین برس مین لوگونکی فہمایش سے عیسائیون پر گمان بد کی نظر سے دیکہنے لگا
وض بہتیرے انہین سنے ہنگامہ اور شریری کامون کے سبب ہلاک ہوے —
آخرش چند روز بعد انکا قتل کرنا اور حیران کرنا موقوف ہوگیا اسلیے کہ شاہنشاہ
کو یہہ صلاح ہوئی تہی کہ وے بیچارہ اور بیگناہ ہین اور کسیکو اذیت اور تکلیف
نہین دیتے ہین اسیلئے انہین سزا دینے سے باز رکہا —

اس شاہنشاہ کی بادشاہت مین ایک سرکشی خطرناک یہودیون کی طرف سے
مملکت کے تمام اضلاع مین برپا ہوئی ان کمبخت اور دیوانے لوگون نے اسکی
اطاعت سے آزاد ہونے کے لئے جسوقت کہ تراجان مشرق کی مہم پر گیا تہا
سب رومیون کو جو ہاتہ لگے مار ڈالا — یہہ سرکشی پہلے ملک سیرین مین جو
رومی ضلع افریکا مین تہا شروع ہوئی اور تب وہانسے مصر تک یہہ شعلہ
دشمنی کا پہیلکر جزیرہ سایپرس تلک پہنچا — انہون نے ان مکانون کو
بڑے غضب کے ساتہ قریب ویران کردیا — انکی سنگدلی اور وحشت
اسقدر بڑہی کہ اپنے دشمنونکا گوشت کہاتے انکے چمڑے پہنتے انہین
علیحدہ علیحدہ آرون سے چرواتے اور جنگلی درندون کے روبرو ڈالتے
اور ایکدوسرے سے انکو آپسمین ہلاک کرواتے اور نئی نئی وضع کی انہین
عقوبت اور تکلیف دیتے تہے — آخرالامر انکی یہہ بیرحمیان مدت
تلک نہ رہین اسلئے کہ متفرق پرگنون کے حاکمون نے انکا مقابلہ کرکے بالقوہ
انکے ظلم و ستم کا مبادضہ دیا اور انہین لوگونکی خطرناک وبا سمجہکر قتل
کیا — جزیرہ سایپرس مین یہہ حکم تہا کہ جو یہودی آدمی

۲۸ ڈسکا برکاٹ نیوین سے ٹراجان نے درمیان ان اموات
خونین کے مشرق کیطرف اسقدر فتح اور ظفر حاصل کی کہ رومی فوج کو اتبک
نہین نصیب ہوئی تہی مگر جب روم کیطرف پہر مراجعت کرنیکا قصد کیا تو ایسا
ناتوان ہوگیا کہ حبشہ کے طور مین آگے نہ چل سکا — اسیواسطے حکم دیا
کہ مجھے جہاز پر سوار کرکر شہر سیلونشیا مین لیجادین جہان فالج کی بیماری سے
۶۴ ترسٹہہ برس کی عمر مین مرگیا اسنے انیس برس چہہ مہینے اور پندرہ روز
سلطنت کی تہی — ٹراجان کا بہانجا ایڈرین اسکے بعد
تخت پر بیٹہا — اس بادشاہ نے ٹراجان کی رائے کے خلاف طریق
اختیار کیا اور جتنا صلح اور امن کو چاہتا تہا اتنا لڑائی کا خواہان نہ تہا
— سلطنت قدیم کی حدود برقرار رکہنے مین بہت راضی اور فتح اور نصرت
کے بڑہانیکا کسیطور سے بلند نظر معلوم نہوتا تہا — یہ سلطان گوناگون
لیاقتون کے باعث تمام رومی شاہنشاہون سے زیادہ تر مشہور اور
نامور تہا — ہر ایک فضل و کمال مین کامل نظم اور نثر بڑی کے ساتہہ
لکہتا اور دربار مین ہر ایک طرح کی بحث اور حجت کرتا اور اپنے زمانہ
مین فصیح یکتا تہا — جسقدر عاقل اور فاضل تہا اسیقدر نیکبخت بہی —
اسکا حلم اور رحم ان تکالیف اور رنج کے معاف کرنے سے بہت مشہور
ہے جو اسپر عالم گمنامی مین ہوئے تہے — ایکروز ایک شخص سے جو
دشمن جانی تہا بلکہ اسطرح پر سے کہنے لگا کہ اے دوست تم اب بچ
گئے اسلئے کہ مین اب سلطان ہوگیا ہون — اپنے دوستون سے با اخلاق
پیش آتا اور اونسے بے تکلف اونکے ساتہہ مہربانی سلوک کرکے

ا

تیسوان باب

رکے انکی حاجت برآری کرنا اور انکی بیماری مین انکے پاس خود جاکر دیکہنا ۰ ۱۲۰ء م
رض اسکا یہ مقولہ تہا کہ مین جو شاہنشاہ ہوا ہون تو اپنے آرام اور عیش
کے لئے نہین مقرر ہوا ہون بلکہ خلقت کے نفع اور آرام کیواسطے مگر اس
مین فقط یہ ایک عیب تہا کہ مستقل مزاج نہ تہا ۔۔ بہت روز تخت پر بیٹہنے
نہ پایا کہ شمال کیطرف سے دہقانی اور وحشی لوگون نے دست دراز کرکے
سکی بادشاہت کو لوٹنا شروع کیا ۔۔ یہ لوگ فتح اور ظفر کی راہ
پاکر اپنے جنگلون سے نکل کے رومیون کو ڈرانے لگے اور اگر کوی لشکر
مقابل ہوتا تو الٹے پہر جاتے ۔۔ ایڈرین نے وے اضلاع اور حدود سلطنت
کی جنکو بچا نسکتا تہا اور جو بڑے فاصلہ پر تہین چہوڑ دینے کے خیال مین
تہا مگر یہ تدبیر مشیرون کی صلاح سے ترک کر ڈالی کسواسطے کہ انہون
نے یہ سمجہا تہا کہ ایسی حدود وسیع سے دشمن ڈر جائیگا ۔۔ ہرچند انکی تجویز
ور صلاح کو قبول کیا مگر دریاے ڈینیوب کا پل جو بادشاہ مرحوم نے بنوایا
تہا اس خیال سے تڑوا ڈالا کہ وہ گذرگاہ جسقدر ہمکو مفید ہے اسیقدر ان
وحشی اور لٹیرے ہمسایون کی یورش کو بہی اچہی ہے ۔۔
م مین ایک تہوڑے عرصہ تک ٹہرا اور تمام کاروبار کو درست کرکے
ر امن و امان رعیت مین مقرر کر اپنی تمام مملکت کے دیکہنے کی تیاری کی
۔۔ اسکا یہ مقولہ تہا کہ بادشاہ کو چاہئے کہ جسطور سے آفتاب تمام طرف
و گرمی اور طاقت اور روشنی دیتا ہے اسیطور سے آپ ہی سبکو دیکہتا بہالتا
ہے ۔۔ اسیلئے دربار عمدہ اور لشکر بزرگ ہمراہ لیا اور گال کے پرگنہ
ت داخل ہوکر وہانکے باشندون کو شمار مین لایا اور گال سے جرمنی مین

گیا اور تب ہولینڈ کو اور بعد ازان برٹن مین گیا اور خرابیون اور برائیون کو درست کرکے ان باشندون کو رومیون سے ملایا اور انکی حفاظت کے لئے سلطنت کے اضلاع جنوبی سے ایک دیوار کلرڈی اور مٹی کی دریاے ایڈن سے جو کمبرلینڈ مین دریاے ٹاین تک جو نوز تہمبرلینڈ مین ہے بنوائی تاکہ تاخت و تاراج پکٹس اور اور وحشی قومون کی شمال کیطرف سے ہووے — برٹن سے گال کیطرف متوجہ ہوکر سپین کو کوچ کیا وہان اسکا استقبال بڑی خوشی کے ساتھہ ہوا اسلئے کہ وہ انکا ایک باشندہ تہا — آخرش روم مین مراجعت کرکے تہوڑے روز تلک رہا اور مشرق کیطرف اسلئے کوچ کی تیاری کی کہ پر تہیا والون نے اسطرف مین پہر فتنہ و فساد برپا کیا تہا — وہان پہنچنے سے دشمن نے لاچار ہوکر صلح کرلی تب وہان سے ملازم سفر کرتا چلا گیا پہر مشہور شہر ایتہنس کا دیکہا — وہان بہت روز ٹہر کر ایلنسیا کے اسرار اور رازمین جو بت پرست لوگون سے فیضہ مین بہت متبرک شمار کرتے تہے تعلیم پائی اور عہدہ آرکن یعنے مجسٹریٹ کلان کا اختیار کیا — اس جگہ مین عیسائیو نکا رنج اور حیران کرنا موقوف کروایا — انہین اسقدر مل جل گیا تہا کہ مسیح علیہ السلام کو بہی اپنے دیوتاؤن مین شامل کرنے کا خیال کیا بعد ازان جہاز تیار کروا کر افریکا مین کوچ کیا — یہان اپنا وقت بیچ بندوبست گورنمنٹ کے صرف کیا اور جہگڑون کا انفصال کرکے عمدہ عمدہ عمارات تعمیر کروائین — ان تعمیرون مین شہر کارتیج کا پہر تیار کروا کے اسکا نام اپنے نام پر ایڈرینو پل رکہا — پہر روم مین مراجعت کی اور ایک دفعہ پہر تہا ان مین گیا تب ایشیا مائنر کیطرف روانہ ہوا اور وہان کے

تیسوان باب

۲۹۱ وہان سے شام مین کوچ کر کے تمام ہمسایگی کے بادشاہون کو آئین اور صلاح دین ۔
فلسطین اور عرب مین بہی گیا اور مصر تک جاکر پومپیس کی قبر کی جسکی مرمت سے
کسی نے خبر نہ لی تہی اور بالکل خاک سے چہپ گئی تہی مرمت کروائی ــ اسکے
بعد اورشلیم کی مرمت کرنیکا حکم دیا یہودیون کی مدد سے جو اپنی گئی ہوئی سلطنت
کے پہر حاصل کرنیکی امید رکہتے تہے جلدی اسے تیار کروایا ــ لیکن ان امیدون
نے انکی کمبختی اور تکالیف اور بہی زیادہ ہوئین اسلئے کہ بہتیرے حقوق انکے
شہر مین بت پرستون کو ملے تہے انہون نے اس بات سے غضبناک ہوکر کام
رومیون اور عیسائیون کو جو تمام جودیا ملک مین پہیل گئے تہے تہ تیغ کیا
ــ ایڈرین نے ایک فوج زبردست بہیجکر انپر بہتیری فتح اور ظفر حاصل کین
تب دو برس بعد یہ لڑائی آخر ہوئی انکے ایکہزار سے زیادہ شہر اور قصبے
مسمار ہوئے اور چہ لاکہ آدمی کی قریب لڑائی مین مارے گئے ــ
تب ان لوگونکو جو جودیا مین رہ گئے تہے جلاوطن کیا اور ایک اشتہار جاری کیا
کہ اس سرزمین مین انمین سے کوئی قدم نہ رکہنے پاوے ــ نئے الفور اس کشتی
کے بعد دوسری تاخت خطرناک وحشی اور جنگلی قومون کی سلطنت کی شمال
کیطرف واقع ہوئی یہ لوگ بڑے غضب کے ساتہ مدرین داخل ہوئے اور
آرمینا مین سے گذر کر لیسے ڈوشیا تک تمام ملکون کو غارت کر ڈالا ــ ایڈرین
نے تم خزبت سارو پیہ دیکر صلح کرلی وے باامن اپنے جنگلون مین ہٹ گئے
اور اپنی لوٹ سے خوش وخرم اوقات بسر کرنے لگے اور نئی تاخت
اور غارتگری کا خیال لانے ــ تیرہ برس سفر مین
بسر کرکے اور ملک کا بخوبی نظم ونسق کر آخر ایڈرین نے اپنی تکالیف کو ردم

آخر کرنا چاہا — اسیواسطے اپنے باقی دن لوگونمین آکر صرف کرنیکا قصد کیا اور
لوگ اس ارادہ سے بہت ممنون ہوئے اور بڑی خوشی کے ساتھ اسکا استقبال کیا
اور اگرچہ اب بہت بوڑھا اور ناتوان ہوگیا تھا تب بھی لوگون کی خیر و عافیت کیواسطے
اپنی پہلی سی محنت اور تندہی مین کوتاہی نکرتا تھا — اسکی خاص دل لگی داناؤن اور فاضلون
کے ساتھ گفت و گو کرنیمین تھی اور اکثر یہہ شیخی سے کہتا کہ کوئی ایسا علم نہین ہے جو خانگی
یا ملکی امور سے علاقہ رکھتا ہو جسکا سیکھنا واجب نہین ہے — سرہنگون اور اصحاب
اجارہ امرا کو سرکار مین حاضر ہونیکی ممانعت کی کہ مبادا اپنے عہدون کے گرسے پہنکے
نہ آوین — اور مالکون کو منع کیا کہ اپنے غلامون کو جان سے نہ مارین جیسے کہ پیشتر
سے اس امر کی اجازت رکھتے تھے بلکہ قوانین کی بموجب انکی روبکاری کی جاوے
اور ایسے شخصون پر قانون کی سختی جائز رکھی جو نہایت پست ہمت اور کمینے تھے
اگر ایک صاحب خانہ اپنے گھر مین مرا ہوا پایا جاتا تو وہ اپنے تمام غلامون کو جسطرح
پیشتر سے انہین مارڈالنے کی اجازت تھی اب نہین مارسکتا مگر صرف ایسے شخصون
کو سزا دیسکتا جو اسکے قاتل ہوتے — ایسے ایسے
شغلون مین اکثر اوقات گذارتا — آخر کو جب دریافت کیا کہ امور ملکی ہر روز
زیادہ ہوتے جاتے ہین اور طاقت جسمانی اور حواس روحانی کم تب ایک متبنٰے
ولیعہد مقرر کرنیکا ارادہ کیا — غرض انٹونینس کو پسند کیا —
جس وقت اسطرح ہوشیاری سے ایک ولیعہد معین کیا جاتا تھا تب جسمی توانائی
اسقدر جاتی رہی کہ ہمیشہ نسیان کے ساتھ نوکرون سے کہا کہ تم مجھکو مار ڈالو
مگر انٹونینس نے کسیطرح انکو ایسے گناہ عظیم کے کرنیکی اجازت نہ دی بلکہ
حتی الامکان شاہنشاہ کو جینے کی تسلی کی — اسکی تکالیف اور رنج دن بدن

بدن زیادہ ہونے کے سبب اکثر باواز بلند کہتا کہ کیسی مشکل ہی کہ موت کو چاہتا ہوں اور نہین آتی ہی — غرض تہوڑے عرصہ تلک ایسے ایسے رنج آور درد کی حالت مین گرفتار رہا آخرالامر دوا دارو کرنی چہوڑ کر اکثر یہہ کہتا کہ بادشاہ صرف حکیمون کی کثرت سے مرتے ہین — اس باعث سے جو موت چاہتا تہا آن موجود ہوئی اور اسکے متصل ہونے سے اسقدر خوش ہوا کہ چند اشعار جنکو خود تصنیف کیا تہا پڑہتا پڑہتا باسٹہہ سال کی عمر مین اس سرائے ناپایدار سے رخصت ہوا اسکی فرمانروائی اکیس برس اور گیارہ مہینے تک رہی —

۲۰۳ ء

طائیٹس انٹونینس بیچ شہر لسس کے جو گال مین ہی پیدا ہوا تہا — اسکا والد امیر تہا اور ملک مین بہت سا صاحب عزت — بروقت تخت نشینی کے پچاس برس سے زیادہ تہا اور بہتیرے بڑہے بڑے عہدون کی کارگذاری بدیانت اور محنت کی تہی — اسکی نیکو نہین اس مراتب بزرگ کے حاصل کرنے سے تبدیلی نہین آئی اسلئے کہ انصاف اور رحم اور حلم کے سبب بہت مشہور تہا — اسکے اخلاق اور اخلاص ایسے خوب اور صاف تہے کہ اسے بادشاہ نیوما کے ساتہہ ہمیشہ تشبیہ دیتے تہے دو سبب سے اسکا لقب خداپرست ہوا ایک تو یہہ کہ جب ایڈرین مرتا تہا تو اس سے بہت محبت اور پیار رکہتا تہا اور دوسرے یہہ کہ اپنے ملک کے مذہب کی بہت تائید کرتا —

سنہ ۱۳۸ عیسوی

اسنے فاضلون اور عالمون کو دنیا کی تمام اطراف سے بلاکر بڑے بڑے انعام و اکرام دئے بلکہ انکی پنشن مقرر کرکے قدر شاہانہ اور منزلت خسروانہ کے ساتہہ مفتخر اور ممتاز کیا — چنانچہ انمین سے اپولونیس نامی سٹوک حکیم کو اپنے متبنے لڑکے مارکس آرلیس کے تربیت کرنیکے

نے طلب کیا تہا — جب حکم مذکور پہنچا تب شاہنشاہ نے چاہا کہ وہ حاضر ہووے
اسنے بگستاخی جواب دیا کہ شاگرد کو اپنے استاد پاس حاضر ہنا چاہیے نہ کہ
استاد کو ت شاگرد کی خدمت — اپیولونیس نے ہنکر اسبات کا جواب دیا کہ بڑا
تعجب ہے کہ اپیولونیس کیسی تکلیف اٹہا کر یونان سے روم میں آیا اور یہ کیا
مشکل ہے جو روم کی ایکطرف سے دوسری طرف کو نہین جاسکتا ہے پس نے الفور
مارکس آرلیس کو اسکے پاس بہیجدیا — جسوقت کہ یہ تکلیف شاہنشاہ اطلاع
رعیت کو خوش کرنے مین مصروف تہا اور انکے اطوار اور دین کو اپنے ہی نمونے
سے درست کرتا تہا اور انہین حمق کے باعث سختی سے سرزنش کرتا تب بخار مین
مبتلا ہوا اور حکم دیا کہ میرے دوست اور بڑے بڑے افسر حاضر ہووین —
تب انکے حضور مین مارکس آرلیس کا بیتنے ہونا ثابت کیا اور شہری بہت نصیحت
کا جو ہمیشہ شاہنشاہون کے محل مین رہا کرتا تہا اپنے ولیعہد کے محل مین
بہیجدیا تب پچہتر برس کی عمر مین بائیس سال اور قریب آٹھ مہینے کے فرمانروائی
کے بعد مرگیا — چونکہ مارکس آرلیس اکیلا تخت نشین ہوا

تہا تو لوشئس ورس کو ملک کے بندوبست مین اپنا شریک اور ہمسر مقرر کیا
— آرلیس قدیمی اور مشہور خاندان مین سے تہا انیس ورس نیوما کی نسل
مین سے اسکا باپ تہا — اور لوشئس ورس کمودس کا بیٹا تہا جسکو ایدرین
نے گود لیا تہا مگر تخت نشین ہونیکے پیشتر ہی مرگیا تہا — آرلیس اپنی نیکی
اور قابلیت اور ہنر مین اتنا مشہور تہا جتنا کہ لوشئس ورس اسکا شریک
بے ضبط خوشیون مین معروف — ایک شخص تو نیکی اور دانائی کا نمونہ تہا
اور دوسرا جہالت اور سستی اور فضول کا —

پہلے دو بادشاہ

تیسوان باب

۹۵ بادشاہ تمشکل تخت نشین ہوئے تھے کہ سلطنت پر ہر ایک جانب سے الٹ
وحشی اور دہقانی قومون نے جو اسے چارون طرف سے گھیرے ہوئے
تھین حملہ کیا — قوم گیتاہی نے جرمنی پر دست تاراج کا دراز کیا اور قوم
الیشیا نے تمام ملک کو آگ اور تلوار سے ویران کرنا شروع کیا لیکن ویکٹوری
نس نے انہین مجبور کرکے نکالدیا — برٹن والون نے بھی اسیطرح سرکشی کی
مگر کیلی ؤرنیس نے انپر فتح پائی — پرتھیا والون نے بسر کردگی اپنے بادشاہ
ولوجیس کے ان پہلون سے بھی زیادہ تر اسقدر تاخت خطرناک کی کہ رومی
افواج کو آرمینیا مین تباہ کر دیا اور تب شام مین داخل ہوکر گورنر کو خارج کرکے
تمام ملک کو خوف اور خطر سے بھر دیا — ان وحشیون کی دست اندازی کے
روکنے کے لئے ورس خود گیا اور آرتیمیس بھی اسکے ہمراہ تھوڑی دور تلک ہوا
اینٹی اوک مین ورس داخل ہوتے ہی لڑائی کی بگاہو —
کیطرف سے بیخبر ہوکر ایسی عیش و آرام اور شراب خوری مین پڑا کہ یونانی بھی
اسقدر عیش اور عشرت سے واقف نہ تھے اور تمام کاروبار اور میدان جنگ
کی نمود اپنے لفٹنٹون کی حوالہ کرکے انہین دشمن کے مقابل روانہ کیا — نوعض
دسے بڑی بہادری سے لڑکے کامیاب ہوئے — چار سال تک لڑائی
ہوتی رہی اسی عرصہ مین رومی پرتھیا مین بہت دور تلک گھس گئے اور
بالکل فتح کیا لیکن بروقت مراجعت کے قحط اور وبا کے سبب انکی
فوج تباہ ہوگئی — لیکن اسبات سے ورس کی خودبینی مین کچھ فرق نہ آیا
تب بھی اسنے فتح کی عزت اور خوشی کی حاصل کرنیکا ارادہ کیا جو بڑی محنت
اور مشکل کے ساتھ اوروں نے حاصل کی تھی — آخرش آرمینیا مین

ایک بادشاہ مقرر کر کے اور پرتھیا کو بالکل مفتوح پا کے آرمینکس اور پرتہیکس کے لقب اختیار کئے اور تب آرلیس کے ساتہ اس نصرت کی خوشی و خرمی حاصل کرنے کیلئے رام مین مراجعت کی اور فتح کی خوشی بڑی شان اور تجمل سے عمل مین آئی — جب ورس نے فوج کشی کی تہی تب آرلیس ولایت مین اپنی رعیت کی منصفی اور خوشی کے زیادہ کرنیمین بڑی سعی اور محنت کرتا تہا — پہلے اپنے تئین امور ملکی کے درست کرنے مین مصروف کیا اور جو نقص کہ آئین اور تدابیر ملکی مین پائے انکا بہی بندوبست عمل مین لایا — اس امر مین اجلاس امرا کا بہت سا ادب و لحاظ کرتا تہا اور بدون اپیل کرنیکے مقدمہ کے انفصال کرنیکی انہین اکثر اجازت دیتا غرض ریاست جمہور نے اسکے نظم و نسق سے از سر نو بہر رونق پکڑی — علاوہ اسکے اپنے کام کے اسقدر درپے ہوتا کہ دس دس روز ملک اسی ایک مطلب مین مصروف رہتا اور اسکے بسر انجام اور پورا کرنیمین ہر ایک طرحسے توجہ کرتا اور جبتک تمام محفل کنسل کے حکم سے برخاست نہوتی تب تلک دیوان عام مین سے نہ اٹہتا — لیکن اپنے شریک کے ظلم و ستم اور خود بینی اور اوباشی اور فضول کی خبر سنکے ہر روز رنجیدہ خاطر رہتا — بارے ان حرکتون سے اغماض کر کے خیال کیا کہ اس شخص کی شادی ہو تو بہتر اسیلئے اپنی بیٹی لوسیلیا کو جو نہایت حسین تہی روانہ کیا ورس نے انٹی اوک مین اس سے شادی کی — لیکن یہہ تدبیر بہی اسکی حسب دلخواہ نہ بن آئی اسلئے کہ لوسیلیا نے اپنے باپ کی مرضی موافق نکیا اور بجاے خاوند کی عیاشی اور فضول کے درست کرنیکے انہین زیادہ تر بہڑکایا — تب بہی آرلیس نے یہہ امید

۱

تیسواں باب

۷۰ امید کی کہ روم میں ورس آ کے مجہہ سے ڈریگا اور ملک میں خوشی اور امن
پہر بدستور مقرر ہو جائیگا مگر اس توقع سے بہی محروم رہا کیونکہ اسکے آنے
سے یہہ بڑی خرابی ہوئی کہ اسکی فوج پرتہیا سے وبا اپنے ساتہہ لائی تہی اور
جن ضلعوں اور پرگنوں میں سے گذری اسکو ویران کر ڈالا ۔

ورس کی مراجعت کرنے پر سلطنت میں اور بہی کمبختیاں زیادہ ہوئیں ۔
اس تکلیف اور مصیبت میں یہہ شاہنشاہ کسی طرح سے پریشان خاطر نہ تہا بلکہ
ہر ایک قسم کی عیاشی کام میں لایا حاصل کلام ایک وبا سے خطرناک نے
تمام مملکت مغربی کی جوانب میں خوف اور غارت پہیلائی اور بہونچال اور قحط
اور طوفان جو ابتک کبہی نہیں وقوع میں آئے تہے پیدا ہونے لگے ملک
اٹلی کی تمام کشت کاری کو ٹڈیاں کہا گئیں اور وحشی قوموں نے سلطنت کی
نواح سے نکل کر ان کمبختیوں کے سبب بڑے فواید حاصل کئے یہاں تک
کہ خود اٹلی میں یورش اور تاخت کی ۔ اماموں نے اس ملکی تکالیف
اور کمبختی کے روکنے کیلئے دیوتاؤں کے غصہ اور غضب کے ملایم کرنیکا مقدور
بڑی سعی اور کوشش کی اور بہت سی قربانیاں انکی بہینٹ کریں اور تمام احکام
مشتہر کہ جو روم میں مروج تہے پہر مشہور کئے اور سات دن تک نیاز و نذر
دیوتاؤں کے نام پر نذر چڑہا کے درود اور فاتحہ پڑہیں ۔ ان بیہودہ
امید رکہنے والوں نے ان کمبختیوں کو کافی نہ سمجہکر اُن کا الزام عیسائیوں
پر لگایا اور انکی نا خدا پرستی اور کفر سے منسوب کیا اس سبب سے قتل شدید
سلطنت کے تمام اضلاع میں پیدا ہوا جسٹن مارٹر اور پولی کارپ اور
بہتیرے اور شخصوں نے اس وقت شہادت پائی ۔

اس غدر اور ہنگامہ اور غارت گری مین فقط ایک شخص کی نیکی اور دانائی سکے
باعث ملک مین دوبارہ امن وامان ہوا اور سلطنت مین بڑی خوشی ہوئی
— شاہنشاہ آرلیس نے ورس کو اپنے ساتھ لیکر جسنے روم کے عیش وآرام
کو کشیدہ خاطر چھوڑکر ایک کپوکی محنت اور تکان کو اختیار کیا تھا مارکو مینای
اور کوئیڈای پر فوج کشی کی — شہر اکوئی لیا کے متصل مارکومینا والون
سے مقابلہ پڑا اور ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی مارکومینای کی فوج نے بالکل
شکست پائی اور کوہستان ایلپس تلک انکا پیچھا کرکے بہتیری لڑائیون مین اینر
غالب ہوئے آخر شش ہین بالکل شکست اور ہزیمت دیکر اٹلی مین بدون نقصان
اٹھانیکے مراجعت کر آئے — چونکہ موسم سرما آخر ہونے پر تھا ورس نے
روم کیطرف جانیکا ارادہ کیا راہ مین اسے سکتہ کی بیماری ہوگئی اور اُسے
بیمار یسے انتالیس برسکی عمر مین اس دنیا سے کوچ کیا اسنے بشمول آرلیس
کے نو برس سلطنت کی تھی — آرلیس نے ایک اپنے
شریک کیطرف سے جتنی تکلیف اور رنج پایا تھا اتنی اذیت سلطنت مین
فرمانروای کرنے سے نہ اٹھائی اور اب بیشتر سے بھی زیادہ بڑی کوشش
اور محنت کرنے لگا — مارکومینای پر فتح پانے کے بعد روم مین آیا
اور اپنی ہمیشگی کی سعی سے خلقت کے منافع کے لئے انکی تعلیم اور تربیت
مین اور بھی کوشش بلیغ عمل مین لایا — لیکن پہلی لڑائیون
کے پھر شروع ہونیکے سبب اُسکی کوشش اور محنت جلدی رک گئین ایک
لڑای مین جسوقت اسکی فوج تشنگی باعث مرا چاہتی تھی تو وہ ایک معجزہ
یا کرامات زمانی کی مدد سے بچ گیا چنانچہ عیسائیون کی ایک جماعت سکے

سنہ ۹۲ سنہ ۱۶

کے دعا و زاری کرنے سے جسکو اپنی خدمت مین نوکر رکھا تھا ایسی جڑی مینہ کی
اسوقت پڑی کہ اسکی فوج کی فوراً تسلی ہوگئی — تمام سپاہیون نے اپنے منہہ
کہولدیئے اور خود دونون ہاتھ آسمان کیطرف اٹھاکر اس باران رحمت الٰہی کو جو انکی
تشفی کے لئے نازل ہوا تھا بہرا — انہین بادلونمین سے جو انکی تسلی کیواسطے
آئے تھے اسقدر ایک طوفان دہشتناک اولونکے گرج اور شور و غل کے ساتھ
انکے دشمنون پر واقع ہوا کہ انہین متعجب اور حیران کردیا — اس مدد آسمانی سے
رومیون کو پہر تقویت ہوئی اور اپنے تعاقب کرنیوالون پر پہر کر تمام کو ٹکڑے
ٹکڑے کرڈالے — اس لڑائی کے اپنے احوال مین کہ بت
پرست اور عیسائی اس اختلاف کے ساتھہ یہہ بیان کرتے ہین کہ عیسائی تو یہہ
کہتے تہے کہ ہمنے اپنی دعا کے سبب فتح پائی تہی اور بت پرست اظہار کرتے
ہین کہ شاہنشاہ کی دعا سے فتح نصیب ہوئی — غرض کسیطرح سے یہہ بات
ہو مگر آرلیس کو اس مدد فلکی سے اسقدر یقین واثق ہوا کہ عیسائیون کا قتل
کرنا یا حیران کرنا نے الفور موقوف کردیا اور اجماع امرا کو انکی سفارش مین
لکہا — اس شکست شاہنشاہ نے ایویڈلیس کو ایک سازش
اپنے خلاف بنانیکے باعث گرفتار کیا اور اپنی جوانمردی اور فیاضی سے اسکی
جان بخشی بعضے شخصون نے دلیر ہوکے اس طریق پر طعنہ کیا کہ اگر ایویڈلیس
شاہنشاہ ہوتا تو اسقدر بلند حوصلہ نہوتا — شاہنشاہ نے نرمی جواب
دیا کہ میں نے نہ تو دیوتاؤن کی خدمت کسی بری طرح سے کی اور نہ حکمرانی اسقدر
بے انتظامی سے کی کہ جسقدر مین ایویڈلیس کے شاہنشاہ ہونے سے ڈرتا —
یہہ بادشاہ فیلسوفی یا حکمت کو ہمیشہ اپنی ماکہتا اور

در روم کے تاریخ نقاشتاہ
بیٹا مجلکر کی سوتیلی ماں نام رکھا تھا — اور اکثر کہتا کہ ونسے لوگ بہت خوش ہیں جنکے بادشاہ
حکیم یا حکیم انکے بادشاہ ہوویں — فی الحقیقت اپنے زمانہ کے تمام لوگون
میں سے نہایت معظم الکریم تھا اور اگرچہ اسکی پیدایش نسل گمنام سے تھی پھر بھی
اسقدر رشد اور دانا مصنف تھا کہ اسکی کتابیں آج تک چلی آتی ہیں اس سبب سے
وہ مردون میں داخل نہیں ہوا ہے — جبکہ رعایا کو مرفع
حال اور آسودہ حال اور انکا اقبال و اجلال بحال رکھکے خلقت میں امن و امان کیا
تب اسکے پاس خبر آئی کہ سیتھیا والے اور شمال کیطرف کی وحشی قومیں مسلح ہوکر سلطنت
میں تاخت و تاراج کرتے ہیں — اسیواسطے باوجودیکہ اسنے بہت ضعیفی میں ملک
کے بچانیکا ارادہ کیا اور جلدی سے تیاریان جنگ کی کرکے دشمنوں کا مقابلہ کرنا
چاہا — تب اجماع امرا میں جاکر روپیہ خزانہ عامرہ میں سے نکلوایا — اور
تین روز تک لوگون کو اپنے اطوار درست کرنے کے لئے نصیحت کرکے اس
مہم پر روانہ ہوا تمام رعایا اسکے حق میں دعا کرتی تھی اور اسکے جانے سے غم
تیسرے میدان کارزار کا تہیہ کیا ہی تھا کہ یکایک وا انتا شہر میں کسی وبا میں
مبتلا ہوا اور مراد کو نہ پہنچا — پھر بھی خلقت کو نفع پہنچانے سے غافل نہ رہا
— لیکن اپنے بیٹے ولیعہد کوموڈس کی خوردسالی اور سفلگی مزاج کیطرف سے بہت
اندیشہ مند تھا — اسی لئے اپنے تمام دوستون اور بڑے بڑے افسرون سے
جو پلنگ کے اردگرد بیٹھے تھے اسطرح کہا کہ میں تو اب مرتا ہوں مگر مجھے یہہ امید
ہے کہ تم اسپر مہربانی اور حمایت کرتے رہوگے — القصہ بولتے بولتے ضعف
میں آگیا اور زبان بند ہوگئی — غرض انتیس برس تک بادشاہت کرکے
انسٹھہ برسکی عمر میں عالم بقا کو کوچ کرگیا — سنہ ۱۸۰ تھا اس سلطنت کی تمام

چوبیسوان باب

تمام شان اور بیہودگی اس بزرگ اور دانا شاہنشاہ کے مرنے سے جاتی رہی ۱

چوبیسوان باب ۱

کموڈس سے لیکے دار الخلافت کے مقرر ہونے تک جو کونسٹنٹاین کے تحت حکومت مین روم سے قسطنطینہ مین مقرر ہوئی تہی

آربلیس کی لیاقتون کے باعث کموڈس بآسانی تخت پر رونق افروز ہوا تمام فوج اور اجماع امرا اور رعایا نے اسسے بادشاہ قبول کیا اور بعد ازان تمام پرگنون نے بہی اُسے شاہنشاہ کرکے مانا ۔

اسکی تمام فرمانروائی مین بجز مسخرگی اور حمق اور ظلم اور بے منصفی اور غارتگری اور رشوت ستانی کے دوسری بات وقوع مین نہ آئی ۔ اسکا طریق اور ڈومیشن کا چلن اسقدر یکسان تہا کہ پڑہنے والا ایک کا حال پڑہنے سے دوسرے کا بخوبی دریافت کرسکتا ہے ۔ اپنے رفیقون کے ساتہ اڈون مین جاتا دن ضیافت مین گذارتا اور رات نہایت خراب اور زبون اوباشی مین کاٹتا ۔ کبہی کبہی ازراہ مزاح اور کہیل کے تہوڑا سا اسباب لیکر بازار مین بیچنے کو جاتا اور کبہی ایک ترک سوار بنتا اور بعضے وقت غلام کے لباس مین اپنے رتبہ کو بہگانے لگتا ۔ جن شخصون کو خود سرافراز و ممتاز کیا تہا اسکی عیش و عشرت مین شریک ہوکے اسکے ظلم و ستم کے خدمتگذار تہے ۔

اگر کوئی شخص کسی سے بدلہ لینا چاہتا تو کموڈس کو تہوڑا سا روپیہ دیکر پروانگی حاصل کرتا اور جسطرح چاہتا اپنے دشمن کو ہلاک کرتا ۔ سوئی ٹونیس مین ایک شخص نے کیلی گلا کا حال پڑہا تہا سو اسکو بادشاہ نے جنگلی جانورون کے سامہنے پہکوادیا ۔ ایک لوہر آدمی کو چلتے رہنا

۱۸۰

مین ظہور ہوا اسلئے کہ بے وقت تمام کو گرم کیا تہا — کبھی کبھی جسوقت خوشی مین
آتا تو آدمیون کی ناکین انکی داڑہی مونڈنے کے بہانہ سے کاٹ ڈالتا
پہر بہی تمام خلقت کیطرف سے اسقدر رشک رکہتا کہ اپنی حجامت آپ ہی
بناتا تہا — آخر الامر دیوتا جانس کے میلہ کے دن تمام لوگون کے روبرو پٹہ باز
کی مانند برہنہ اپنا ہنر دکہلاتا اسکے جرنیل لیٹس فراش الیکٹس اور اسکی حرم مرشیا
نے جسکو نہایت پیار کرتا تہا اس طریق بیجا اور چلن نامناسب کی ممانعت
کی انکی نصیحت نے ذرہ بہی کچہ اثر نکیا بلکہ انکا جانی دشمن ہوگیا — جسطرح
کہ ڈومیشن نے کیا تہا اسیطرح آپ بہی کیا جن شخصون کو قتل کرنا چاہتا انکے
نام فہرست مین مندرج کرکے بڑی ہوشیاری سے پاس رکہا — اس فہرست
کو ایک روز پلنگ پر رکہکر آپ غسل کرنیکو دوسرے کمرہ مین گیا کہ ایک چہوٹا
لڑکا جس سے بہت محبت رکہتا تہا اسے اٹہا کر لے گیا — اسکے ساتہ
تہوڑی دیر کہیل کر اسے مرشیا پاس لایا وہ اسکے کوائف مندرجہ سے
واقف ہوکر نہایت متحیر ہوئی — نے الفور اس خوف کو لیٹس اور الیکٹس
کے سامہنے ظاہر کیا یہ لوگ فوراً اپنے تئین خوف مین پاکر اس ظالم بادشاہ
کی ہلاکت پر مستعد ہو گئے — آخر یہ تجویز ٹہری کہ اسے زہر دیا جائے
مگر اس صلاح سے مطلب نہ پاکر مرشیا نے ایک جوان شخص نارسس نام کو
فی الفور لا حاضر کیا اور اسے کسی طرح کی ترغیب دیکر شاہنشاہ کے گلے
کو دبا کے مار ڈالا — کموڈس اکتیس برسکی عمر مین مارا گیا اسنے بارہ برس
اور نو مہینے تلک نہایت ظلم اور ستم کے ساتہ بادشاہت کی —
کموڈس اسطور خفیہ اور جلد مارا گیا تہا کہ بہت ہی کم لوگ اسکے مرنیکے

شہنشاہ ۱۹۲

چوبیسواں باب

ہ حال سے واقف تھے — اسکی نعش کو ایک گٹھری مین باندھا اور پھر دلین سے
ب پہیرے والے مدہوش تھے یا سوتے تھے نیگئے اور کسی نے کچھ گمان نکیا
— بلوتیس پرٹی نکس اپنی نیکی اور جوانمردی کے باعث ایسے عالی
رج کے لایق تھا زمانہ کی سردی اور گرمی دیکھی تھی اور طالع کی نشیب و فراز
ے خوب واقف تھا اسی جہت سے لوگون نے اسکو بستر سے تخت پر بٹھلانیکا
صد کیا — جسوقت اسکا اداب بجالانیکو جلاّدیا اہل بندش اسکے کمرہ مین آئے
سنے یہہ خیال کیا کہ شاہنشاہ کموڈس کے حکم سے مجھے مارنیکو آئے ہین —
ر وقت لٹیس کے داخل ہونیکے اسکے کمرہ مین پرٹی نکس بے اندیشہ چلا اٹھا
ہین بہت دنون سے اسطور مارے جانے کا منتظر تھا اور تعجب ہی کہ شاہنشاہ
نے اتنے روز موقوف رکھا — جب انکی آنے کے اصلی باعث سے مطلع ہوا
ب بڑا تعجب کیا انہون سلطنت کے قبول کرنے مین اسے بہت ناچار کیا آخر
سنے بہی اسے منظور کرلیا — پرٹی نکس کو کیمپ مین لیجاکر
شاہنشاہ مشہور کیا اور فوراً اہلِ شہر والون اور اصحاب اجارہ امرا نے
ہی اسے بادشاہ کرکے مانا — تب کموڈس کو اپنے باپ کے مارنے کا
لزام لگایا اور اسے دیوتاؤن اور ملک روم اور تمام خلقت کا دشمن مشہور
رکے حکم دیا کہ اسکی نعش کو ایک کوڑی پر سڑنے دیوین — اسی اثنا مین
رٹی نکس کو شاہنشاہ اور قیصر مقرر کرکے اسکی بڑی تعریف و ثناخوانی
کی اور برضا و رغبت اسکی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کی — القصہ
تمام پرگنون اور ضلعون نے بہی روم کے نمونہ کی تعمیل کی غرض تمام اور ملک
کی رضامندی کے ساتھ اس شہر میں اسکی عمر مین فرمانروائی کرنے لگا —

اس شاہنشاہ کی سلطنت مین جو فقط چند روز کے لئے تھی عدل اور
دانائی کے سوائے دوسری چیز ظہور مین نہین آئی ۔ لیکن پری تورین سپاہیون کے
اطوار اور اوضاع کو درست کرنیکا ارادہ تھا چونکہ یہ لوگ مدت دراز سے بادشاہ
مرحوم کی مہربانیون اور بخششون کے سبب خراب ہوگئے تھے تو اُسے ناپسند
کرنے لگے کسواسطے کہ اُنمین کفایت اور قواعد جاری کئے تھے اسیلئے اُسے
تخت پر سے معزول کرنیکا ارادہ کیا بموجب اسکے بڑے ہنگامہ کے ساتھ روم
سے کوچون اور بازارون مین سے گذر کر شاہنشاہ کے محل مین بے موانع داخل
ہوئے جہان ایک ٹنگرین سپاہی نے اسکو برچھی سے مارڈالا ۔ اسکے بہت
سے احوال اور سرگذشت کے باعث اسکا نام گوسے طالع رکھا اور تحقیق یہ ہے
کہ ایسا کوئی شخص نہین ہوا ہے جسنے بغیراز بدنامی کے اس اس طرح کے عہدہ سے
حاصل کئے ہون ۔ اُسنے صرف تین مہینے بادشاہت کی ۔

سپاہیون نے یہہ ظلم کرکے ایک اشتہار دیا کہ ہم سلطنت کو بیچتے ہین کون شخص
بہت سا روپیہ دیکر لیگا ۔ اس اشتہار کے جاری ہونے سے دو خریدار پیدا
ہوئے سلپی شنس اور ڈڈیس پہلا کنسل اور مجسٹریٹ اور بادشاہ مرحوم پرٹی نکس
کا داماد تھا اور پہلا ہی کنسل اور آمدن دار اور سب سے دولتمند شہر مین ۔
سلپی شنس صرف قول و اقرار ہی دلسکتا تھا کہ روپیہ ۔ ڈڈیس بہت سا روپیہ
بخشش کر کے آخر غالب آیا تھا ۔ کیو مین داخل ہوا سپاہیون نے فی الفور
اطاعت کرنیکی قسم کھائی ۔ دیوان عام مین پہنچتے ہی حاضرین سے یہہ مختصر
کلام کیا کہ اے قبلہ و کعبہ تم جو ایک شاہنشاہ چاہتے ہو سو مین تمہاری مرضی
موافق سلطنت کے لایق ہون ۔ اجلاع امرا نے سپاہیون کی پسند کو

چوبیسوان باب

۵۰ پسند کو پسند کیا غرض دِڈلیس ستاون برس کی عمر مین شاہنشاہ مقرر ہوا —
اِس نالایق بادشاہ کے وتیرہ سے بروقت اورنگ نشینی کے
پر ثابت ہوتا تہا کہ مملکت کی حکومت کو بجاے محنت کے ایک خوشی سمجہا —
رعیت کا دل لینے کے بدلے ملک کے تمام کاروبار سے بالکل بیخبر ہوکر خوشی اور
کاہلی وخبردی مین پڑا — فی الحقیقت نیک مزاج تہا مگر نہ تو کسی کو تکلیف اور
رنج دیتا اور نہ کسی سے تکلیف کی امید رکہتا تہا — لیکن جس طمع کے وسیلہ سے
متمول ہوا تہا سو اُسن مراتب عالی مین بہی ساتہہ تہی غرض دے سپاہی جنہون نے
اُسے مقرر کیا تہا اِن صفتون کے باعث جو اُنکی نام اور عزت کے خلاف تہین اُسکی
حقارت کرنے لگے — رعایا بہی جنکی مرضی کے بالعکس وہ مقرر ہوا تہا اُسکی دشمن
جانی ہو گئی — جب کبہی اپنے محل سے برآمد ہوتا تو لوگ اُسے بر ملا بد دعا دیتے
اور آواز بلند کہتے کہ وہ ایک چور ہے اور سلطنت کو چرایا ہے — مگر ڈِڈلیس
تجارت پیشہ کی مانند اُنکی لعنت ملامت کو باصبر برداشت کرتا اور ہر ایک
طرح کی فرمانبرداری سے پیش آتا — فوراً بعد سیورس کو
کہ افریکا مین پیدا ہوا تہا اور پرٹینیکس شاہ کی موت کا عوض لینے کا اقرار کیا
تہا اُسکی فوج نے بادشاہ مشہور کیا — دِڈلیس نے روم
کیطرف آنے کی خبر پاکر اُس پاس ایلچی بہیجنے کیلئے اجماع امرا کا اقرار حاصل کیا
کہ وہ سلطنت مین شریک ہووے لیکن سیورس نے اپنی قوت کیطرف دیکہے
اور شاہنشاہ کی کمزوری سے بخوبی آگاہ ہوکر اُسکی بات کو نہ مانا — اصحاب
اجماع امرا کی بہی یہی راے ہوئی اور موجود شاہ کی سستی اور کم ہمتی کو دیکہہ سکے
اِس سے کنارہ کشی کی — جسطور کہ پیشتر ریاست جمہور کے ایام مین دستور

کمودس سے لیکے کرسٹین کی حکومت قسطنطنیہ مین مقرر ہونے تک

تہا اسیلوریکنسل نے ان سبکو اکٹھا کیا اور بالاتفاق ہوکر حکم دیا کہ ڈنڈلیس کو
سلطنت سے معزول کرین اور سیورس کو اسکی جا مین بحال — تب ڈنڈلیس
کے قتل کرنیکا حکم صادر کیا اور اس مطلب کے لئے اسکے محل مین ہرکارے روانہ
کئے جہان اُسنے بے ہتیار اپنے دوستون مین جو اب تک اسکے طرفدار تہے پاکے
ہلاک کیا — سیورس نے نایگر اور البانیس پر جو سلطنت
کا دعوے رکہتے تہے غالب آکر حکومت بادشاہت کی اختیار کی اور بڑی قدرت
اور بہیڑ بہیڑ کے ساتہہ حکمرانی روا رکہی لیکن اسکی وطنی سیاپنت کو جو اسمین تہی ایک
بڑا عیب سمجہتے تہے — وہ اپنی لطیفہ گوئی اور علم اور عقلمندی کے لئے بہت مشہور
تہا لیکن دغابازی اور خونریزی اور تعدی کے باعث نہایت بدنام —
القصہ جتنا نیکی کے بڑے بڑے کامون کے لایق تہا اتنا ہی ظلم و ستم کرتا تہا
— مگر سپاہیون کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور ایسے حقوق اور علاقے
مرحمت کئے کہ جنکے سبب اپنے اختیار کو پایداری ہوئی اور ملک کی حکومت
اور طاقت کو کم کر دیا — اسلئے کہ سپاہی جو اب تک ملک کی حکومت کے خراب
کرنیکے خواہاں تہے سواے بادشاہون کی قسمت کے ثالث ہو گئے —
اپنی فوج کیطرف سے خاطر جمع ہو کر طبیعت ذاتی کی موافق
فتح حاصل کرنیکی طرف متوجہ ہوا — پہلے پرتہیا والون پر جو مملکت کی حدود پر
دست اندازی کرتے تہے فوج کشی کی — پہلے گورنمنٹ کا اختیار اپنے
دوست پلاٹین کو جسکی بیٹی سے اپنے بیٹے کیراکلا کی شادی کی تہی سپرد
کرکے آپ مشرق کیطرف روانہ ہوا اور ہمیشگی کی شتابی اور کامیابی کے
ساتہہ لڑائی مین ظفر پائی — آرمینیا کے بادشاہ کو مطیع کرکے عربستان

چوبیسواں باب

غرضیکہ ان فیلکس نے بہتیرے شہر ویران کردیئے اور پرتھیا کے کنارہ پر وارد
ہو کر مشہور شہر ٹیسی فن کو لوٹا آخرش ملیشا ئن یعنی بیت المقدس اور مصر میں
سے مراجعت کرکے بڑی دہوم دہام اور شان وشوکت سے روم میں آیا —

اس عرصہ میں پلاشین جو روم میں بندوبست کیواسطے
چھوڑا گیا تہا بادشاہت کو خود اپنے تصرف میں لانیکا خیال کرنے لگا —
اسیلئے شاہنشاہ کی مراجعت کیوقت ایک ٹری بیون کو جو پریٹورین فوج میں سے
جسکا وہ خود حاکم تہا شاہنشاہ کو اور اسکے بیٹے کیراکلا کے قتل کرنیکو نوکر رکہا
— ٹری بیون مذکور نے شہنشاہ سیورس کو اپنے مصاحب کی بدذاتی سے
مطلع کیا — اول تو اسکی باتکو دروغ سمجہا کہ میرے دوست کی قسمت کا تبک
کرتا ہے آخرالامر ٹری بیون نے اسے اسطرح فہمائش کی کہ پلاشین کو محل سرا
میں لاتا ہوں میں اسکے روبرو کہہ دونگا — اس ارادہ سے ٹری بیون موصوف
پلاشین کے پاس آیا اور بہ بہانہ یہہ کہا کہ میں نے بادشاہ اور انکے بیٹے کو مار ڈالا ہے
اور اگر انہوں کی نعش دیکہا چاہئے تو میرے ساتہ محل میں چلو — چونکہ پلاشین
انکی موت کا نہایت خواہاں تہا اسیلئے اسکی بات کا جلد یسے یقین کرلیا اور
ٹری بیون کے ساتہ ساتہ آدہی رات کو بادشاہی محل میں پہنچا — لیکن اسکی
امید کے بالکل جب تمام کمرہ میں روشنی دیکہی اور سیورس کو رفیقوں میں بیٹہے
ہوے پایا گویا استقبال کے لئے تیار بیٹہے تہے تو نہایت متحیر اور متعجب ہوا —
شاہنشاہ نے تب نظر قہر اس سے پوچہا کہ اسوقت کیونکر آنا ہوا — اسنے
بلا تامل اپنی خطا کا اقرار کیا اور منت وزاری کرکے شاہنشاہ سے معافی چاہی
— بادشاہ تو اسکے معاف کرنے میں راضی تہا مگر اسکے بیٹے کیراکلا نے جو انکے

۲ کموڈس نے لیکے سیپٹیمیس سیویرس کی حکومت قسطنطنیہ مین مقرر ہونے تک

شمشیر سے جی کی عادت رکہتا تہا تلوار اٹہا کر اسے ہلاک کیا —
بعد ازان سیویرس نے اٹلی کے بعضے شہرون کے دیکہنے مین ایک بڑا وقت صرف
کیا اور اپنے عہدے دارون کو ممانعت کی کہ کوئی خدمت یا عہدہ نہ بیچین اور
بے جانبداری سے انصاف اور عدل کیا کرین — تب برٹن پر مہم اختیار کی
جہان افواج رومی اسقدر خطرہ مین تہی کہ یا تو برباد ہوتی یا وہانسے لاچار ہو کو
بہاگ آتی — اپنے دو نو بیٹے کیراکلا اور جیٹا کو مملکت مین ملا جلا ولی عہد
کرکے ساتہہ لیگیا اور برٹن مین وارد ہوکر دشمنون کو ڈر دکہلایا — اسی ولایت
مین آگے بڑہکر اپنے بیٹے جیٹا کو اضلاع جنوبی مین کہ طوق اطاعت گردن قبولیت
مین پہنے تہے چہوڑکر آپ کیراکلا کے ساتہہ کیلی ڈونین یعنے سکوٹلینڈ کے باشندون
کیطرف متوجہ ہوا — اس مہم مین اسکی فوج نے دشمن کا پیچہا کرنے مین بہتیری تکلیفات
اٹہائی یہان تک کہ لاچار ہوکر ان پیچیدہ جنگلون مین سے جہیلون کو صاف کرتے
اور تیز رو ان دریاؤن پر پل ڈالتے ہوئے چلے گئے غرض ماندگی اور دوڑ
دہوپ کے سبب اسکے پچاس ہزار آدمی کام آئے — آخرش اپنی بہادری
دائمی کے باعث ان تکالیف پر بہی غالب آیا اور ایسی کامیابی کے ساتہہ
مراد کو پہنچا کہ دشمن نے مجبور ہوکر صلح کی درخواست کرکر حاصل کی مگر ایک بڑا
حصہ اپنے ملک کا فتحیاب کے حوالہ کیا — اسی جگہہ اپنی حکومت کی حفاظت
کے لئے مشہور دیوار جو اسکے نام سے ابتک موجود ہے دریا رسولوے فرتہہ
کی مغربی طرف سے بحر جرمنی کے مشرق تک تعمیر کروائی اس فتح اور نصرت
کے بعد مدت ملک جیتا نرہا چہاسٹہہ برسکی عمر مین ۲۶ یارک تمکان کے مرگیا
اسکی بادشاہت صرف اٹہارہ برسکی تہی —

چوبیسوان باب

۲۰۹
سنہ عیسوی ۹۶۴
سنہ ہجری ۲۱۱

یہا کلا اور جیٹا کو فوج نے اکہٹا شاہنشاہ مقرر کیا روم مین پہنچے نہ پائے تھے کہ ایک دوسرے سے دشمنی رکہنے لگا — مگر انکی دشمنی مدت تلک نرہی اسلئے کہ کیرا کلا اکیلی بادشاہت کرنی چاہتا تہا اسیواسطے تہوڑے سے جلادون کو اپنے ساتہہ جیٹا کے کمرہ مین لے گیا اور اُسے ماکی گود مین مار ڈالا — کیرا کلا نے اپنا شاہنشاہ ہوکر طریق خونریزی کا اختیار کیا — ڈومیشین اور نیرو نے بہی اسقدر ظلم و ستم نہین کئے تہے جسقدر اس ظالم شاہ نے کئے — آخرالامر اسکے ظلم اور بیرحمی سے میسوہ پوٹیمیا کے لشکر کا سپہ سالار میکرنیس انتقام لینے پر مستعد ہوا پہرے والون مین سے ایک افسر مارشل نام اسکے ہلاک کرنے کے لئے نوکر رکہا — بموجب اسکے ایکدن شاہنشاہ سوار ہوکر شہر کیری کے متصل جاتا تہا اور کسی کام ضروری کے باعث صرف ایک خدمتگار گہوڑا تہا منے کیواسطے ہمراہ لیکر روانہ ہوا تہا — ایسے موقع کو مارشل بڑی مدت سے تاک رہا تہا تب یکایک جلدی بہاگ کر اس پاس گیا گویا شاہ نے اسکے تئین بلایا تہا اور فی الفور پشت کی طرف ایسی ایک تلوار ماری کہ اسکا کام تمام کیا — غرض یہہ کام دشوار کرکے اپنے لشکر مین بے پرواہ اور بیفکر پہر آیا مگر وہان سے اسکے پیچہے ہٹ کر اپنے تئین بہاگ کر بچانا چاہا — جب اسکے دوستون نے اسے پایا اور ایک نوکر سرکاری نے آنکر تمام واردات کی خبر دی جو وہان گذری تہی تب جرمنی کے رسالہ نے اسکا پیچہا کرکے اسکو پکڑکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے — اس ظالم مردود کی بادشاہت مین جو صرف چہہ برس کی تہی سلطنت روز بروز زوال پر آئی اور سپاہی ہر ایک شہنشاہ کے مقرر کرنے مین اختیار رکہتے تہے اور جسقدر مختلف قبلہ مختلف قوم ... [illegible]

۴۳ پہر ایکدوسرے سے مختلف — دو روز تلک وہان کوئی
شاہنشاہ نہین ہوا آخرش سپاہ نے میکرنیس کو جسنے تابقدور گیزا لکا کے قتل مین
واقف ہونے سے اپنے تئین چہپائے رکہا تہا مقرر کیا — اجماع امرا نے بہی
ٹہوڑے عرصہ بعد اسکا اور اسکے بیٹے ڈائیڈومینیس کا مدارج جسکو باپ نے مملکت
مین اپنا شریک کیا تہا قبول کیا — میکرینیس نے ترپن برسکی عمر مین اختیار مملکت
اپنے ذمہ لیا — وہ کسی گمنام خاندان سے تہا بعضے یہ کہتے ہین کہ اسکی پیدایش
ایک حبشی سے تہی اور درجہ بدرجہ پریٹورین گروہ کا سردار اول ہو گیا تہا اور اب
نمک حرامی اور چند اور واردات دغابازی کے سبب تخت بادشاہی پر ممتاز ہوا
تہا — میسا اور اسکے پوتے ہیلیوگابالس نے فریب اور
سازش سے اسکا مقابلہ کیا اور اپنی فوج کے سرکش سپاہیون سے مغلوب ہو کر
چالسیڈن کو بہاگ گیا تہا اس جگہہ ان شخصون نے جو اسکی تعاقب مین اسے گرفتار
کرکے اسکے بیٹے ڈائیڈومینیس سمیت بعد ایکسال اور دو مہینے تک حکومت کرنے
کے بعد مار ڈالا — چونکہ فوج نے اس بادشاہ کو مقرر کیا تہا تو اجماع امرا اور
باشندے روم کے اس امر مین اسکی اطاعت کرنے مین لاچار تہے اسلیئے ہیلیوگابالس
چودہ برسکی عمر مین تخت پر بیٹہا — اس خوردسالی مین نہایت عیاش
اور فضول اور زن کردار تہا — چار برسکے عرصہ مین چند شادی کین اور ان
سبکو طلاق دیدیا — وہ اس فرقہ سے اسقدر محبت رکہتا تہا کہ اپنی ماکو اپنے
ساتہہ دیوان عام مین لیگیا اور حکم دیا کہ جب کبہی کوئی برا مقدمہ درپیش ہووے
تو وہ ہمیشہ اسکے امرونہی مین فتوے اور صلاح دیوے — اور بہی ایک علحدہ
دیوان عام عورتون کے واسطے احکام لایقہ اور امتیاز مناسب کے ساتہہ

چوبیسواں باب

ساتہہ تعمیر کردایا اور اپنی والدہ کو اسکا صدرنشین مقرر کیا — وے اکثر اِس
عدالت گاہ مین جمع ہوتین اور زمانہ کی وضع اور تراش پر تذکرہ کرتین اور ملاقات
کے وقت نہایت اخلاق اور اخلاص کے ساتہہ ایکدوسرے سے پیش آتین — اِس
حماقت کے سوا ایسے ظلم نامناسب اور اسراف بیجا بہی کرنے لگا اور اسکے
کہنے کا یہہ دستور تہا کہ جس کہانین بہت زر نہین خرچ ہوتا ہے وہ کہانیکے لایق
نہین ہے — یہہ بہی کہتے ہین کہ اِس شاہ نے پیش گوئی مین مقتول یا قربان کئے
ہوئے جوانون کی انتریون کی تحقیقات کرنے سے بہت سی کوشش وسعی کی تہی
اس مطلب کی خاطر اچہے سے اچہے خوبصورت شخص اٹلی مین سے منگوا کر قتل کرتا تہا
— غرض ایسا ہی اپنی عادت بیہودہ کی موافق سرکشی کرکے ایک کمرہ سے
دوسرے کمرہ مین اُسے ڈہونڈتے ہوئے اسکے محل مین گہس گئے اور اُسے
پاخانہ مین چہپا ہوا پایا — وہان سے بازار مین بہر کہنچا اور بہت سا برابہلا کہکر
مار ڈالا اور اسکی نعش قریہ کو وہان خوب کہچلا اور اسی بات پر اکتفا کیا بلکہ اسمین
بہت سا بوجہہ باندہکر دریاے تائبر مین پہینکدیا تاکہ وارثان کوئی نہ پاسکے اور نہ دفن
کرسے — ہیلیوگابالس اسطرح بڑے رنج اور دکہہ کے ساتہہ اٹہارہ برس
کی عمر مین قتل ہوا اسنے فقط چار برس بادشاہت کی —

سنہ ۹۷۵ — سنہ ۲۲۲ عیسوی

بعد اسکے اسکندر اسکا رشتہ دار بے موانع شاہنشاہ ہوا اور اسنے اپنی خوشامد
معمولی اور تملق دائمی کے ساتہہ اسکو نئے مدایح اور مراتب عنایت کئے مگر اسنے
سنجیدگی اور شرم سے انکار کیا — علاوہ عادل سخت ہونیکے رحیم بہی تہا
اور نیکون سے بہت الفت رکہتا اور عیاشون اور بدلوگون کو سخت سرزنش اور
زجر کرتا — جسقدر نیک تہا اسیقدر قابل اور فاضل بہی — وہ تحریر دان

کموڈس سے لیکے کونسٹن ٹن کی حکومت سلطنت مین مقرر ہونے تک

۱ آرٹ مہندسی اور نغمہ سرا بہی خوب اور شعاری اور نقاشی مین استعداد لاثانی تہا
کہ کوئی ہم عصر اسکی برابر نہ تہا — القصہ استعداد اور دانائی اسکی اس کمال کو
پہنچی تہی کہ اگرچہ عمر سولہ برس کی تہی تو بہی لوگ اسکی دانائی کے سبب بزرگ جانتے
تہے — اسکی بادشاہت کے تیرہویں سال مین جرمنی والا والون
اور شمالی قومون نے بڑے بڑے گروہون مین سلطنت کے اضلاع جنوبی پر
تاخت کرنی شروع کی — انہون نے دریاے راین اور دریاے ڈنیوب پر سے
اس خطب کے ساتھ عبور کیا کہ تمام انکی مین اضطرابی اور بیقراری پڑ گئی — چونکہ
شاہ مذکور رعایا کی سلامتی کیواسطے ہمیشہ سرگرم اور مستعد رہتا تہا اسیلئے بڑی
فوج جمع کرکے دشمنون کا مقابلہ کرنیکو خود گیا اور فتح پائی — غرض دشمنون پر
ظفر پانیکے وقت سپاہ نے آپسمین سرکشی کرکے اسے ہلاک کر ڈالا — اسنے
تیرہ برس اور نو دن تک بخوبی حکمرانی کی اور انیس برس کی عمر مین مرگیا —
جو ہنگامہ اور فساد شہنشاہ اسکندر کے مرنے سے واقع ہوا تہا.
سو اب موقوف ہوگیا میگزی مین جو اس سرکشی کا بانی تہا سو شاہنشاہ مقرر ہوا
— اس نادر شخص کا تہوڑا سا احوال بیان کرنا ضرور ہے وہ ملک تہریس کے
ایک غریب چرواہے کا بیٹا تہا — اور باپ کا پیشہ کرتا تہا اور بڑی
بہادری کے ساتھ ان چورونکا مقابلہ کرتا جو ولایت کو لوٹا کرتے تہے —
اسکے تہوڑے دن بعد اس غریب پیشہ کو چہوڑ کر رومی فوج مین داخل ہوا تہا
اپنی لیاقت اور قابلیت اور شجاعت کے باعث جلدی مشہور اور ممتاز ہوا —
کہتے ہین کہ اس دیو زاد کا قد ساڑھے آٹھ فٹ بلند تہا اور اپنے قد کی موافق
طاقت بہی رکہتا تہا — [illegible]

پچیسواں باب

اتم تہا — اسکی جوانی کا بازو نہایت سخت اسکے ہاتھہ کے انگوٹھے پر آتا اور طاقتدار
اسقدر کہ جس گاری کو دو بیل نہ کھینچ سکتے وہ اکیلا کھینچ سکتا — اور ایک گھونسے
مین گھوڑے کے دانت توڑ ڈالتا اور ایک ہی لات مین اسکی ٹانگ توڑ تا — اسکی
بھوک بھی قد اور طاقت کی موافق تھی وہ اکثر بیس سیر گوشت کھاتا اور تیس بوتل
شراب اسطرحسے غٹ کرتا کہ گوشت اور شراب سے سیری نہ ہوتی اور پہلوان ایسا
کہ نہ تو کسی خوف سے ڈرتا اور نہ کسی آدمی کو خیال مین لاتا — جسوقت شاہنشاہ
سیورس اپنے بیٹے جیٹا کی سالگرہ کی رسمیات کر رہا تہا تب پہلے پہل اس سے
واقف ہوا تہا — سو لیہ آدمیون پر علیحدہ علیحدہ ہر ایک کے ساتھہ دوڑنے
مین وہ غالب آیا تہا اور شاہنشاہ کے گھوڑے کے برابر برابر دوڑ کے اسکو ماندہ
چھوڑ سات بہادر اور جری سپاہیون کے مقابل ہوا اور انکو آسانی مغلوب کیا —
اس واردات سے پادشاہ کی اردلی کے جوانون مین داخل ہوا اور درجہ بدرجہ
سرفرازی کو پہنچکے آخرکار رسالدار مقرر ہوا — وہ اپنی نیکی اور فوایداو صفائی
دل کے سبب بہی بہت مشہور تہا لیکن بر وقت تخت نشینی کے اسقدر ظالم اور بیرحم
ہو گیا کہ کسی نے مملکت کی شان کو اتنک لیسا بیغیرت اور بیقدر نکیا تہا بلکہ کسی چیز
سے نہ ڈر کر خلقت کے خوف و خطر کو ہنسی مین اڑاتا تہا — لیکن ایسے ظلم اور
بیرحمی کے سبب اسکی سپاہگری کے امور مین کچھہ فرق نہین آیا ان کامون کو عزم
شاہانہ اور ہمت مردانہ کے ساتھہ بجالاتا — چنانچہ بہتری لڑائیون مین
جرمنی والون کو شکست دی اور چار سے میل تلک انکے ملک کو آگ اور تلوار سے
ویران کر دیا بلکہ سمندر تک تمام شمالی قومون سکے زیر و زبر کرنیکا ارادہ کیا جب
ان مہمات مین سپاہیون کی محبت زیادہ کرنیکے لیے انکی تنخواہ بڑہا دی اور

کموڈس سے لیکے کونسٹنشس کی حکومت قسطنطنیہ مین مقرر ہونے تک

۲۳۵ء میکسیمن کے تہا ایکبار مین ایک اوسنے پاسبان کی موافق بڑی شجاعت اور محنت سے خدمت بجا لاتا۔ جس جاے مین لڑائی خوب بہاری ہوتی وہان خود لڑتا اور تمام دشمنون کو جو مقابل پڑتے غارت کرتا نظر آتا۔ تمام سلطے کردیسے ہی جنگلی لوگون مین تربیت پاکے سپاہی کی مانند ہوکر لڑتا اور مثل ایک جرنیل کی جنگ و جدل مین حکم کرنا اپنے اوپر فرض سمجھتا تہا۔ اس اثنا مین رعیت اسکی طرفسے یہانتک عدم الالتفات ہوگئی تہی کہ بہتری سازشین مخفی اسکے خلاف ہی ہاتہین۔ مگر کوئی انمین سے کارگر نہوتی تہی آخرش اسکے سپاہیون نے جو ایک مدت دراز سے قحط اور ماندگی کے باعث حیران ہوگئے تہے اور ہر ایک جانب سے سرکشی اور سازش کا تذکرہ سنتے تہے اسیلئے اس ظالم شاہ کے ہلاک کرنے سے نجات پانیکا ارادہ کیا۔ ان بڑے بڑے باغیون سے قتل نکر سکتے تہے کروہ اول تو بہت طاقتدار تہا اور دوئم ہمیشہ ہتیار باندہے رہتا آخرکار اسکے پہرے والون کو اپنے ارادمین شریک کرکے اسکی ہلاکت کے درپے ہوے جبکہ وہ دوپہر کیوقت خیمہ مین سوتا تہا تو انہون نے اسے اور اسکے بیٹے کو کہ جسے اپنے ساتہہ ملک کے کاروبار مین شامل کیا تہا بے موانع اور بمقابلہ تہہ تیغ کیا۔ غرض یہہ نامی شخص تین سال کی بادشاہت کے بعد پینسٹہ برسکی عمر مین مارا گیا۔ جب وہ حالت گمنامی مین تہا تو اسکی محنت سے اور جب عہدہ عالی پر سرفراز ہوا تو اسکے ظلم سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ بعضے ہی اشخاص ایسے ہین جو حالت غریبی تین نیک رہتے ہین اور بعضے ایسے جو عہدہ نات عالی پر ممتاز ہونے سے بڑی نمود کرتے ہین۔

جب یہہ ظالم مرگیا اسکی نعش کو کتون اور جانورون کے سامنے پہینکو اد

۹۹۱ مطبوعہ ۲۳۸

دیا تب ہپونیس اور بلبانیس کچھ روز تک شاہنشاہ رہے اور کسی نے انکا مقابلہ کیا۔
لیکن جب انمین نا اتفاقی ظاہر ہوئی تب پری ٹورین سپاہیون نے جو انکے
جانی دشمن تھے انپر محلسرا سے مین ایسوقت چڑہائی کی کہ جبوقت انکے پہریوالے
کیپی ٹولاین کے تماشے اور کہیل کے دیکھنے مین مصروف تھے انکو محل مین سے کہسو
کہینچکر لائے اور دونون کو ہلاک کرکے انکی نعشون کو بازار مین چہوڑا تاکہ ہماری کشتی
کا نتیجہ دیکہکے سب کوی عبرت پذیر ہون — اس ہنگامہ کے بیچ مین

سنہ شہر ۹۹۱
سنہ عیسوی ۲۳۸

جب مفسدین آگے چلے جاتے تہے تو ناگاہ گارڈن سے ملاقی ہوئے جو اس شخص
کا پوتا تہا جو افریکا مین مارا گیا تہا اور اسی جگہہ اسے شاہنشاہ مشہور کیا — یہہ
شاہزادہ صرف سولہ برس کا تہا جب فرمانروای شروع کی تہی لیکن اسکی نیکیون نے
اسکی نا آزمودہ کاری بدلہ دیا اسکا بڑا مطلب یہہ تہا کہ سلطنت کے تمام مختلف
اراکین اور سپاہی اور باشندے آپسمین بامحبت و باسلوک پیش آوین — فوج اپنی
عادت معہودہ کی موافق غل و شور کرنی لگی اور عرب کے باشندے فلیپ نے
جو بد شورین کا سردار تہا انکی فریاد در نعیات کو مکر و فریب کے ساتھ اور بہی
زیادہ کیا — تمام چیزین نہایت بدتر ہوگئین — پہلے فلیپ کو سلطنت مین
برابر اختیار ملا اور چند روز بعد خود حاکم ہوا آخرالامر جب اپنے تئین ملک پر قابض
پایا تو وہ قتل ناحق جو مدت سے فقط اسکے ذہن مین تہا روا رکہا گارڈن ۲۲ بائیس
برسکی عمر مین چہہ سال کی بادشاہت کے بعد اسکے حکم سے مارا گیا —
غرض فلیپ اسقدر صاحب قسمت ہوکے اپنے ولی نعمت اور مربی کو قتل کرکے فوج شا
کی مدد سے جلدی شاہنشاہ مقرر ہوا — بروقت مقرر ہونیکے اپنے بیٹے کو جو
صرف چہہ برس کا تہا مملکت مین شریک کیا اور ولایت مین اپنی حکومت کو قیام

دینے کے لئے ایرانیون سے صلح کرکے اپنی فوج کو روم کیطرف لے گیا۔ لیکن
فوج نے اپنے جرنیل ڈیشیس کی طرفداری کرکر فیلپ پر ظلم روا رکھا اور ایک سپاہی
نے اسکا سر کاٹ نیچے کا جبڑا اوپر کے جبڑے سے چیر کر جدا کر ڈالا — وہ
پانچ سال کی حکومت کے بعد پنتالیس برس کی عمر مین مارا گیا —
ڈیشیس کو سب لوگون نے بادشاہ کا قایم مقام قبول کیا — روم کی شہریاری
اسکی ہوشیاری اور دانائی کے سبب کچھ روز تک زوال ہونے سے بچی رہی
— اجماع امرا اسکی استعداد اور لیاقت کی بہت سی قدر کرکے بادشاہ ٹراجان
کی برابر سمجھتے — وہ بہی انکی بزرگی کا بڑا ادب کرکے تمام غریب و غربا کی خیر و
عافیت چاہتا تہا — لیکن اب کسی طرحکا ہنر ملک کی تباہی کو بچا نسکتا تہا سلطنت
کے بیچ مین بت پرستون اور عیسائیون کے آپسمین سخت نزاع اور فساد کرنیکے باعث
اور باہر سے وحشی اور جنگلی قومون کے تاخت و تاراج کرنے کے سبب بادشاہت
کا بچانا لاعلاج ہوگیا — دشمنون نے ایک کمینگاہ مین اسے پچاس برس کی عمر
مین ہلاک کیا اسنے فقط ڈہائی برس بادشاہت کی —
گالس جسنے رومی فوج کو دغا سے حوالہ کردیا تہا اپنی چالاکی کے سبب باقی
فوج کی مدد سے جو بچ رہی تہی شہنشاہ نامزد ہوا — پنتالیس برس کی عمر مین
فرمانروائی کرنے لگا اور ایک عمدہ رومی نسل سے تہا — اسی شخص نے ملک کے
دشمنون سے پہلے بڑی بیعزتی کے ساتھ اس اقرار پر صلح کی تہی کہ خراج سالیانہ
گوتہس والون کو دیا کریگا جسکا دینا اسکی پر فرض تہا — وہ ملکی کمبختی اور مصیبت
کیطرف سے بالکل بیخبر ہوکر اوباشی اور عیاشی مین پڑا — بت پرست لوگون نے
مملکت کے تمام اضلاع مین عیسائیون کو حیران اور دق کرنیکی اجازت پائی

ہی ہے — ان تکالیف اور خرابیون کے سوا خدا کے غضب سے اپیروبا نازل ہوئی جو
تمام دنیا مین پھیلی کہ چند سال تلک بڑی شدت سے ہوتی رہی علاوہ اسکے تھوڑے عرصہ
بعد ملکی لڑائی درمیان گالس اور اسکے جرنیل ایمی لیانس کے واقع ہوئی جرنیل مذکور نے
لوتھس پر فتح پا کے فوج ظفریاب نے اسے شاہنشاہ مقرر کیا — گالس یہ احوال
سنکر فوراً اپنی بیہوشی اور خواب خرگوشی سے بیدار ہو کے اپنے حریف کا مقابلہ کرنیکو
تیار ہوا غرض وہ اور اسکا بیٹا ایمی لیانس سے ایک ہی لڑائی مین جو سپولیٹا شہر کے
متصل ہوئی تھی مارے گئے وہ ایسی موت کے لایق تھا اور اسکی برائیان بھی تا خیر نے
کی حقارت کے مستحق تھین — وہ سینتالیس برس کی عمر مین بعد دو برس چار مہینے ملک
سلطنت نامسعود کرنے کے جسمین بڑی بڑی تباہیان اور خرابیان واقع ہوئی تھین مر گیا

سنہ ۱۰۰۶ — اجماع امرا نے ایمی لیانس بیک کے دعوان کو قبول نکیا اور اسکی فوج
سنہ عیسوی ۲۵۳ نے جو کوہستان الپیس کے متصل استقامت رکھتی تھی اپنے حاکم ویلیرین کو شاہنشاہ
مقرر کیا — ملک کی درستی بڑے عزم کے ساتھہ کرنے لگا جس سے اسکے مزاج کی خوبی
اور قوت ظاہر ہوتی ہے — مگر نہین یا انتظام ملک کا اور درست کرنا محض ناممکن تھا
— ایرانیون نے بسرکردگی بادشاہ شاہ پور کے ملک شام پر تاخت کر کے ویلیرین
کو جب مقابلہ اور مجادلہ کی تیاریان کر رہا تھا گرفتار کر لیا — دشمنون نے اس
بدنصیب بادشاہ پر جو انکے بس مین پڑا تھا بڑی بڑی بے ادبیان اور بیرحمیان روا
رکھین — یہ بیان کرتے ہین کہ شاہ پور ایک چوکی کی مانند اسپر قدم رکھہ کر
گھوڑے پر چڑھتا تھا اور اسپر طعنہ و تشنیع کر کے اکثر یہ کہتا کہ جس حالت مین ویلیرین
مغلوب ہوا ہے میری نصرت کی عزت کا ایک اچھا باعث ہے — اسکی یہ زندگی
خراب سات برس تلک اس طعنہ زنی اور تکلیف مین رہی آخر الامر شاہ ایران

سموڈس سے لیکے گلیٹن مین کی حکومت قسطنطنیہ مین مقرر ہونے تک

پہلے اپنے قیدی کی آنکھین نکلوا کر اسکا چمڑا اتروا ڈالا ——
جسوقت کہ ویلرین مقید ہوا تہا تب اسکے بیٹے گالینس نے اکتالیس برس کی عمر مین
شاہنشاہ مقرر ہوکر اپنے باپ کا بدلہ لینے کا اقرار کیا — لیکن بجائے سلطنت کی
محنت اور مشقت اٹہانیکے مزہ اور شان چاہنے لگا اسلئے کہ انجیس کو جسنے لقب
شاہنشاہ کا اختیار کیا تہا مغلوب کرکے اسقدر عیش و آرام مین مصروف ہوا
گویا بڑی ہی فتح حاصل کی تہی — اسوقت مین تیس مدعی ملک کی حکومت کے لئے
آپسمین جہگڑا کرنے لگے اور تکالیف اور کمبختیون پر اور بہی محن اور مصیبت ملک
مین زیادہ کی —— یہ لوگ تواریخ مین اکثر تیس ظالم کے نام سے مشہور ہین
اس کمبختی عام مین گالینس نے گو پہلے اپنی طرف سے بیخبر معلوم ہوتا تہا مگر بعد ازان
اپنے بچانے مین لاچار ہوکر بڑی فوج کے ساتھ شہر میلان کا جسکو ایک نے
ان تیس ظالمون مین سے لے لیا تہا مسخر کیا —— یہان اسکے جرنیل آرسن نے
اسکے خلاف ایک سازش بنائی سپاہیون نے اُسے ہلاک کیا ——

شہنشاہ ۱۰۲ سنہ ۲۶۰ — ظلیوس کلاڈیس بعد اسکے تخت نشین ہوا اور تمام ملک کے لوگون نے اُسے بخوشی
پسند کیا اور صاحبان اجماع امرا اور رعایا نے بہی اسکا مدارج اور لقب شاہنشاہ
کا منظور کیا —— یہہ شخص بڑی شجاعت اور نیک چلن کا تہا اسنے گوتہس والون
کا جو مدت سے مملکت مین تاخت و تاراج کرتے تہے بخوبی مقابلہ کیا لیکن جسوقت
ان وحشی اور جنگلی لوگون پر کوچ کیا تہا اور شہر سرمیم کے متصل جو پینونیا مین
ہے پہونچا تب ایک وبا سے بخار مین مبتلا ہوکر مر گیا تمام رعایا اور مملکت روم
کو بڑا افسوس اور غم لاحق ہوا ——

شہنشاہ ۱۰۳ سنہ ۲۷۰ — کلاڈیس کے مرنے بعد
آرلیس کو سلطنت کے تمام ملکون نے بادشاہ مقرر کرکے اتنا بڑا اختیار

اختیار دیا کہ اسکے سالجقین نے بہی مدت مدید سے ایسا اختیار حاصل کیا تہا — یہہ چالاک
بادشاہ ولیشیا ملک کے ایک ادنے اور گمنام شخص کا بیٹا تہا اور پچپن برس کی
عمر مین تخت پر بیٹہا تہا — اسنے بہت سا اپنا وقت فوج مین صرف کیا تہا اور درجہ
بدرجہ مراتب جنگی مین سرفراز ہوا تہا اور بڑا شجاع اور زورآور بہی تہا — ایک
لڑائی مین اپنے ہاتہہ سے چالیس دشمنون کو تہ تیغ کیا تہا اور مختلف اوقات مین
نوسو سے بہی زیادہ مارے تہے — القصہ اسکی بہادری اور چالاکی جولیس قیصر
کی سی تہین مگر حقیقت مین اسکا سا حلم اور رحم نہین رکہتا تہا — جن شخصون نے کہ
اسکی اطاعت قبول کی تہی انمین پالمائرا کی ملکہ زینوبیا تہی اسکا ملک فتح کر کے
اسکا شہر مسمار کردیا اور اسکو مقید کر لیا — لانجینس مشہور مصنف ملکہ مذکورہ کا
میر منشی آرلین کے حکم سے گردن مارا گیا — زینوبیا سے اسکی فتح کی بڑی
شان ہوئی اور بعد ازان اسکو ایسی زمین اور ملک معہ آمدنی عنایت کی کہ جسکے
سبب پہلی شان اور توقیر مین بڑی رونق رہی — آخرش ظلم و ستم اسکی
غارت کا موجب ہوا — مینس تہس نے اپنے خاص میر منشی کو کسی خطا کیواسطے
جو اسسے سرزد ہوئی تہی خوب سرزنش کی اسنے ایک سازش بادشاہ کے خلاف
بنائی اور جب بادشاہ تہوڑے سے پہرے کے ساتہہ مکان بوزنطیا سے
جو تہریس مین ہی بائزنٹیم کیطرف جاتا تہا سازشیون نے اسپر حملہ کر کے
دفعتہ اسکی ساٹہوین برسکی عمر مین پانچ برسکی فرمانروائی کے بعد تہ تیغ کر ڈالا —
صاحبان اجلاس امرا نے تہوڑے عرصہ بعد ٹاسیٹس کو جو نہایت
لئق اور کسیطرح سے ان عہدون کا خواہان نہ تہا جو اسپر عنایت ہوئی پچہتر سال کی
عمر مین تخت نشین کیا — یہہ سلطنت جسقدر عدل اور حلم کے ساتہہ شروع ہوئی

کمودس سے پہلے کولیشین کی حکومت مقرر ہونے تک
ہوئی تہی اگر چند روز اسیطرح رہتی تو ملک مین بڑی خوشی ہاتی مگر چہ بینے کی حکومت
کے بعد جسو ایرانیون نے اور سی تہیاوالون پر جنہون نے مملکت کے اضلاع
شرقیہ کو لوٹا تہا فوج کشی کی تپ بخار مین مبتلا ہو کر مرگیا ب اس مختصر بادشاہت
مین صاحبان اجماع امرا نے بڑا اختیار حاصل کیا تہا اور اس زمانہ کے مورخین بہی
وہا نکے ایسے شاہنشاہون کی تعریف کرتے تہے جنہون نے اپنی مرضی سے حکومت
ملک کی انمین تقسیم کررکہی تہی — طاسی ٹس کے مرتے ہی تمام فوج
دفعۃً چلا اٹہی کہ پروبس شاہنشاہ مقرر ہووے — وہ تب ۴۴ برس کا
تہا اور حسب اور نسب سے بہی اچہا اور لڑکپن سے سپاہ گری کے فن مین چالاک
— شروع جوانی سے قواعد جنگ اور بہادری کے کامون مین اپنے تئین مشہور
کیا تہا اور سب سے پہلے دشمنون کے قلعون کی دیوارون پر چڑہ جاتا یا انکے
کمپو مین گہس جاتا تہا — اور دو بدو کی لڑائیمین بہت نامی تہا اور بہتیرے
نامی شہریون کی جانین بچائی تہی — غرض جسقدر حالت گمنامی مین چالاک
اور بہادر تہا اسیقدر بادشاہت حاصل کرنےمین بہی دلاور — اب ہر سال
نئی کمپنیان اور مصیبتین سلطنت مین ظاہر ہونے لگین اور نئی تاخت وتاراج
نے ہرایک طرف سے سر اٹہایا — اسوقت مین شاید شاہنشاہ پروبس
کی لیاقت اور طاقت کی موافق کوئی ایسا نہ تہا جو دشمنون کا مقابلہ کرسکتا
— لیکن کیا ہی افسوس ہی کہ انکے سرکش سپاہیون نے جب یونان کیطرف
کوچ کیا چاہتا تہا قابو دیکہہ اسے پکڑ کر مار ڈالا اسنے چہ برس اور چار
مہینے سب لوگون کی تعریف کے ساتہہ حکومت کی تہی —
کیریس کو جو بادشاہ مرحوم کا ایک پریٹورین محسٹریٹ تہا فوج نے اسکے
شہنشاہ
پنجم

چوبیسوان باب

...کے بعد تخت پر بٹھلایا اپنی حکومت مضبوط کرنیکے واسطے اپنے دونو بیٹے کارنیس
ور نیومرین کو اسمین شریک کیا انمین بڑا بھائی جسقدر بدی اور برائیون کیو اسطے
مشہور تھا اسیطور اسکا چھوٹا بھائی نیکی اور حیا اور بہادری مین نامور — کارس
نکا باپ تھوڑے عرصہ بعد اپنے چند مصاحبون کے ساتھ خیمہ مین بیٹھا تھا بجلی
کے گرنے سے مرگیا — تیومیرین چھوٹا بیٹا جو اپنے باپ
کے ساتھ اس مہم مین گیا تھا اسکے مرنے سے نہایت بیقرار ہو گیا اور اسقدر
رویا کہ اسکی آنکھین آشوب کر آئین عوض اسے ایک میانہ مین ڈالکر بقباحت فوج
کے ہمراہ لے گئے — تھوڑے روز بعد اس حالت بیکسی سے اسکے خسر ایپر کی بلند
نظری ابھی جسکو یہ خیال ہوا تھا کہ حکومت سلطنت کی بآسانی حاصل ہو سکتی ہے
— اسی واسطے ایک جلاد نوکر رکھکر شہنشاہ کو اسکے میانہ مین قتل کروایا
اور اس امر کو چھپا کر یہ ظاہر کیا کہ بادشاہ اچھی طرح اور تندرست ہے مگر اس
حرکت بیجا کو لوگون کی نظر سے چھپا نہ سکا اسلیئے کہ نعش مذکور کی بو سے اسکی دغا
بازی اور حیلسازی ظاہر ہو گئی اور تمام فوج مین شور و غل پڑ گیا — اس
ہنگامہ مین ڈائیوکلیشن جو اپنے ہم عصر کے حاکمون سے زیادہ نامور تھا شہنشاہ
مقرر ہو کر اپنے ہاتھ سے ایپر کو مار ڈالا یہہ مشہور کرتے ہین کہ اسنے ایک پیشین
گوی اسمضمون کی بیان کی تھی کہ ڈائیوکلیشن ایک خوک جنگلی مارنے کے بعد
شاہنشاہ مقرر ہوگا — ڈائیوکلیشن کمینہ زاد نسل سے
تھا اور شہر ڈائیوکلیا مین پیدا ہونے سے نام ڈائیوکلیشن کا پایا تھا اور وقت
تخت نشستی کی چالیس برس کی قریب تھا — درجہ بدرجہ تمام عہدون مین [illegible]
داری اور بہادری اور مبارک مندی کے ساتھ خدمت کر کے حرفت [illegible]

مشہور ۲۸۴ مسیحی

لیاقت اور فراست سے بادشاہت حاصل کی تہی — اسوقت مین وحشی اور انکے لوگون
کے ہجوم رعم پر چڑہ آئے وے ہمیشہ رومیون سے جنگ و جدل کرتے رہتے تہے
اسلئے کہ جب کبہی وہ فوج جو انکی تاخت اور حملون کے روکنے کیواسطے مقرر ہوتی تہی
وہان سے چلی آتی تب دست دراز کرتے اور جب وہ فوج پہر انکے مقابل ہوتی
تب یکایک اپنے سرد اور بنجر اور نارسا مکانونمین جہان خود ہی رہ سکتے تہے لوٹ
پہر جاتے — اسطورسی بہتیا گوتہہ سرمتیا الینی کارسی اور کوئیڈی واسلے
بڑے بڑے گروہ باندہکے چڑہ آتے تہے اور ہر ایک شکست پانے سے انکی ہمت
اور استقلال اور بہی زیادہ ہوتا تہا — غرض ان وحشیون پر بہت سی فتح اور ظفر
پانیکے بعد عین فتح کیوقت ڈایوکلیشن اور اسکے شریک میکزمین ایک ہی روز
بادشاہت سے دست بردار ہوکر دونوا نہی اپنی حالت گمنامی مین چلے گئے اُس
بات سے تمام خلقت نہایت حیران ہوگئی — تہوڑے عرصہ تک اس گوشہ قناعت
مین ڈایوکلیشن جیتا رہا — بعد ازان یا زہر ہلاہل سے یا دیوانگی سے مرگیا بیس
سال تلک بڑی ہوشیاری اور منافع کے ساتہ فرمانروائی کی اور گوکہ اسکی حکومت
مین تہوڑی سی سختی اور تعدی ہوئی تہی مگر ایسے زمانہ کلایق کے بہرصورت مفید اور زیبا تہی

سنہ ۱۰۵ سنہ ۳۰۱ — بروقت ان دو نو شاہنشاہون کے دست بردار ہونے
کے دو قیصر جنکو پہلے سے پسند کیا تہا اب لوگون کی رضامندی سی قایم مقام ہوئے
پہلے کونسٹین شس کلورس نہایت نیک بخت اور دلاور اور رحیم تہا اسکا یہہ نام
اسلئے ہوا تہا کہ اسکا رنگ سفیدی مایل تہا اور گلیریس بہت بہادر تہا مگر جاہل اور بدکار
اور بیرحم — اگرچہ انکی طبیعت اور مزاج مین آسمان و زمین کا فرق تہا تب بہی جلدی
سے بالاتفاق ہو گئے اختیار مملکت کا آپسمین تقسیم کر لیا — کونسٹین شس

۳۰۶ کونسٹینٹئس ضلاع غربی مین حاکم مقرر ہوا — مگر اپنے بیٹے کونسٹینٹاین کو برٹن مین
ولیعہد مقرر کرکے مرگیا — اور گلیریس ایک ایسی نادر بیماری مین مبتلا ہوا کہ اُسکے
حکیم حیران ہوگئے اور وہ بہی مرگیا — کونسٹینٹاین کو جسکا لقب

سنہ ۱۰۶۴ مسیح ۳۱۱

بعد ازان بزرگ ہوا تہا پہلے تخت و تاج کیواسطے چند دعویدار مقابل ہوئے —
انمین میکزنٹئس اسوقت روم کا مالک تہا اور بت پرستی کی بہت تائید کرتا تہا
— مورخ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب کونسٹینٹاین کوچ مین تہا تو ایک نہایت
عجیب اتفاق کے ظاہر ہونے سے عیسائی مذہب اختیار کیا تہا — ایک روز
ہنگام شام کیوقت جب اسکی فوج روم کیطرف کوچ کرتی تہی کونسٹینٹاین امور دنیوی
کے خیالات مین متوجہ تہا اور اپنی مہم کیطرف سے بہی اندیشناک — چونکہ
بدون مدد ایزدی کے کامیاب ہونا محال سمجہا تہا اسیلئے جناب باری تعالےٰ سے
دعا کی کہ اے خالق کارساز کوئی ایسی راہ دانائی کی مجہے دکہلا کہ جسسے اپنی مراد کو
پہنچون — آفتاب اسوقت غروب ہوا چاہتا تہا کہ ایک خط روشن آسمان پر یکایک
بشکل خط صلیب کی ظاہر ہوا اور اسپر یہ حروف مرقوم تہے کہ اسسے فتح کر — ایسی
واردات عجیب کے دیکہنے سے شاہنشاہ اور اسکی فوج نہایت متحیر ہوئی اور جو کچہہ
انکی راے مین آیا سو خیال کیا — جو لوگ کہ بت پرست تہے اسکی تعبیر سے فال بد
سمجہکے کہتے تہے کہ ہمارے واسطے یہہ واردات ربعن ہے لیکن شاہنشاہ کے دل پر
برعکس اثر ہوا اور اسی شب کچہہ نیک خواب دیکہنے سے تقویت پائی — اسلیئے
کہ دوسرے روز خط روشن کی مانند جو آسمان پر نمودار ہوا تہا ایک جہنڈا بنواکر حکم دیا
کہ لڑائی مین میرے آگے بطور نشان فتح اور حمایت ایزدی کے لیجاوین —
بعد ازان بڑے بڑے عیسائی علماؤن سے مشورہ کرکے سب لوگون کے روبرو

کمو ڈیشن سے پہلے کونستن ٹین کی حکومت قسطنطنیہ مین مقرر ہونے تک
شاہنشاہ کونستن ٹین ان سپاہیون کو جو عیسائی مذہب پر یقین لایا —

جو عیسائی مذہب پر یقین رکہتے تہے اپنے مطلب مین شریک کر کے نوے ہزار پیادون
اور آٹہہ ہزار سوارون سے اٹلی مین جلد داخل ہوا اور فی الفور روم کے دروازہ
تک جا پہنچا — میکزین شس بہی شہر سے ایک لاکہہ ستر ہزار پیادے اور آٹہہ ہزار
سوار ہمراہ لیکر آگے بڑہا — آخرش ایک لڑائی تند و تیز اور خونریز واقع ہوئی
یہان تک کہ سوارون نے شکست کہائی اور اسکا دشمن فتحیاب ہوا اور جب وہ
خود بہاگ کر دریا سے ٹائبر سے عبور کرتا تہا تو دریا کا پل ٹوٹ گیا تب وہ ڈوب کر
مر گیا — اس نصرت کے باعث کونستن ٹین شہر مین داخل ہوا
اور رعایا اور اجاع امرا جو اسکی تعریف کیا چاہتے تہے سو اسکا انکار کر کے کہا کہ یہہ
فتح ایزد بیچون کے فضل سے نصیب ہوئی ہی — تب اُس خط کی نقل کا صلیب جو
آسمان پر دیکہا تہا تمام بتون کی داہنی طرف رکہوا کر اسپر یہہ لکہوایا کہ اُس
مبارک صلیب کے وسیلے سے کونستن ٹین نے شہر روم کو ظالم حاکم سے آزاد
کیا اور سینیٹ اور اجاع امرا کو پہلی حکومت اور اختیار بخشا — بعد ازان یہہ حکم
دیا کہ آیندہ کوئی گناہگار صلیب پر نہ مارا جاوے یہہ طور سزا کا ان غلامون پر
واقع ہوتا تہا جو کسی خطاے عظیم مین پکڑے جاتے تہے — فرمان شاہی اس
مضمون کے جلد صادر ہوئے کہ ہر ایک حالت مین عیسائیون کی تکالیف اور رنج
کی مدد اور تشفی ہو اور یہہ قوم اعتبار اور اختیار کی خدمات مین بہرتی ہووے —
تہوڑے عرصہ تک اسیطور تمام امور ہوتے رہے کونستن ٹین
تا مقدور بہت سی مدد مذہب مذکور کے مابین کرتا تہا اور علم نے جو سلطنت
مین منتے بالکل معدوم ہو گیا تہا پہر رونق پکڑی — لیکن درمیان اس محنت

چوبیسوان باب

۵ محنت اور مشقت سے سلطنت کے امن و امان میں میکزمین کی تیاریون سے جو مشرق
کی طرف حاکم تھا بعد گلیریس واقع ہوا جسنے ایک بڑی فوج کے ساتھ لیسی نس پر
فوج کشی کی تھی اسلئے کہ وہ کل حکومت چاہتا تھا — غرض اس تدبیر سے بہت سی
لڑائیان ظہور مین آئین آخرش ایک بڑی لڑائی سرزد ہوئی میکزمین نے شکست
پائی اور اسکے بہتیرے آدمی مارے گئے اور جو بچ رہے تھے سو انہون نے
فتحیاب کی متابعت قبول کی — اس کشت و خون عام سے بھاگ کر پھر ایک بڑی
فوج جمع کی مگر موت کے باعث اسکا ارادہ پورا نہوا — وہ عجب قسم کی دیوانگی
مین مبتلا ہو کر مر گیا مگر عیسائی جنکا دشمن جانی تھا اسکا مرنا خدا کا انصاف سمجھے
— اسوقت مین جھوٹی رائین اور بیہودہ رسمین بہت مروج ہوئے تھے —
کولسٹنٹاین اور لیسی نس اب سلطنت مین شریک رہے اور ہر ایک طرح سے
انکی دوستی اور اختیار مین پائداری معلوم ہوئی — غرض چند روز بعد یہہ دریافت ہوا
کہ جو شخص سلطنت مین فقط ایک حصہ چاہتا تھا سو اب اسکی بلند نظری تمام ملک کے لینے
سے بھی راضی ہوتی تھی بت پرست مورخ اس جھگڑے سے جو انہین ہوا تھا کولسٹنٹاین کو
بدنام کرتے ہین اور عیسائی لیسی نس کو ملزم ٹھہراتے ہین — طرفین سے جنگ و جدل
کی تیاریان ہوئین اور بڑی بڑی فوجین لیکر لڑائی پر سیبالس کے متصل جو پینونیا مین ہے
تیار ہوئے — پہلے لڑائی سے کولسٹنٹاین عیسائی لاٹون اور الہامون کے ساتھ
جناب کبریا مین دست بدعا ہوا اور لیسی نس نے بت پرست امامون کے ہمراہ اپنے حق
کے واسطے دیوتاؤن سے مدد چاہی — مگر فتح حق و راست کیطرف تھی کولسٹنٹاین
مقابلہ سخت اور مجادلہ درشت کے بعد فتحیاب ہوا اور دشمن کے کیمپ پر قابض ہو کر
تھوڑے عرصہ بعد لیسی نس کو صلح کے لئے لاچار کیا آخر انمین معاملہ ہو گیا — لیکن

مینہ صلح چند ہی روز رہی اسلئے کہ فی الفور لڑائی پہر واقع ہوئی دشمن بار دیگر پہر
ایک بڑی لڑائی پر مستعد ہوا اس لڑائی سے فیصلہ ہوگیا — یعنے لیسی نس نے شکست
کہائی کونسٹنٹاین نے انکو میدان تک اسکا پیچھا کیگیا اسنے اپنے تئین چند شروط پر فتحیاب
کے حوالہ کیا کہ میری جان بخشی ہوگی اور ایک گوشہ مین مجھے باقی عمر بسر کرنیکی اجازت
ملے گی — غرض کونسٹنٹاین نے تہوڑے عرصہ بعد اس اقرار کو توڑ ڈالا اس لئے یا تو
اسکے ارادہ سے ڈرتا تہا اور یا حقیقت مین یہہ جانتا تہا کہ فتنہ و فساد در سازش
پہر اوٹہاوے گا اسیواسطے اسے اسکے جرنیل مارٹن کے ساتہہ کہ جسنے چند
روز گذرے قیصر کو شاہنشاہ بنایا تہا تہ تیغ کیا —

کونسٹنٹاین نے اب تن تنہا سلطنت پر قابض ہوکر عیسائی مذہب اس مضبوطی کے
ساتہہ مقرر کرنیکا ارادہ کیا کہ کسی طرحکی نئی گردش اور انقلاب سے دور ہو سکے
اسیلئے حکم صادر کیا کہ تمام ضلعون مین مملکت کے بشپون کے احکام کی سب متابعت
کرین اور انکی ایک کونسل بہی مقرر کی تاکہ وے بدعتین خصوصاً ایریس کی جو گرجہ
مین پہیل رہی تہین دبائی جاتین — اس جلسہ مین بہتیرے پریسبیٹرز اور ڈیکنز
شاہنشاہ کے سوا تین سو اٹہارہ نفر یعنے لارڈ پادری کے قریب جمع ہوے
انمین سے بجز سترہ شخصون کے سب نے بالاتفاق آریس کے مسایل کو
رد اور منسوخ کیا اور اسے رفیقون کے ساتہہ سلطنت سے بڑے فاصلہ پر
جلاوطن کیا — غرض اسطرح سلطنت مین امن و امان پہر بحال
ہوگیا مگر خانگی مصیبتین موقوف نکرسکا — چونکہ تواریخ اس زمانہ کی بالکل ایک
دوسرے سے مختلف مین تو اس بات کا بیان کرنا مشکل ہے کہ کس واسطے شاہنشاہ
نے اپنی بیوی فاسٹا اور اپنے بیٹے کرسپس کو قتل کیا — بلکہ فاسٹا

فاسٹا جو نہایت حسین اور خواہش فضول رکہتی تہی خفیہ مدت سے کونسٹان ٹین کے بیٹے کرسپس کو جو پہلی جورو سے تہا چاہتی تہی — اس جوان مین عشق پیدا کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیر اور فطرت عمل مین لائی اور جب دیکہا کہ مجہپر اسطور سے مفتون نہین ہوتا ہے تو علانیہ اس سے محبت کی درخواست کی — اس بات سے ایک بیان پیدا ہوا جو دونو کے حق مین زبون تہا — کرسپس اسکی درخواست اور التماس سے بحقارت پیش آیا فاسٹا نے اپنا عوض لے لیکوا سے شاہنشاہ کے سامنے الزام لگایا — کونسٹان ٹین یہہ سنتے ہی رشک سے آگ بگولا ہوکے غضب مین آیا اور بدون شنوائی مقدمہ کے قتل کا حکم دیا مگر بعد ازان اسکی بیگناہی ثابت ہوئی — اسیواسطے اب فقط ایک علاج یہہ باقی تہا کہ فاسٹا کو چند اور شخصون کے سابتہ جو اسکی دغابازی اور جہوٹ مین شریک تہے قتل کروا ڈالا — لیکن یہہ خیال کرتے ہین کہ سلطنت نے جتنے نقصان اٹہائے اتنے فایدے برابر نہ تہے کسواسطے کہ بایزنشیم کو جو بعد ازان قسطنطنیہ مشہور ہوا تہا دار الخلافہ مقرر کیا یہہ معلوم نہین کہ کس باعث سے نقل مکان کیا یا تو یہہ سبب تہا کہ روم مین کچہہ تکلیف پائی تہی یا یہہ کہ قسطنطنیہ کو قلب سلطنت کا تصور کیا تہا یا یہہ کہ اضلاع شرقی مین اپنا رہنا بہتر سمجہا تہا غرض بعد ازان تجربہ سے یہہ بخوبی ظاہر ہوگیا کہ اسکا یہہ خیال کرنا محض لاحاصل تہا — چونکہ ایک مدت دراز سے بادشاہت زوال پر آئی تہی تو اس نقل مکان کے کرنے سے اسمین جلدی تنزل پیدا ہوا — بعد ازان سلطنت مین پہلی سی رونق اور شان کبہی نہین پہر ہوئی وہ مثل ایک پہول کی ایک جا سے اکہاڑکر دوسری جا بے مین لگانے سے رفتہ رفتہ پژمردہ اور ویران ہوگئی —

سمجھو بیش ہے پہلے کہ روش دان کی حکومت قسطنطنیہ مین مقرر ہونیکے

۳۲۱۔ پہلے ایک ایسا شہر بنانا چاہا جو دنیا کی دارالخلافت ہوتی اس مطلب کے لئے ایک
جا سے جا لسی ڈن مین جو ایشیا مائنر مین ہے پسند کی لیکن بعضے یہہ کہتے ہین کہ جب
ایک زمین کا نقشہ بنا رہا تہا تب عقاب ایک ڈوری اٹہا کر شہر بائزنٹیم پر جو دریاے
بوسفورس کے سامہنے کے کنارہ پر واقع ہے اترا — اس جگہہ سلطنت کی بنیاد
ڈالنی مناسب سمجھی اور حقیقت مین قدرتی چیزون نے اس جا مین بہا ایک چیز اہم
آسائش کی موجود کی ہیں یہان تختگاہ مقرر کرنی بہتر معلوم ہوئی — وہ ایسے
ایک میدان پر واقع تہی جسکے ہر ایک جانب مین پانی روان تہا اسکے نیچے وہ دریاے
تنگ جا رہی ہے جو بحر شام کو بحر اسود سے ملاتا ہے اور جہان تمام اچھی اچھی
ولایتون کے فواید حاصل تہے — اسیلئے اس شہر کو نہایت عمدہ اور خوبصورت
مکانات سے آراستہ کیا اسے چودہ پرگنون مین تقسیم کر کے ایک قلعہ اور بہت سے
شہر تماشہ گاہ اور بہتیرے گرجہ گہر بنوائے اور اسے اپنے حسب دلخواہ خوب
سنوار کر بڑی شان سے خدا تعالے کے نام پر نیاز کیا اور دو برس بعد اپنے
دربار سمیت وہان آ رہا — اس نقل مکان سے سلطنت کی حکومت
مین اسوقت کچھ تبدیل نہین ہوا — رومیون نے نارضامندی کے ساتھہ
اس تبدیلی کو قبول کیا اور دو یا تین سال تک کسی نوع کا خلل واقع نہوا آخر
بحر تہیس والون نے دریافت کیا کہ رومی دریاے ڈینیوب پر سے اپنی
سپاہ کو ہٹا کے لے گئے ہین از سر نو تاخت و تاراج شروع کر کے بڑے ظلم
و ستم کے ساتھہ ملک پر دست دراز کیا — مگر کونسٹنٹائن نے فورا اپنے
غالب آ کر انکو اسقدر تنگ و حیران کیا کہ انکے ایک لاکھ آدمی کی قریب آدمی
اور بھوک سے مر گئے — اسکی بڑی خطا یہہ تہی کہ سلطنت کو

سنہ ۳۲۴ع
سنہ ۳۳۰ع

پچیسوان باب

سلطنت کو اپنے بیٹون مین تقسیم کیا تہا — بڑے بیٹے کونسٹانٹین کو گال اور ۹ عیسوی
ممالکات مغربی کا اختیار دیا اور دوسرے لڑکے کونسٹنٹس کو افریقا اور
الیرکیم مین حاکم بنایا اور کونسٹینٹ چہوٹے بیٹے کو ایشیا دی — اس تقسیم سے سلطنت
کا تنزل جلدی سے واقع ہوا اسلئے کہ جب یہ ملک علیحدہ ہوگئے تو دشمنون
کے حملون کو نہ دبا سکے اور وحشی اور جنگلی لوگون نے بارہا بڑی بڑی فوجون کے
ساتہہ مقابلہ کیا اور اگرچہ اکثر شکست کہائی توبہی آخر کو فتحیاب ہوئے —
چونکہ کونسٹانٹین ساٹہہ برس سے زیادہ عمر مین ہوا اور تیس برس کی قریب فرمانبرداری
کی تو زیادہ ضعیف اور ناتوان ہوگیا — غرض تپ لرزہ مین مبتلا ہوکر نیکومیڈیا
کو چلا گیا جہان شفا کیطرف سے ناامید ہوکے عیسائی مذہب کی رو سے اصطباغ
ہوگیا — بعد ازان ساکرمنٹ* لیکے مرگیا

چھبیسوان باب

احوال روم کی سلطنت کے غارت ہونیکا کونسٹینٹائن کی موت
کے بعد تک اور ان واقعات اور واردات کا حال جنسے ملک مین
وہ غارت واقع ہوئی

اس اندوہ اور طول زمانہ سے سلطنت کا زوال جلدی سے ظاہر ہوا کہ نہ تو عقل
اسکے نقصان کا کچہہ تدارک کرسکی اور نہ کسی کی شجاعت ان برائیونکو مانع ہوئی
جنہون نے ہر ایک جانب سے مملکت کو گہیر رکہا تہا — اگر اسوقت کے بادشاہون
کی سیرت اور صورت کا حال مفصل بیان کرین تو خاص انہیں کا حال ہوگا — غرض
بیان کرنا نیچ بادشاہون کا یعنے ان گوتہس کے سرداروں کا جو نہایت نیک اور ...

* ساکرمنٹ حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات کی یادگاری کے لئے کہانا کہانا ۔

سلطنت روم کی غارت ہونے سے کونسٹنٹاین کی موت تک

وحشیانہ لوگون کو ان ملکون کی طرف کیواسطے لیگئے تہے جنکو برائی اور عیاشی سنے
بہت خراب کردیا تہا ــــ ان وحشی اور جنگلی قومون سے ابتدا
مین اہل روم اتنی خبر رکہتے تہے کہ ان سے گاہے گاہے تصدیع اٹہاتے تہے
ــــ لیکن اب اسقدر غضبناک ہوگئے تہے کہ بڑے بڑے گروہون مین جمع ہوکے
سلطنت کو نیست و نابود کرنیکو آئے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ زمین کے اندر سے نئی قسم
کے لوگ پیدا ہوئے ہین ــــ غرض انہے خطرناک جنگلون مین اور مہیب جنگلون مین
جہان کہ بہت برف پڑتی ہے زیادہ ہوتے جاتے تہے اور مدت سے اس خوشنما
اور فرحت افزا ولایت مین آنیکا صرف قابو ڈہونڈ رہے تہے ــــ انسے
ایک دشمن پر نہ تو بہادری کچہہ کام آوے نہ کسی کی استعداد مطلب کو پہنچے اگر
انپر ایک فتح حاصل ہو اور انکو یہان تک قتل کرین کہ انکا نام و نشان مٹ جاوے
تو پہر کیا فایدہ اور آجاینگے ــــ جن شاہنشاہون نے ایسے لوگونکا مقابلہ کیا
تہا نہ تو کچہہ دلاوری رکہتے تہے نہ چالاکی اور انتظامی ــــ ایشیا مین رہنے
سے کمزور اور نالایق ہوگئے تہے اور مشرقی بادشاہون کی مانند لوگون کی
پرستش منظور کرلی تہی ــــ بلکہ اسقدر عیش و آرام مین پڑے رہتے تہے کہ اپنے
تئین سپاہیون کو کبہی نہین دکہلاتے اور خانگی خوشی و آرام کو بہت چاہتے
اور ملک کے کاروبار کی کچہہ خبر نرکہتے ــــ کونسٹنشس جسنے اڑتیس سال
بادشاہت کی تہی نہایت نالایق اور ڈرپوک اور نامرد شخص تہا اسکے محلی
اور بیگماتین اسپر حکومت رکہتی تہین اور سلطنت کے امور مین کچہہ توجہی اور
سعی نکرتا تہا اسکا جانشین جولین جسکا لقب اپاسٹیٹ یعنے گمراہ دین
[illegible]

پچیسوان باب

بہادر شاہزادہ تہا۔ اسنے اپنی دانائی اور چالاکی اور خوب بندوبست سے
ان وحشیون کو جنہون نے دریاے راین پر پچاس شہر اور قصبے لے لئے تہے
اپنے نئے مکانات سے نکالدیا تہا اور اسکے نام سے وہ برس کے عرصہ تک
نہایت ڈرتے رہے — جو دین اور ولین ٹنین مین اتنی نیکی اور لیاقت
تہی کہ سلطنت کو فوراً دشمن کے ہاتہ مین پڑنے سے بچایا — جیساکہ ولین ٹین
نے سلطنت کا دستور سابقہ پہر مقرر کیا تہا ایسا کسی اور بادشاہ نے نہین کیا
بادشاہان پیشین نے تمام سپاہ کو اِس لحاظ سے خالی کردیا تہا کہ اپنی حکومت
ولایت مین مضبوط کرین لیکن ولین ٹین نے دریاے راین کے گرد ان کے
مضبوط کرنے مین اپنی عمر صرف کی نئی فوج بہرتی کی قلعے تعمیر کرواے جوکہ ان پر سپاہ
مقرر ہوئی اور انکی پرورش کے لئے روزینہ مقرر کیا لیکن ایک واردات کے
واقع ہونے سے کہ جسکی کچہہ پیش بینی نہین ہوسکتی تہی ایک نیا دشمن اس خرابی
عام کی مدد کرنیکو نمودار ہوا —

ہنز اور ایلنز ایک دہقانی
قوم ایک قطعہ زمین پر بحر ازاف مین جو مابین کوہستان کاکاسس اور بحر روس
کے بسے رہتی تہی — ہرچند انکی ولایت زرخیز تہی توبہی باشندے وہان کے
چور اور رہزن تہے — چونکہ بحر مذکور سے گذرنا محال خیال کرتے تہے اسلیے
رومیون سے بالکل ناواقف تہے اور اپنی ناواقفیت کے باعث جہان
رہتے تہے وہین رہے اور او سلطنت واسلے با امن تاخت و تاراج کرتے
تہے — بعضے یہہ کہتے ہین کہ دریاے سلایم جو دریاے ٹیبس کی سیلاب
سے رفتہ رفتہ بحر سمر مین جو سفر مین سیر جم گیا تہا تب یہ وحشی لوگ اسیر سے
بگذر کر آسئے تہے — اور بعضے یون بیان کرتے ہین کہ وہ جوان سنہ کے

سلطنت روم کی غارت ہونے سے کونسٹنٹاین کی موت تک ۔

۲۵ ایک بیل جنگلی کا پیچھا کرتے ہوئے جاتے تھے کہ بیل مذکور بلانسے ڈر کر دریا پر سے
طیرنے کے بھاگ گیا مگر دوسے دو نوجوان بھی اسکا تعاقب کرتے ہوئے چلے گئے
آخرش ایک نئے ملک مین دریا مذکور کے مقابل کنارہ پر آن پہنچے ۔ بروقت
مراجعت کے ان نئی زمینون اور ملکون کا جو دیکھی تھین بیان کیا غرض انکے بیان
سے ہجوم بیشمار تہنز لوگونکا ان دریاون سے عبور کرکے گوتھس والون سے
ملاقی ہوئے اور انہین اپنے روبرو سے بھگا دیا ۔ گوتھس والے ڈرکر دریائے
ڈنیوب کے کنارہ پر آئے اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ حمایت کیواسطے
رومیون سے ملتمس ہوئے ویلین نے انکی اس درخواست کو قبول کرکے بہت
سی زمین ملک تھریس مین عنایت کی مگر سامان ضروری سے انہین محتاج اور
محروم رکھا ۔ غرض بھوک اور انتقام کی برداشت نکرکے فوراً بعد اپنے
مربیون اور دستگیرون سے سرکش اور باغی ہوگئے تب ایک عجیب لڑائی شہر
ایڈریانوپل کے متصل واقع ہوئی جسمین ویلنس اور اسکی اکثر سپاہ کو مارا ۔
اس اس طرح سے افواج روم بہت کم زور ہوگئی اور شاہنشاہون
نے اپنے پرگنون سے فوج بھرتی کرنی دشوار دیکھکر آخرش ایک گروہ ان
وحشیون مین کا دشمنون کے مقابلہ کرنے کیواسطے بھرتی کیا ۔ اس تدبیر کے
باعث رومی خوف حالی سے آزاد ہوئے لیکن بعد ازان اسقدر اس کی مدد سے
لاچار اور حیران ہوگئے جسقدر اپنے پہلے دشمنون سے تنگ اور مجبور ہوئے
تھے ۔ غرض اسطرح کسی خاص یورش سے مملکت مین زوال نہین آیا تھا مگر اب
ہر ایک جانب سے حملے ہونے کے باعث ویران ہوگئی ۔ جبکہ ان جنگلی
لوگون نے ایک پرگنہ کو درہم برہم کردیا تب انکے بعد اور غارتگران پہنچے

پچیسوان باب

غارتگرون نے بہی دوسرے پرگنہ پر دست دراز کیا — انہون نے تہریس
میسیشیا اور میسیدونیا کو پہلے ویران کیا اور جب یہ ملک تباہ ہو گئے تب
مقدونیہ تہسلی اور یونان کو برباد کرکے نوریکم تلک پہنچے — اسطور
سلطنت ہر روز کم ہونے لگی یہانتک آخر کو اٹلی کے سا حینے کی صرف
حد باقی رہ گئی — القصہ تہیوڈوسیس کی شجاعت
اور چالاکی اور نظم ونسق سے کچہہ ایک وہ خرابی اور تباہی جو ویلیس کے
وقت مین شروع ہوئی تہی کم ہوگئی لیکن اسکے مرنے بعد دشمن نہایت
زبردست ہو گئے — ایک بڑی جمعیت گوتہس والونکی زیر حکم اپنے بادشاہ
ایلارک کے سلطنت کے لشکر کی مدد کے لئے طلب ہوئی مگر اس مدد کے
ملنے سے اور بہی اسکے امن اور سلامتی مین خلل واقع ہوا — اس گوتہک
بادشاہ نے جو نہایت بہادر اور زبردست اور مدبر تہا ملک کی کمزوری
دیکہی اور آرکیڈیس اور ہونوریس تہیوڈوسیس کے جانشین اسکو
بچا نہ سکتے تہے اس بہادر شاہ کا لسی مین کے مکروفریب سے جو خود تخت پر بیٹہنے
کا ارادہ رکہتا تہا ترغیب پا کر اپنی جنگلی سپاہ کی مدد سے اپنے خاوندون
اور مالکون پر لڑائی برپا کی اور اخراج ملک سے چند سال تک بڑی مردانگی
کے ساتہہ جنگ وجدل کی — اور جتنی فوج کہ اسکے کام آئی اتنی ہی اپنے
جنگلون سے بلالی آخر کار اپنے قوی ارادون کو عمل مین لانیکے لئے مانند
ایک سیلاب کی کوہستان الپیس سے عبور کرکے اٹلی کے زرخیز کہیتون
اور گہاٹیون مین وارد ہوئے — یہہ ضلع خوبصورت اور تونگر ایک
مدت سے بسبب عیش وآرام کی ہو گیا تہا تمام کیفیت خوشی سے کے باغ

۴۱۰ تہے اور انہنے ناکون کو نامرد کر دیا تہا ایک مرتبہ یہ لوگ اسقدر بہادر اور
جنگی تہے کہ تمام خلقت کو فتح کیا تہا — غرض یہ باشندے بزدلے ان
مہیب دشمنوں کو جو ملک کو لوٹتے تہے ڈر گئے انکے کمبخت شاہنشاہ ہونوریس
نے ریونیا مین اپنے مدارج کو برقرار رکہنے کا ارادہ مصمم کیا اور دشمن سے
عہد و پیمان کرنے کا انکار — مگر روم کے زمانہ کی مصیبت اور کمبختی سے اہل
روم دوہری تکلیف اور رنج مین مبتلا تہے — اس بڑے شہر کو جو مدت سے
دنیا کی ملکہ کہلاتا تہا اب وحشیونکی ایک فوج مہیب اور غضبناک نے تسخیر کیا اور
جب سب باشندے جمع ہوئے تو وبا اور قحط سے اور بہی اسمین تباہی پڑی
— اس لاچاری مین صاحبان اجلاع امرا نے ناچار ہوکر ایلچی بادشاہ ایلارک
پاس بہیجے اور کہا کہ یا تو ہمسے شرایط مناسب پر صلح کرلو اور یا میدان مین
لڑنیکی ہمین اجازت دو — بادشاہ مذکور نے انکی درخواست کا ہنسکر یہہ
جواب دیا کہ تیلی گہاس سے موٹی گہاس آسانی کٹ سکتی ہے یعنے جب انکی
سپاہ شہر مین گہر جاوےگی تو بخوبی مغلوب ہوسکےگی بہ نسبت اسکے کہ جب
میدان مین بر سر جنگ تیار ہو — اور جسوقت انہون نے صلح کے باب مین
تکرار کی تو اسنے انکی تمام دولت اور تمام غلام مانگے — جب اس سے پوچہا
کہ ہمارے پاس پہر کیا رہیگا تو بدرشتی جواب دیا کہ تمہاری جان — لیسے
ایک مشہور شہر کے حق مین یہہ شرایط نہایت مضر اور ناگوار تہین غرض انہون
نے زمانہ بدہنجار کی گردش سے مجبور ہوکر بت پرستون کے مندرون مین سے
مال و اسباب چہین کر اور ٹکیس لگا کے بہت سا روپیہ جمع کیا اور اپنے غضب
ناک دشمن انداز کو دیکر امن اور بنیاد فاصلی کی — لیکن یہہ امن اور

سنہ ۱۱۶۳ سنہ ۴۱۰ مسیحی

اور صلح چند روز کے لئے تہی اسلئے کہ ایلارک نے اب یہ جانا تہا کہ جب چاہونگا روم پر قابض ہونگا اسلئے تہوڑے عرصہ بعد پہر ایک بڑی فوج لیکر آیا اور اس شہر کو پیشتر سے بہی زیادہ تنگ کر آخر اپنے قبضہ مین لایا مگر مورخین بالاتفاق ہو کے یہ بیان نہین کرتے ہین کہ آیا شہر روم فوج کی مدد سے لیا یا کسی فریب اور دغا سے — الغرض وہ شہر جو ایک مدت سے دنیا کی لوٹ اور خلقت کے مال سے متمول ہوا تہا طالع کی گردش سے اسی طرح کی تباہی اور بربادی مین پڑا — عیسائی گرجاون کے سوا سپاہیون کو تمام مکانات بافراغت لوٹنے کی اجازت تہی اور اس غارت عظیم مین یہ وحشی اور جنگلی لوگ عیسائی دین کا اسقدر لحاظ اور ادب رکہتے تہے کہ بت پرست رومیون نے عیسائی رومیون سے پناہ مانگی یہہ خرابی دہشت انگیز اور ویرانی عبرت آمیز تین روز تلک جاری رہی اور ایسی بیش قیمت چیزین علم اور کاریگری کی جو احاطہ بیان سے باہر ہین ان ظفر یابون کے ظلم سے نیست و نابود ہوگئین — پہر بہی پہلے شہر روم کی نشانیان بہت سی باقی رہین لیس اس شہر کے مسخر ہونے سے بالکل ویرانی تو نہین معلوم ہوی مگر ایک سزا سے کامل ہوگئی —

لیکن گو تہس کے غربی فتحیابون نے اگرچہ روم کو پہلی تسخیر سے بہت روز ملک چہوڑ رکہا تو بہی اسپر مالک اور قابض ہونیکی ہر ایک موقع پر تدبیر اسان پائی — فے الحقیقت اسکی فصیل کی طولانی اسقدر بزرگ تہی کہ باشندے اسکی حفاظت مشکل کر سکتے تہے اور چونکہ شہر ایک میدان مین واقع تہا تو اسپر ہر ایک جانب سے بآسانی حملہ ہوسکتا تہا — علاوہ اسکے کسی طرح کی مدد باہر سے نہین حاصل ہوسکتی تہی اسلئے کہ جنہین لوگ اسقدر کم ہوگئے

سلطنت روم کی غارت ہونے سے کوستنٹائین کی موت تک

تھے کہ شاہنشاہ لاچار ہوکر بیونیا میں جو ایک جائے محصور قدرت کیطرف سے بنی ہوئی تھی چلے گئے اور فوج کی جائے
اعانت وہاں ہاں میں رہ سکتے اسلئے کہ جو کچھ الیارک نے بچایا تھا سو ونڈالز کے بادشاہ جنسیرک نے تھوڑے روز
بعد تباہ کر ڈالا اسکے بیرحم سپاہیوں نے چودہ روز تک اس بزرگ شہر کے قلب میں خوب لوٹ مار کی ۔ غرض تو
خانگی مکانات اور نہ سرکاری تعمیرات نہ تو باشندے اور نہ مذہب انکی خواہش اور طمع کا مزاحم ہو سکتا تھا ۔ اسی طرح
سے سلطنت کی دار الخلافت پر پے در پے تاخت و تاراج ہوتی تھیں اور اٹلی کو مختلف قوموں کے وحشیانوں نے
فرنگستان کے بڑی بڑی فاصلہ کی حدود سے آکر ویران کر دیا حالانکہ مغربیہ کے شاہنشاہ مدنیہ تھوڑے عرصہ
تک یہ رومن حکومت بادشاہی کے اپنا لقب اور رواج مروج رکھا ۔ شاہنشاہ ہونوریس بہادر تک آیا تھا کہ اسکی
سلطنت میں سے کچھ باقی نہ رہا اور گوتھس والے دار الخلافہ پر قابض ہوئے ہنروالوں نے بیزنیا کو لے لیا
اطلنز ہیولائی اور ونڈالز نے سپین میں اقامت قبول کی اور برگنڈی والے گال میں مقام پذیر ہوئے وہاں
بھی گوتھس والے آخر کو قابض ہوئے تھوڑے عرصہ بعد روم کے باشندے اپنے بادشاہوں کی حمایت و اعانت کیطرف
سے محروم ہوکے بادشاہی حکومت کو خود اپنے ہی اختیار میں رکھا ۔ آرموریکا اور برٹن اپنی بیکسی اور لاچاری
دیکھ کر اپنی امن کی بموجب ملک کا بندوبست کرنے لگے ۔ غرض ملک کی طاقت اسطرح سے جاتی رہی اور جن
شخصوں نے لقب شاہنشاہ کا اختیار کیا تھا انہوں نے اب فقط غارت اور بربادی دیکھی ۔ آخر الامر
اگسٹولس کے تخت و تاج سے دست بردار ہونے کے باعث ملک غربی کے شاہنشاہ کا نام جاتا رہا اور سرولی
کا جرنیل اوڈوئیسر تمام اٹلی میں بادشاہ ہوگیا ۔ اس بزرگ سلطنت کا یہ انجام ہوا کہ جسنے تمام دنیا کو جو جلے
تلوار سے جیتا تھا اور اسے اپنی دانائی سے دانا بنایا تھا مگر پرہیزگاری اور بردباری کے سبب نام آوری کو
پہنچکر اب عیاشی اور سستی سے ویران ہوگئی اور جب نام حب الوطنی کے سبب مقرر ہوکے بہت وسیع اور بڑی ہوگئی تھی
تو ویران و برباد ہوگئی اور اب یہ ہیر کا فقط ایکنام باقی رہگیا ۔ سمارسلیا کی لڑائی کے پانسو بائیس برس بعد بالکل غارت اور مسمار
ہوگئی اور ایک سو پچاس برس بعد قسطنطنیہ میں تخت کا مقرر ہونا اور ہزار چند برس تک تو روم کے سلطنت کا نام و نشان بھی نہ
تمت بالخیر

تواریخ روم کا غلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	اسیلئے	اسکے
۹	۱۰	اپنی ہی کو	اُسی ہی کو
۱۰	۴	سیپریں	سیپرین
۱۳	۵	مختتہ	مختلفہ
۱۹	۱۷	بافیصا	بافیصلہ
ایضاً	۱۸	سمسون کومعلوب	دشمنونکومغلوب
۲۵	سن شہر	۲۴۰	۲۳۰
۲۷	۶	سے جنکے	سے ہی جنکے
۲۹	۱	اسکی	اپنی
۳۱	۱۳	رکس جو نیس	مارکس جو نیس
۳۲	سن شہر	۲۴۰	۲۴۵
۳۶	۲	تیرکے	پیرکے
۵۵	۷	بی امیرون	امیرون
۵۷	۵	بہبوڑا	بوڑھا
۶۳	۱۱	اسطار	اسیطور
۶۶	۷	لوگ	بیلوگ
۷۳	۱۲	دوشتی	درشتی
۸۵	۳	مایا	سمجھایا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰	۳	جہاز نہوں نے	جہان انہوں نے
۸۲	۲۰	ٹائمز سا	ٹائمیس مینلیس
۸۳	۶	کے گہوڑے	گہوڑے
۸۶	۹	دوسرے چیز	دوسری چیز
۸۷	۲	نمورنہ	نمونہ
۸۹	۹	مارے پڑے	ماری پڑی
ایضاً	۱۹	فصیحی	فصیح
۹۱	۲۰	وانہ	رواتہ
۹۲	۲۰	ملہ	حملہ
۹۴	۱۹	انکی عانت	انکی اعانت
۱۰۳	۱۷	تیاہوئین	تیار ہوئین
۱۱۲	۲۰	لیا اور صلح کی سرا	کیا اور صلح کی شرایط
۱۳۰	۱۵	مذکور رہتے تہی	مذکور کو چاہتے تہے
۱۳۲	۱	متہر یڈیس خلاف	متہریڈیٹس کے خلاف
۱۳۷	۱۷	مین ر ۔ رہے دم	مین گرگیا مگر مرتے دم
۱۴۲	۶	عزیزکو واکر	عزیز کرو اکر
۱۴۶	۱۲	شجاعت نے اور	شجاعت اور
۱۵۰	۱۰	نیا کے لئے	پناہ کیلئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۵	۵	لوگون اختیار	لوگوتکو اختیار
۱۵۷	۱	کوٹدیا	کوکاٹندیا
۱۷۳	۱۹	لغیانی	طغیانی
۱۷۷	۱۲	جہاہزارون	جہان ہزارون
۱۸۰	۱۵	مقابلہ مستعد	مقابلہ پر مستعد
ایضاً	۱۹	دقع	واقع
۲۰۶	۱۸	کلیوپیٹراکمال	کلیوپیٹراکوکمال
۲۰۸	۱۰	[illegible]	تھے اسیطرح
ایضاً	۱۱	دوسریطرف ں کوئی	دوسریطرف نقال کوئی
ایضاً	۱۲	سیمس ور	سیمس اور
ایضاً	۱۵	سکاکرسکہ	مقابلہ کرسکتا
۲۱۰	۵	معلوم	مغموم
ایضاً	۱۵	امٹھی	اتنی
ایضاً	۱۸	آنباسے	خاکناسے
۲۱۳	۱۴	ہوکرہوکر	ہوکر
۲۱۴	۶	تجنی	تختی
۲۱۵	۲۰	سے حاصل	تھے جوحاصل
۲۱۶	۲	آدمی	[illegible]

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
طرحکی خاطرداری	خاطرداری	۱۹	۲۱۶
بیوی کے	بیوی سنے	۱۲	۲۳۵
اسلیئے اسکی جورو پر یہہ الزام لگایا کہ	اسلیئے اور اسکی جورو پہ الزام	۱۷	۲۳۶
ظاہر ہوا	ظاہراہوا	۱۳	۲۴۱
جنسے	جیسے	۳	۲۵۴
قایم مزاجی	تایم مزاجی	۱۳	۲۵۷
ترکیب	سرکت	۱۴	ایضاً
بازارون مین اس	بازاروں اس	۷	۲۶۶
ایکدوسریکو لوٹتے	ایکدوسرے لوٹتی	۱۵	۲۶۷
ٹاٹیھ	ٹیس	۱۶	۲۶۸
سخت	نعت	۹	۲۶۹
آوسے بلاتامل	آوسے	۲۰	۲۸۷
بڑی فصاحت سے کر	بڑی سے	۱۳	۲۸۸
حدود وسیع	محدود وسیع	۱۱	۲۸۹
تمام سے	تمام کو	۷	[illegible]
پر سب مورخ	پرست مورخ	[illegible]	[illegible]